نماز

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

۱

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333 - 3136872

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

نام کتاب............نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف............مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:............طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔فون 021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔موبائل 0321-2045610

بیت العمار کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان
۱۵۸	✦ امام کا وضو ٹوٹ جائے....................
۱۵۹	✦ امام کا وضو ٹوٹ گیا....................
۱۵۹	✦ امام کس کو بنائیں....................
۱۶۰	✦ امام کعبہ کے اندر ہے....................
۱۶۰	✦ امام کو حدث ہو گیا....................
۱۶۲	✦ امام کو سہو ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا....................
۱۶۲	✦ امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیے....................
۱۶۳	✦ امام کہاں کھڑا ہو؟....................
۱۶۴	✦ امام کی آواز....................
۱۶۴	✦ امام کی آواز سن کر اقتداء کرنا....................
۱۶۵	✦ امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے....................
۱۶۶	✦ امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے....................
۱۶۸	✦ امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں....................
۱۶۹	✦ امام کی حالت کا علم ہو....................
۱۷۰	✦ امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے....................
۱۷۰	✦ امام کی موافقت واجب ہے....................
۱۷۱	✦ امام کی نماز فاسد ہو جائے تو امام کیا کرے....................

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

صفحہ نمبر	عنوان

تقریظ

استاذ الاساتذہ، محبوب العلماء، حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث ورئیس جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تأثر منقول ہے کہ:

''جب نماز کا وقت آتا تو ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ: امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ: اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا۔'' (احیاء العلوم)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں، نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کماحقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہائے کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہائے امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا'' ہمارے جامعہ کے استاد مفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازی تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، علماء، طلباء اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعۂ نجات بنائے۔..........آمین۔

ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
کراچی - ۷۱۸ - پاکستان

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town
Karachi - Pakistan.

Ref. No. ____________ Date. ۱۴۳۱ / ۱۱ / ۵

نماز اسلام کا وہ عظیم رکن اور ستون ہے جس کی اہمیت وعظمت کے بارے میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ تأثر منقول ہے کہ:

''جب نماز کا وقت آتا تو ان کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا، لوگوں نے پوچھا کہ ''امیر المؤمنین! آپ کی یہ کیا حالت ہے؟ جواب میں فرمایا کہ ''اب اس امانت کے ادا کرنے کا وقت آ گیا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں، پہاڑوں اور زمین پر پیش فرمایا تھا اور سب اس امانت کے لینے سے ڈر گئے اور انکار کر دیا''۔ (...)

نماز کی تاکید اور اس کے فضائل سے قرآن کریم کے مبارک صفحات مالا مال ہیں نماز کو ادا کرنے اور اس کی پابندی کرنے کے لئے جس سختی سے حکم دیا گیا ہے وہ خود اس عبادت کی اہمیت اور فضیلت کی دلیل ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی اسلام کا رکن اعظم ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان میں نماز کو دوسرا رکن قرار دیا۔

ایک مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، نماز کے فضائل وبرکات سے کما حقہ اسی وقت مستفید ہو سکتا ہے جب وہ نماز کے ضروری مسائل واحکام سے بخوبی واقف ہو، فقہاء کرام نے نماز کے فقہی مسائل پر خوب محنت فرمائی ہے اور اس امت محمد ﷺ پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ الحمد للہ! ہمارے دین اسلام کا کوئی باب وشعبہ ایسا نہیں ہے جس کی شرعی رہنمائی ہمارے اکابر واسلاف اور فقہاء امت نے نہ فرمائی ہو۔

زیر نظر کتاب ''نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا'' ہماری جامعہ کے استاد ومفتی محترم مفتی محمد انعام الحق قاسمی صاحب کی تازہ تالیف ہے جس میں موصوف نے نماز کے مسائل کو حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے، ماشاء اللہ بہت احسن انداز میں خوب محنت کے ساتھ یہ کتاب تالیف کی گئی ہے، اس سے قبل بھی موصوف روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کے مسائل پر مشتمل کتابیں تالیف کر چکے ہیں، جو علماء، طلباء اور عوام سب میں مقبول عام ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے ذریعہ نجات بنائے آمین۔

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 4913570 - 4912683 - 4915966 - 4123366 - 4121152
Fax: (0092-21) - 4919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد السلام صاحب چاٹگامی مدظلہ العالی

مفتی واستاذ الحدیث جامعۃ اہلیہ دار العلوم معین الاسلام ہاٹہزاری چاٹگام بنگلہ دیش

وسابق رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

حامداً و مصلّیاً

امابعد یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بڑا بڑا احسان ہے کہ اپنے بندوں کی ہدایت کا راستہ، دین اسلام کو انکے واسطے قیامت تک کیلئے متعین فرمادیا، اور دین اسلام کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے کتاب قرآن کریم نازل فرمائی اور ان اصولوں کو سمجھانے کیلئے اپنے رسول سید الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہاشمی مطلبی کو مبعوث فرمایا آپ نے اپنے بیان، عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے بعض اقوال وافعال کو تصدیق تائید فرما کر دین اسلام کی مکمل تشریح فرمادی اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ہماری طرف سے مناسب بدلہ عطا فرمائے۔

لیکن نئے حالات نئے لوگوں کے اذہان کی رعایت کر کے نئے مسائل اور حوادث کے احکام کو بیان کیلئے اللہ تعالیٰ نے امّت میں سے ایسے رجال کار کو پیدا فرمادیئے اور آئندہ بھی پیدا فرماتے رہیں گے جو ہمیشہ اور ہر قدیم وجدید سوال کا جواب قرآن وحدیث اور فقہ اسلامی کی روشنی میں دیتے رہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی اپنی کاوشوں اور مجاہدوں کے بدلہ عطا فرمائے۔

اسی طرح بعد کے علمائے حقانی وربانیین نے نئے حالات کے تحت نئے انداز میں امّت کو دین کی رہنمائی فرماتے رہیں، کتابیں لکھیں، تعلیم وتبلیغ کے راستوں میں مناسب جدّت اور آسانیاں پیدا فرمائی ہیں۔

اسی سلسلہ میں ہمارے برادر عزیز محترم مولانا مفتی محمد انعام الحق قاسمی چاٹگامی نے نماز، زکوۃ، روزہ، قربانی کے شرعی مسائل کو جدید انداز میں حروف تہجی کی ترتیب سے کتابیں لکھی ہیں جو ماشاء اللہ بہت جاذب اور خوبصورت جلدوں اور کاغذوں میں طباعت ہو کر مارکیٹ کی زینت بنی ہوئی ہیں، اللہ تعالیٰ انکی محنتوں کو قبول فرماوے اور انکے لئے ذریعہ نجات بنادے اور مصنف اور قارئین اور ان پر عمل کرنے والوں کیلئے مغفرت کا سبب بنادے۔

وصلى الله تعالىٰ على النّبى الأمّى وآله وأصحابه أجمعين

بندہ محمد عبدالسلام

۱۲ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد عبد المجید دین پوری مدظلہ

نائب رئیس دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی پاکستان

باسمہ تعالیٰ

ہمارا زمانہ آرام طلبی اور سہولت پسندی کا زمانہ ہے۔ ہر شخص بسہولت اپنی ضروریات کی تکمیل چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رحیم وکریم ہیں، انسان اگر سہولت کا طالب ہے تو وہ اپنی شان کریمی کی بناء پر انسانی ضروریات کا حصول بھی آسان اور سہل بنا دیتے ہیں اور اپنے بندوں میں سے بعض کو مخلوق تک سہولت رسانی کے لئے مصروف عمل کر دیتے ہیں۔ غذا، لباس اور مکان اگر انسان کی مادی ضروریات ہیں تو مسائل و احکام انسان کی روحانی اور حقیقی ضروریات ہیں۔ اللہ نے اس زمانے میں اس حقیقی ضرورت کا حصول بھی آسان بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے محترم دوست رفیق دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفتی محمد انعام الحق زید مجدہ کو موفق بنایا ہے انہوں نے مسائل احکام کو حروف تہجی کی ترتیب پر مرتب فرمانا شروع فرمایا۔ سب سے پہلے روزہ کے مسائل کو مرتب فرمایا، پھر مسائل قربانی کے لئے وقت کی قربانی دی، اس کے بعد زکوۃ کے مسائل کو مفصل انداز میں ترتیب دے کر اپنے وقت کی زکوۃ ادا کی۔

اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں کو شرف قبولیت سے نوازا اور ان کی ہمت بڑھی اور انہوں نے اہم العبادات صلوۃ (نماز) کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا تین جلدوں میں مرتب فرمایا۔ تمام کتب میں مسائل کی کتب فقہ سے باحوالہ تخریج کر کے اس کو ایک معتبر اور مستند

ماخذ بنا دیا۔ اب یہ کتاب جہاں عوام کے لئے آسان استفادہ کا ذریعہ ہے وہاں مفتی حضرات کے لئے باحوالہ ہونے کی وجہ سے مستند ومعتبر فتاویٰ بھی ہے۔ ان شاء اللہ اس کو مسائل کے حوالہ کے طور پر بھی نقل کیا جا سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سابقہ کتب کی طرح اس کو بھی شرف قبولیت سے نوازے۔

ربنا تقبّل منا إنک أنت السمیع العلیم.

محمد عبد المجید دین پوری

۱۹/شوال ۱۴۳۱ھ

۲۰۱۰/۹/۲۹

عرض مؤلف

نماز دین کا ستون، جنت کی کنجی، مومن کی معراج اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا ذریعہ ہے، فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے ''تنبیہ الغافلین'' میں نقل کیا ہے کہ نماز اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، فرشتوں کی محبوب چیز، انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے، نماز سے معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے، دعا قبول ہوتی ہے، رزق میں برکت ہوتی ہے، نماز ایمان کی بنیاد، بدن کے لئے راحت، دشمن کے لئے ہتھیار ہے، نمازی کے لئے سفارشی، قبر کا چراغ اور اس کی وحشت میں دل بہلانے والی ہے، منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے، قیامت کی دھوپ میں سایہ اور اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ سے بچاؤ، اعمال کے ترازو کا بوجھ ہے، پل صراط سے جلدی گزارنے والی اور جنت کی کنجی ہے۔

ابن حجر نے المنبہات میں نقل کیا ہے کہ نماز دین کا ستون ہے اور اس میں دس خوبیاں ہیں:

چہرے کی رونق، دل کا نور، بدن کی راحت اور تندرستی کا سبب ہے، قبر کا اُنس، اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے کا ذریعہ، آسمان کی کنجی، اعمال نامے کے ترازو کا وزن، اللہ تعالیٰ کی رضا کا سبب، جنت کی قیمت اور دوزخ کی آڑ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے المنبہات میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص اوقات کی پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں:

(۱) اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں (۲) اس کو تندرستی عطا کرتے ہیں (۳) فرشتے اس کی

حفاظت کرتے ہیں (۴) اس کے گھر میں برکت عطا کرتے ہیں (۵) اس کے چہرے پر صلحاء کا نور ظاہر ہوتا ہے (۶) اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں (۷) میدان حشر میں اس کو پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دیں گے (۸) جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے (۹) جنت میں نیک ساتھی عطا کریں گے۔

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے لیکن تمام عبادات کو جامع ہے، اور تمام اعمال میں اس کو پہلی پوزیشن حاصل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے دیدار کی دولت جو معراج کی رات عالم بالا میں میسر ہوئی تھی، معراج سے واپس آنے کے بعد دنیا میں یہ دولت نماز میں میسر ہوئی، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**الصلوٰۃ معراج المؤمنین**" (نماز مومن کی معراج ہے) اور بندے کو اپنے رب کے ساتھ سب سے زیادہ قرب نماز میں ہوتا ہے اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**اقرب ما یکون العبد من الرب فی الصلوٰۃ**"۔

نماز ہی غمگساروں کے لئے لذت بخش اور بیماروں کو راحت دینے والی ہے "**ارحنی یا بلال**" (اے بلال مجھے راحت دے) اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے "**قرۃ عینی فی الصلوٰۃ**" (میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے)۔

دوسری جانب حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدمی سے سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز درست ہوئی تو سارے اعمال درست ہو جائیں گے اور اگر نماز خراب ہوگی تو سارے اعمال خراب ہو جائیں گے، دوسری روایت میں ہے وہ برباد ہوا اور نقصان اٹھایا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا (مکاشفۃ القلوب)

حضرت نوفل بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''من فاته صلوٰة فكانما وتر اهله وماله'' جس کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے گھر اور مال کو لوٹ لیا گیا۔

ایک حدیث میں ہے کہ بلا عذر جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن التفات ہی نہیں کریں گے اور اس کو دردناک عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندے ہوئے ہوں گے، فرشتے منہ اور پشت پر ڈنڈے لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں، نہ میں تیرے لئے نہ تو میرے لئے، دوزخ کہے گی کہ آجا میرے پاس میں تیرے لئے اور تو میرے لئے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''لـــم لـــم'' ہے جس میں بچھو اور سانپ ہوں گے، ان کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہوگی، اس وادی میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ''جب الحزن'' ہے جو بچھوؤں کا گھر کہلاتا ہے، ہر بچھو خچر کے برابر ہوگا اس میں بے نمازی کو عذاب دیا جائے گا۔

بعض فقہا نے لکھا ہے کہ جو عورت سمجھانے کے باوجود نماز نہیں پڑھتی ہے اسے طلاق دیدو اگر چہ مہر ادا کرنا مشکل ہو۔ قیامت کے دن بے نمازی خاوند بن کر پیش ہونے سے قرض کا بوجھ لے کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا بہتر ہے۔

ابن جوزی نے لکھا ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کی پیشانی پر تین سطریں لکھی جائیں گی:

☆......اے اللہ کے حق ضائع کرنے والے

☆......اے اللہ کے غضب اور ناراضگی کے مستحق

☆......جس طرح تو نے اللہ کا حق ضائع کیا اس طرح آج اس کی رحمت سے مایوس ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن حکومت کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داود علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، بیماری کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اولاد کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، اور نوکری کے خوف سے سستی کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

ایک بزرگ کی شیطان سے راہ چلتے ملاقات ہوگئی، بزرگ نے پوچھا کہ ایسا کام بتادو کہ میں تمہارا بن جاؤں اس نے کہا نماز پڑھنے میں سستی کرو اور جھوٹی سچی قسمیں کھایا کرو، اس بزرگ نے قسم کھا کر کہا کہ میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا، شیطان یہ سن کر سٹپٹا گیا اور کہنے لگا کہ میں بھی وعدہ کرتا ہوں کہ آدم کی اولاد کو سچی بات نہیں کہوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ فرشتے فجر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں اے فاجر! ظہر کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں، اے نقصان اٹھانے والے خاسر نابکار! عصر کی نماز ترک کرنے والوں کو کہتے ہیں، اے نافرمان گنہگار! مغرب کی نماز ترک کرنے

والوں کو کہتے ہیں اے کافر ناشکر گزار! عشاء کی نماز ترک کرنے والوں سے کہتے ہیں اے ضائع اور برباد کرنے والے زیاں کار! اللہ تجھے برباد کرے۔

اس لئے ہر مسلمان مرد اور عورت پر ضروری ہے کہ کسی قسم کی سستی کے بغیر نماز کو اپنے اپنے وقت پر ادا کریں، خواتین اپنے گھر میں ادا کریں، اس میں ان کے لئے مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بھی زیادہ ثواب ہے اور مرد حضرات مسجد میں تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے ادا کریں، تا کہ دنیا اور آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو، اور قبر میں بھی آسانی ہو، اور جنت بھی نصیب ہو، اور ہر جگہ خوشی ہی خوشی ہو۔

اور فرائض، واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ ساتھ نوافل بھی کثرت سے پڑھنے چاہئیں تا کہ فرائض میں کمی کوتاہی کی صورت میں تلافی کرنا آسانی سے ممکن ہو، اس میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی پیچھے نہیں رہنا چاہئے۔

کتابوں میں رابعہ عدویہؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ دن رات میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ یہ چند رکعتیں کوئی ثواب حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھتی بلکہ اس لئے پڑھتی ہوں تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوسکیں کہ میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت ہے، اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔

چونکہ نماز سب سے اہم عبادت ہے، اور اس کے مسائل معلوم کئے بغیر اُسے صحیح طور پر انجام دینا ممکن نہیں ہے اس لئے بندہ نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے فضل و کرم سے نماز کے ضروری مسائل کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے، ساتھ ساتھ فضائل، حکمت، فلسفہ اور سائنس کو بھی بقدر ضرورت شامل کیا ہے تا کہ جو لوگ مزید گہرائی میں جانا

چاہتے ہیں ان کے لئے بھی تشفی کا سامان ہو۔

اور آخر میں جن لوگوں نے پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ میں تعاون کیا ہے ان کا شکرگزار ہوں، اللہ تعالیٰ ان کو اپنی شان کے مطابق بدلہ دے۔

اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے، اور صدقۂ جاریہ بنائے اور دنیا اور آخرت دونوں جہان میں کامیابی کا ذریعہ بنائے، اس کتاب کو مطالعہ کرنے والے، سننے والے، سنانے والے اور عمل کرنے والے کو بھی اجر عظیم سے نوازے۔

آمین۔

محمد انعام الحق قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۱/۹/۲۸ھ

آ

آپریشن

آپریشن کے دوران جتنی نمازیں فوت ہوجاتی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۱)

آپریشن کے ڈاکٹر

اگر مریض کے آپریشن کے دوران نماز کا وقت آجائے اور ڈاکٹر کا آپریشن چھوڑ کر نماز میں مشغول ہونے کی صورت میں مریض کی جان کا خطرہ ہو تو آپریشن سے فارغ ہو کر نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی تا کہ مریض کی جان بچائی جا سکے۔(۲)

---

(۱)(قوله من جن او اغمى عليه خمس صلوات قضى ولو اكثر لا)........ اطلق في الاغماء والجنون فشمل ما اذا كان بسبب فزع من سبع او خوف من عدو فلا يجب القضاء اذا امتد اجماعا لان الخوف بسبب ضعف قلبه وهو مرض الا انه يرد عليه ما اذا زال عقله بالخمر او اغمى عليه بسبب شرب البنج او الدواء فانه لا يسقط عنه القضاء في الاول وان طال اتفاقا لانه حصل بما هو معصية فلا يوجب التخفيف ولهذا يقع طلاقه ولا يسقط ايضا في الثاني عند ابي حنيفة لان النص ورد في اغماء حصل بآفة سماوية فلا يكون واردا في اغماء حصل بصنع العباد لان العذر اذا جاء من جهة غير من له الحق لا يسقط الحق، الخ، البحر الرائق: ۲/۱۱۷-۱۱۸، قبيل باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچي.

(زال عقله ببنج او خمر) او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد كالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلاة المريض، قبيل باب سجود التلاوة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)لان قطع الصلاة لا يجوز الا لضرورة وكذاالاجنبي اذا خاف ان يسقط من سطح او تحرقه النار او يغرق في الماء واستغاث بالمصلي وجب عليه قطع الصلوٰة... وكذا المسافر اذا ندت دابته اوخاف الراعي علىٰ غنمه الذئب ولو رأى اعمى عند البئر فخاف عليه أن يقع فيها قطع الصلاة لاجله كذا في السراج الوهاج ......فتاوىٰ عالمگيرية: ۱/۱۰۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره الصلاة الخ،ط رشيدية كوئٹه.

آتش دان

اگر آتش دان میں انگارے روشن ہیں تو مجبوری کے بغیر اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کرنے والوں کی عبادت سے مشابہ ہے۔

اور اگر اتفاق سے نماز کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے، تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

آخری قعدے میں بھول سے کھڑا ہو گیا

آخری قعدہ میں اگر تشہد کے پڑھنے کی مقدار نمازی ٹھہرا ہے اور اس کے بعد بھول سے کھڑا ہو گیا تو سنت طریقہ یہ ہے کہ فوراً بیٹھ جائے اور سلام پھیر دے اور اس پر سجدہ سہو نہیں ہے۔ اگر کھڑے ہو کر سلام پھیر دیا تب بھی نماز ہو گئی البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔(۲)

آخری قعدے میں مقتدی کا تشہد پورا نہ ہوا

آخری قعدے میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی کو سلام پھیر دینا چاہیئے البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد (التحیات) پورا نہ ہوا کچھ باقی رہ گیا تو اس کو پورا کر کے سلام

---

(۱) الصحيح انه لا يكره ان يصلي وبين يديه شمع أو سراج لأنه لم يعبد هما احدو المجوس يعبدون الجمرة لاالنار الموقدةحتى قيل لا يكره الى النار الموقدة آه......وظاهره ان المراد بالموقدة التي لها لهب لكن قال في العناية ان بعضهم قال: تكره الى شمع او سراج ،كما لو كان بين يديه كانون فيه جمر او نار موقدة آه......و ظاهره ان الكراهة في الموقدة متفق عليها كما في الجمر تأمل......رد المحتار كتاب الصلوة ،مكروهات الصلاة ، ۱/ ۶۵۲ ط :سعيد.

(۲) وان قعد في الرابعة مثلا قدر التشهد ثم قام عاد وسلم ولوقائماً صح (قوله عادو سلم) اى عاد للجلوس لما مر ان ما دون الركعة محل للرفض وفيه اشارة الى انه لا يعيد التشهد وبه صرح في البحر قال في الامداد :والعود للتسليم جالسا سنة، لان السنة التسليم جالسا والتسليم حالة القيام غير مشروع في الصلاة المطلقة بلا عذر فيأتي به على الوجه المشروع، فلو سلم قائمالم تفسد

پھیرے۔(۱)

آدمی کی طرف نماز پڑھنا

کسی آدمی کے چہرے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے

یہ بات مشہور ہے کہ ''آدمی کی نیت درست ہونی چاہیئے'' یہ بات بالکل صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ عمل بھی درست ہونا چاہیئے، ورنہ ناجائز اور خراب عمل کر کے نیت درست کرنے سے کچھ نہیں ہوگا بلکہ الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

= صلاته وكان تاركا للسنة آه......رد المحتار: ۲/ ۸۷، كتاب الصلوٰة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراجي. البحر الرائق، كتاب الصلاة، باب سجود السهو: ۲/ ۱۰۳ ط: سعيد كراجي.

(۱)(وجب متابعته ......بخلاف سلامه) او قيامه لثالثة (قبل تمام المؤتم التشهد) فانه لا يتابعه بل يتمه لو جوبه، ولو لم يتم جاز، ولو سلم والمؤتم في ادعية التشهد تابعه لانها سنة والناس عنه غافلون. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۶، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط سعيد كراجي. كذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح كتاب الصلوٰة ص: ۳۱۰، ط: قديمي كراجي.

(۲)(وصلاته الى وجه انسان) ككراهة استقباله، فالاستقبال لو من المصلي فالكراهة عليه والا فعلى المستقبل ولو بعيداً ولا حائل. الدر المختار: ۱/ ۶۴۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة الخ، ط، سعيد كراجي. حلبي كبير ص: ۳۵۸، باب فيما يكره ط سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳)عن عمر بن الخطابؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: انما الاعمال بالنيات وانما لامرئ ما نوى فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته الى ماهاجر اليه......متفق عليه (مشكوٰة شريف ص: ۱۱، ط: قديمي، (و) الخامس (النية) بالاجماع (وهي الارادة) المرجحة لاحد المتساوين اى ارادة الصلوٰة لله تعالىٰ على الخلوص ......الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۱۴، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي. كنز الدقائق مع البحر الرائق: ۱/ ۲۷۸ كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ط: رشيدية كوئٹه.

آدھی آستین والی قمیص

آدھی آستین والی قمیص پہن کر یا آدھی آستین چڑھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

آستین

۱......کہنی تک آستین چڑھا کر نماز پڑھنا، اور کہنی تک آدھی آستین والی قمیص اور شرٹ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے نماز کے دوران پوری آستین والی قمیص اور شرٹ پہن کر نماز پڑھے تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔(۲)

۲......اگر وضو کرتے وقت آستین چڑھائی ہوئی تھی، اور جماعت میں شرکت کرنے کے لئے جلدی میں آستین چڑھی ہوئی رہ گئی ہو تو نماز میں ایک ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی اتارے، اتارنے میں دونوں ہاتھ استعمال نہ کرے، ورنہ عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز

(۱، ۲)وفی رد المحتار :"(و) کره (کفه) ای رفعه ولو لتراب کمشمر کم أوذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله ،واشار بذالک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة لکن قال فی شرح القنیة : اختلف فیمن صلی وقدشمر کمیه لعمل کا ن یعمل قبل الصلاة او هیئته ذالک آه......ومثله مالو شمر للوضوء لم عجل لادراک الرکعة مع الامام واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟ لم اره ،والا ظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل تامل......

هذا، وقید الکراهة فی الخلاصة والمنیة بأن یکون رافعاً کمیه الی المرفقین ،وظاهره انه لا یکره الی مادونها قال فی البحر ان التقیید بالمرفقین اتفاقی قال وهذا لو شمر هما خارج الصلاة ثم شرع فیها کذلک اما لو شمر وهو فیها تفسد لانه عمل کثیر... رد المحتار : ۱/ ۶۴۰ ،مطلب مکروهات الصلاة .ط:سعید کراچی.وکذا فی حلبی کبیر ص:۳۵۷ ،مکروهات الصلوٰة ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

فاسد ہو جائے گی۔(۱)

۳..... گرمی اور پسینہ کی وجہ سے نماز کی حالت میں آستین چڑھانا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

۴..... جبہ یا کرتا کے آستین میں ہاتھ ڈالے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳)

آستین اتارنا

اگر کوئی شخص وضو کرتے ہی جماعت میں شامل ہو گیا، آستین اتارنے کا موقع نہیں ملا، اور کہنیاں کھلی رہ گئیں، تو نماز کے دوران عمل کثیر کے بغیر آستین اتارے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ کچھ قیام میں کچھ رکوع میں، کچھ قومہ میں، کچھ سجدہ میں اور کچھ جلسہ میں اتارے، تو عمل قلیل کی وجہ سے نماز میں کوئی اثر نہیں پڑے گا۔(۴)

(۱، ۲)انظر الی الحاشیة ۱-۲ فی الصفحة السابقة.

(۳) و فی حلبی کبیر: (ولو صلی فی قباء مطرف او بارانی)...... وهو ما یلبس للمطر ...... ینبغی ان یدخل یدیه فی کمیه ویشد القباء) ونحوه بالمنطقة احترازاً عن السدل)، ص: ۳۴۸، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وفی رد المحتار: وکره سدل ثوبه ای ارساله بلا لبس معتاد و کذا القباء بکم الی وراء، شامی: ۱/ ۶۳۸ . ۶۳۹ ،باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

(۴) (قوله کمشمر کم او ذیل) ای کما لو دخل فی الصلاة وهو مشمر کمه او ذیله اشار بذلک الی ان الکراهة لا تختص بالکف وهو فی الصلاة کما افاده فی شرح المنیة، لکن قال فی القنیة: واختلف فیمن صلی وقد شمّر کمیه لعمل کان یعمله قبل الصلاة او هیئته ذلک آه، ومثله ما لو شمر للوضوء ثم عجل لا دراک الرکعة مع الامام ، واذا دخل فی الصلاة کذلک وقلنا بالکراهة فهل الافضل ارخاء کمیه فیها بعمل قلیل او ترکهما؟لم أره:والاظهر الاول بدلیل قوله الآتی ولو سقطت قلنسوته فإعادتها افضل تامل، هذا، وقید الکراهة فی الخلاصة والمنیة بان یکون رافعا کمیه الی المرفقین، وظاهره انه لا یکره الی ما دونهما ، شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی الکراهة التحریمیة، والتنزیهیة، ط: سعید کراچی.

حلبی کبیر، ص: ۳۵۷، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

آسٹریلیا کے ماہر کا مشورہ

ایک پاکستانی دل کے مرض میں مبتلا علاج کراتے کراتے آخرکار جب آسٹریلیا میں علاج کے لئے پہنچا وہاں کے مشہور ماہر امراض قلب نے ان کے مکمل معائنہ کے بعد کچھ ادویات اور ایک ورزش تجویز کی کہ آپ میرے فزیو وارڈ میں ورزش میری نگرانی میں آٹھ یوم کریں اسے جب ورزش کرائی گئی تو مکمل خشوع وخضوع اور تسلی والی نماز ہی تھی اب یہ پاکستانی مریض اس ورزش کو بالکل صحیح انداز میں کرنے لگے ڈاکٹر صاحب نے پوچھا آپ پہلے مریض ہیں کہ اتنی جلدی میری ورزش سیکھ کر اچھی طرح کرنا شروع کر دیا ہے حالانکہ یہاں تو مریض آٹھ یوم میں یہ طریقہ سیکھتا ہے تو مریض نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے اس لئے مجھے اس کے سمجھنے میں بالکل پریشانی نہیں ہوئی تو ڈاکٹر نے دوسرے روز اس مریض کو ادویات اور خاص ہدایت (اس ورزش کے بارے میں) دے کر رخصت کر دیا۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۳)

آسمان کی طرف دیکھنا

نماز کے دوران آسمان کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا مکروہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں جو لوگ آنکھیں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہیں ان کی بینائی جاتی رہے گی یا کمزور ہو جائے گی۔ (۱)

---

(۱) (یکرہ رفع البصر الی السماء) لما فی البخاری عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ: مابال القوم یرفعون أبصارھم إلی السماء فی صلاتھم فاشتد قولہ فی ذالک حتی قال: لینتھن عن ذالک او لتخطفن ابصارھم حلبی کبیر ص: ۳۶۹-۳۷۰، فروع یکرہ رفع البصر، قبل "سنن الصلاۃ" ط: سھیل اکیڈمی لاھور، بخاری شریف: ۱/ ۱۰۳ باب رفع البصر الی السماء فی الصلاۃ، کتاب الاذان. ط: قدیمی کراچی. ھندیۃ: ۱/ ۱۰۲، کتاب الصلوۃ بمکروھات الصلوۃ ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

آفتاب نکل آیا

اگر کوئی شخص فجر کی نماز پڑھ رہا تھا، اور نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور بعد میں اس نماز کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

آفس میں جماعت کرنا

اگر قریب میں اہل حق کی مسجد ہے تو مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ضروری ہے، مسجد کی جماعت کو چھوڑ کر آفس میں جماعت کرنا سنت کے خلاف ہے اور مسجد چھوڑنے کا گناہ بھی ہے۔(۲)

---

(۱)(واذا طلعت الشمس)... والمصلي (في خلال) اى في اثناء صلوٰة (الفجر تفسد صلوٰة الفجر) لعروض النقصان على ماوجب بالسبب الكامل. حلبي كبير ص:۲۴۶، فروع في شرح الطحطاوى، الشرط الرابع،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعيد، و: ۱/۲۰۹، باب الاستخلاف، ط:سعيد كراچي.

(۲) عن معاذبن جبلؓ ان النبي صلى الله عليه وسلمقال ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم، ياخذالشاة القاصية فاياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة والمسجد. مسند احمد: ۶/۳۰۷ ط: دار احياء التراث العربيبيروت.

وعن ابن مسعودؓ ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة: لقد هممت ان آمر رجلا يصلي بالناس، ثم احرق على رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم، رواه مسلم. مشكوٰة: ۱/۱۲۱، كتاب الصلوٰة، باب وجوبها، ط:قديمي كراچي.

وان صلى بجماعة في البيت اختلف فيه المشائخ والصحيح ان للجماعة في البيت فضيلة وللجماعة في المسجد فضيلة اخرىٰ فان صلىٰ في البيت بجماعة فقد حاز فضيلة ادائها بالجماعة وترک الفضيلة الاخرىٰ وكذا قاله القاضي الامام ابو علي النسفي والصحيح ان ادائها بالجماعة في المسجد افضل وكذلک في المكتوبات. الفتاوىٰ العالمگيريه: ۱/۱۱۶، كتاب الصلوٰة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۴۰۲، كتاب الصلاة، باب التراويح. ط:سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص:۲۸۷، كتاب الصلاة، باب الامامة ط: قديمي.

آگ پر پانی ڈالو

حضرت ابن مسعودؓ سے نقل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو اللہ رب العزت ایک فرشتہ سے اعلان کراتے ہیں اے لوگو! اٹھو اور جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ تو نمازی اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں، ان کے لئے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے، اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔ (کنز العمال) (۱)

آمین

سورۂ فاتحہ ختم ہونے کے بعد آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے اگر آمین کی آواز برابر کے ایک دو آدمی سن لیں تو یہ بھی آہستہ میں داخل ہے۔ (۲)

---

(۱) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یبعث مناد عند حضرۃ کل صلوٰۃ فیقول یا بنی آدم قوموا فاطفئوا ما اوقدتم علی انفسکم فیقومون فیتطہرون ویصلون الظہر فیغفر لہم ما بینہما فاذا حضرت العصر فمثل ذالک، فاذا حضرت المغرب فمثل ذالک فاذا حضرت العتمۃ فمثل ذالک فینامون فمدلج فی خیر و مدلج فی شر (الترغیب والترھیب: ۱/۱۹۹، کتاب الصلوٰۃ، الترغیب فی الصلوات الخمس، حدیث رقم: ۹ وکذا فی کنز العمال، حرف الصاد، کتاب الصلوٰۃ، الفصل الثانی فی فضائل الصلاۃ: ۷/۳۱۴ حدیث رقم ۱۹۰۴۴ ط: مؤسسۃ الرسالۃ

(۲) والتامین سنۃ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا أمن الامام فأمنوا فانہ من وافق تامینہ تامین الملائکۃ غفر لہ ماتقدم من ذنبہ "متفق علیہ"...... (ویخفونہا) ای ویخفی الامام والمقتدون آمین .... حلبی کبیر ص: ۳۰۹، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور. کذا فی رد المحتار: ۱/۴۹۲، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ وآدابہا وکیفیتہا ط: رشیدیہ کوئٹہ (وادنی المخافتۃ اسماع نفسہ) ومن بقربہ، فلو سمع رجل او رجلان فلیس بجہر. ردالمحتار: ۱/۵۳۴-۵۳۵، فصل فی القراءۃ، مطلب فی الکلام علی الجہر والمخافتۃ ط: سعید کراچی.

آمین بلند آواز سے کہدی

اگر کسی نے بلند آواز سے ''آمین'' کہہ دی تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

''آمین'' کہدی دوسرے سے دعا سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص کے دعا مانگنے پر نماز کی حالت میں آمین کہدی، تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

آمین کہدی دوسرے سے فاتحہ سن کر

اگر کسی شخص نے نماز کی حالت میں دوسرے شخص سے سورہ فاتحہ کی تلاوت سنی، اور اس کے ''ولا الضالین'' کہنے پر نمازی نے ''آمین'' کہہ دی تو آمین کہنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

آمین کہنا

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورہ فاتحہ کے ختم پر آہستہ سے ''آمین'' کہنا سنت ہے، اور اگر جماعت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت ہو رہی ہے تو سورۂ فاتحہ

---

(۱) ولا یجب السجود الابترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه او تکراره او تغییر واجب بان یجهر فیما یخافت ...... .فتاوی عالمگیری : ۱/ ۱۲۶ الباب الثانی عشر فی سجود السهو .ط رشیدیة کوئٹه.

(۲) وفی الذخیرة :اذا امن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلاة تفسد صلاته آه...... رد المحتار ۱/ ۶۲۰، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط:سعید کراچی. وکذا فی العالمگیری : ۱/ ۹۸ ، کتاب الصلاة، الباب السابع ، ط:رشیدیة کوئٹه. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة : ۱/ ۱۳۶ کتاب الصلوٰة ،مفسدات الصلوٰة،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) وکذا ما فی البحر عن المبتغیٰ:لو سمع المصلی من مصل آخر ولا الضالین فقال آمین لا تفسد ،وقیل تفسد وعلیه المتاخرون آه...... .رد المحتار : ۱/ ۶۲۰ .باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام. ط: سعید کراچی.

کے ختم پر تمام مقتدیوں کے لئے آہستہ سے "آمین" کہنا سنت ہے۔(۱)

اور آمین آہستہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ آمین دعا ہے اور دعا آہستہ کہنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان موجود ہے۔(۲)

آنکھ

نماز کی حالت میں آنکھوں کو کھلا رکھے، قصداً بند نہ کرے،(۳) بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، اور رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور

(۱) (وامن الامام سرا کماموم منفرد) ولو فی السرية(قوله: وامن) هو سنة للحديث (رد المحتار: ۱/ ۴۹۲-۴۹۳)فصل فی بيان تاليف الصلاة،مطلب قراء ة البسملة،ط:سعيد كراچی.
حلبی كبير،ص: ۳۰۹ ط:سهيل اكيڈمی لاهورهندية: ۱/ ۷۴ قال العلامة ملا علی القاری قلت مع ان الاصل فی الدعا الاخفاء لقوله تعالیٰ :"ادعوا ربكم تضرعاً وخفية" ولا شک ان آمين دعاء،فعند التعارض يرجح الاخفاء بذالک ،وبالقياس علی سائر الاذكار والادعية ولان آمين ليس من القرآن اجماعا فلا ينبغی ان يكون علی صوت القرآن كمانه لا يجوز كتابته فی المصحف ،ولهذا اجمعوا علی اخفاء التعوذلكونه ليس من القرآن والخلاف فی الجهر بالبسملة مبنی علی انه من القرآن ام لا..مرقات شرح مشكاة : ۲/ ۵۷۱ ط:رشيديه كوئٹه.
(۲)ولانه دعاء فيكون مبناه علی النخفاء.....الهداية علی هامش فتح القدير : ۱/ ۲۵۷،كتاب الصلوة، بـاب صفة الصلوة ط:رشيدية كوئٹه ......واما الادعية والاذكار فبالخفية اولیٰ، قلت : ويؤيده قوله فی السراج: ويجتهد فی الدعاء والسنة ان يخفی صوته لقوله تعالیٰ ادعوا ربكم تضرعا وخفية آه.. شامی: ۲/ ۵۰۷،كتاب الحج مطلب فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط:سعيد كراچی.
(۳) ويكره للمصلی ايضا ان يغمض عينيه قيل لانه من صنيع اهل الكتاب وقال فی الاختيار لانه عليه الصلاة والسلام نهی عنه .حلبی كبير ص: ۳۵۰۔ ۳۵۱، فصل كراهية الصلوة،ط: سهيل اكيڈمی لاهور. (وكره ......تغميض عينيه) للنهی الالكمال الخشوع .قال الشامی (قوله : للنهی ای فی حديث اذا قام احدكم فی الصلاة فلا يغمض عينيه " رواه ابن عدی الا ان فی سنده من ضعف وعلل فی البدائع بان السنة ان يرمی ببصره الی موضع سجوده ،وفی التغميض تركها ،ثم الظاهر ان الكراهة تنزيهية كذا فی الحلية والبحر ،وكأنه لان علة النهی ما مر عن البدائع ،وهی الصارف له عن التحريم (قوله الا لكمال الخشوع) بان خاف فوت الخشوع بسبب روية ما يفرق الخاطر فلا يكره ،بل قال بعض العلماء انه الاولیٰ ،وليس ببعيد .....حلية و بحر ،رد المحتار : ۱/ ۶۴۵ ، كتاب الصلاة ،مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

سجدوں میں ناک کے سرے پر، اور بیٹھنے کی حالت میں رانوں پر نظر رکھے۔(۱)

ہاں اگر کوئی شخص ایسا سمجھتا ہے کہ آنکھ بند کر لینے سے نماز میں دل زیادہ لگے گا تو آنکھ بند کرنے کی گنجائش ہے، باقی کھلا رکھنا بہتر ہے۔(۲)

آنکھ بند کرنا

آنکھ بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، ہاں اگر آنکھ بند کر لینے سے خشوع اور عاجزی زیادہ ہوتی ہے تو مکروہ نہیں، تاہم آنکھ کھلی رکھ کر نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ سجدہ کی جگہ کو دیکھنا مسنون ہے، اور آنکھوں کو بند کرنے سے یہ سنت ترک ہو جاتی ہے۔(۳)

آنکھ کا آپریشن

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد رکوع اور سجدہ کرنے میں آنکھوں میں بہت زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا آنکھوں کو نقصان ہوتا ہے، تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور

---

(۱) نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه والى ارنبة انفه حال سجوده، والى حجره حال قعوده والى منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولىٰ والثانية، رد المحتار: ۱/۴۷۷۔۴۷۸، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى

البحر الرائق: ۱/۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة. رقم: ۳

(۳) ويكره ان يغمض عينيه في الصلاة لما روى عن النبي ﷺ انه نهى عن تغميض العين في الصلاة، ولان السنة ان يرمي ببصره الى موضع سجوده وفي التغميض ترك هذه السنة و لان كل عضو و طرف ذو حظ من هذه العبادة فكذا العين ...... بدائع الصنائع: ۱/۲۱۶ كتاب الصلاة، فصل بيان ما يستحب فيها وما يكره، ط: سعيد كراچى. رد المحتار: ۱/۶۴۵، انظر الحاشية المتقدمة أيضاً.

رکوع اور سجدہ سر کے اشارہ سے کرے، اور سجدہ کا اشارہ کرتے ہوئے سر کو رکوع کی نسبت زیادہ جھکائے۔(۱)

آنکھ کے اشارہ سے نماز پڑھنا

جو شخص کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر سر کے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، مگر اپنی آنکھ، اپنے دل اور اپنے ابرو کے اشارہ سے نماز ادا نہیں کر سکتا ہے، اس طرح نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

آنکھیں بند کر لینا

☆......آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے، ہاں کسی مصلحت کی وجہ سے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں، مثلاً ایسی چیز کو دیکھنے سے آنکھیں بند کر لینا جو انسان کو سب کچھ بھلا دے یا نماز سے غافل کر دے تو آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص ایسا ہے کہ آنکھیں کھول کر نماز پڑھنے کی صورت میں اسے خشوع اور عاجزی حاصل نہیں ہوتی اور آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں خشوع

---

(۱)فان عجز عن الركوع والسجود يصلي قاعدا بالايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ......بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۶-۱۰۵ كتاب الصلاة،فصل في اركان الصلاة ط: سعيد كراچي،وكذا في العالمگيرى: ۱/ ۱۳۶ كتاب الصلاة ،الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)واذا عجز عن الايماء بالراس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلاة ولا يعتبر الايماء بالعينين والحاجبين ......عالمگيرى : ۱/ ۱۳۷، كتاب الصلاة، الباب الرابع عشر في صلاة المريض :ط رشيديه وكذا في بدائع الصنائع :۱/ ۱۰۷ كتاب الصلوة ،فصل اركان الصلاة ط: سعيد ،الدر المختار: ۲/ ۹۹ كتاب الصلاة باب صلوة المريض ،ط:سعيد

(۳)دیکھئے عنوان ''آنکھ بند کرنا'' کے تحت۔

اور عاجزی حاصل ہوتی ہے، تو ایسے آدمی کے لئے آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا بہتر ہے بلا کراہت نماز درست ہو جائے گی۔(۱)

آواز بلند کرنے کا درجہ

امام بلند آواز، خوش الحان، تجوید کے مطابق صحیح صحیح قرأت کرنے والا ہونا چاہیئے، اور امام اس قدر بلند آواز سے نماز پڑھائے کہ تمام نمازی یا جماعت میں شامل اکثر نمازی اس کی آواز سن سکیں۔

اور اگر امام کی آواز اتنی پست ہے کہ تمام نمازی یا اکثر نمازی ان کی آواز نہ سن سکیں تو کم از کم اگر پہلی صف کے آس پاس کے نمازی ان کی آواز سن لیتے ہیں تو نماز ہو جائے گی، مگر ایسے پست آواز والے آدمی کو امام بنانا مناسب نہیں (۲) تاہم موجودہ دور میں لاؤڈ اسپیکر نے اس مسئلہ کو آسان کر دیا ہے، اور پست آواز والی شکل ختم کر دی۔

آواز بن جانا

نماز میں چھینک یا ڈکار کی وجہ سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۳)

---

(۱)۔ أیضاً

(۲) فی الشامی : ولذا قال فی الخلاصة والخانیة عن الجامع الصغیر : ان الامام اذا قرأ فی صلاة المخافتة بحیث سمع رجل او رجلان لا یکون جهرا ،والجهر ان یسمع الكل آه......ای كل الصف الاول لا كل المصلین بدلیل مافی القهستانی عن المسعودیة ان جهر الامام اسماع الصف الاول آه...... رد المحتار : ۱/ ۵۳۴ ،کتاب الصلاة ،فصل فی القراءة ،ط: سعید کراچی.

(۳)وكذا الانین والتاوه اذا كان بعذر بان كا ن مریضا لا یملك نفسه فصار كالعطاس والجشاء، ولو عطس او تجشافحصل منه كلام لا تفسد كذا فی محیط السرخسی......عالمگیری ۱/ ۱۰۱ کتاب الصلوٰة ،الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یکره فیها،الفصل الاول فیما یفسد ط: رشیدیة کوئٹه.

آواز سن کر اقتداء کرنا

☆......اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے، تو آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح ہے، (۱) اگر درمیان میں کوئی نہر یا سڑک یا کمرہ یا مکان ہے تو صرف لاؤڈ اسپیکر یا ریڈیو کی آواز سن کر اقتداء کرنا صحیح نہیں ہوگا۔ (۲)

☆......''عرفات'' میں بعض لوگ ''مسجد نمرہ'' میں نہیں جاتے، اور خیمے میں ریڈیو کھول کر اقتداء کرتے ہیں، حالانکہ صفیں متصل نہیں ہوتیں، درمیان میں بہت زیادہ خالی جگہ ہوتی ہے، تو ایسے لوگوں کی اقتداء صحیح نہیں، ایسے لوگوں کو چاہیئے کہ خیمے میں کسی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ (۳)

آواز کتنی ہو

امام کو تکبیرات وغیرہ میں اتنا ہی آواز کو بلند کرنا سنت ہے جتنا ضروری ہو، ضرورت

---

(۱) ولو قام علی دکان خارج المسجد متصل بالمسجد یجوز الاقتداء لکن بشرط اتصال الصفوف کذا فی الخلاصة ویجوز اقتداء جار المسجد بامام المسجد وھو فی بیته اذا لم یکن بینه وبین المسجد طریق عام وان کان طریق عام ولکن سدته الصفوف جاز الاقتداء لمن فی بیته بامام المسجد کذا فی التتارخانیه ناقلا عن الحجة:......عالمگیری ۱/۸۸ کتاب الصلوٰة الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع ط: رشیدیه کوئٹه . حلبی کبیر ص: ۵۲۴-۵۲۵ فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) المانع من الاقتداء ثلاثة اشیاء منها طریق عام یمر فیه العجلة والاوقار...... ومنها نهر عظیم لا یمکن العبور عنه......عالمگیری: ۱/۸۷ کتاب الصلوٰة، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۵۲۴ فصل فی الامامة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ویمنع من الاقتداء طریق او نهر فیه السفن او خلاء فی الصحراء یسع صفین ، الدر مع الرد: ۱/۵۸۴ - ۵۸۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) ایضاً.

سے بہت زیادہ اونچی آواز نکالنا مکروہ ہے، اس میں تکبیر تحریمہ اور دوسری تکبیروں کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔(۱)

آہ

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''آہ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر کسی ایسے زخم یا مرض کی وجہ سے ''آہ'' کا لفظ نکلا ہے جس کو ضبط کرنا مشکل ہے، تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

آہ آہ کرنا

''کراہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

آہستہ آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱)(ویجهر الامام) وجوباً بحسب الجماعة ،فان زاد علیه اساء (قوله فان زاد علیه اساء) وفی الزاهدی عن ابی جعفر :لو زاد علی الحاجة فهو افضل الااذا اجهد نفسه او آذیٰ غیره قهستانی،......رد المحتار: ۱/۵۳۲ کتاب الصلوٰة، فصل فی القراء ة. ط: سعید

(۲) ......لا تفسد لعدم امکان الاحترازعنه وکذا الانین والتأوه اذا کان بعذر بان کان مریضا لا یملک نفسه فصار کا لعطاس و الجشاء ،فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۰۱ کتاب الصلوٰة الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة ط:رشیدیه کوئٹه

(یفسد الصلاة ......الانین والتاؤه)کنز الدقائق مع شرحه البحر الرائق ۲/۴۰۳ کتاب الصلوٰة، فیما یفسد الصلوٰة ط:سعید کراچی.

(۳)(و یسر فی غیرها)وکان علیه الصلوٰة والسلام یجهر فی الکل ثم ترکه فی الظهر والعصر لدفع اذی الکفار" کافی"(قوله ویسر فی غیرها) وهو الثالثة من المغرب والاخریان من العشاء ، وکذا جمیع رکعات الظهر والعصر ،رد المحتار: ۱/۵۳۳ کتاب الصلوٰة ،فصل فی القراء ة ط:سعید. حلبی کبیر ص:۲۹۶ واجبات الصلاة سهیل اکیڈمی لاهور.

آہستہ آواز کی حد

آہستہ آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ خود سن سکے دوسرا نہ سن سکے۔(۱)

آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر آہستہ آواز والی نماز میں یعنی ظہر اور عصر میں امام نے بلند آواز سے قرأت کرلی تو آخر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆......اگر امام نے ظہر یا عصر میں بہت تھوڑی قرأت بلند آواز سے پڑھ لی، جو نماز کے صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں ہے مثلا دو تین لفظ بلند آواز سے نکل جائیں تو کچھ حرج نہیں، نماز ہوجائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱)و ادنیٰ المخافتة اسماع نفسه رد المحتار: ۱/۵۳۴-۵۳۵،فصل فی القراءة، ط:سعید کراچی، وفی البحر :وحد القراءة تصحیح الحروف بلسانه بحیث یسمع نفسه علی الصحیح وسیأتی بیان الخلاف فیه ،البحر الرائق: ۱/۲۹۳ کتاب الصلوٰة، شروط الصلوٰة ط: رشیدیه کوئٹه، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۶۹ الباب الرابع صفة الصلوٰة.

(۲)(والجهر فیما یخافت فیه)للامام (وعکسه) لکل مصل فی الاصح ......رد المحتار: ۲/۸۱، کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ط:سعید کراچی. وایضاً حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۴۶۱،کتاب الصلوٰة ،فصل فی سجود السهو ط:قدیمی والبحر الرائق ،باب سجود السهو : ۲/۱۷۰، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳)(وقیل)قائله قاضیخان یجب السهو (بهما) ای بالجهر والمخافتة (مطلقاً) ای قل او کثر (قوله قل او کثر ای ولو کلمة .قال القهستانی :والمتبادر ان یکون هذا فی صورة ان ینسیٰ ان علیه المخافتة فیجهر قصداً ،واما اذا علم ان علیه المخافتة فیجهر لتبین الکلمة فلیس علیه شیء......رد المحتار: ۲/۸۱-۸۲،کتاب الصلوٰة ،باب سجود السهو ،ط: سعید کراچی.
واختلف فی القدر الموجب للسهو و الاصح انه قدر ما تجوز به الصلوٰة فی الفصلین لان الیسیر من الجهر والاخفاء لا یمکن الاحتراز عنه،مراقی الفلاح شرح نور الایضاح : ۲/۲۵۱ ط: قدیمی وکذا فی فتاویٰ عالمگیری: ۱/۱۲۸ کتاب الصلوٰة ،الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆ ..... اگر تنہا نماز پڑھنے والا آہستہ آواز والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرے گا تو سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، نماز ہو جائے گی۔(۱)

آیات کا جواب دینا

واضح رہے کہ احادیث میں بعض آیات اور بعض سورتوں کے آخر میں جواب دینے کے الفاظ مذکور ہیں، مثلاً سورۂ بقرہ کے ختم پر ''آمین'' بنی اسرائیل کے آخر میں ''اللّٰہ اکبر'' سورۂ ملک کے آخر میں ''اللّٰہ رب العالمین'' وغیرہ۔(۲)

یہ جوابات جماعت کی نماز میں دینا جائز نہیں، البتہ نماز سے باہر کوئی شخص ان آیات یا سورتوں میں سے کوئی آیت پڑھے یا سورت ختم کرے تو اس کا جواب دینا مستحب

(۱)فعلی ظاهر الرواية لا سهو على المنفرد اذا جهر فيما يخافت فيه وانما هو على الامام فقط. رد المحتار: ۲/ ۸۱ كتاب الصلوٰة باب سجود السهو ط:سعيد. والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هكذا في التبيين. عالمگيری: ۱/ ۱۲۸ كتاب الصلوٰة ،الباب الثانی عشر فی سجود السهو .ط:رشيدية.

(۲)اخرج ابو عبيد عن ابی ميسرة " ان جبريل لقن رسول الله صلى الله عليه وسلم عند خاتمة البقرة: آمين" الدرالمنثور للسيوطی: ۲/ ۱۳۷، ط:دار الفكر بيروت لبنان. واخرج ابو داؤد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من قرأ منكم بالتين والزيتون فانتهى الى آخرها اليس الله باحكم الحاكمين فليقل : بلى وانا على ذالک من الشاهدين ومن قرأ " لا اقسم بيوم القيامة" فانتهى، الى "اليس ذالک بقادر على ان يحيى الموتىٰ "فليقل بلى ،ومن قرأ والمرسلات فبلغ"فبأى حديث بعده يؤمنون " فليقل: آمنا بالله الحديث..... كتاب الصلوٰة،باب مقدار الركوع و السجود : ۱/ ۱۳۶ ،ط:حقانيه ملتان." ويستحب ان يقول القارى عقب " معين " الله رب العالمين ،كما فی الحديث" ذكره الخطيب الشربينی فی تفسيره" السراج المنير" سورة الملک :۸/ ۳۲،ط:دار احياء التراث العربی بيروت ،لبنان .وكذا فی تفسير الجلالين ، ص:۴۶۸ ط:قديمی.

(قوله تعالى وكبره تكبيراً)........ عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه انه قال: قول العبد " الله اكبر" خير من الدنيا وما فيها " كذا فی حاشية محی الدين على تفسير البيضاوی،سورة الاسراء: ۵/ ۴۴۲ ط:دار الكتب العلميه بيروت،لبنان.

ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے باہر یہ جوابات دینا منقول ہے اگر کہیں کہیں نماز میں بھی جوابات دینا ثابت ہے تو وہ امت کو تعلیم دینے کے لئے ہے کہ اس آیت کا جواب ان الفاظ سے دیا جاتا ہے یا اس سورت کے ختم پر یہ کہا جاتا ہے، یا اسلام کے ابتدائی دور میں اس کی اجازت تھی بعد میں منع کر دیا گیا جیسا کہ اسلام کے ابتدائی دور میں نماز میں باتیں کرنے کی اجازت تھی، یا جو رکعتیں نکل گئی ہیں ان کو نیت باندھ کر جلدی جلدی پڑھ کر امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی، بعد میں یہ سب باتیں منع کر دی گئی ہیں، اسی طرح یہ جوابات بھی نماز میں منع کر دیئے گئے البتہ یہ جوابات اکیلا نفل نماز پڑھنے والا دے سکتا ہے۔(۱)

(نوٹ) سورۂ فاتحہ کے آخر میں ''آمین'' کہنا اس سے مستثنیٰ ہے۔(۲)

---

(۱)والمؤتم لا يقرأ مطلقا فان قرأ كره تحريما بل يستمع)اذا جهر (وينصت) اذا اسر ...... (وان)وصلية (قرأ الامام آية ترغيب او ترهيب)وكذا الامام لا يشغل بغير القرآن ،وما ورد حمل على النفل منفردا كما مر (كذا الخطبة) فلا ياتى بما يفوت الاستماع ولو كتابة اورد سلام (الدر المختار)(قوله آية ترغيب)اى فى ثوابه تعالىٰ او ترهيب :اى تخويف من عقابه تعالىٰ ،فلا يسأل الاول ولا يستعيذ من الثانى ،قال فى الفتح:لان الله تعالىٰ عده بالرحمة اذا استمع ووعده حتم ، واجابة دعاء المتشاغل عنه غير مجزوم بها (قوله وما ورد) اى عن حذيفة رضى الله عنه انه قال:صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة الى ان قال:وما مر بآية رحمة الا وقف عندها فسأل ولا آية عذاب الا وقف عندها وتعوذ" اخرجه ابو داؤد وتمامه فى الحلية(قوله حمل على النفل منفرداً) افاد ان كلا من الامام والمقتدى فى الفرض او النفل سواء ...... ردالمحتار: ۱/ ۵۴۴-۵۴۵ ،كتاب الصلاة، فصل فى القراءة،ط: سعيد ،وكذا الهداية مع شرحها فتح القدير و العناية: ۱/ ۲۹۸ ،كتاب الصلاة ،فصل فى القراءة، ط: رشيديه كوئٹه ، البحر الرائق : ۱/ ۳۴۳-۳۴۴ ،كتاب الصلاة، فصل اذا اراد الدخول فى الصلاة ط:سعيد كراچى

(۲) ''امین کہنا'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

آیت چھوڑ دی

اگر جہری نماز کے اندر قرأت کے دوران تین آیت پڑھنے کے بعد پوری ایک آیت چھوڑ دی، یا قرآن مجید کے چند الفاظ چھوڑ دیئے گئے اور اس کے چھوڑنے سے معنی کے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ ہوئی، تو ایسی صورت میں نماز صحیح ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا اور سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا

اگر آیت سجدہ پڑھے بغیر نماز میں سجدۂ تلاوت کرلیا، تو فضول اور بے موقع ہوا ہے، لیکن اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ اس لئے احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔(۲)

آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا

نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا واجب ہے، اگر تین آیت سے زیادہ پڑھنے کے بعد سجدہ کیا گیا تو قضا شمار ہوگا، اور تاخیر کی وجہ سے سجدۂ سہو واجب ہوگا، اگر سجدۂ سہو نہیں کیا گیا تو نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، جو سجدہ تلاوت نماز میں واجب

---

(۱) ولو زاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله بآخر ...... لم تفسد مالم يتغير المعنى الدر المختار: ۱/ ۶۳۲ - ۶۳۳، كتاب الصلاة، مسائل زلة القاري ط: سعيد. ولو ذكر آية مكان آية، ان وقف وقفا تاما ثم ابتداء بآية أخرىٰ او ببعض آية لا تفسد.. هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس في زلة القاري ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويجب سجدتان ...... لترك واجب بتقديم او تاخير او زيادة او نقص لاسنة ..... سهوا بتقديم او تاخير، او زيادة، او نقص، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۴۶۰ - ۴۶۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي. وكذا في الرد على الدر: ۱/ ۷۸ - ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

ہوا ہے وہ سلام پھیرنے سے پہلے بلکہ سلام پھیرنے کے بعد جب تک نماز کی کوئی منافی حرکت نہ ہو سجدہ کر لینا چاہیئے ،اس کے بعد توبہ اور استغفار کے علاوہ تلافی کی کوئی اور صورت نہیں۔(۱)

آیت ”لا“

رموز اوراوقاف میں بعض آیات کے آخر میں ”لا“ لکھا ہوا ہوتا ہے،یعنی یہاں وقف نہ کرے،اگر قرأت کے دوران ضرورت کی وجہ سے آیت ”لا“ پر وقف کر دیا ہے تو کوئی حرج نہیں،نماز ہو جائے گی،اور ماقبل سے دہرانے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر ماقبل سے دہرالیا تو بھی کوئی قباحت نہیں ہوگی۔(۲)

اپنے فعل سے نماز کو تمام کرنا

یعنی نماز کے تمام ارکان مکمل ہونے کے بعد کوئی ایسا فعل کرنا جو نماز کے منافی ہو

---

(۱)(ان لم تكن صلوية فعلى الفور لصيرورتها جزأ منها ويأثم بتاخيرها ويقضيها مادام فى حرمة الصلاة ولو بعد السلام ......الدر المختار (قوله فعلى الفور(فان كانت صلوية فعلى الفور ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراء ة اكثر من آيتين او ثلاث على ما سيأتى حلية (قوله ويأثم بتاخيرها) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة ،وهو القراء ة وصارت من اجزائها فوجب ادائها مضيقاً ...... (قوله ولو بعد السلام) اى ناسيا مادام فى المسجد وروى انه لا يسجد بعد السلام ناسيا...... تاتارخانية. رد المحتار: ۲/ ۱۰۹-۱۱۰ كتاب الصلوة ،باب سجود التلاوة ط:سعيد. وايضا حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح ص:۴۸۷ كتاب الصلاة ،باب سجود السهو، ط:قديمى كراچى.

(۲)وكذا ان وصل فى غير موضع الوصل كما لو لم يقف عند قوله اصحاب النار بل وصل بقوله الذين يحملون العرش لا تفسد لكنه قبيح هكذا فى الخلاصة،وان تغير به المعنى تغيرا فاحشا نحو ان يقرأ ”شهد الله انه لا اله“ ووقف ثم قال الا هو لا تفسد صلاته عندعامة علمائنا وعند البعض تفسد صلاته والفتوىٰ على عدم الفساد بكل حال هكذا فى المحيط ......عالمگيرى: ۱/ ۸۱ كتاب الصلاة ،الفصل الخامس فى زلة القارى. ط:رشيدية كوئٹه.

مثلاً " السلام علیکم ورحمة الله " کہنا۔(۱)

اٹالین ماہرین کے تجربات

اٹلی کے ایک نومسلم جمال عبدالرحمٰن ماہر نفسیات نے نماز کی ورزش کو کچھ اس طرح بیان کیا ہے "ورزش کا یہ عملی اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے پھر اس حصہ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد پھر ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ میں نے ورزش کے اصول وضوابط اور ورزش کے لئے نشستیں بھی تخصیص کی ہیں۔ الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے مرض کو رفع کرنے لئے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکالیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا جس سے گردے صحت مند ہو جائیں۔ (سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۴۶)

اٹک گیا

"قرأت میں اٹک گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

احرام کی نماز

☆ ...... جو شخص عمرہ یا حج کرنا چاہے تو اس آدمی کے لئے عمرہ یا حج کا احرام باندھتے

---

(۱)(قوله ومنها الخروج بصنعه) ای بصنع المصلی ای فعله الاختیار ،بای وجه کان من قول او فعل ینافی الصلاة بعد تمامها او یضحک قهقهة او یحدث عمداً او یتکلم او یذهب او یسلم ..... رد المحتار: ۱/ ۴۴۸-۴۴۹، کتاب الصلوة ،باب صفة الصلاة ط:سعید کراچی.

وقت دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے،(۱) اگر وقت ہے تو احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت توبہ کی نیت سے نماز پڑھ کر اللہ سے توبہ استغفار کر لینا چاہیے، پھر اس کے بعد مزید دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

☆......اس نماز کی نیت یہ ہے کہ ’’میں دو رکعت احرام کی نماز پڑھ رہا ہوں ’’اللہ اکبر‘‘ یا عربی میں اس طرح نیت کرے ’’نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیِ الْاِحْرَامِ سُنَّةً لِلنَّبِیِّ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ‘‘.(۳)

اداء

اداء وہ نماز ہوتی ہے جو اپنے وقت پر پڑھی جائے۔(۴)

ادعیہ واذکار

جلسہ وغیرہ میں ادعیہ واذکار نوافل میں پڑھے، فرائض میں چونکہ امام کو تخفیف

---

(۱)ثم یصلی رکعتین ......ولا یصلیهما فی الوقت المکروه وتجزیه المکتوبة کذا فی البحر الرائق ......فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۲۲۳، کتاب الحج، الباب الثالث فی الاحرام، ط: رشیدیة، رد المحتار: ۲/ ۴۸۱ - ۴۸۲، کتاب الحج، صفة الحج، ط: سعید کراچی. وکذافی غنیة الناسک، ص: ۷۳ قبیل فصل فی کیفیة الاحرام.

(۲)واذا عزم علی الحج ینبغی له البدایة بالتوبة بشروطها ......واذا اراد التوبة، یصلی رکعتین صلاة التوبة" غنیة الناسک، ص: ۳۴، باب ما ینبغی لمرید الحج من آداب سفره، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی.

(۳)ثم یسن ان یصلی رکعتین بعداللبس ینوی بهاسنة الإحرام لیحرزفضیلة السنة، والا فلو أطلق جاز. غنیة الناسک، ص: ۷۳، قبیل فصل فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة. ط: ادارة القرآن.

(۴)ثم الاداء فعل الواجب فی وقته الدرالمختارمع الرد: ۲/ ۶۲ - ۶۳، کتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی، کذا فی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۲۳۹ باب قضاء الفوائت ط: قدیمی کراچی.

کرنے کا حکم ہے لہذا فرائض میں ادعیہ واذکار نہ پڑھے۔(۱)

ادھر اُدھر دیکھنا

نماز کی حالت میں ادھر اُدھر نہ دیکھے بلکہ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کے مقام پر، رکوع کی حالت میں پیروں کی پشت پر اور سجدوں میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں زانوں پر نظر رکھے۔(۲)

اذان

☆ ...... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اذان دینا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، اگر اذان نہیں دیں گے تو گنہگار ہوں گے اور یہ شہر اور بستی کے لئے سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے یعنی ہر شہر اور بستی میں اگر ایک آدمی اذان

---

(۱)(ویجلس بین السجدتین)مطمئنا ولیس بینهما ذکر مسنون وکذا بعد رفعه من الرکوع دعاء وکذا لا یاتی فی رکوعه و سجوده بغیر التسبیح(علی المذهب) وما ورد محمول علی النفل الدر المختار: ۱/۵۰۵ کتاب الصلوة ،آداب الصلوٰة ط:سعید کراچی.

عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض ،فاذا صلی وحده فلیصل کیف شاء.صحیح مسلم: ۱/۱۸۸، کتاب الصلوة ،باب امر الائمة بتخفیف الصلاة ، ط:قدیمی کراچی.

قال القاضی :خفة الصلاة عبارة عن عدم تطویل قراء تها ،والاقتصار علی قصار المفصل وکذا قصر المنفصل وعن ترک الدعوات الطویلة فی الانتقالات وتمامها عبارة عن الاتیان بجمیع الارکان والسنن واللبث راکعاً و ساجداً بقدر مایسبح ثلا ثاً انتهی.فتح الملهم: ۳/۵۹۲، ط:دارالعلوم کراچی.

(۲)نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه والی ارنبة انفه حال سجوده والی حجره حال قعوده والی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولی والثانیة ......الدر المختار: ۱/۴۷۷ - ۴۷۸ ،کتاب الصلوة ،باب صفة الصلوٰة ،آداب الصلوٰة ط:سعید کراچی، البحر الرائق : ۱/۲۰۳ ،کتاب الصلوة ،باب صفة الصلوة ط: رشیدیة کوئٹه.

دیدے گا تو سب کی طرف سے کافی ہو جائے گی اور اگر ایک آدمی بھی اذان نہیں دے گا تو وہاں کے سب لوگ گنہگار رہوں گے۔(۱)

☆......ان نمازوں کے علاوہ باقی کسی بھی نماز کے لئے اذان سنت نہیں۔(۲)

☆......اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو اذان دینا مستحب ہے۔(۳)

☆......مسافر کے لئے بھی اذان چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱)(وهو سنة للرجال فی مكان عال مؤكدة)هی كالواجب فی لحوق الاثم (للفرائض) الخمس (فی وقتهاولو قضاء)(قوله هی كالواجب)......واستظهر فی البحر كونه سنة علی الكفاية بالنسبة الی كل اهل بلدة ،بمعنی انه اذا فعل فی بلدة سقطت المقاتلة عن اهلها......(قوله للفرائض الخمس)دخلت الجمعة......رد المحتار ،كتاب الصلوٰة باب الاذان : ۱/ ۳۸۴ ط:سعيد، حلبی كبير ص: ۳۷۱، فصل السنن ط:سهيل اكيڈمی ،بدائع الصنائع :۱/ ۱۵۲ ،كتاب الصلوٰة ،فصل بيان محل وجوب الاذان،ط:سعيد

(۲)قوله لا يسن لغيرها)ای من الصلوات ......رد المحتار:۱/ ۳۸۵ كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد.

وليس لغير الصلوات الخمس والجمعة نحو السنن والوتر والتطوعات والتراويح والعيدين اذان ولا اقامة ...... عالمگيری: ۱/ ۵۳، كتا ب ا الصلوة ،الباب الثانی فی الاذان.

(۳) (قوله للفرائض الخمس دخلت الجمعة "بحر" وشمل حالة السفر والحضر والانفراد والجماعة قال فی مواهب الرحمٰن ونور الايضاح:ولو منفرداً اداءً او قضاء سفرا او حضرالكن لا يكره تركه لمصلی فی بيته فی المصر لان اذا ن الحی يكفيه كما سياتی وفی الامداد انه ياتی به ندبا ......رد المحتار: ۱/ ۳۸۴ كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد.

(۴) فان كان مسافرا يكره له تركهما معا وان ترك الاذان واكتفیٰ بالاقامة جاز ......حلبی كبير ص: ۳۷۲ فصل السنن. ط:سهيل اكيڈمی لاهور، (وكره تركهما) معا (لمسافر) ولو منفردا وكذا تركها لا تركه لحضور الرفقة ......الدر المختار: ۱/ ۳۹۴، كتاب الصلوٰة ،باب الاذان ط:سعيد ......وان صلوا بجماعة فی المفازة وتركوا الاذان لا يكره وان تركوا الاقامة يكره عالمگيری: ۱/ ۵۴ ، كتاب الصلوة،الباب الثانی فی الاذان،الفصل الاول فی صفته واحوال الموذن، ط: رشيدية كوئٹه.

☆......جنگل میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے، اذان چھوڑنا مکروہ نہیں۔(۱)

☆......عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں، تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۲)

☆......ایک سے زائد موذنوں کا ایک ساتھ اذان دینا جائز ہے، اس کو عرف میں "اذان جوق" کہتے ہیں، بڑی بڑی مساجد میں اس کا رواج ہے، پہلے حرمین شریفین میں بھی اس کا رواج تھا اب نہیں، فی الحال جامع دمشق شام میں رائج ہے۔(۳)

☆......عورتوں کے لئے نماز سے پہلے اذان دینا مسنون نہیں، اس لئے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) صلی بهم الظهر والعصر باذان واقامتین . رد المحتار: ۲/۵۰۴، کتاب الحج، مطلب فی الرواح الی عرفات، ط: سعید کراچی.

(وصلی العشائین باذان واقامة لان العشاء فی وقتها لم تحتج للاعلام کما لا احتیاج هنا للامام الدر المختار: ۲/۵۰۸-۵۰۹، کتاب الحج، ط: سعید کراچی

وفی الجمع بین الصلاتین بعرفة و مزدلفة یوذن ویقیم للاولیٰ ویقیم للثانیة ولا یوذن عالمگیری. ۱/۵۵، کتاب الصلوة، الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ذکر السیوطی ان اول من احدث اذان اثنین معاً بنو امیة، قال الرملی فی حاشیة البحر: ولم أر نصاً صریحاً فی جماعة الاذان المسمی فی دیارنا باذان الجوق هل هو بدعة حسنة او سیئة .. واذا اذن المؤذنون الاذان الاول ترک الناس البیع، ذکر الموذنین بلفظ الجمع اخراجا للکلام مخرج العادة، فان المتوارث فیه اجتماعهم لتبلیغ اصواتهم الی اطراف المصر الجامع ففیه دلیل علی انه غیره مکروه لان المتوارث لا یکون مکروها ...... ولا خصوصیة للجمعة اذ الفروض الخمسة تحتاج للاعلام ..... رد المحتار: ۱/۳۹۰، مطلب فی اذان الجوق، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

خواتین اذان کے بغیر نماز پڑھیں گی۔(۱)

اذان اور اقامت کے درمیان فاصلہ

۱......مغرب کی نماز کے علاوہ باقی چار وقتوں کی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ کرنا مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھا پی کر فارغ ہو جائے، اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضروریات پوری کر کے فارغ ہو جائے۔(۲)

۲......مغرب کا وقت ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھنا مستحب ہے اس لئے مغرب میں اذان اور اقامت کے درمیان مختصر تین آیات کی تلاوت کی مقدار سے زیادہ فاصلہ نہیں کرنا چاہیئے۔(۳)

اذان اور اقامت میں فصل

☆......مغرب کے علاوہ باقی نمازوں میں اذان اور اقامت کے درمیان ایسی دو رکعت یا چار رکعتوں کی مقدار فصل کرنا مستحب ہے جن میں ہر رکعت میں دس آیتیں پڑھی

(۱) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة هكذا في الخلاصة......عالمگيری: ۱/۵۳، كتاب الصلوٰة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ينبغي ان يؤذن في اول الوقت ويقيم في وسطه حتى يفرغ المتوضي من وضوءه والمصلي من صلاته والمعتصر من قضاء حاجته......عالمگيری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار ما يتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار......ومقدار السكتة عنده قدر مايتمكن فيه قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلة وعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين...... عالمگيری: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

......ويجلس بينهما......الا في المغرب فيسكت قائما قدر ثلاث آيات قصار ويكره الوصل اجماعا......الدر مع الرد: ۱/۳۸۹، كتاب الصلوة، باب الاذان. ط: سعيد كراچي.

جا سکیں اور ہمیشہ آنے والے نمازیوں کے لئے مستحب وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے رعایت کرے تا کہ جو لوگ پاخانہ پیشاب یا کھانے پینے میں مشغول ہوں وہ سہولت سے فارغ ہو کر جماعت میں شریک ہو سکیں۔(۱)

اذان اور اقامت کو ملانا، ان دونوں کے درمیان فصل نہ کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور موذن کے لئے بہتر یہ ہے کہ جس نماز سے پہلے سنت یا نفل ہیں وہ اذان اور اقامت کے درمیان میں پڑھے، اور اگر نہ پڑھے تو اس درمیان میں بیٹھ جائے۔(۲)

☆ ...... مغرب کے وقت بھی اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک چھوٹی تین آیت یا بڑی ایک آیت تلاوت کرنے کے لئے جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت کھڑا رہنے کے بعد اقامت کہنا مستحب ہے، اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا مستحب ہے جتنا دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا مستحب ہے۔

اور یہ اختلاف صرف اتنی بات پر ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اتنی دیر کھڑا رہنا افضل ہے اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک اتنی دیر بیٹھنا افضل ہے اور کھڑا رہنا

---

(۱) ويفصل بين الاذان والاقامة مقدار ركعتين او اربع يقرأ في كل ركعة نحوا من عشرين آيات كذا في الزاهدي، .... ينبغي ان يؤذن في اول الوقت ويقيم في وسطه حتى يفرغ المتوضئ من وضوءه والمصلي من صلاته و المعتصر من قضاء حاجته كذا في التتارخانيه ناقلا عن الحجة.
عالمگيری: ۱/۵۲، ۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) والوصل بين الاذان والاقامة مكروه بالاتفاق كذا في معراج الدراية والاولىٰ للمؤذن في الصلاة التي قبلها تطوع مسنون او مستحب ان يتطوع بين الاذان والاقامة هكذا في محيط السرخسي، فان لم يصل يجلس بينهما، عالمگيری: ۱/۵۷ كتاب الصلوٰة، الباب الثاني في الاذان، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار: ۱/۳۸۹: باب الاذان، مطلب في الكلام على حديث ''الاذان جزم''، ط: سعيد.

جائز ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے قول پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (۱)

اذان بیٹھ کر دینا

بیٹھ کر اذان دینا مکروہ تحریمی ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔ (۲)

اذان جمعہ کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

''جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اذان سن کر نماز کے لئے تیار ہونا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت یہ تھی کہ گھر تشریف لاتے، اور گھر والوں سے بے تکلفی سے باتیں فرماتے رہتے، لیکن جب اذان

---

(۱) واما اذا كان في المغرب فالمستحب ان يفصل بينهما بسكتة يسكت قائما مقدار مايتمكن من قراءة ثلاث آيات قصار هكذا في النهاية فعند ابى حنيفةؒ المستحب ان يفصل بينهما بسكتة قائما ساعة ثم يقيم، ومقدار السكتة عنده قدر ما يتمكن فيه من قراءة ثلاث آيات قصار او آية طويلةوعندهما يفصل بينهما بجلسة خفيفة مقدار الجلسة بين الخطبتين وذكر الامام الحلوانى الخلاف في الافضلية حتى ان عند ابى حنيفةؒ ان جلس جاز والافضل ان لا يجلس وعندهما على العكس كذا في النهاية .عالمگیری:۵۷/۱،كتاب الصلاة،الباب الثانى فى الاذان ط:رشيدية كوئٹه......بدائع الصنائع :۱۵۰/۱،كتاب الصلوٰة، بيان سنن الاذان ط: سعيد.

(۲)ويكره الاذان قاعداً وان اذن لنفسه قاعدا فلا باس به والمسافر اذااذن راكبا لا يكره وينزل للاقامة كذا فتاوىٰ قاضيخان والخلاصة...... عالمگیری:۵۴/۱ كتاب الاذان، الباب الثانى فى الاذان ط:رشيدية كوئٹه.

......وفي الشامية (قوله ويعاد اذان جنب الخ) زاد القهستاني والفاجر والراكب والقاعد والماشى والمنحرف عن القبلة،وعلل الوجوب في الكل بانه غير معتد به،والندب بانه معتد به الا انه ناقص،قال وهو الاصح،......رد المحتار: ۳۹۳/۱،باب الاذان، مطلب في المؤذن اذا كان غير محتسب في اذانه، ط:سعيد كراچى.

کی آواز آتی اور نماز کا وقت ہوتا تو پوری طرح نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے، اور ہم سے ایسے بے تعلق ہو جاتے جیسے پہلے سے ہماری اور آپ کی کوئی جان پہچان اور واقفیت ہی نہیں گویا کہ ہم اور آپ بالکل ہی اجنبی اور ناواقف ہیں، اور آپ اور ہم میں کوئی جان پہچان ہی نہیں، (۱) کیونکہ نماز اللہ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کا ذریعہ ہے اور مولیٰ کا تعلق حاصل کرنے میں اگر دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے سب بھی فوت ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں، پھر بیوی بچے، دکان اور کسٹمر کیا چیز ہے۔ اگر دونوں جہان دے کر بھی اللہ مل جائے تو یہ سستا سودا ہے۔

اذان سے پہلے تعوذ اور تسمیہ کا حکم

اذان سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور ائمہ مجتہدین سے ثابت نہیں یہ شریعت میں اضافہ کرنے کے مترادف ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے البتہ اگر آہستہ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ (۲)

---

(۱) قالت عائشة رضی الله عنها كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحدثنا ونحدثه، فاذا حضرت الصلاة فكانه لم يعرفنا ولم نعرفه، احياء علوم الدين للامام الغزالی مع الاتحاف، كتاب اسرار الصلاة، بيان المعانی الباطنة التی تتمير حياة الصلاة: ۳/ ۲۴، ط: دار الكتب العلمية بيروت. لبنان. المستطرف فی كل فن مستظرف الفصل الثانی فی الصلاة وفضلها: ۱/ ۸. ط: دار كرم دمشق

(۲) وفی الدر المختار: (هو) لغة الاعلام وشرعا (اعلام مخصوص) لم يقل بدخول الوقت ليعم الفائتة وبين يدی الخطيب (علی وجه مخصوص بالفاظ كذالک) ای مخصوصة، باب الاذان: ۱/ ۳۸۳ ط: سعيد. وفی الرد: وكذا اذا تكلم بغير ما هو من القرآن فلا يسن التعوذ بالاولی الخ، آداب الصلاة: ۱/ ۴۸۹ ط: سعيد كراچی.

وفی الهندية: الاذان خمس عشرة كلمة وآخره عندنا لا اله الا الله كذا فی قاضيخان: ۱/ ۵۵، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی كلمات الاذان، ط: رشيدية كوئٹه.

اذان سے پہلے درودوسلام پڑھنا

اذان سے پہلے درودوسلام پڑھنا کسی صحیح حدیث یا صحابۂ کرامؓ کے کسی عمل سے ثابت نہیں ہے، لہذا اس کو ثواب سمجھ کر کرنا یا اس کی پابندی کرنا بدعت ہے، بلکہ یہ اذان کے کلمات میں اپنی طرف سے کچھ کلمات کا اضافہ کرنے کی وجہ سے نبوت کے دعوی کے مترادف ہونے کی وجہ سے بالکل ناجائز ہے۔(۱)

---

(۱) مورخ العصر علامہ مقریزی متوفی ۸۴۵ھ نے اپنی کتاب "الخطط" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر اپنے زمانے تک "اذان" کی تاریخ مرتب کی ہے اور کس کس زمانے میں کیا کیا اذان میں تبدیلی کی گئی اس کی تفصیلی نشاندہی و تاریخ بیان کی ہے اور پھر اس پر رد کیا ہے، زیر بحث مسئلہ سے متعلق ان کی عبارت درج ذیل ہے:

"فاستمر الامر على ذالك الى ان بنت الاتراك المدارس بديار مصر وانتشر مذهب ابى حنيفة رضى الله عنه فى مصر فصار يؤذن فى بعض المدارس التى للحنفية باذان اهل الكوفة وتقام الصلاة ايضا على رأيهم ،وماعدا ذالك فعلى ماقلنا الاانه فى ليلة الجمعة اذا فرغ المؤذنون من التاذين سلموا على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم وهو شئى احدثه محتسب القاهرة صلاح الدين عبد الله بن عبدالله البر لسى بعد سنة ستين وسبعمائة فاستمر الى ان كان فى شعبان سنة احدىٰ وتسعين وسبعمائة ومتولى الامر بديار مصر الامير منطاش القائم بدولة الملك الصالح المنصور امير حاج المعروف بحاجى بن شعبان بن حسين بن محمد بن قلاون فسمع بعض الفقراء الخلاطين سلام المؤذنين على رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ليلة الجمعة وقد استحسن ذالك طائفة من اخوانه فقال لهم اتحبون ان يكون هذا السلام فى كل اذان ،قالوا نعم فبات تلك الليلة واصبح متواجدا يزعم انه رأى رسو ل الله صلى الله عليه وسلم فى منامه وانه امره ان يذهب الى المحتسب فيبلغه عنه ان يامر المؤذنين بالسلام على رسو ل الله صلى الله عليه وسلم فى كل اذان فمضى الى محتسب القاهرة وهو يومئذ نجم الدين الطنبدى وكان شيخا جهولا وبلهانا مهولا سيئى السيرة فى الحسبة والقضاء متهافتا على الدراهم ولو قاده الى البلاء لا يحتشم من اخذ البرطيل والرشوة ولا يراعى فى مؤمن الا ولاذمة قد ضرى على الآثام وتجسد من اكل الحرام يرى ان العلم ارخاء العذبة ولبس الجبة ويحسب ان رضى الله سبحانه فى ضرب العباد بالدرة وولاية الحسبة لم تحمد الناس قط اياديه ولا شكرت ابدامساعيه بل جهالاته شائعة وقبائح افعاله ذائعة اشخص غيرمرة الى مجلس المظالم واوقف مع من اوقف للمحاكمة بين يدى السلطان من اجل عيوب فوادح حقق فيها شكاته عليه القوادح وما زال فى

اذان عورت نہیں دے سکتی

''عورت اذان نہیں دے سکتی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان کا جواب نماز میں دینا

نماز کے دوران اذان کا جواب دینے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔(۱)

اذان کھڑے ہوکر دینا

کھڑے ہوکر اذان دینا سنت اور بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے،اوراس کا اعادہ کرنا

= السيرة مذموما ومن العامة والخاصة ملوما وقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم. يامرك ان تتقدم لسائر المؤذنين بأن يزيدوا في كل اذان قولهم" الصلاة والسلام عليك يا رسول الله"كما يفعل في ليالي الجمع فاعجب الجاهل هذا القول وجهل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يأمر بعد وفاته الا بما يوافق ما شرعه الله علىٰ لسانه في حياته وقد نهى الله سبحانه و تعالىٰ في كتابه العزيزعن الزيادةفيما شرعه حيث يقول " ام لهم شركا شرعوا لهم من الدين مالم ياذن به الله"وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم"اياكم ومحدثات الامور "فامر بذالك في شعبان ،من السنة المذكورة وتمت هذه البدعة واستمرت الي يومنا هذا في جميع ديار مصر وبلاد الشام وصارت العامة واهل الجهالة ترى ان ذالك من جملة الاذان الذى لا يحل تركه وادى ذالك الى ان زاد بعض اهل الإلحاد في الاذان ببعض القرىٰ السلام بعد الاذان على شخص من المعتقدين الذين ماتوا فلا حول ولا قوة الا بالله وانا لله وانا اليه راجعون .كتاب المواعظ والاعتبار بذكر الخطط والاثار المعروف بالخطط المقريزية، تاليف "تقي الدين ابى العباس احمد بن على المقريزى المتوفى ۸۴۵ھ، ۲/۲۷۲ ذكر الاذان بمصر وما كان فيه من الاختلاف ط:دار صادر بيروت.

(۱)ذكر في البحر انه لو قال مثل ما قال المؤذن ،ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر انه اراد به الاجابة.....رد المحتار : ۱/۶۲۱ كتاب الصلوٰة ،باب مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ط: سعيد.

چاہیئے۔(۱)

اذان کے بغیر جماعت کرنا

اذان کے بغیر مسجد یا بیرون مسجد جماعت کرنے سے نماز ہو جاتی ہے، لیکن سنت مؤکدہ ترک کرنے کی وجہ سے سخت گناہ گار ہوگا، البتہ اگر اسی شہر کی کسی مسجد میں اذان ہوگئی، اوران لوگوں نے سنی، تو اذان ترک کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

اذان کے جواب کا عجیب واقعہ

خطیبؒ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت نضلہ بن معاویہؓ کو قادسیہ کی جانب بھیجا، جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت نضلہ نے اذان دی اور اللّٰہ اکبر کہا تو سنا کہ پہاڑ سے کوئی جواب دینے والا کہہ رہا ہے کہ اے نضلہؓ! تم نے بہت بڑی عظیم ذات کی کبریائی بیان کی، پھر انہوں نے اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ کہا تو اس نے جواب میں کہا اے نضلہ! یہ کلمہ اخلاص ہے، جب انہوں نے

---

(۱) ویکرہ الاذان قاعدا وان اذن لنفسہ قاعداً فلا باس بہ ......عالمگیری: ۱/۵۴ کتاب الصلوۃ الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

ان یوذن قائماً اذا أذن للجماعۃ ویکرہ قاعدا لان النازل من السماء اذن قائما حیث وقف علی حذم حائط وکذا الناس توارثوا ذالک فعلا فکان تارکہ مسیئا لمخالفتہ النازل من السماء واجماع الخلق ولان تمام الاعلام بالقیام ویجزنہ لحصول اصل المقصود ......بدائع الصنائع: ۱/۱۵۱ کتاب الصلوۃ، من سنن الاذان ط: سعید کراچی،..... رد المحتار: ۱/۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی الموذن اذا کان غیر محتسب، ط: سعید کراچی.

(۲) ویکرہ اداء المکتوبۃ بالجماعۃ فی المسجد بغیر اذان واقامۃ کذا فی فتاویٰ قاضیخان ولا یکرہ ترکھما لمن یصلی فی المصر اذا وجد فی المحلۃ ولا فرق بین الواحد والجماعۃ ھکذا فی التبیین ......عالمگیری: ۱/۵۴، کتاب الصلوۃ، الباب الثانی فی الاذان ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

اشھد ان محمداً رسول اللہ کہا تو ان صاحب نے کہا یہ ڈرانے والے ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جن کی بشارت حضرت عیسی ابن مریم علیہما الصلوۃ والسلام نے دی تھی، اور ان کی امت پر ہی قیامت قائم ہوگی، پھر انہوں نے جب ''حی علی الصلاۃ'' کہا تو ان صاحب نے کہا مبارک باد ہے اس کے لئے جو نماز کے لئے جائے اور اس پر مواظبت کرے، انہوں نے جب ''حی علی الفلاح'' کہا تو اس نے کہا وہ شخص کامیاب ہوا جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر ''لبیک'' کہی اور یہ امت محمدیہ کے بقا کا ذریعہ ہے پھر انہوں نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' حضر کہا تو اس نے کہا اے نضلہ! تم نے کلمہ توحید واضح کر کے پیش کیا، اللہ تعالیٰ تمہارا جسم جہنم پر حرام کرے۔

حضرت نضلہ جب اذان سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو ان حضرات نے اس شخص سے جس نے پہاڑ کی جانب سے موذن کی اذان کا جواب دیا تھا یہ کہا اللہ تم پر رحم کرے! یہ بتاؤ تم کون ہو فرشتے ہو یا جن یا اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے کوئی بندہ؟ تم نے اپنی آواز تو ہمیں سنا دی ذرا اپنی صورت بھی ہمیں دکھاؤ، اس لئے کہ ہم اللہ جل شانہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے بھیجے ہوئے وفد ہیں، فرمایا کہ پہاڑ کے درمیان سے چکی کی طرح کا ایک سر نکلا جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اس نے دو اونی چادریں اوڑھ رکھی تھی اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! ان حضرات نے کہا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! تم پر اللہ رحم کرے یہ بتلاؤ تم کون ہو؟ اس نے کہا نیک بندے عیسی کا وصی ''زرنب بن تملا'' ہوں انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر ٹھیرایا تھا اور میرے لئے دعا کی تھی کہ ان کے آسمان سے نازل ہونے تک باقی رہوں، وہ آسمان سے اتر کر خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے اور عیسائیوں نے جو چیزیں حلال کر لی تھیں ان سے اظہار برأت کریں گے، اب جب کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ملاقات سے محروم ہو گیا ہوں تو حضرت عمر کو میرا اسلام کہہ دینا اور ان سے کہنا اے عمر! صحیح راستے پر چلتے رہیئے اور اس کے قریب رہیئے اس لئے کہ وقت قریب آ گیا ہے اور انہیں یہ نشانیاں بتلا دینا جو ابھی میں تمہیں بتاؤں گا، جب یہ چیزیں امت محمدیہ میں ظاہر ہو جائیں تو دور سے دور بھاگنا، جب مرد مردوں پر اکتفا کریں اور عورتیں عورتوں پر، اور اپنی نسبت اپنے والدین کی طرف نہ کریں اور غیروں کی طرف نسبت کریں، اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کھائیں اور چھوٹے بڑوں کی تعظیم نہ کریں، اور اچھائی کا حکم دینے کو چھوڑ دیا جائے اور برائی کو ہونے دیا جائے اس سے روکا نہ جائے، اور عالم روپے پیسے حاصل کرنے کے لئے علم دین پڑھے، اور بارش گرمی کا اور اولاد ناراضگی کا سبب بن جائے، اور منارے اونچے اونچے بنانے لگیں، اور قرآن کریم پر چاندی چڑھائی جانے لگے، اور پختہ عمارتیں بننے لگیں اور خواہشات کی پیروی کی جانے لگے، اور دین کو دنیا کے بدلے بیچ دیں، اور مسلمان کے خون اور قطع رحمی کو معمولی سمجھا جانے لگے، اور فیصلہ پر پیسے لئے جانے لگیں، سود خوری ہونے لگے، اور مالداری عزت کا سبب بن جائے، اور ایک انسان گھر سے نکلے تو اس کے لئے اس سے بہتر آدمی کھڑا ہو اور وہ اسے سلام کرے، اور عورتیں گاڑیاں چلانے لگیں، یہ کہہ کر وہ ''زرنب بن تملا'' ہم سے روپوش ہو گیا اور ہم نے اس کے بعد اسے نہیں دیکھا، حضرت نضلہ نے یہ واقعہ حضرت سعد بن وقاص کو لکھ بھیجا اور حضرت سعد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد کو لکھا اے سعد! اللہ تمہارے والد کو جزائے خیر دے تم اور تمہارے ساتھ جو مہاجرین اور انصار ہیں وہ جائیں اور اس پہاڑ پر ڈیرہ ڈال لیں، اگر اس سے ملاقات ہو جائے تو اسے میرا اسلام کہنا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بعض وصی عراق کے کنارے اس پہاڑ پر اترے تھے، فرمایا پھر حضرت سعد چار ہزار مہاجرین و انصار کو لیکر اس پہاڑ پر اترے چالیس دن تک وہاں رہے ہر نماز کے وقت اذان دیتے رہے

لیکن کوئی جواب نہ ملا۔(۱)

حکیم ترمذیؒ نوادر الاصول میں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں ایک خوف و دہشت پیش آئے گی، لوگ اپنے علماء کے پاس جائیں گے تو وہ بندر اور خنزیر بنے ہوئے ہوں گے، علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان علماء کو بندر اور خنزیر کی شکل میں اس لئے مسخ کیا کہ مسخ میں خلقت کو اپنی شکل سے بدل دیا جاتا ہے جس طرح انہوں نے حق کو بدلا تھا اور کلمات کو اس کی جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ پہنچا دیا تھا اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی شکلوں کو مسخ کر کے ان کی خلقت کو بدل دیا اس لئے کہ انہوں نے حق کو باطل سے بدل دیا تھا، و اللہ تعالی اعلم ، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہماری اور ہمارے عالم بھائیوں کی حق سے کجی کی طرف آنے سے حفاظت فرمائیں اور اسلام پر موت دیں...... (آمین اللّٰھم آمین).(۲)

اذان کے وقت خاموش رہے

اذان کے وقت خاموش رہنا مستحب ہے، اس لئے بلا ضرورت بات نہیں

---

(۱) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی : ۲۵۵/۱۰ - ۲۵۷ ،ترجمة عبدالرحمٰن بن ابراهیم الراسبی المخرمی ط: دار الکتاب العربی بیروت لبنان، ......دلائل النبوة للامام البیهقی :۴۲۵/۵ -۴۲۸ باب ماجاء فی قصة وصی عیسی بن مریم علیه السلام وظهوره فی زمن عمربن الخطابؓ ان صحت الروایة ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان ...التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۶۸۱ ،ط: المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة باب اذا فعلت هذه الامة خمس عشرة خصلة حل بها البلاء باب منه ۲ ، حیاة الحیوان الکبریٰ: ۴۳/۱ "الاوز"، خلافة عمر الفاروق رضی الله عنه، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی ببولاق مصر.

(۲) عن ابی امامة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تکون فی امتی فزعة، فیصیر الناس الی علمائهم فاذا هم قردة وخنازیر الخ ...نوادر الاصول فی معرفة احادیث الرسول ص:۱۹۳ ط: دار صادر، بیروت، الاصل المائة الخمسون فی ان من غیر الحق من العلماء یمسخ التذکرة فی احوال الموتیٰ وامور الاخرة ص: ۲۸۳ المکتبة التجاریة ،مکة المکرمة قبل" باب فی رفع الامانة والایمان عن القلوب".

کرنی چاہئے۔(۱)

اذان میں اللہ أکبر کا اعراب

''اللہ اکبر کی راء'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

اذان میں بھول جانا

اگر اذان دیتے ہوئے کوئی کلمہ بھول گیا، یا تقدیم اور تاخیر کر لی، تو یاد آتے ہی اس کا ازالہ کرے اور آگے ترتیب سے اذان کہنا شروع کرے اور اگر اذان سے فارغ ہونے کے بعد غلطی کا احساس ہوا اور اس دوران لوگوں سے بات چیت بھی کی تو اذان دوبارہ دیا کرے۔(۲)

اذان میں چلنا

مؤذن کے لئے اذان دیتے وقت چلنا مکروہ ہے، ایسی اذان کا اعادہ کرنا چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ولا ینبغی ان یتکلم السامع فی خلال الاذان والاقامة ، فتاویٰ عالمگیری: ۱/۵۷، کتاب الصلوۃ الباب الثانی فی الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه۔بدائع الصنائع: ۱/۱۵۵ ، کتاب الصلاۃ، فصل بیان ما یجب علی السامعین عند الاذان ،ط: سعید کراچی۔

(۲)واذا قدم فی اذانه او فی اقامته بعض الکلمات علی بعض نحو ان یقول اشهد ان محمداً رسول الله قبل قوله اشهد ان لااله الا الله فالافضل فی هذا ان ما سبق علی اوانه لا یعتد به حتی یعیده فی اوانه و موضعه وان مضی علی ذالک جازت صلاته کذا فی المحیط...... عالمگیری: ۱/۵۶ کتاب الصلوٰۃ ،الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الثانی ط: رشیدیه کوئٹه، .رد المحتار: ۱/۳۸۹ ،کتاب الصلاۃ باب الاذان،ط:سعید،(قول الشارح اعاد ماقدم فقط)ای اجزأه ذالک لکن الاستیناف افضل حموی آه. سندی. تقریرات الرافعی: ۱/۴۶ .بدائع الصنائع: ۱/۱۴۹ ،کتاب الصلوٰۃ، سنن الاذان ط:سعید.

(۳)وفی الحجة :والمشی عند الاقامة مکروه . الفتاویٰ التاتارخانیة: ۱/۵۱۵،کتاب الصلاۃ ، الاذان ط:ادارۃ القرآن کراچی.

وفی الشامیة :(قوله ویعاد اذان جنب الخ......)زاد القهستانی والفاجر والراکب والقاعد والماشی، والمنحرف عن القبلة ،وعلل الوجوب فی الکل بانه غیر معتد به،والندب بأنه معتد به الا انه ناقص ،قال :وهو الاصح ......رد المحتار: ۱/۳۹۳،باب الاذان. ط:سعید کراچی.

ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی

اگر کسی نے نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن غلطی سے دوسری سورت پڑھ لی، تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اس کی نماز درست ہے۔(۱)

ارض مغصوبہ

غصب کی ہوئی زمین پر مالک کی اجازت کے بغیر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

ازار بند باندھنا

نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے ازار بند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱)اذا اراد ان یقرأ فی صلاته سورة فاخطأ فقرأ سورة اخری لا سهو علیه عالمگیری: ۱/۱۲۷، کتاب الصلوٰة الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط: رشیدیة کوئٹه. قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۴، فصل فیما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

(۲) "وتکره الصلاة فی ارض الغیر بلا اذن" حلبی کبیر، مکروهات الصلاة، فروع، ص: ۱۳۲۱، ط:نعمانیه کوئٹه، مراقی الفلاح کتاب الصلاة فصل فی المکروهات، ص:۳۵۸، ط:قدیمی "الصلاة فی ارض مغصوبة جائزة ولکن یعاقب بظلمه"، هندیة: ۱/۱۰۹، کتاب الصلوٰة، الباب السابع، الفصل الثانی، ط:رشیدیة کوئٹه. رد المحتار:۱/۳۸۱، کتاب الصلوٰة، مطلب فی الصلاة فی الارض المغصوبة، ط:سعید کراچی.

(۳)العمل الکثیر یفسد الصلوٰة والقلیل لا......ان مایقام بالیدین عادة کثیر وان فعله بید واحدة کالتعمم ولبس القمیص وشد السراویل......الخ......عالمگیری: ۱/۱۰۲، النوع الثانی فی الافعال المفسدة للصلوٰة، ط:رشیدیة کوئٹه، بدائع: ۱/۲۴۱، فصل فی بیان حکم الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

"ولو شد السراویل تفسد صلاته لانه یحتاج الی استعمال الیدین" قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۹، باب الحدث فی الصلوٰة، وما یکره فیها، فصل فیما یفسد الصلوة، ط:رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب ما یفسد الصلوٰة وما یکره فیهامطلب فی التشبه باهل الکتاب، ط:سعید کراچی.

استخارہ کی حقیقت

استخارہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ تردد دور ہو جائے، اور ایک جانب کو ترجیح ہو جائے، خواب دیکھنا وغیرہ ضروری نہیں۔(۱)

استخارہ کی نماز

☆......جب کسی کو کوئی کام درپیش ہو، اور وہ کام جائز ہو اور اس کے کرنے نہ کرنے میں تردد ہو یا اس میں تردد ہو کہ وہ کام کس وقت کیا جائے، مثلاً کسی کو مکان یا دکان لینی ہو یا شادی کا مسئلہ ہے، تو ایسی حالت میں مستحب ہے کہ استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھے، اور اس کے بعد دعا پڑھ کر سو جائے، پھر اس کے بعد دل جس طرف مائل ہو وہ کام کرے، اگر وہ کام کرنے کی طرف دل مائل ہو رہا ہے طبیعت کو رغبت ہو رہی ہے تو وہ کام کرے ورنہ نہ کرے۔(۲)

---

(۱) احسن الفتاویٰ: ۴۷۸/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعید کراچی.

(۲) واذا استخار مضیٰ لما ینشرح له صدره، حلبی کبیر، ص: ۴۷۳، تتمات من النوافل، ط: نعمانیه کوئٹه.

(وندب صلاة الاستخارة) ای طلب ما فیه الخیر، وهی تکون لامر فی المستقبل لیظهر الله تعالیٰ خیر الامرین......(واذا استخار مضی لما ینشرح له صدره) والمراد انه ینشرح له صدره انشراحا خالیا عن هوی النفس" طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۹۷ - ۳۹۸، کتاب الصلوٰة، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی.

"(قوله اذا هم احدکم بالامر) ای اذا قصد الامر المهم المخیر بین فعله وترکه وتردد فی انه خیر فی ذاته او فی ایقاعه فی ذالک الوقت هم، وفی تاخیره عنه، فینبغی ان یستخیر فیطلب الخیر لیظهر له برکة الصلاة والدعاء ماهو الخیر "......الفتوحات الربانیه علی الاذکار النواویة: ۳۴۷/۳-۳۴۸ ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

"ثم انظر الی الذی سبق الی قلبک فان الخیر فیه......شامی: ۲۷/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی الاستخارة ط: سعید کراچی.

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو جس طرح اہتمام کے ساتھ قرآن مجید کی تعلیم دیتے تھے، اس طرح اہتمام کے ساتھ استخارہ کی نماز کی بھی تعلیم دیتے تھے۔(۱)

☆......استخارہ کی نماز اس طرح نیت کر کے شروع کرے کہ ”میں دو رکعت استخارہ کی نماز پڑھ رہا ہوں ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ اور اگر عربی میں نیت کرنا چاہے تو اس کے الفاظ یہ ہیں:” نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ “ پھر اس کے بعد عام دستور کے مطابق دو رکعت نفل نماز پڑھے جیسے دوسرے نوافل پڑھتے ہیں جب نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِہٖ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ

---

(۱)”عن جابر بن عبداللہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلها کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول: اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل: اللهم إنی استخیرک...... ویسمی حاجته، رواہ الجماعۃ إلا مسلما وینبغی أن یجمع بین الروایتین فیقول وعاقبۃ امری، عاجله واجله“ حلبي کبیر، ص: ۳۷۳، تتمات من النوافل، ط: نعمانیۃ کوئٹہ، رد المحتار: ۲/۲۶، باب الوتر والنوافل، مطلب فی رکعتی الإستخارۃ، ط: سعید، مراقی الفلاح، ص: ۳۹۷، باب الوتر واحکامه، فصل تحیۃ المسجد، ط: قدیمی کراچی. والحدیث أخرجه البخاري في الدعوات ”باب الدعاء عند الإستخارۃ: ۲/۹۴۳، ط: قدیمی کراچی. والترمذي في أبواب الوتر، باب ماجاء في صلاۃ الإستخارۃ: ۱/۶۳، ط: سعید کراچی. وأبو داؤد في أبواب التطوع، باب في الإستخارۃ: ۱/۲۲۵، ط: رحمانیه لاهور.

(قوله قال ویسمی حاجته) أي فلیقل ذالک مسمیا والمراد أنه یقول: اللهم إن کنت تعلم أن هذ الأمر هو الحج أو السفر مثلا ...... الخ الفتوحات الربانیۃ علی الأذکار النواویۃ: ۳/۳۵۴، باب دعاء الإستخارۃ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان.

بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ. اور ''اَنَّ هٰذَاالْاَمْرَ'' کا جملہ دوجگہوں پر ہے دونوں جگہوں پر اپنی حاجت ذکر کرے مثلاً سفر کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میں فلاں جگہ کے سفر میں جانا چاہتا ہوں اس میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اور اگر نکاح کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ میرا نکاح فلانہ بنت فلاں کے ساتھ یا فلاں بن فلاں کے ساتھ کرنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اور خرید وفروخت کے لئے استخارہ کر رہا ہے تو یہ کہے ''یا اللہ فلاں نمبر کی دکان یا مکان یا جگہ یا زمین فروخت کرنے میں یا خریدنے میں خیر ہے یا نہیں مجھے صاف بتادے'' اسی طرح جو بھی چیز ہو اس کی نیت کرے اور دائیں کروٹ پر سو جائے، اس دوران کسی سے بات چیت نہ کرے اور کسی کام کے لئے نہ جائے، بعض مشائخ سے منقول ہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھ لے کہ وہ کام اچھا ہے، کرسکتا ہے اور اگر سیاہی یا سرخی دیکھے تو سمجھ لے کہ یہ کام اچھا نہیں، نہ کرے۔(۱)

☆......اگر کسی وجہ سے استخارہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے مثلاً عجلت کی وجہ سے یا عورت حیض ونفاس کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتی تو صرف دعا پڑھ کر استخارہ کرلے۔(۲)

---

(۱) وفي شرح الشرعة :المسموع من المشايخ أنه ينبغي أن ينام على طهارة مستقبل القبلة بعد قراء ة الدعاء المذكور، فإن رأى في منامه بياضا أو خضرة فذالک الأمر خير،وإن رأى فيه سوادًا أو حمرة فهو شر ينبغي أن يجتنب"آه رد المحتار : مطلب في ركعتي الإستخارة : ۲/۲۷ ، باب الوتر والنوافل،ط:سعيد كراچي.

(۲)ولو تعذرت عليه الصلاةإستخار بالدعاء " رد المحتار: ۲/۲۷ ،باب الوتر والنوافل ،مطلب في ركعتي الإستخارة،ط: سعيد كراچي. إذا تعذر عليه الصلاة إستخار بالدعاء فقد روى الترمذي بإسناد ضعيف عن أبي بكر الصديق رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا أراد الأمر قال :اللهم خرلي واخترلي " طحطاوى ص:۳۹۷ باب الوتر و أحكامه ،فصل في تحية المسجد ، ط:قديمي والحديث عند الترمذي.

☆......استخارہ کی دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف بھی پڑھ لینا بہتر ہے، اس لئے بعض عامل حضرات استخارہ کا طریقہ یہ بھی بتاتے ہیں: (۱) کمرہ الگ ہو (۲) دھلے ہوئے کپڑے پہنے دن میں استعمال کیا ہوا کپڑا استخارہ کے لئے نہ پہنے (۳) بستر گدا اور تکیہ پاک ہو (۴) جب استخارہ کرنے کا ارادہ ہو تو ہر کام ہر بات سے فارغ ہونے کے بعد وضو کر کے دھلے ہوئے کپڑے پہن کر دو رکعات نماز استخارہ کی نیت سے پڑھے، پھر تین سو دفعہ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے پھر ستر دفعہ " بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ " کے ساتھ سورۃ " اَلَمْ نَشْرَحْ " پڑھے پھر گیارہ دفعہ کوئی بھی درود شریف پڑھے اور " اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ " کی جگہ پر نیت کرے، اور سو جائے استخارہ کا عمل کرنے سے لے کر سو جانے تک نہ کسی سے بات چیت کرے نہ کچھ کھائے پئے، نہ پیشاب پاخانہ کے لئے جائے ورنہ توجہ تقسیم ہو جائے گی اور اس عمل کو پھر شروع سے کرنا پڑے گا۔(۱)

ہوسکتا ہے خواب میں کچھ نظر آئے، یا کوئی کہنے والا کچھ کہے، ہوسکتا ہے کچھ نظر نہیں آئے یا کوئی کہنے والا کچھ نہیں کہے، لیکن نیند سے بیدار ہونے کے بعد دل ہاں یا ناں کسی ایک طرف مائل ہوگا یہ بھی استخارہ کا نتیجہ ہے اگر ایک دن معلوم نہ ہو تو سات دن تک عمل کرے۔(۲)

---

(۱) ماخوذ از "کمالات عزیزی" شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ، عنوان" ترکیب استخارۃ" ص:۷۷-۷۸ ط:دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وإذا استخار مضى بعد ها لما ينشرح له صدره فإن لم ينشرح صدره لشيء فالذي يظهر أن يكرر الإستخارة بصلا تها ودعائها حتى ينشرح صدره لشئى وإن زاد على السبع والتقيد بها في خبر أنس الآتي جري على الغالب إذ انشراح الصدر لا يتأخر عن السبع " الفتوحات الربانيه على الأذكار النواوية :۳/۳۵۵ـ ۳۵۶ ،باب دعاء الإستخارة ،ط:دار احيا التراث العربي بيروت "عن انس رضي الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :يا أنس ! إذا هممت بامر

استسقاء

استسقاء کے سلسلے میں سب سے بڑی چیز توبہ، استغفار، عجز و نیاز اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں بندوں کی گریہ وزاری ہے، اور یہ نماز کے بغیر بھی ہوسکتی ہے۔

اور اگر نماز پڑھنے کا ارادہ ہے تو شہر کے تمام چھوٹے بڑے مسلمان شہر سے باہر عید گاہ یا کسی وسیع میدان میں جمع ہو جائیں، پورے اخلاص، صدق دل کے ساتھ توبہ استغفار کرتے رہیں پھر اس کے بعد دو رکعت نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں، امام صاحب قرأت بلند آواز سے پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد جمعہ کی طرح دو خطبے دیں اور دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ بھی کریں، پھر اجتماعی طور پر دعا مانگیں اور امام صاحب قلب رداء کریں یعنی چادر کو پلٹیں، اور اس کا طریقہ کسی عالم یا مفتی سے معلوم کریں۔(۱)

= فاستخر ربک فیه سبع مرات ،ثم انظر إلی الذي یسبق إلی قلبک ،فإن الخیر فیه" رواه ابن السني في عمل الیوم واللیلة ،باب کم مرة لتسخیر الله عزوجل،ص: ۲۸۱ رقم (۵۹۸)ط:مکتبة المؤید ریاض،قال النووي في"الأذکار " إسناده غریب ،فیه من لا أعرفهم والله اعلم، باب دعاء الإستخارة ص: ۲۰۰ ط:دار الفکر بیروت.

(۱) "هو طلب السقیا أي طلب العباد السقي من الله تعالیٰ بالإستغفار والحمد والثناء وشرع بالکتاب والسنة،والإجماع له صلاة جائزة،بلاکراهة،......من غیر جماعة عند الإمام کما قال ان صلوا وحدانا فلا بأس به، وقال، أبو یوسف و محمد:یصلي الإمام رکعتین یجهر فیهما بالقراءة کالعید......وله استغفار لقوله تعالیٰ :" فقلت استغفروا ربکم إنه کا ن غفارأیر سل السماء علیکم مدرارا"......ویخرجون مشاة في ثیاب خلقة غسیلة غیر مرقعة أو مرقعة وهو أولیٰ إظهارا لصفة کونهم متذللین متواضعین خاشعین لله تعالیٰ ناکسین رؤسهم مقدمین الصدقة کل یوم قبل خروجهم ویجددون التوبة ویستغفرون للمسلمین ویردون المظالم ویستحب إخراج الدواب بأولادها ویشتتون بینها لیحصل ظهور الضجیج بالحاجات وخروج الشیوخ الکبار والأطفال ......ولیس فیه أي الإستسقاء قلب رداء عندأبي حنیفةؒ وأبي یوسف في روایة عنه وما رواه محمد محمول علی التفاؤل ،ولا یخطب عند أبي حنیفة لأنها تبع للصلاة بالجماعة ولا جماعة عنده وعندهما یخطب لکن عند أبي یوسف خطبة واحدة ،وعند محمد خطبتین " مراقي الفلاح،ص: ۵۴۷-۵۵۴ باب الإستسقاء ط:قدیمی ،حلبي کبیر ،تتمات من النوافل ،ص: ۳۶۹-۳۷۰ ط: نعمانیه کوئٹه. عالمگیری،الباب التاسع عشر في الإستسقاء : ۱/۱۵۳-۱۵۴ ،ط:رشیدیة.

استسقاء کی دعا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استسقاء کے بارے میں جو دعائیں منقول ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے: اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَرِیْئًا مَّرِیْعاً نَّافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ (۱) اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَھَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ (۲) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِیُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَیْنَا الْغَیْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّتًا وَّ بَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ. (۳)

استسقاء کی دعا خاص عربی میں ہونا ضروری نہیں، کسی بھی زبان میں دعا کر سکتے ہیں۔ (۱)

= کوئٹہ. رد المحتار، ۲/۱۸۴-۱۸۵ باب الإستسقاء، ط: سعید کراچی...... حصن حصین ص: ۱۵۶، المنزل الخامس، دعاء الإستخارة، ط: نور محمد لکھنو.

(۱) عن جابر بن عبد الله قال: اتت النبی صلی الله علیه وسلم بواکی فقال: اللهم اسقنا غیثا .... قال: فأطبقت علیهم السماء." ابو داؤد، ۱/۱۶۵، ابواب صلاة الإستسقاء ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

(۲) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جده قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استسقیٰ قال اللّٰهم اسق عبادک ...... الحدیث رواه ابو داؤد، ۱/۱۶۶ باب رفع الیدین فی الاستسقاء أبواب صلاة الإستسقاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی. مشکوٰة المصابیح ص: ۱۳۱-۱۳۲، کتاب الصلوٰة، باب الاستسقاء، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

(۳) عن عائشة قالت: شکا الناس إلی رسول الله صلی الله علیه وسلم قحوط المطر ...... ثم قال الحمد لله رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین لا إله إلا الله یفعل ما یرید، اللّٰهم انت الله لا إله إلا أنت الغنی...... الحدیث، رواه أبو داؤد، أبواب صلاة الإستسقاء: ۱/۱۶۵ ط: میر محمد کتب خانه کراچی، ...... نیز استسقاء کی مزید دعاؤں کے لئے دیکھئے "زاد المعاد فی هدي خیر العباد صلی الله علیه وسلم لابن القیم الجوزیة: ۱/۴۵۶-۴۵۹ فصل فی هدیه صلی الله علیه وسلم في الإستسقاء ط: مؤسسة الرسالة بیروت.

استسقاء کی نماز میں چادر الٹا کرنے کی حکمت

استسقاء کی نماز میں امام صاحب کا چادر الٹا کرنا اس حال کے پلٹ جانے کی طرف اشارہ ہے جس میں لوگوں کو خشک سالی سے فراخ حالی، اور تنگی عیش سے فراخی عیش کی طرف تبدیلی مقصد ہے۔

استسقاء کی نماز میں لوگ کبر وفخر، بڑائی اور گھمنڈ اور ناشکری سے توبہ استغفار، عجز وانکسار، فاقہ اور مسکنت کی طرف پھر جانے کا اظہار کرتے ہیں پس چادر کا الٹا کرنا یہ تصویری زبان سے اظہار ہے، اور زبانی افعال کا اظہار زبانی اقوال کے اظہار سے زیادہ ہی کامل ہے، نیز اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ تصویری زبان میں برے افعال اور برے اخلاق سے نجات اور اچھے افعال اور نیک اخلاق کی توفیق کے لئے دعا کی جاتی ہے، حضرت ابن عربی فرماتے ہیں:

''أمن كان يستسقي يحول ردائه

تحول عن الافعال علك ترتقي

ترجمہ: اے وہ شخص جو قحط سالی میں استسقاء کی نماز پڑھتا ہے اور چادر الٹا تا ہے تو اپنے برے افعال کو الٹ دے اور نیک افعال اختیار کر، تا کہ تو اللہ کا پسندیدہ بن جائے۔(۱)

استغفار

فرض نماز کے بعد اگر سنت نہیں تو سلام کے بعد فوراً اور اگر سنت ہے تو سنت

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں ص: ۸۰، مؤلفہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، ط: دار الاشاعت کراچی۔

کے بعد تین مرتبہ استغفار کرنا مستحب ہے(۱)، اور بہترین استغفار یہ ہے:

"اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ". (۲)

اسلام کا شعار

نماز ملت اسلام کا وہ شعار ہے جس کے جاتے رہنے سے اگر اسلام کے جانے کا حکم دیا جائے تو درست ہوگا، یہی وہ عبادت ہے جو نفس کی تہذیب اور اخلاق کے اصلاح کے لئے کامل ومکمل اثر رکھتی ہے، جو دلوں کو خطاؤں کی ناپاکیوں سے پاک وصاف کر کے اخروی تجلیات کے قابل بنا دیتی ہے اور برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتی ہے۔ (۳)

جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اتفاقاً ایک مرد نے ایک اجنبی عورت کا بوسہ لیا، جب اس گناہ نے اس کے نورانی

---

(۱) عن ثوبان قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف من صلوته إستغفر ثلاثا الخ......مسلم: ۱/۲۱۸، كتاب المساجد باب استحباب الذكر بعد الصلوة وبيان صفته، ط: قديمي، شامي كتاب الصلوة، باب صفة الصلوة فصل اذا أراد الشروع: ۱/۵۳۰، ط: سعيد.

(۲) عن معاذ رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قال بعد الفجر ثلاث مرات وبعد العصر ثلاث مرات" استغفر الله الذى لا إله إلا هو الحى القيوم وأتوب اليه كفرت عنه ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر، عمل اليوم والليلة لإبن السنى باب مايقول فى دبر صلوة الصبح رقم الحديث ۱۲۹، ص: ۱۱۲، ط: مكتبة الشيخ كراچي.

(۳) قوله تعالىٰ "إن الحسنات يذهبن السيئات" ...... وقوله صلى الله عليه وسلم " الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ورمضان إلى رمضان مكفرات لما بينهن إذا اجتنبت الكبائر" أقول الصلاة جامعة للتنظيف والإخبات مقدسة للنفس إلى عالم الملكوت، ومن خاصية النفس أنها إذا اتصفت بصفة رفضت ضدها وتباعدت عنه وصار ذالك كان لم يكن شيئاً مذكوراً...... قوله صلى الله عليه وسلم "بين العبد وبين الكفر ترك الصلاة" أقول: الصلاة من أعظم شعائر الإسلام وعلاماته التي إذافقدت ينبغي أن يحكم بفقده لقوة الملابسة بينها وبينه" راجع حجة الله البالغة": ۱/۱۸۷ مبحث في حكمة الصلاة وفضلها وأوقاتها، ط: صديقيه كتب خانه، اكوڑا خٹک پشاور.

قلب پر کسی قدر ظلمت اور تاریکی کا پردہ ڈالا تو روحانی ڈاکٹر کی خدمت اقدس میں نہایت ندامت اور شرمندگی سے حاضر ہو کر اس کے ازالہ کی تدبیر دریافت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی فریاد اور گریہ زاری کو سن کر کچھ جواب نہیں دیا، بلکہ نماز ادا کرنے تک توقف کیا، جب اس سائل نے جماعت میں شامل ہو کر نماز کو ادا کیا اور اس کی ندامت اور شرمندگی اللہ کی رحمت کے دریا کو جوش میں لائی تو یہ آیت نازل ہوئی:

''اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ'' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ خوش خبری سنائی:

''اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ'' یقیناً اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ کو معاف کر دیا پھر جب اس سائل نے یہ عرض کیا کہ یہ حکم خاص میرے ہی واسطے ہے یا سب کے لئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ میری تمام امت کے واسطے یہی حکم ہے۔(۱)

اسلام کی پانچ بنیادیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

---

(۱)عن ابن مسعود قال: ان رجلا اصاب امرأۃ قبلۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فأنزل اللہ تعالیٰ '' واقم الصلاۃ طرفی النھار وزلفا من اللیل ان الحسنٰت یذھبن السیئات'' فقال الرجل: یا رسول اللہ ! ألی ھذا قال لجمیع امتی کلھم وفی روایۃ لمن عمل بھا من امتی ،متفق علیہ، وعن انس قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ! انی اصبت حدا فاقمہ علی ،قال ولم یسألہ عنہ وحضرت الصلاۃ فصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلاۃ قام الرجل فقال یا رسول اللہ! انی اصبت حدا فأقم فیّ کتاب اللہ، قال : الیس قد صلیت معنا ؟ قال نعم، قال : فان اللہ قد غفر لک ذنبک أوحدّک، متفق علیہ ، مشکوٰۃ المصابیح،ص: ۵۷۔ ۵۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الاول ،ط: قدیمی کراچی۔

(۱)توحید اور رسالت کا اقرار کرنا (۲)نماز پڑھنا (۳)زکوۃ دینا (۴)رمضان المبارک کے روزے رکھنا(۵)استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا۔(۱)

اشاروں سے نماز پڑھنے والا رکوع سجدے پر قادر ہوگیا

اگر کوئی شخص رکوع سجدے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے اشاروں سے نماز پڑھ رہا تھا اور وہ نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں رکوع اور سجدے پر قادر ہوگیا تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے رکوع سجدے سے ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اشارہ

اگر کوئی شخص محض آنکھ کی پلکوں یا دل سے اشارہ کرسکتا ہے، سر جھکا کر اشارہ نہیں کرسکتا تو اس صورت میں نماز موقوف کردے، اس حالت میں نماز پڑھنے سے نماز درست نہیں ہوگی، خواہ عقل قائم ہو یا نہ ہو، اگر اس حالت میں پانچ وقت سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئیں تو قضاء واجب نہیں ہوگی، اور اگر پانچ تک فوت ہوگئیں اور وہ کم سے کم سر جھکا کر

---

(۱)عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً عبده ورسوله وإقام الصلوة وإيتاء الزكوة والحج وصوم رمضان متفق عليه ......مشكوة، ص: ۱۲، كتاب الايمان الفصل الأول. ط: قديمي

(۲)وإن صلى بعض صلوته بالإيماء ثم قدر على الركوع والسجود استأنف عندهم جميعا كذا في الهداية. عالمگيرى: ۱/۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئته، ردالمحتار: ۲/۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۶، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

اشارے سے نماز پڑھنے کے قابل ہو گیا، تو ان نمازوں کی قضاء بھی لازم ہوگی۔(۱)

اشارہ کرنا تشہد میں

التحیات پڑھتے وقت جب "اَشْهَدُ اَنْ لَّا" پر پہنچے تو شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرے اور "اِلَّا اللّٰهُ" پر گرادے، اور اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائے، چھوٹی انگلی اور اس کے برابر والی انگلی کو بند کرلے، اور شہادت کی انگلی کو اس طرح اٹھائے کہ انگلی قبلے کی طرف جھکی ہو، بالکل سیدھی آسمان کی طرف نہ ہو اور "اِلَّا اللّٰهُ" کہتے وقت شہادت کی انگلی کو کچھ نیچی کرلے، اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی گئی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھے اس طرح اشارہ کرنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱)وإذا عجز المريض عن الإيماء بالرأس في ظاهر الرواية يسقط عنه فرض الصلوٰة ولا يعتبر الإيماء بالعينين والحاجبين ثم إذاخف مرضه هل يلزمه القضاء؟ اختلفوا فيه قال بعضهم ان زاد عجزه على يوم وليلة لا يلزمه القضاء وإن كان دون ذالک يلزمه كما في الا غماء وهو الأصح " قاضيخان على هامش الهندية: ۱/۱۷۲ ،باب صلوٰة المريض ،ط: رشيدية كوئٹه .
وفي البحر: وهو المختار لأن مجرد العقل لا يكفي لتوجه الخطاب ،وصححه في البدائع وجزم به الولوالجي و صاحب التجنيس مخالفا لما في الهداية ..الخ: ۲/۱۱۵ ، باب صلوٰة المريض ، ط:سعيد كراچي. رد المحتار: ۲/۹۹-۱۰۰ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲)"وتسن الإشارة في الصحيح لأنه صلى اللّٰه عليه وسلم رفع إصبعه السبابة،وقد أحناها شيئا ومن قال :إنه لا يشير أصلا فهو خلاف الرواية والدراية،وتكون بالمسبحة أي السبابة من اليمنىٰ فقط يشير بها عند إنتهائه إلى الشهادة في التشهد .....يرفعها أي المسبحة عند النفي أي نفي الألوهية عما سوى اللّٰه تعالىٰ بقوله لا إله ويضعها عند الإثبات أي إثبات الألوهية للّٰه وحده بقوله "إلا اللّٰه" ليكون الرفع إشارة إلى النفي والوضع إلى الإثبات ، مراقي الفلاح،وتحته في الطحطاوي:"وكيفيته أن يعقد الخنصر ،والتي تليهامحلقا بالوسطى والإبهام .....فالظاهر أنه يجعل المعقودة إلى جهة الركبة،" كتاب الصلاة،فصل في بيان سننها ، ص: ۲۶۹-۲۷۰،ط: قديمي.....وفي الرد :"الثاني :بسط الأصابع إلى حين الشهادة ،فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الإثبات، وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم بالأحاديث الصحيحة ،ولصحة نقله عن أئمتنا الثلاثة، فلذا قال في الفتح إن الأول خلاف الدراية والرواية ." مطلب صفة الصلاة: ۱/۵۰۹ ط:سعيد،حلبي كبير، ص:۲۸۵-۲۸۶، فصل في صفة الصلوٰة ،ط: نعمانيه كوئٹه،البحر: ۱/۳۴۲، صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اشارہ کی حکمت

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کا راز یہ ہے کہ انگلی اٹھانے میں توحید کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے، جس کی وجہ سے قول وفعل میں مطابقت ہو جاتی ہے، اور توحید کے معنی آنکھوں کے سامنے متمثل اور منقش ہو جاتے ہیں۔ (احکام اسلام ص ۶۷) (۱)

اشارے سے نماز جائز ہونے کی حکمت

جس مریض کو چت لیٹنے کا حکم دے دیا گیا ہو، تو ایسا شخص اشارے سے نماز پڑھے گا اس لئے کہ انسانی اعضاء کی عزت وحرمت جان کی حرمت کے برابر ہے یعنی جس طرح جان بچانا فرض ہے اسی طرح اعضاء کا بچانا بھی فرض ہے۔ اشارہ کی صورت میں اعضاء کی بھی حفاظت ہو جائے گی۔ (۲)

اشراق کی نماز

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں انسان کو چاہیئے کہ اپنے ہر ایک جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کرے، صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! اس قدر صدقہ کرنے کی کس آدمی کو طاقت ہے؟ آپ نے فرمایا مسجد میں اگر

---

(۱) والسر في رفع الاصبع الإشارة إلى التوحيد ليتعاضد القول والفعل ويصير المعنى متمثلا متصورا ،" حجة الله البالغه ، ۲/ ۱۱ مبحث في هيئات الصلاة وأذكارها ، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک۔

(۲) (قوله وان تعذر القعود اوماً مستلقيا ...... كما لو قدر علي القعود ولكن بزغ الماء من عينيه فامره الطبيب ان يستلقي اياماً على ظهره ونهاه عن القعود والسجود اجزأه ان يستلقي ويصلي بالايماء لان حرمة الاعضاء كحرمة النفس كذا في البدائع ،البحر : ۲/ ۱۱۴ ، باب صلاة المريض، ط: سعيد ، شامي: ۲/ ۹۹ ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد كراچي۔

تھوک وغیرہ موجود ہو اس کو صاف کر دینا اور راستے میں تکلیف دینے والی چیزیں پڑی ہوئی ہوں تو ان کو وہاں سے ہٹا دینا بھی صدقہ ہے اگر تین سو ساٹھ کے برابر صدقہ کرنے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو اشراق کی نماز کی دو رکعت تیرے لئے کافی ہیں۔(۱)

اشراق کی نماز کی فضیلت

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد نماز کی جگہ بیٹھا رہا، اور اشراق کی نماز پڑھ کر وہاں سے اٹھا، بشرطیکہ درمیانی وقت میں کوئی دنیاوی کام یا باتیں نہیں کیں بلکہ اللہ کا ذکر کیا تو ایسے شخص کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔(۲)

☆......اشراق کی نماز کی فضیلت اور مکمل ثواب کا مستحق وہ شخص ہے جو فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرے یا عذر کی وجہ سے گھر میں پڑھے، اور اسی جگہ بیٹھا رہے اور اللہ کے ذکر میں مشغول رہے پھر اشراق کا وقت ہونے کے بعد دو رکعت یا چار رکعت ادا کرے تو اس کو اشراق کی نماز کی پوری فضیلت حاصل ہوگی اور اگر ان شرائط میں سے کوئی ایک شرط فوت ہو جائے گی تو اشراق کی نماز ہو جائے گی لیکن فضیلت پوری حاصل نہیں ہوگی، تاہم اگر پوری فضیلت حاصل نہ کر سکے تو جتنی بھی حاصل کر سکے وہ غنیمت ہے۔

---

(۱) "عن بريدة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: في الإنسان ثلاث مائة وستون مفصلا، فعليه أن يتصدق عن كل مفصل منه بصدقة، قالوا: ومن يطيق ذالک يا نبي الله! قال: النخاعة في المسجد تدفنها والشيء تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحىٰ تجزئک" مشكاة المصابيح، باب صلاة الضحىٰ، الفصل الثاني، ص: ۱۱۶ ط: قديمي

(۲) عن معاذ بن انس الجهني رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من قعد في مصلاه حين ينصرف من صلوٰة الصبح حتى يسبح ركعتي الضحىٰ لا يقول إلا خيرا غفر له خطاياه وإن كان أكثر من زبد البحر" ابو داؤد، باب صلاة الضحىٰ: ۱/۱۸۹، ط: حقانيه پشاور۔

علماء کرام نے لکھا ہے کہ اس وقت قبلہ رو ہو کر بیٹھے، اور اس سے چند روز کے بعد باطنی نورانیت بھی حاصل ہوگی۔(۱)

(نوٹ) ذکر میں قرآن وحدیث کا درس بھی شامل ہے۔(۲)

اشراق کی نیت

اشراق کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

اَشکال مکروہہ منع ہونے کی وجہ

نماز میں ان امور کو عمل میں لانے کا حکم ہے جو وقار اور عادات حسنہ پر دلالت کرتے ہوں اور ان کو عقلمند لوگ بھی پسند کریں، اور نماز میں ایسی عادات ظاہر نہیں ہونی

(۱،۲)قال في الحرز: (قوله قعد أي استمر على حال ذكره سواء كان قائما أو قاعدا أو مضطجعا، والجلوس أفضل إلا إذا عارضه أمر كالقيام لطواف أو صلاة جنازة أو لحضور درس و نحوها،الفتوحات الربانيه على الأذكار النواويه :۳/۲۴ ،ط:دار إحياء التراث العربى ،بيروت لبنان.

"عن عائشة رضي الله عنها قالت:سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:من صلى صلاة الفجر أو قال صلاة الغداة ،فقعد في مقعده ولم يلغو بشيء من أمر الدنيا يذكر الله عز وجل حتىٰ يصلي الضحى أربع ركعات ،خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه " عمل اليوم والليلة لابن السني ، باب فضل الذكر بعد صلاة الفجر ،رقم (۱۴۵)ص: ۷۵ ،ط:مكتبة المؤيد الرياض.

......اعلم أن فضيلة الذكر غير منحصرة في التسبيح والتهليل والتحميد والتكبير ونحوها ،بل كل عامل لله تعالىٰ لطاعة فهو ذاكر لله تعالىٰ كذ اقاله سعيد بن جبير رضي الله عنه وغيره من العلماء وقال عطاء رحمه الله مجالس الذكر هي مجالس الحلال والحرام ،كيف تشتري وتبيع وتصلي وتصوم وتنكح وتطلق وتحج واشباه هذا" كتاب الأذكار للنواوى، ص: ۴۰ ط:دار الفكر بيروت.

(۳)المصلي إذا كان متنفلا سواء كا ن ذلک النفل سنة مؤكدة أو غيرها يكفيه مطلق نية الصلاة ولا يشترط تعيين ذالک النفل بانه سنة الفجر مثلا أو تراويح ،أو غيره ذالک ،حلبى كبير، شرائط الصلاة،ص:۲۱۶ - ۲۱۷ ،ط:نعمانيه كوئٹه.

چاہئیں جو جانوروں کی طرف منسوب کی جاتی ہے، مثلاً مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے کی مانند جلدی جلدی نماز پڑھنا، کتے کی طرح بیٹھنا، لومڑی کی طرح زمین پر لیٹنا، اونٹ کی طرح بیٹھنا، اور درندوں کی طرح ہاتھ زمین پر بچھانا، اور نماز میں ایسی ہیئت اور شکل بنانا بھی منع ہے جو تکبر کرنے والوں کی ہے، اور ایسے لوگوں کی جن پر عذاب نازل ہوتا ہے مثلاً کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑا ہونا۔(۱)

اعمال میں پیروی کرنا

جو اعمال نماز میں فرض ہیں ان میں مقتدی کے لئے امام کی پیروی کرنا فرض ہے، اور جو اعمال واجب ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اور جو اعمال سنت ہیں ان میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے، مثلاً اگر مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی نہیں کی اس طور پر کہ مقتدی نے رکوع کیا اور امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے مقتدی نے اپنا سر اٹھالیا، پھر دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہیں ہوا تو نماز باطل ہوجائے گی کیونکہ مقتدی نے امام کے ساتھ فرض عمل میں پیروی نہیں کی، اسی طرح اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع اور سجدہ کرلیا تو وہ رکعت باطل ہوجائے گی، ایسی صورت میں اگر امام کے سلام کے بعد مزید ایک رکعت پڑھ لے گا تو نماز ہوجائے گی ورنہ نماز نہیں ہوگی، اور اس

---

(۱) والهيئات المندوبة ترجع إلى معان......منها اختيار هيئات الوقار ومحاسن العادات والإحتراز عن الطيش، والهيئات التي يذمها أهل الرأي، وينسبونها الى غير ذوي العقول، كنقر الديك وإقعاء الكلب واحتفاز الثعلب وبروک البعير وافتراش السبع، والتي تكون للمتجبرين وأهل البلاء كالاختصار " حجة الله البالغة: ۲/ ۷۔ ۸، مبحث أذكار الصلاة وهيئاتها المندوب إليها، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک.

نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اعوذ باللّٰہ بلند آواز سے پڑھ لی

اگر کوئی بلند آواز سے "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

اعوذ باللّٰہ پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے نماز کی نیت باندھنے کے بعد صرف پہلی رکعت میں "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھنا سنت ہے، دوسری، تیسری یا تیسری، چوتھی رکعت میں "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھنا سنت نہیں ہے، اس لئے باقی رکعتوں میں "اعوذ باللّٰہ" نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱) والحاصل أن المتابعة في ذاتها ثلاثة أنواع: مقارنة لفعل الإمام مثل أن يقارن إحرامه لإحرام إمامه وركوعه لركوعه وسلامه لسلامه، ويدخل فيها مالو ركع قبل إمامه ودام حتىٰ أدركه إمامه، ومعاقبة لابتداء فعل إمامه مع المشاركة في باقيه ومتراخية عنه، فمطلق المتابعة الشامل لهذه الأنواع الثلاثة يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض أو عدم لزوم المخالفة كما قدمناه" رد المحتار، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الإمام: ۱/۴۷۰، ط: سعيد

(۲) وان جهر بالتعوذ او بالتسمية أو بالتامين لا سهو عليه ......عالمگیری: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو قاضي خان على هامش الهنديه، ۱/۱۲۲ فصل فيما يوجب السهو وما لا يوجب السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳): ويسنُّ التعوذ فيقول أعوذ بالله من الشيطان الرجيم وهو ظاهر المذهب ......للقراءة فيأتي به المسبوق كالإمام والمنفرد لا المقتدي لأنه تبع للقراءة عندهما......ويستفتح كل مصل سواء المقتدي وغيره مالم يبدأ الإمام بالقرأة ثم يتعوذ بالله من الشيطان الرجيم ......سرا للقراءة مقدما عليها فيأتي بها المسبوق في ابتداء ما يقضيه بعد الثناء، مراقي الفلاح، ص: ۲۵۹-۲۶۰ كتاب الصلاة فصل في سننها، وفصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ص: ۲۸۱ - ۲۸۲، ط: قديمي كراچي. هندية كتاب الصلوٰة الباب الرابع، الفصل الثالث: ۱/۷۳-۷۴، ط: رشيديه كوئٹه. رد المحتار، صفة الصلاة: ۱/۴۸۹ ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۳۱۰ باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچي.

☆......مقتدی امام کے پیچھے نیت باندھنے کے بعد ثناء پڑھ کر خاموش رہیں، "اعوذ باللّٰہ" وغیرہ نہ پڑھیں۔(۱)

☆......مسبوق امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر بقیہ نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" پڑھیں۔(۲)

اعوذ باللہ پڑھنے کا راز

نماز کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد قرأت سے پہلے "اعوذ باللّٰہ" اس واسطے مقرر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" یعنی "جب تو قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو شیطان مردود کے مکر سے اور اس کے وساوس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کر" چونکہ سورۂ فاتحہ اور سورت قرآن سے ہیں اس لئے ان سے پہلے "اعوذ" پڑھنا ضروری ہوا۔(۳)

أعوذ باللّٰہ چھوڑ دی

اگر کسی امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے پہلی رکعت میں "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

(۱، ۲)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳)"ثم یتعوذ لقوله تعالیٰ فإذا قرأت القرآن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" اقول "السر فی ذالک أن من أعظم ضرر الشیطان أن یوسوس له فی تاویل کتاب اللّٰہ مالیس بمرضي ،أو یصده عن التدبر،حجة اللّٰہ البالغة ،مبحث في أذکار الصلاة وهیئاتها المندوب إلیها: ۸/۲، ط:صدیقیه کتب خانه اکوڑه خٹک.

(۴)قید بترک الواجب لأنه لا یجب بترک سنة کالثناء والتعوذ والتسمیة ......الخ.البحر الرائق:باب سجود السهو، ۹۸/۲،ط:سعید،ولا یجب بترک التعوذ .عالمگیری: ۱۲۶/۱، الباب الثاني عشر فی سجود السهو، ط:رشیدیة کوئٹه.

واضح رہے کہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت کے شروع میں ثناء کے بعد "اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم" اور "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ شروع کرنا سنت ہے، باقی دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ...... الخ" پڑھنا سنت نہیں، ان رکعتوں کے شروع میں صرف "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

افضل کو امام بنائیں

افضل آدمی کو لوگ پسند کرتے ہیں، اور افضل آدمی نماز پڑھائے تو جماعت میں لوگ زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے افضل آدمی کو امام بنانا زیادہ بہتر ہے اور افضل امام وہ ہے جو شریعت کے احکام سے سب سے زیادہ واقف ہو اور قرآن مجید تجوید اور صحت کے ساتھ پڑھتا ہو، دیندار پرہیزگار اور صحیح عقیدہ والا ہو، اعلیٰ نسب والا ہو، حسین وجمیل ومعمر ہو، نسبی شرافت، خوش اخلاق اور پاکیزہ صاف ستھرے لباس والا ہو، ایسا آدمی امامت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ لوگ رغبت سے اس کی اقتداء کریں گے اور جماعت میں لوگ زیادہ

---

(۱) "ویسن التعوذ فیقول اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم وھو ظاھر المذھب ...... للقراءۃ فیاتي بہ المسبوق کالإمام والمنفرد لا المقتدي ...... وتسن التسمیۃ أول کل رکعۃ قبل الفاتحۃ لأنہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یفتتح صلاتہ ببسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم "مراقي الفلاح، ص: ۲۵۹-۲۶۰ حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی کتاب الصلاۃ، فصل في بیان سننھا، ط: قدیمي. رد المحتار، ۱/ ۴۸۹. ۴۹۰ کتاب الصلاۃ، فصل وإذا أراد الشروع في الصلاۃ، ط: سعید.

والتعوذ عند افتتاح الصلاۃ لا غیر، ھندیۃ: ۱/ ۷۳، (ثم یاتی بالتسمیۃ)...... ویأتي بھا في اول کل رکعۃ وھو قول ابي یوسف رحمہ اللّٰہ کذا في المحیط وفي الحجۃ وعلیہ الفتویٰ ھکذا في التاتارخانیۃ، ھندیۃ: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیتھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ، البحر: ۱/ ۳۱۲، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچي.

ہوں گے۔(۱)

افضل لوگ کہاں کھڑے ہوں

جماعت کی نماز کے دوران جو لوگ عالم فاضل اور افضل ہیں، ان کو پہلی صف میں خاص کر امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے، تاکہ امام صاحب کے وضو ٹوٹ جانے کی صورت میں آگے بڑھ کر امامت کے فرائض انجام دے سکیں۔(۲)

افضل مسجد

اگر قرب و جوار میں ایک سے زائد مساجد ہیں، اگر یہ سب مسجدیں اس کے محلّہ میں ہیں، تو ان میں جو سب سے قدیم اور پرانی مسجد ہے وہ افضل ہے، اور اگر تمام مساجد قدیم ہونے میں برابر ہیں، یا قدیم ہونا معلوم نہیں تو ان صورتوں میں جو سب سے زیادہ بڑی

---

(۱)الأولیٰ بالإمامة أعلمهم باحكام الصلاة وهو الظاهر هذا إذا علم من القراء ة قدر ما تقوم به سنة القراء ة ولم يطعن في دينه ويجتنب الفواحش الظاهرة وإن كان غيره أو رع منه ،وإن كا ن متبحراً في علم الصلاة لكن لم يكن له حظ في غيره من العلوم فهو أولیٰ ،فإن تساووا فاقرؤهم اي اعلمهم بعلم القراء ة فإن تساؤوا فاورعهم فإن تساؤوا فأسنهم فإن كانوا سواء في السن فاحسنهم خلقا فإن كانوا سواء فاحسبهم فإن كانوا سواء فاصبحهم وجها اي أكثر هم صلاة بالليل فإن استووا في الحسن فاشرفهم نسبا ،فكل من كان أكمل فهو افضل لأن المقصود كثرة الجماعة ورغبة الناس فيه أكثر " عالمگیری بحذف ذکر المصادر ،کتاب الصلوة الباب الخامس في الإمامة ،الفصل الثاني: ۱/۸۳،ط:رشيديه كوئته . رد المحتار، باب الإمامة بزيادة، ثم الأنظف ثوبا: ۱/۵۵۷ـ ۵۵۸، ط:سعيد...... البحر الرائق ص: ۱/۳۴۷ - ۳۴۸ باب الإمامة ط:سعيد......مراقي الفلاح،ص: ۲۹۹-۳۰۱ فصل في بيان الأحق بالإمامة ،ط:قديمي.

(۲)وينبغي أن يكون بحذاء الإمام من هو أفضل "عالمگيرى، ۱/۸۹ كتاب الصلاة،الباب الخامس في الإمامة، الفصل الخامس في بيان مقام الإمام والماموم : ،ط:رشيدية كوئته.

ہے وہ سب سے افضل ہے پھر جو سب سے زیادہ قریب ہے وہ سب سے افضل ہے۔(۱)

اف کرنا

نماز کے دوران رنج وغم کی وجہ سے ''اف'' کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، اور اگر کسی مرض یا زخم کی وجہ سے ہے، جس کو ضبط نہ کیا جا سکے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

مزید ''رونا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

اقامت

☆..... جب جماعت کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں، تو نماز شروع ہونے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے کہتا ہے، جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت اور تکبیر کہتے ہیں، اور اذان دینے والے کو موذن اور اقامت کہنے والے کو مکبر کہتے ہیں۔ اور اقامت کے سترہ کلمے ہیں۔(۳)

---

(۱)أفضل المساجد مكة ،ثم المدينة،ثم القدس ،ثم قبا ثم الأقدم ثم الأعظم، ثم الأقرب. شامي، ۱/۶۵۸-۶۵۹ كتاب الصلوة ،مطلب في أفضل المساجد ، ط:سعيد.....حلبي كبير ،ص:۵۲۸ فصل في أحكام المساجد،الثاني في افضل المساجد للصلاة ، ط:نعمانيه كوئته.

(۲)وفي الدر (ويفسدها) التأفيف أف أو تف (والبكاء بصوت)يحصل به حروف(لو جع أو مصيبة) .إلا لمريض لا يملك نفسه عن أنين وتأوه لأنه حينئذ كعطاس وسعال وجشاء وتثاؤب الخ،باب مايفسد الصلاة ،ومايكره فيها، ۱/۶۱۹،ط:سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص:۳۲۵،ط:قديمي ،حلبي كبير،مفسدات الصلاة، ص:۳۷۹،ط نعمانيه كوئته ،هندية،الباب السابع مايفسد الصلوٰة وما يكره فيها ،الفصل الأول: ۱/۱۰۱،ط:رشيديه كوئته.

(۳)والاقامة سبع عشرة كلمة:خمس عشرة منها كلمات الاذان وكلمتان قوله "قد قامت الصلاة" مرتين .. ،هندية ۱/۵۵،الباب الثاني في الاذان الفصل الثاني ، ط: رشيدية كوئته. ردالمحتار: ۱/۳۸۳-۳۸۹، باب الاذان ط: سعيد كراچي.

☆...... پانچ وقت کی فرض نماز اور جمعہ کی نماز جماعت سے ادا کرنے کے لئے اقامت کہنا مردوں پر سنت مؤکدہ ہے، ان کے علاوہ باقی نمازوں کے لئے اقامت نہیں ہے۔(۱)

☆...... اگر مقیم اپنے گھر میں تنہا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو بھی اقامت کہنا مستحب ہے۔(۲)

☆...... مسافر کے لئے بھی اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۳)

☆...... جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنے کی صورت میں اقامت چھوڑنا مکروہ ہے۔(۴)

☆...... عرفات اور مزدلفہ میں جو دو نمازوں کو جمع کرتے ہیں تو پہلی نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے، اور دوسری نماز کے لئے صرف اقامت کہے۔(۵)

---

(۱) الاقامة سنة مؤكدة في قوة الواجب ......للفرائض ومنها الجمعة فلا يؤذن لعيد واستسقاء وجنازة ووتر فلا يقع اذان العشاء للوتر على الصحيح ، مراقي الفلاح،ص: ۱۹۴ باب الاذان ط :قديمي ......هندية، الباب الثاني في الاذان الفصل الاول : ۱/ ۵۳، ط:رشيديه كوئٹه، ردالمحتار: ۱/ ۳۸۵، باب الاذان ط: سعيد.

(۲) (قوله وندبا لهما)اى الاذان و الإقامة للمسافر والمصلي في بيته في المصر ليكون الأداء على هيئة الجماعة،البحر الرائق: ۱/ ۲۶۵ ، باب الأذان، ط:سعيد......هندية: ۱/ ۵۴ الباب الثاني في الأذان الفصل الثاني ط: رشيدية كوئٹه ......رد المحتار: ۱/ ۳۹۵، باب الأذان ط: سعيد.

(۳،۴) ويكره للمسافر تركهما وإن كان وحده هكذا في المبسوط ولو ترك الإقامة أجزأه ولكنه يكره هكذا في شرح الطحاوى فإن أذن وأقام فهو حسن ......وإن صلوا جماعة في المفازة وتركوا الأذان لا يكره وإن تركوا الإقامة يكره ......هندية: ۱/ ۵۴ الباب الثاني في الأذان الفصل الأول ط: رشيديه ......مراقي الفلاح باب الأذان :ص ۹۴-۱۹۵ ط: قديمي......رد المحتار: ۱/ ۳۹۵ باب الأذان ط: سعيد.

(۵)(وبعد الخطبة) صلى بهم الظهر والعصر باذان واقامتين) اى يقيم للظهر ثم يصليها ثم يقيم للعصر ...(وصلى العشاءين باذان واقامة). الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۰۴-۵۰۸ كتاب الحج ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۲۲۸، ۲۳۰، كتاب المناسك ،الباب الخامس في كيفية الاداء ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق : ۲/ ۳۳۶- ۳۴۰ كتاب الحج ،باب الاحرام ،ط: سعيد كراچي.

☆......مردوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون ہے، عورتوں کے لئے فرض نماز سے پہلے اقامت کہنا مسنون نہیں، اس لئے خواتین اقامت کے بغیر نماز شروع کریں گی۔(۱)

اقامت اور اذان میں فصل

''اذان اور اقامت میں فصل'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقامت شروع کرنے کے لئے امام کا مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں

اقامت شروع کرنے لئے امام کا پہلے سے مصلے پر کھڑا ہونا ضروری نہیں بلکہ اگر امام مسجد میں موجود ہے تو اقامت کہنا درست ہے امام اقامت سن کر خود مصلے پر آسکتا ہے۔(۲)

اقامت عربی زبان میں کہنا ضروری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اقامت کے لئے جو خاص عربی الفاظ منقول ہیں انہی خاص الفاظ سے اقامت کہنا ضروری ہے، اگر کسی اور زبان مثلاً اردو، فارسی اور انگریزی

---

(۱) وليس على النساء اذان ولا اقامة فان صلين بجماعة يصلين بغير اذان واقامة وان صلين بهما جازت صلاتهن مع الاساءة كذا في التبيين ، هندية: ۱/۵۳، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الاول ،ط: رشيدية كوئته.رد المحتار: ۱/۳۹۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچي. وفي البحر: لا يندب للنساء اذان ولا اقامة لانهما من سنن الجماعة المستحبة ،قيد بالنساء اى جماعة النساء لان المرأة المنفردة تقيم ولا تؤذن كما قدمناه وظاهر ما في السراج الوهاج انها لا تقيم ايضا. البحر: ۱/۲۶۲، باب الاذان ،ط:سعيد. حاشية الطحطاوى على المراقى .ص: ۱۹۵. باب الاذان ، ط: قديمي كراچي.

(۲) "حضر الامام بعد اقامة المؤذن بساعة او صلى سنة الفجر بعدها لا يجب اعادتها ،كذا في القنية ،هندية: ۱/۵۳، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان ، الفصل الاول ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۱/۴۰۰. باب الاذان ،فروع .ط: سعيد كراچي.

میں یا عربی زبان میں اقامت کے لئے جو الفاظ منقول ہیں ان کے علاوہ کسی اور عربی الفاظ سے اقامت کہی جائے تو اقامت صحیح نہیں ہوگی، مسنون طریقہ سے دوبارہ اقامت کہنا ہوگا۔(۱)

اقامت کی حالت میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی آدمی کی نمازیں اقامت کی حالت میں قضاء ہوگئی ہیں، اور سفر کی حالت میں ان نمازوں کی قضاء کر رہا ہے، تو چار رکعت والی فرض نماز کی قضاء چار رکعت پڑھے قصر نہ کرے، کیونکہ اقامت والی نماز چار رکعت فرض ہوئی ہے، جس طرح چار رکعت فرض ہوئی ہے، قضاء بھی چار رکعت کرنی ہے۔(۲)

---

(۱) والاقامة سبع عشرة كلمة: خمس عشر منها كلمات الاذان، وكلمتان قوله قد قامت الصلاة، مرتين... ولا يؤذن بالفارسية ولا بلسان آخر غير العربية كذا في فتاوى قاضيخان. هندية: ۱/۵۵. الفصل الثاني في كلمات الاذان والاقامة، ط: رشيديه كوئٹه. (قوله بالفاظ كذلك) اشار الى انه لا يصح بالفارسية وان علم انه اذان وهو الاظهر، والاصح كما في السراج، شامي: ۱/۳۸۳. باب الاذان. ط: سعيد كراچي. والاقامة كالاذان، تنوير الابصار، شامي: ۱/۳۸۸. باب الاذان ط: سعيد كراچي.

(۲) (والقضاء يحكى) اى يشابه (الاداء سفرا و حضرا) لا نه بعد ما تقرر لا يتغير وفي الشامية: (قوله: سفرا أو حضرا) اى فلو فاتته صلاة السفر وقضاها في الحضر يقضيها مقصورة كما لو أداها وكذا فائتة الحضر تقضى في السفر تامة. شامي: ۲/۱۳۵، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۳۷. باب المسافر. ط: سعيد كراچي.

ومن حكمه ان الفائتة تقضى على الصفة التي فاتت عنه الا لعذر وضرورة، فيقضى مسافر في السفر ما فاته في الحضر من الفرض الرباعي اربعا، والمقيم في الاقامة ما فاته في السفر منها ركعتين. هندية: ۱/۱۲۱. الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

اقامت کی نماز کی قضاء

جو نماز اقامت کی حالت میں فوت ہوئی ہے، اس کو قضاء کرتے وقت پوری پڑھنا ضروری ہے، چاہے اقامت کی حالت میں قضاء کرے یا سفر کی حالت میں، دونوں حالتوں میں پوری پڑھے، سفر کے دوران ادا کرنے کی صورت میں قصر کرنا جائز نہیں ہوگا، کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گزرنے کے بعد اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے، اس میں ردو بدل کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

جب فرض نماز کی اقامت (تکبیر) ہو جائے تو نفل، سنت اور فرض، واجب کی قضاء وغیرہ شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، حدیث شریف میں ہے:

اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا صلوٰۃ الا المکتوبۃ......(۲)

ترجمہ:۔ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس وقت کی فرض نماز کے سوا اور کوئی نماز پڑھنا نہیں ہے۔

البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنٰی ہے، اگر جماعت فوت ہونے کا ڈر نہ ہو اور قعدہ ہی میں شرکت کی امید ہو تو فجر کی سنت پڑھ لینی چاہیئے، لیکن جماعت کی صف سے دور پڑھے، اور اگر سنت پڑھنے سے جماعت فوت ہونے کا ڈر ہو تو سنت ترک کردے اور جماعت

---

(۱) انظر الی الحاشیۃ رقم ۲ فی الصفحۃ السابقۃ.

(۲) مسلم شریف، باب کراهة الشروع فی نافلة، بعد شروع الموذن فی اقامة الصلاة: ۱/۲۴۷،

ط: قدیمی کراچی.

میں شامل ہو جائے۔(۱)

اقامت کے شروع میں کھڑا ہونا

صفیں سیدھی کرنے کے لئے اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑا ہونا جائز ہے اس میں کوئی مضائقہ نہیں، خاص طور پر سستی اور اہتمام کی کمی کے باعث "حیّ علی الفلاح" پر کھڑا ہونے سے امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت تک صفیں سیدھی نہیں ہوتیں بلکہ پہلے کھڑا ہونے پر بھی دیر لگاتے ہیں، اس طرح اقامت اور امام کے تحریمہ میں فاصلہ ہو جاتا ہے، یا امام نیت باندھ لیتا ہے اور لوگ صفیں سیدھی کرنے کے لئے کہتے رہتے ہیں جس سے لوگوں کو نیت باندھنے میں الجھن اور تاخیر ہو جاتی ہے، اس ضرورت کی وجہ سے افضل اور بہتر یہ ہے کہ اقامت شروع ہونے سے پہلے کھڑے ہو کر صفیں سیدھی کرلی جائیں۔(۲)

---

(۱) (واذا خاف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغالها بسنتها تركها) لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد ...(لا) يتركها بل يصليها عند باب المسجد ان وجد مكانا، والا تركها لان ترك المكروه مقدم على فعل السنة. شامي: ۲/ ۵۶. باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۱۲۰. الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲)" وقد اختلف السلف متى يقوم الناس الى الصلاة، فذهب مالك و جمهور العلماء الى انه ليس لقيامهم حد، ولكن استحب عامتهم القيام اذا اخذ المؤذن في الاقامة، عمدة القارى: ۴/ ۲۲۲. باب متى يقوم الناس اذا رأوا الامام، ط: مصطفىٰ البابى مصر.

" (قوله: والقيام لامام و مؤتم الخ) مسارعة لامتثال امره والظاهر انه احتراز عن التاخير لا التقديم حتىٰ لو قام اول الاقامة لا بأس، حاشية الطحطاوى على الدر المختار، : ۱/ ۲۱۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار المعرفة بيروت.

اقامت کے وقت مقتدی کب کھڑے ہوں؟

۱...... جس وقت مقتدی امام کو جماعت کی نماز پڑھانے کے لئے آتا دیکھیں اس وقت سے لے کر مکبر کے "حی علی الفلاح" کہنے تک کسی بھی وقت کھڑے ہو سکتے ہیں، ہاں! اس کے بعد کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۱)

۲...... اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا بہتر ہے، تاکہ صفیں سیدھی ہو جائیں۔

۳...... اگر امام اور مقتدی اقامت شروع کرنے سے پہلے ہی سے مسجد میں موجود تھے تو صحیح روایت کے مطابق "حی علی الفلاح" پر اُٹھ جانا چاہئے اور اگر امام باہر سے آ رہا ہے تو اگر وہ محراب کے کسی دروازے سے یا اگلی صف کے سامنے سے آ رہا ہے تو جس وقت مقتدی امام کو دیکھیں اس وقت کھڑے ہو جائیں۔(۲)

---

(۱) "ان كان المؤذن غير الامام، وكان القوم مع الامام في المسجد ،فانه يقوم الامام ، والقوم اذا قال المؤذن : " حي على الفلاح"عند علمائنا الثلاثة ، وهو الصحيح،فاما اذا كان الامام خارج المسجد ، فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ، قام ذلك الصف...وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما رأوا الامام" هندية: ۱/۵۷، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني في كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه، شامي : ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة ،باب صفة الصلوة ، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰ . كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ان كان المؤذن غير الامام ،وكان القوم مع الامام في المسجد ،فانه يقوم الامام والقوم اذا قال المؤذن " حيّ على الفلاح" عندعلمائنا الثلا ثة وهو الصحيح فاما اذا كان الامام خارج المسجد ،فان دخل المسجد من قبل الصفوف فكلما جاوز صفا ،قام ذلك الصف ... وان كان الامام دخل المسجد من قدامهم يقومون كما راوا الامام،" هندية: ۱/۵۷، الباب الثاني في الاذان ،الفصل الثاني، في كلمات الاذان ، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۴۷۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اور اگر وہ پچھلی صفوف کی طرف سے آرہا ہے، تو وہ جس صف سے گزرے وہ صف کھڑی ہوتی چلی جائے۔(۱)

مگر امت میں کسی امام کا یہ مذہب نہیں کہ امام اقامت کے وقت باہر سے آکر مصلّے پر بیٹھ جائے اور بیٹھنے کو ضروری سمجھے، اور کھڑے ہونے والے مقتدیوں کو کھڑا ہونے سے روکے، جو کھڑا ہو اس کو برا سمجھے، پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ اور برا سمجھنا اور برا کہنا چاروں اماموں میں سے کسی امام کا مذہب نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین، اور عام صحابہ وتابعین کے تعامل سے اقامت کے شروع سے کھڑا ہونا ثابت ہے۔(۲)

واضح رہے کہ مسلمانوں کے درمیان جھگڑا فساد، اور اختلاف پیدا کرنا بہت بُری چیز ہے، اس لئے اس سلسلے میں جھگڑا فساد اور جنگ وجدال کرنا بالکل مناسب نہیں، اگر کسی سے صحیح مسئلہ بیان کرنے کے بعد قبول کرنے کی امید ہے تو ہمدردی، خیر خواہی اور نرمی کے ساتھ مسئلے کی حقیقت بتلا دے، ورنہ خاموش رہنا بہتر ہے، خود اپنا عمل سنت کے مطابق

---

(۱) والقيام لامام و مؤتم حين قيل حي على الفلاح خلافا لزفر، فعنده، عند حي على الصلاة، ان كان الامام بقرب المحراب، والا فيقوم كل صف ينتهي اليه الامام على الاظهر، وان دخل من قدام، قام حين يقع بصرهم عليه، شامي: ۱/ ۴۷۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۵۴۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته. النهر الفائق: ۱/ ۲۰۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: امداديه ملتان.

(۲) عن ابن شهاب ان الناس كانوا ساعة يقول المؤذن " الله اكبر" يقومون الى الصلاة فلا يأتي النبي صلى الله عليه وسلم مقامه حتىٰ تعتدل الصفوف ". فتح الباري: ۲/ ۱۲۰. باب متىٰ يقوم الناس اذا رأوا الامام. ط: رئاسة ادارة البحوث العلميه بمملكة العربية السعودية.

وعن سعيد بن المسيب وعمر بن عبدالعزيز: اذا قال المؤذن "الله اكبر وجب القيام"، عمدة القاري: ۴/ ۲۲۲. باب متىٰ يقوم الناس اذا راوا الامام. ط: مصطفىٰ البابي مصر.

رکھے دوسروں سے تعرض نہ کرے۔(۱)

اقامت میں دائیں بائیں منہ پھیرنا

بعض کے نزدیک اقامت میں "**حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح**" کے وقت دائیں بائیں منہ نہیں پھیرنا چاہیئے کیونکہ اذان میں غائب لوگوں کے لئے اچھی طرح اعلان کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور اقامت میں لوگ موجود ہونے کی وجہ سے اس کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اور بعض کے نزدیک اگر جماعت کی جگہ کشادہ ہے تو اقامت میں بھی ان دونوں کلمات کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا چاہیئے۔

اور بعض نے کہا کہ جگہ کشادہ ہو یا نہ ہو ہر حال میں منہ پھیرنا چاہیئے۔

خلاصہ یہ کہ اقامت کے دوران دائیں بائیں منہ پھیرنا اور نہ پھیرنا دونوں کی گنجائش ہے، باقی پھیرنا بہتر ہے۔(۲)

اقامت میں دائیں بائیں ہونا

صف کے دائیں بائیں جس طرف اتفاق ہو کھڑے ہو کر اقامت کہنا بلا کراہت

---

(۱) دیکھیے جواہر الفقہ، مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ: ۱/۳۰۹، ۳۲۳، ط: دار العلوم کراچی۔

(۲) واطلق فی الالتفات ولم یقید بالاذان وقدمنا عن القنیة انه یحول فی الاقامة أیضا، وفی السراج الوهاج: لا یحول فیها لانها لاعلام الحاضرین، بخلاف الاذان فانه اعلام للغائبین، وقیل یحول اذا کان الموضع متسعا. البحر الرائق: ۱/۲۵۸. باب الاذان. ط: سعید کراچی. النهر الفائق: ۱/۱۶۷. کتاب الصلوۃ، باب الاذان. ط: امدادیه. شامی: ۱/۳۸۷، کتاب الصلاۃ، باب الاذان ط: سعید کراچی.

درست ہے۔(۱)

اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہیئے

☆......اگر امام اور نمازی مسجد کے اندر ہیں تو" حی علی الفلاح" تک کھڑا ہو جانا چاہیئے اس سے تاخیر کرنا مناسب نہیں۔

☆......اگر امام مسجد کے باہر ہے تو جس جانب سے جماعت پڑھانے کے لئے آئے اس جانب سے نمازیوں کو کھڑے ہو کر صف بنالینی چاہیئے ،اگر امام مسجد میں سامنے سے آئے تو امام کو دیکھتے ہی سب کو کھڑے ہو کر صف بنالینی چاہیئے ۔(۲)

☆......باقی نماز شروع ہونے سے پہلے سے امام کا مصلے پر آکر بیٹھ جانا اور "حی علی الفلاح" پر کھڑے ہونے کی پابندی کرنا اور اس کو سنت سمجھنا اور اس سے پہلے کھڑے ہونے کو برا سمجھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین،ائمہ مجتہدین اور خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت نہیں ،اس لئے اس قسم کی پابندی سے بچنا ضروری ہے،ورنہ ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا۔(۳)

---

(۱)ویقیم علی الارض ،هکذا فی القنیة ،وفی المسجد هکذا فی البحر الرائق، هندیه: ۱/۵۲، الباب الثانی فی الاذان ،الفصل الثانی، فی بیان حکمة الاذان والاقامة وکیفیتهما ، ط: رشیدیة کوئٹه، شامی: ۱/۳۸۹، باب الاذان: ۱/۳۸۴،ط: سعید کراچی. لان السنة ان یکون الاذان فی المنارة، والاقامة فی المسجد ،البحر الرائق: ۱/۲۶۱ ،باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۲) ومن الادب القیام : ای قیام القوم والامام ان کان حاضراً بقرب المحراب حین قیل : ای وقت قول المقیم : "حی علی الفلاح" لانه امر به فیجاب ، وان لم یکن حاضرا یقوم کل صف حین ینتهی إلیه الامام فی الاظهر، مرا فی الفلاح شرح نور الایضاح: ص: ۲۷۷، کتاب الصلاة، فصل من اداںها .ط: قدیمی. ،کذا فی الدر المختار، : ۱/۴۷۸، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.البحر الرائق: ۱/۵۴۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،ط: رشیدیة کوئٹه،بدائع الصنائع: ۱/۲۰۰. کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة ط: سعید کراچی.

(۳)دیکھئے جواہر الفقہ ،مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ: ۱/۳۲۳،۳۲۴ ،ط: دار العلوم کراچی۔

اقتداء پانچویں رکعت میں

''پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

اقتداء درست نہیں ہوتی

اگر مقتدی کسی رکن میں امام کے ساتھ شرکت نہ کرے مثلا امام رکوع کرے اور مقتدی رکوع نہ کرے، یا امام دو سجدے کرے اور مقتدی ایک ہی سجدہ کرے یا کسی رکن کی ابتداء امام سے پہلے کی جائے اور آخر تک امام اس میں شریک نہ ہو، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع میں جائے اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی کھڑا ہو جائے ان صورتوں میں اقتداء درست نہیں ہوتی۔(۱)

اقتداء صحیح نہیں

۱...... بالغ کی اقتداء خواہ مرد ہو یا عورت نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

---

(۱) (قوله ومتابعة الامام) قال في شرح المنية: لا خلاف في لزوم المتابعة في الاركان الفعليه اذ هي موضوع الاقتداء، واختلف في المتابعة في الركن القولي وهو القراءة فعندنا لا يتابع فيها بل يستمع وينصت وفيما عدا القراءة من الاذكار يتابعه الخ. شامي: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

ربط صلاة الموتم بالامام بشروط عشرة:.... (ومشاركته في الاركان اى في اصل فعلها اعم من ان ياتي بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادركه امامه فيها، الخ. شامي: ۱/۵۴۹، ۵۵۱، باب الامامة ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۲، فصل في الامامة ط: نعمانيه كوئته، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۵، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجب الصلاة ط: قديمي كراچي.

(۲) فلا يصح اقتداء بالغ بصبي مطلقا سواء كان في فرض لان صلوة الصبي ولو نوى الفرض نفلا او في نفل لان نفله لا يلزمه، اى ونفل المقتدى لازم مضمون عليه، فيلزم بناء القوى على الضعيف، مراقي الفلاح: ۱/۳۹۱، باب الامامة، ط: مكتبه غوثيه، شامي: ۱/۵۷۷-۵۷۸، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۵، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹة، البحر: ۱/۸۵، باب في بيان من يصح اماما لغيره، ط: رشيدية.

۲......مرد کی اقتداء خواہ بالغ ہو یا نابالغ عورت کے پیچھے درست نہیں۔

۳......مخنث کی اقتداء مخنث کے پیچھے درست نہیں، ہوسکتا ہے جو مخنث امام ہے وہ عورت ہو اور جو مقتدی ہے وہ مرد ہو، کیونکہ مخنث وہ ہے جس میں مردانہ اور زنانہ دونوں اعضاء موجود ہوں، اس لئے دونوں کا احتمال ہے۔(۱)

۴......جس عورت کو اپنے حیض کا زمانہ یاد نہ ہو، اس کی اقتداء اسی قسم کی عورت کے پیچھے درست نہیں، کیونکہ ہوسکتا ہے امام عورت حیض میں ہو اور مقتدی عورت حیض میں نہ ہو۔(۲)

۵......ہوش والے کی اقتداء مجنون، مست، بے ہوش اور بے عقل کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

---

(۱) (ولا يصح اقتداء رجل بامرأة) وخنثیٰ (و صبی مطلقا) .شامی: ۱/۵۷۲، باب الامامة. ط:سعید کراچی، هندية: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۴۷، باب الامامة. والخنثىٰ البالغ تصح امامته للانثىٰ مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله، لاحتمال انوثته وذكورة المقتدى، شامی: ۱/۵۷۷، باب الامامة ، ط: سعيد كراچی،الاقتداء بالمماثل صحيح الا ثلاثة: الخنثىٰ المشكل والضالة والمستحاضة اى لاحتمال الحيض ،وفی الشامية اى احتمال ذكورة المقتدية وانوثة الامام ،ثم ان هذا فی الضالة ظاهر وقد صرح به فی القنية بقوله : ومن جوز اقتداء الضالة بالضالة فقد غلط غلطا فاحشا لاحتمال اقتدائها بالحيض،.... شامی: ۱/۵۷۹. باب الامامة. ط:سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) ولا يصح الاقتداء بالمجنون المطبق ولا بالسكران ، هندية: ۱/۸۵، الفصل الثالث ،فی بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون مطبق او متقطع فی غير حالة افاقته وسكران او معتوه ،الدر مع الرد : ۱/۵۷۸، باب الامامة ط: سعيد كراچی.

۶......معذورامام کے پیچھے غیر معذور مقتدی کی نماز صحیح نہیں ۔(۱)

۷......ایک عذر والے کی اقتداء دوعذر والے امام کے پیچھے درست نہیں ۔(۲)

۸......قاری کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں ۔

۹......ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست نہیں ، جب کہ مقتدیوں میں کوئی قاری موجود ہو۔(۳)

۱۰......ان پڑھ امی کی اقتداء گونگے کے پیچھے درست نہیں ، کیونکہ امی فی الحال قرأت نہیں کرسکتا مگر یاد کرنے کی صورت میں قرأت پر قادر ہوگا، اور گونگے میں یہ بات نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) و طاهر بمعذور ،ای فسد اقتداء طاهر لصاحب العذر المفوت للطهارة، لان الصحيح اقوىٰ حالا من المعذور ، والشئي لا يتضمن ماهو فوقه ،البحر الرائق : ۱/۶۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: رشيدية كوئته،و: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي. كذا في الفتاوىٰ العالمگيرية،الباب الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره،: ۱/۸۲، ط: رشيدية كوئته.

(۲) واما اذا صلى خلف من به السلس وانفلات ريح لا يجوز لان الامام صاحب عذرين والمؤتم صاحب عذر واحد،شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ولا يصح اقتداء القارى بالامي، هندية: ۱/۸۲، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئته، الامي اذا ام اميا وقاريا فان صلاة الكل فاسدة، شامي: ۱/۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۴) وذكر الفقيه ابو عبد الله الجرجاني: انما تفسد صلاة الامي والاخرس عند ابى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ اذ اعلم ان خلفه قارئا اما اذا لم يعلم لا تفسد صلاته كما قالا ،وفي ظاهر الرواية لا فصل بين حالة العلم وحالة الجهل ،هندية: ۱/۸۶. الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه.

۱۱......کپڑے پہنے ہوئے آدمی کی اقتداء ننگے امام کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۲......رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۳...... جو شخص صرف سجدہ نہیں کرسکتا وہ رکوع اور سجدہ کرنے والے مقتدی کا امام نہیں بن سکتا۔(۳)

۱۴......فرض پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۴)

---

(۱) وکذا لا یصح اقتداء الامی بالاخرس والکاسی بالعاری ،فتاویٰ ہندیة: ۸۲/۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ. ط: ماجدیه کوئٹه.

(۲) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی، ھندیة: ۸۵/۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ ،ط: رشیدیة کوئٹه. قاضیخان علی ھامش الھندیة: ۸۹/۱، فصل فیمن یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح ،البحر ، ۳۶۰/۱-۳۶۴، باب الامامة ، ط: سعید کراچی. شامی: ۵۵۱/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۳) ولا قادر علی رکوع وسجود بعاجز عنهما لبناء القوی علی الضعیف ، وفی الشامیة (قوله بعاجز عنهما) ای بمن یؤمیٔ بهما قائما او قاعدا بخلاف ما لو امکناہ قاعدا فیصح کما سیاتی ، قال ط: والعبرة للعجز عن السجود ، حتیٰ لو عجز عنه وقدر علی الرکوع اومأ، شامی : ۵۷۹/۱، باب الامامة. ط: سعید کراچی.

والاصل فی هذہ المسائل ان حال الامام ان کان مثل حال المقتدی او فوقه جازت صلاۃ الکل وان کان دون حال المقتدی صحت صلاۃ الامام ولا تصح صلاۃ المقتدی ،ھندیة: ۸۲/۱،الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) ولا یصح اقتداء مصلی الظهر بمصلی العصر .... ولا اقتداء المفترض بالمتنفل والناذر بالناذر الا اذا نذر احدهما صلاۃ صاحبه فاقتدی احدهما بالآخر فانه یصح، ھندیة: ۸۶/۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ ، ط: رشیدیة کوئٹه، قاضیخان علی ھامش الھندیة: ۸۹/۱، فصل فی من یصح الاقتداء به وفیمن لا یصح، شامی: ۵۷۹/۱-۵۸۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

۱۵......نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء نفل پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۱)

۱۶......نذر کی نماز نذر پوری ہونے کے بعد پڑھنا واجب ہے، اور قسم کی نماز واجب نہیں بلکہ قسم پوری کرنے اور کفارہ دینے کا اختیار ہوتا ہے اس لئے نذر کی نماز پڑھنے والے کی اقتداء قسم کی نماز پڑھنے والے کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

۱۷......جو شخص حروف کو اپنے مخارج سے ادا نہیں کرسکتا ہے، یا ایک حرف کی جگہ پر دوسرا حرف نکالتا ہے، تو اس کے پیچھے صاف حروف نکالنے والے کی اقتداء درست نہیں، ہاں اگر پوری قرأت میں ایک آدھ حرف ایسا واقع ہو جائے تو اقتداء درست ہوگی۔(۳)

۱۸......مسبوق کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) ولا يجوز اقتداء الناذر بالحالف ويصح اقتداء الحالف بالناذر ،هندية: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث ط: ماجدية كوئٹه. قاضيخان علی هامش الهندية: ۱/ ۸۹، فصل فيمن يصح الاقتداء به وفي من لا يصح. ،شامي: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة ط: سعيد كراچی.

(۳) ولا يجوز امامة الالثغ الذی لا يقدر علی التكلم ببعض الحروف الا لمثله، اذا لم يكن فی القوم من يقدر علی التكلم بتلك الحروف فاما اذا كان فی القوم من يقدر علی التكلم بها فسدت صلاته، وصلاة القوم ، هندية: ۱/ ۸۶. الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره ، ط: رشيدية كوئٹه. قوله وكذا من لا يقدر علی التلفظ بحرف من الحروف ،الخ. شامي: ۱/ ۵۸۲، باب الامامة ،مطلب فی الالثغ ، ط: سعيد كراچی. ،البحر : ۱/ ۳۶۷، قبل باب الحدث فی الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۴) (ولا مسبوق بمثلهما) لما تقرر ان الاقتداء فی موضع الانفراد مفسد كعكسه. الدر مع الشامي: ۱/ ۵۸۰. باب الامامة .ط: سعيد كراچی. وكذا لا يصح اقتداء الامي بالاخرس والكاسي وبالعاري والمسبوق فی قضاء ماسبق بمثله ،عالمگيری: ۱/ ۸۶، الفصل الثالث فی بيان من يصلح اماما لغيره ط: رشيدية كوئٹه. انه لا يجوز اقتداء ه ولا الاقتداء به ،فلو اقتدیٰ مسبوق بمسبوق فسدت صلاة المقتدی ،قرأ او لم يقرأ دون الامام ، عالمگيری: ۱/ ۹۲، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق. ط: رشيدية كوئٹه.

۱۹...... مقتدی کو امام بنا کر اقتداء کرنا درست نہیں۔(۱)

۲۰...... مردوں کی اقتداء عورتوں اور نابالغ کے پیچھے درست نہیں۔(۲)

اقتداء کی نیت کرنا

جماعت کی نماز میں مقتدی کے لئے اس نیت کے ساتھ ساتھ کہ وہ کونسی نماز پڑھ رہا ہے امام کے پیچھے اقتداء کی نیت کرنا بھی ضروری ہے، یعنی دل میں یہ ارادہ کرنا ضروری ہے کہ وہ امام کے پیچھے فلاں نماز پڑھ رہا ہے۔(۳)

اقتداء کے لئے جگہ متحد ہونا

جماعت کی نماز میں اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی دونوں کی جگہ حقیقۃً یا حکماً متحد ہونا ضروری ہے۔(۴)

حقیقۃً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں ایک ہی مسجد میں یا ایک ہی گھر میں کھڑے ہوں۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجوز اقتداء رجل بامرأة ،عالمگیری: ۸۵/۱ ،الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

ولا یصح اقتداء رجل بامرأة وخنثیٰ وصبی مطلقا ولو فی جنازة، الدر مع الشامی: ۵۷۶/۱، باب الامامة ط: سعید کراچی. البحر : ۳۵۹/۱. باب الامامة ط:سعید کراچی.

(۳) قوله:(والمقتدی ینوی المتابعة ایضا) ... واشار بقوله " ایضا " الی انه لا بد للمقتدی ثلاث نیات : اصل الصلاة، ونیة التعیین ونیة الاقتداء،... الخ ،البحر الرائق : ۲۸۲/۱، ط: سعید کراچی. کذا فی الدر المختار : ۴۱۸/۱ـ ۴۲۰، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. النیة ارادة الدخول فی الصلاة، والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی وادناها ، مالو سئل لا مکنه ان یجیب علی البدیهة ،هندیة: ۶۵/۱ ، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) والصغری ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة :نیة المؤتم الاقتداء ، واتحاد مکانهما وصلاتهما ،الدر المختار مع الرد : ۵۴۹/۱، ۵۵۰، باب الامامة ط: سعید کراچی.

اور حکماً جگہ متحد ہونے کی مثال یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان دو صفوں کے برابر جگہ خالی نہ ہو، مثلاً کسی دریا کے پل پر جماعت قائم کی جائے اور امام کچھ مقتدیوں کے ساتھ مثلاً پل کے مغربی جانب کھڑا ہو اور کچھ مقتدی پل کے مشرقی جانب کھڑے ہیں اور درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں، تو اس صورت میں پل کے مغربی جانب کے امام اور پل کے مشرقی جانب کے مقتدی کے درمیان دریا حائل ہونے کی وجہ سے دونوں کی جگہ حقیقۃً متحد نہیں مگر چونکہ درمیان میں پل پر مسلسل صفیں کھڑی ہیں اس لئے دونوں کا مکان حکماً متحد سمجھا جائے گا اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔(۱)

"اکبر" کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا

☆......اگر کسی مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے لفظ "اللّٰہ" کو امام کے ساتھ کہا ہے اور "اکبر" کے لفظ کو امام کے کہنے سے پہلے کہہ دیا، تو اقتداء درست نہیں ہوگی، کیونکہ امام جب تک "اللّٰہ اکبر" کے الفاظ کو پورا نہیں کہے گا نماز شروع کرنے والا

---

(۱) (ولم يختلف المكان) حقيقة كمسجد وبيت في الاصح قنية، ولا حكما عند اتصال الصفوف، (قوله كمسجد وبيت) فان المسجد مكان واحد، ولذا لم يعتبر فيه الفصل بالخلاء الا اذا كان المسجد كبيرا جدا، وكذا البيت حكمه حكم المسجد فى ذلك لا حكم الصحراء، الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۸۶، (قوله كأن قام في الطريق ثلاثة) وصورة اتصال الصفوف في النهر ان يقفوا على جسر موضوع فوقه او على سفن مربوطة فيه... ثم ظاهر اطلاقهم انه اذا كان على النهر جسر فلا بد من اتصال الصفوف ولو كان النهر فى المسجد. شامي: ۱/۵۸۶. باب الامامة، ط: سعيد كراچي. ويمنع من الاقتداء ... فى الصحراء او فى مسجد كبير جدا كمسجد القدس يسع صفين فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف فيصح مطلقا. الدر المختار مع الشامي: ۱/۵۸۵. باب الامامة. ط: سعيد كراچي. والمانع من الاقتداء فى الفلوات قدر ما يسع فيه صفين، (وفيه بعد اربعة اسطر) وان كان على النهر جسر وعليه صفوف متصلة لا يمنع صحة الاقتداء لمن كان خلف النهر، وللثلاثة حكم الصف بالاجماع وليس للواحد حكم الصف بالاجماع، هندية: ۱/۸۷. الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

نہیں ہوگا، جب امام کی نماز شروع نہیں ہوئی تو مقتدی کی نماز کیسے شروع ہوگی۔(۱)

☆......اسی طرح اگر امام کا لفظ " اللّٰہ " کہنے سے پہلے مقتدی نے "اللّٰہ" کہہ دیا تو بھی اقتداء درست نہیں ہوگی۔(۲)

"اکبر" کی باء کے بعد الف کا اضافہ کرنا

اگر " اللّٰہ اکبر "کی باء کے بعد اور "راء" سے پہلے الف کا اضافہ کرکے "اکبار" پڑھے گا تو تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی، اور نماز میں داخل نہیں ہوگا اور اگر تکبیر تحریمہ صحیح ادا کی اور رکوع میں سجدہ وغیرہ کے درمیان کی تکبیرات کو "با" کے بعد "الف" اضافہ کرکے کہے گا تو نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

اگلی صف میں جگہ ہے

اگر جماعت کے دوران اگلی صف میں جگہ ہے، تو پیچھے والی صف میں کھڑے

---

(۱)فان قال المقتدی اللّٰہ اکبر ووقع قوله "اللّٰہ" مع الامام وقوله "اکبر "قبل قول الامام ذلک قال الفقیه ابو جعفر الاصح انه لا یکون شارعا عندهم ،عالمگیریة: ۱/ ۶۸، الباب الرابع فی صفة الصلاة،ط: ماجدیه کوئٹه. البحر الرائق : ۱/ ۲۹۱. باب صفة الصلوة ط: سعید کراچی ،فلو قال" اللّٰہ " مع الامام "واکبر" قبله ... لم یصح فی الاصح، الدر مع الرد : ۱/ ۴۸۰. باب صفة الصلاة، فصل ،ط: سعید کراچی.

(۲) " ولو افتتح باللّٰہ قبل امامه لم یصر شارعاً فی صلاته لانه صار شارعا فی صلاة نفسه قبل شروع الامام، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة،ط: سعید کراچی. کما لو فرغ من اللّٰہ قبل الامام. الدر مع الرد : ۱/ ۴۸۰. باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعید کراچی.

(۳) (وان قال اللّٰہ اکبار) بادخال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلک (فی) خلال الصلاة تفسد صلاته)" حلبی کبیر ،ص: ۲۵۹ ،فرائض الصلاة، الاول تکبیرة الافتتاح، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۸۰، باب صفة الصلاة ،فصل .ط: سعید کراچی.

ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۱)

التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

☆......اگر قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" پڑھ کر کچھ دیر تک خاموش بیٹھا رہا، اگر اس کی یہ خاموشی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، اور اگر تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار سے کم خاموش رہا، تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" پڑھ کر دیر تک خاموش رہا، تو سہو سجدہ

---

(۱) وعليه فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الاول من خارجها يكون مكروها ،شامي: ۱/ ۵۶۹،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۰. باب الامامة ط: سعيد كراچي. وينبغي للقوم اذا قاموا الى الصلاة ان يتراصو او يسدوا الخلل ويسووا بين مناكبهم في الصفوف ، هندية: ۱/ ۸۹، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/ ۳۵۳. باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولا يزيد على هذ المقدر من التشهد في القعدة الاولىٰ... فان زاد على قدر التشهد قال المشائخ ان قال "اللّٰهم صلى على محمد" ساهيا يجب عليه سجد تا السهو..... ويعلم منه انه لا يشترط التكلم بذلك بل لو مكث مقدار مايقول "صلى على محمد" يجب السهو لانه اخر الركن بمقدار ما يودى فيه ركن سواء صلى على النبي صلى اللّٰه عليه وسلم او سكت ،حلبي كبير. ص: ۲۸۷، ۲۸۸، فصل في صفة الصلاة، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

وتاخير القيام للثالثة بزيادة قدر اداء ركن ولو ساكتا، طحطاوى على مراقى الفلاح: ص: ۳۸۶. باب سجود السهو ،ط: مصطفىٰ البابى مصر،شامي: ۱/ ۵۱۱، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/ ۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

واجب ہوگا۔(۱)

التحیات پڑھنا بھول گیا

اگر کوئی شخص التحیات پڑھنا بھول گیا، اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر یاد آیا تو تشہد پڑھے اور سہو سجدہ کرے، پھیر بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا

اگر مقتدی کی "التحیات" پوری نہیں ہوئی، اور امام تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو "التحیات" پوری کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اگر ایسا مقتدی التحیات پوری کئے بغیر امام کے ساتھ کھڑا ہو گیا، تو بھی اس مقتدی کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

(۱) وسجد للسهو في الصورتين لنقصان فرضه بتاخير السلام، الدر مع الرد: ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، ودخل في قوله او عن اداء واجب، ما لو شغله عن السلام لما في الظهيرية لو شك بعد ما قعد قدر التشهد أصلي ثلاثا اواربعا حتىٰ شغله ذلك عن السلام ثم استيقن واتم صلاته فعليه السهو، وعلله في البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام، شامي: ۹۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.
(إن كان)زمن التفكرزائداً عن التشهد(قدراداء ركن وجب عليه سجودالسهو)وفي الطحطاوي: (قوله زائداً عن التشهد) أي الأول أوالثاني سواء كان بعدالفراغ من الصلاة والأدعية أوقبلهما. طحطاوي على المراقي،ص:۳۸۶قبيل"فصل في الشك في الصلاة والطهارة". ط:مصطفىٰ البابي مصر. و ص: ۴۷۴،ط:قديمي.
(۲) " واذا نسي قراءة التشهد حتىٰ سلم ثم تذكر عاد وتشهد وعليه السهو في قول ابي حنيفة وابي يوسف رحمهما الله تعالىٰ، كذا في المحيط"، فتاوىٰ عالمگيرى: ۱۲۷/۲، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.
(۳) "ولو قام الامام الى الثالثة ولم يتم المقتدى التشهد اتمه وان لم يتمه جاز. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح، ص: ۱۶۹، فصل: فيما يفعله المقتدى، ط: قديمي كراچي. كذا في الفتاوىٰ العالمگيرية: ۹۰/۱، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: بلوچستان بكڈپو، فتاوىٰ شامي: ۴۹۶/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

التحیات پوری نہیں ہوئی امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کی التحیات ابھی تک ختم نہیں ہوئی، امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی کو چاہیے کہ اپنی التحیات پوری کر کے سلام پھیر دے، اور اگر درود شریف اور دعا رہ گئی تو کوئی حرج نہیں، امام کے ساتھ سلام پھیر دے۔(۱)

التحیات دو مرتبہ پڑھ لی

☆.....اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی، تو سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

☆.....اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" دو مرتبہ پڑھ لی تو سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہے۔(۳)

التحیات رکوع میں پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱)" (ولو سلم الامام) او تکلم (قبل فراغ المقتدی من) قراءة (التشهد يتمه) لانه من الواجبات ثم يسلم لبقاء، حرمة الصلاة، وامكن الجمع بالاتيان بهما وان بقيت الصلاة والدعوات يتركها ويسلم مع الامام لان ترك السنة دون ترك الواجب، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۱۶۹، فصل فيما يفعله المقتدى، ط: قديمى كراچى. فتاوىٰ هندية: ۱/۹۰. الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئته.

(۲،۳) ولو كرر التشهد فى القعدة الاولىٰ فعليه السهو... ولو كرره فى القعدة الثانية فلا سهو عليه، هندية: ۱/۱۲۷. الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، حلبى كبير، ص: ۴۶۰. فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وص: ۳۹۷، ط: نعمانيه كوئته. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۷۵، باب سجود السهو، ط: مصطفىٰ البابى مصر.

(۴) ولو قرأ التشهد قائما او راكعاً او ساجداً لا سهو عليه هكذا فى المحيط. عالمگيرى: ۱/۱۲۷، الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: رشيديه كوئته، حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح: ۲/۶۰. باب سجود السهو، ط: المكتبة الغولية، ص: ۳۷۵، ط: مصطفىٰ البابى مصر، حلبى كبير، ص: ۴۶۰، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

التحیات سجدہ میں پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں التحیات پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

التحیات غلط پڑھ لی

اگر التحیات غلط پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۲)

التحیات کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

''تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی

اگر التحیات کی جگہ کوئی سورت پڑھ لی، تو اس صورت میں سہو سجدہ واجب ہوگا۔(۳)

التحیات کے بعد غلطی ہوئی

اگر آخری قعدہ میں التحیات کے بعد فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر سہو سجدہ واجب

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (اما بترک الواجب فهو کما اذا نسی) ای کترکه وقت نسیان قراء ة القنوت فی الوتر أو التشهد فی احدی (القعدتین) الاولیٰ او الاخیرة فانه واجب فیها... حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ولو ترک التشهد فی القعدتین او بعضه لزمه السجود فی ظاهر الروایة لانه ذکر واحد منظوم فترک بعضه کترک کله، طحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۱، باب سجود السهو ب ط: قدیمی کراچی، وص: ۴۶۱، ط: قدیمی جدید.

(۳) اذا بدأ فی موضع التشهد بالقراء ة ثم تشهد فعلیه السهو، هندیة: ۱۲۷/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۲۰/۲، باب سجود السهو، ط: المکتبة الغوثیة.

نہیں ہے، نماز صحیح ہوجائے گی۔(۱)

التحیات کے بعد قیام میں تاخیر کرنا

اگر دوسری رکعت میں ''التحیات'' کے بعد اتنی دیر بیٹھا رہا کہ اس میں رکوع جیسا ایک رکن ادا ہوسکے تو تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔(۲)

التحیات مقتدی نے نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

'' الحمد للّٰہ ''

''خوش خبری پر......الخ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''الحمد للّٰہ'' سے پہلے ''بسم اللّٰہ''

امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہر رکعت کے شروع میں

---

(۱) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه ، هندية: ۱/۱۲۷ ، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه. وان كان في الاخير فلا سهو عليه لعدم ترک واجب لانه موسع له في الدعاء والثناء بعده فيه ، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح،ص: ۲۵۱ ، باب سجود السهو ط:قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)ان كان زمن التفكر زائداً عن التشهد (قدر اداء ركن وجب عليه سجود السهو) وفي الطحطاوى قوله زائدا عن التشهد اى الاول او الثاني سواء كان بعد الفراغ من الصلاة، والادعية او قبلهما ،طحطاوى على مراقي الفلاح.ص: ۳۸۶. قبيل فصل في الشک في الصلاة والطهارة، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

"الحمد للہ" سے پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے۔(۱)

السر کا علاج سجدے کے ذریعے

جن لوگوں کے معدے میں جلن رہتی ہے اور زخم (Ulcer) ہوتا ہے۔ صحیح سجدے کے عمل سے یہ مرض ختم ہوجاتا ہے۔ سجدہ میں پیشانی زمین پر رکھی جاتی ہے اور اس عمل سے دماغی لہریں زمین کے اندر دوڑنے والی برقی رو سے براہ راست ہم رشتہ ہو کر دماغ کی طاقت میں کئی گنا اضافہ کر دیتی ہیں۔ اس حالت سے دماغ پرسکون اور مطمئن ہوجاتا ہے۔ پرسکون دماغ معدے کے تیزابی گلینڈز کو زیادہ تیزاب پیدا کرنے سے روکتا ہے اور یوں معدے کی تیزابیت ختم اور زخم مندمل ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۴)

"السلام علیکم" سے نماز ختم کرنا

☆......نماز کو "السلام علیکم" کہہ کر ختم کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) (سننها رفع اليدين للتحريمة. ثم يأتي بالتسمية) ... ويأتي بها في اول كل ركعة الخ، عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه، كذا في حلبي كبير، ص: ۳۰۲. صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وكذا في الدر المختار: ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة، مطلب في التبليغ خلف الامام، ط: سعيد كراچي. قال الطحطاوى: وتسن التسميةُ اول كل ركعة قبل الفاتحة لانه صلى الله عليه وسلم كان يفتتح صلاته ببسم الله الرحمٰن الرحيم، حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح. ص: ۱۴۱. فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. وكما تعوذ (سمى) غير المؤتم بلفظ البسملة (غير المؤتم) هو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ، شامي: ۱/ ۴۹۰. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

(۲) واما الخروج بلفظ السلام فهو واجب عندنا لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليه. حلبي كبير، ص: ۲۹۸. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، پاكستان (ولفظ السلام) مرتين فالثاني واجب على الاصح، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۶۸، باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ هندية: ۱/ ۷۲. الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: بلوچستان بک ڈپو.

☆......اور دائیں بائیں دونوں جانب " السلام علیکم " کہنا واجب ہے۔(۱)

"السلام علیکم" کی جگہ پر "علیتم" نکل گیا

اگر "السلام علیکم" میں "علیکم" کی جگہ پر " علیتم " نکل جائے تو نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا نہ کرے بلکہ صحیح لفظ ادا کرنے کی کوشش کرے۔(۲)

اَلَّذِیْ اور نِ الَّذِیْ

مثلاً " وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۨ الَّذِیۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ " میں اگر "لمزة" پر وقف کر دیا تو آگے " الذی " پڑھنا چاہئے اور اگر " لمزة" پر وقف نہیں کیا، بلکہ ملا کر پڑھا ہے تو اس صورت میں "نِ الذی" پڑھے۔

اسی طرح مثلاً " علی کل شئ قدیر الذی خلق الموت والحیوٰة " اس میں "الذی" اور" ن الذی" دونوں طرح پڑھنا درست ہے مگر وقف کی صورت میں "الذی" پڑھنا چاہئے۔(۳)

"اللّٰہ اکبار" کہنا

" اللّٰہ اکبر " کے "باء" کو کھینچ کر " اللّٰہ اکبار" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

---

(۱) ویجب (لفظ السلام) مرتین فی الیمین والیسار للمواظبة ولم یکن فرضا لحدیث ابن مسعود (دون علیکم) لحصول المقصود بلفظ السلام دون متعلقه، ویتجه الوجوب بالمواظبة علیه ایضا. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۱۳۷، ۱۳۶، فصل فی بیان واجبات الصلاة، ط: قدیمی کراچی، وص: ۲۰۳، ط: مصطفیٰ البابی مصر، بدائع الصنائع: ۱/۱۹۴، کتاب الصلاة، فصل: واما الذی هو عند الخروج من الصلاة فلفظ السلام. ط: سعید کراچی.

(۲) ومنها الخروج بصنعه کفعله المنافی لها بعد تمامها، الدر المختار مع الشامی: ۱/۴۴۸. باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/۴۵، ط: مکتبه امدادیه ملتان

(۳) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۲/۲۲۷. ط: مکتبه امدادیه ملتان.

اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

"اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچنا

تکبیر میں "اللّٰہ اکبر" کے پہلے الف کو کھینچ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

"اللّٰہ" کا لفظ کھڑا ہو کر اور "اکبر" رکوع میں جا کر کہا

اگر امام رکوع میں ہے اور مقتدی نے کھڑے ہو کر "اللّٰہ" کہا ہے اور رکوع میں جا کر "اکبر" کہا ہے تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ پوری تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا شرط ہے، شرط فوت ہونے کی وجہ سے نماز اور اقتداء درست نہیں ہوئی۔(۳)

---

(۱) (وان قال اللّٰہ اکبار) بادخال الف بین الباء والراء (لا یصیر شارعا وان قال) ذلک (فی خلال الصلاۃ تفسد صلاتہ) حلبی کبیر، ص: ۲۵۹، فرائض الصلاۃ، الاول تکبیرۃ الافتتاح، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۲) "اعلم ان المدّ ان کان فی "اللّٰہ" فاما فی اولہ او وسطہ او آخرہ، فان کان فی اولہ لم یصر بہ شارعا، وافسد الصلوۃ لو فی اثنائھا، ولا یکفر ان کان جاھلا، لانہ جازم والاکفار للشک فی مضمون الجملۃ". رد المحتار: ۱/۴۸۰. فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا. ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۴۸. باب صفۃ الصلاۃ، ط: رشدیۃ کوئٹہ. فتاویٰ ھندیۃ: ۱/۷۳. الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابھا وکیفیاتھا. ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ.

(۳) ولا یصیر شارعا، بالتکبیر الا فی حالۃ القیام ... لو ادرک الامام فی الرکوع، فقال: اللّٰہ اکبر الا ان قولہ: "اللّٰہ" کان فی قیامہ، وقولہ "اکبر" وقع فی رکوعہ، لایکون شارعافی الصلاۃ. ھندیۃ: ۱/۶۸، ۶۹، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، ط: رشدیہ کوئٹہ. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰. قبیل مطلب فی حدیث الاذان جزم، ط: سعید کراچی. رجل انتھی الی الامام وھو راکع فکبر ذلک الرجل ووقع تکبیرہ وھو ای والحال انہ الی الرکوع اقرب منہ الی القیام فصلاتہ فاسدۃ لعدم صحۃ شروعہ لما تقدم ان الشرط وقوع التحریمۃ فی محض القیام ولم یوجد، حلبی کبیر، ص: ۲۸۰. ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

"اللّٰہ" کا لفظ مقتدی نے امام سے پہلے کہہ دیا

مقتدی نے تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے "اللّٰہ" کا لفظ امام سے پہلے کہہ دیا تو اقتداء درست نہیں ہوگی کیونکہ امام کی نماز اب تک شروع نہیں ہوئی۔(۱)

اللہ کے سامنے کھڑا ہونا

نماز پڑھنے والا تن من سے اپنے پروردگار کے سامنے آنکھیں جھکائے کھڑے ہوکر نجات کا طالب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ بندہ کی رگ جان سے زیادہ قریب ہے لہٰذا بندہ جو کچھ کہتا ہے پروردگار اس کو سنتا ہے، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس کو جانتا ہے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر کوئی شخص اس عمل کو دن رات میں متعدد بار کرتا ہے تو یقیناً اس کے دل میں اپنے پروردگا کی جگہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری کرے گا، اور جن امور سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، ان سے باز رہے گا۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اس شخص سے انسانیت کے خلاف کوئی امر سرزد نہ ہوگا، کسی کی جان پر زیادتی اور کسی کے مال پر ظلم نہیں کرے گا، اور کسی کے دین اور آبرو کو اس سے ایذاء نہ پہنچے گی۔(۲)

---

(۱) " ولو افتتح باللّٰہ قبل امامه لا يصير شارعا في صلاته لانه صار شارعا في صلاة نفسه قبل شروع الامام، البحر الرائق: ۱/ ۲۹۱. كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۶۹. الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: ماجدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۰. آداب الصلاة، فصل. ط: سعيد كراچي.

(۲)" اليك جملة من اعمال الصلاة، وآثارها في تهذيب النفوس: ...... ثانيا: القيام بين يدى اللّٰه تعالىٰ فالمصلي يقف ببدنه وروحه بين يدى خالقه مطرقا يناجيه، وهو اقرب اليه من حبل الوريد، يسمع منه ما يقول، ويعلم من قلبه ما ينوى، ولا ريب في ان من يفعل ذلك مرات كثيرة في اليوم والليلة، فان قلبه يتأثر بخالقه فيأتمر بما امره به وينتهي عما نهاه عنه، فلا ينتهك للناس حرمة، ولا يعتدى لهم على نفس ولا يظلمهم في مال، ولا يؤذيهم في دين او عرض، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة للجزيرى: ۱/ ۱۷۳، ۱۷۴ كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الباز مكة المكرمة.

اللہ کے سایہ میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سات آدمی اللہ تعالیٰ کے خاص سایہ میں ہونگے۔

(۱) انصاف کرنے والا امیر اور حاکم (۲) وہ جوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی جوانی خرچ کی (۳) وہ دو شخص جن کی آپس کی محبت محض اللہ کے لئے ہو، اور اس کی محبت میں دونوں جمع ہوتے ہوں، اور اس کی محبت میں دونوں علیحدہ ہوتے ہوں (۴) وہ نمازی جو نماز پڑھ کر مسجد سے نکلا لیکن دوسری نماز پڑھنے کے لئے اس کا دل مسجد میں لگا رہا، اور وقت پر نماز ادا کر لی (۵) اللہ کا ذکر کرنے والا جو تنہائی میں اللہ کو روتے ہوئے یاد کرتا ہو (۶) وہ نوجوان جس کو خوبصورت عورت برے کام کے لئے دعوت دے، اور وہ اس کو جواب دے کہ مجھے اللہ کو منہ دکھانا ہے (۷) جس نے اللہ کے واسطے کوئی خیرات اس طرح کی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔(۱)

اور سایہ میں رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو آخرت کی تکلیفوں سے محفوظ رکھیں گے اور اپنی خاص رحمت یعنی عرش کے نیچے اس کو جگہ دیں گے۔

”الینا“ کی جگہ ”علینا“ پڑھ لیا

اگر امام صاحب نے نماز پڑھاتے ہوئے ”الینا“ کی جگہ ”علینا“ پڑھا تو نماز

---

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: سبعة يظلهم الله فی ظله يوم لا ظل الا ظله، امام عادل وشاب نشأ فی عبادة الله، ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی يعود اليه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتیٰ لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، متفق عليه، مشكوٰة المصابيح: ۱/ ۶۸، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی۔

ہو جائے گی۔(۱)

امام آہستہ آواز سے قرأت کرے

امام کو ظہر،عصر کی تمام رکعتوں میں،اور مغرب اور عشاء کی اخیر رکعتوں میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

امام اونچی جگہ پر ہو

اگر امام اونچی جگہ پر ہے اور مقتدی نیچے تو اقتداء صحیح ہو جائے گی البتہ اگر امام ایک ہاتھ کی مقدار اونچی جگہ پر ہے،اور مقتدی ایک ہاتھ کی مقدار نیچی جگہ پر ہے تو نماز مکروہ ہوتی ہے،اور

---

(۱) ومنها الخطاء في التقديم والتأخير ان قدم كلمة او اخر ان لم تغير المعنى لا تفسد نحو ان قرأ "لهم فيها زفير و شهيق" وقدم الشهيق ، هكذا في الخلاصة، هندية: ۱/ ۸۰، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: رشيدية كوئته، ومنها ذكر كلمة مكان كلمة على وجه البدل ان كانت الكلمة التي قرأها مكان كلمة يقرب معناها وهي في القرآن لا تفسد صلاته نحو ان قرأ مكان العليم ، الحكيم ، الخ، هندية: ۱/ ۸۰، ط: رشيدية كوئته.

(۲) ويجهر الامام .... في الفجر واولى العشاء ين اداء وقضاء وجمعة و عيدين وتراويح ووتر بعدها......(ويسر في غيرها) وكان عليه الصلاة والسلام يجهر في الكل ثم تركه في الظهر والعصر لدفع اذى الكفار، الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۲ - ۵۳۳، (قوله ويسر في غيرها) وهو الثالثة من المغرب والاخريان من العشاء ، وكذا جميع ركعات الظهر والعصر، الخ،شامي: ۱/ ۵۳۳، فصل في القراءة ، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير،ص: ۲۹۶ ، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

اگر امام کی جگہ کی بلندی ایک ہاتھ کی مقدار سے کم ہے تو مکروہ نہیں ہے۔(۱)

امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اوراس نے سہو سجدہ کیا، اس کے بعد التحیات پڑھنے کی حالت میں کسی نے اقتداء کی، تو یہ اقتداء درست اور صحیح ہے۔ بعد میں اس کے ذمہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) (وانفراد الامام على الدكان) للنهي، وقدر الارتفاع بذراع، ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الاوجه، ذكره الكمال وغيره الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۶، (قوله للنهي) وهو ما اخرجه الحاكم انه صلى الله عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى الناس خلفه، وعللوه بانه تشبه باهل الكتاب فانهم يتخذون لا مامهم دكانا، بحر، وهذا التعليل يقتضي انها تنزيهية، والحديث يقتضي انها تحريمية، الخ، شامي: ۱/ ۶۴۶، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب اذا تردد الحكم بين سنة وبدعة كان ترك السنة اولىٰ، ط: سعيد كراچي.

روى الحاكم مرفوعا نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقوم الامام ويبقى الناس خلفه، الخ، طحطاوى على الدر المختار: ۱/ ۲۷۲، باب ما يفسد الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: دار الطباعة العامر، بولاق مصر.

اذا أم الرجل القوم فلا يقم في مكان ارفع من مقامهم او نحو ذلك، قال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدى، ابو داؤد: ۱/ ۹۸، باب الامام يقوم مكانا ارفع من مكان القوم، ط: مكتبه رحمانيه لاهور.

ويكره ايضا ان ينفرد الامام عن القوم في مكان اعلىٰ من مكان القوم اذا لم يكن بعض القوم معه لان فيه التشبه باهل الكتاب على ما تقدم انهم يخصون امامهم بالمكان المرتفع الخ، حلبى كبير، ص: ۳۶۱، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)(قوله سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده) بيان للاطلاق وشمل ايضا ما اذا سجد الامام واحدة ثم اقتدى به، قال في البحر: فانه يتابعه في الاخرىٰ ولا يقضي قضاء الاولىٰ كما لا يقضيهما ولو اقتدى به بعد ما سجدهما، شامي: ۲/ ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

وما اذا سجد سجدة واحدة ثم اقتدىٰ به فانه يتابعه في الاخرىٰ ولا يقضي الاولىٰ كما لا يقضيهما لو اقتدى به بعد ما سجد هما لانه حين دخل في تحريمة الامام كان النقص قد انجبر بالسجدتين او باحداهما ولا يعقل وجوب جابر من غير نقص، الخ، البحر: ۲/ ۹۹، باب سجود السهو، (قوله ويسهو امامه لا بسهوه،) ط: سعيد كراچي.

امام پہلی رکعت میں بیٹھ گیا

''پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امامت کا زیادہ مستحق

۱......جو آدمی نماز کے مسائل اچھی طرح جانتا ہے، اور نماز میں جس قدر قرأت کرنا مسنون ہے اتنی مقدار اسے یاد ہے، بظاہر متقی اور پرہیز گار ہے فاسق فاجر نہیں، تو یہ شخص سب سے زیادہ امامت کا مستحق ہے۔(۱)

۲......پھر وہ شخص جو قرآن مجید اچھا پڑھتا ہو، یعنی عمدہ آواز سے پڑھتا ہے اور قرأت تجوید کے قواعد کے موافق ہے۔

۳......پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔

۴......پھر وہ شخص جس کی عمر سب سے زیادہ ہو۔

۵......پھر وہ شخص جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔

۶......پھر وہ شخص جس کا لباس زیادہ عمدہ ہو۔

۷......پھر وہ شخص جس کا سر سب سے زیادہ بڑا ہو۔

۸......پھر وہ شخص جو مقیم ہو مسافر نہ ہو۔

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فسادا بشرط اجتنابه الفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض، وقيل واجب، وقيل سنة، الدر المختار، وتحته في الرد: (قوله وقيل سنة) قائله الزيلعي وهو ظاهر المبسوط كما في النهر، ومشىٰ عليه في الفتح، قال: ط: وهو الاظهر لان هذا التقديم على سبيل الاولوية فالانسب له مراعاة السنة، شامي: ۱/۵۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۹۹، كتاب الصلاة، فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۸۳، باب الامامة، الفصل الثالث في بيان من هو احق بالامامة، ط: رشيديه كوئٹة. البحر: ۱/۳۴۷، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

۹......پھر وہ شخص جو پیدائشی آزاد ہو۔

۱۰......پھر حدث اکبر اور حدث اصغر سے تیمم کرنے والوں میں سے حدث اصغر سے تیمم کرنے والا۔(۱)

۱۱......اگر کسی کے گھر میں جماعت کے ساتھ نماز ہو رہی ہے تو صاحب خانہ امامت کے لئے زیادہ مستحق ہے،اس کے بعد وہ شخص جس کو صاحب خانہ امام بنائے۔ہاں اگر صاحب خانہ بالکل جاہل ہے اور دوسرے لوگ مسائل سے واقف ہیں تو پھر دوسرے لوگ حقدار ہوں گے۔(۲)

---

(۱) " ثم الاحسن تلاوة و تجويد اللقراءة ، ثم الاورع اى الاكثر اتقاء للشبهات ... ثم الاسن اى الاقدم اسلاما فيقدم شاب على شيخ اسلم.. ثم الاحسن خلقا ،بالضم الفة ، بالناس ، ثم الاحسن وجها اى اكثر هم تهجدا.. ثم الانظف ثوبا ثم الاكبر راسا والاصغر عضوا ثم المقيم على المسافر ، ثم الحر الاصلى على العتيق ،ثم المتيمم عن حدث على المتيمم ،، وفي الرد : (قوله اى الاقدم اسلاما اقول: بل الظاهر ان المراد بالاسن الاكبر سنا كما هو في بعض روايات الحديث : فاكبرهم سنا . انتهى .الدر مع الشامي: ۱/۵۵۷، ۵۵۸. باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۳، ۸۴، كتاب الصلاة، باب الامامة ،الفصل الثالث ، ط: رشيدية كوئته، مراقي الفلاح مع الطحطاوى ،ص: ۲۹۹، ۳۰۱. فصل في بيان الاحق بالامامة، ط: قديمى ، البحر الرائق: ۱/۳۴۷-۳۴۸. باب الامامة،ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الدر " واعلم ان صاحب البيت و مثله امام المسجد اولى بالامامة، من غيره مطلقا الا ان يكون معه سلطان او قاضي فيقدم عليه لعموم ولا يتهما ..وفي الرد (قوله مطلقا) اى وان كان غيره من الحاضرين من هو اعلم واقرأ منه ، وفي التاتارخانية، : جماعة اضياف في دارتريد ان يتقدم احدهم ينبغي ان يتقدم المالك ، فان قدم واحدا منهم لعلمه وكبره فهو افضل، كتاب الصلاة، باب الامامة، : ۱/۵۵۹. ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۸۳،. باب الامامة، الفصل الثالث،ط: رشيديه كوئته، وفي المراقي :اذا اجتمع قوم ولم يكن بين الحاضرين صاحب منزل، اجتمعوا فيه، ولا فيهم ذو وظيفة وهو امام المحل ولا ذو سلطان كامير و وال وقاض فالاعلم باحكام الصلاة.. احق بالامامة،، وفي الطحطاوى: قوله: (ولا ذو سلطان) فهو اولىٰ من الجميع حتىٰ من ساكن المنزل وصاحب الوظيفة لان ولايته عامة، كتاب الصلاة، فصل في بيان الاحق بالامامة، ص: ۲۹۹، ط: قديمي كراچي.

۱۲......جس مسجد میں امام مقرر ہے، اس مسجد میں اس کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں، ہاں اگر وہ امام کسی دوسرے آدمی کو امام بنادے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

۱۳......اسلامی حکومت کی عدالت کے جج یا بادشاہ کے ہوتے ہوئے دوسرے لوگوں کو امامت کا استحقاق نہیں۔(۲)

امام تکبیر کب کہے

امام کے لئے "قد قامت الصلوٰة" کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی اجازت ہے، البتہ اقامت مکمل ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنا زیادہ بہتر ہے۔(۳)

امامت کی نیت

امامت کی نیت اس طرح کرے کہ میں ان تمام لوگوں کی امامت کر رہا ہوں جو میری اقتداء کریں، اور نیت زبان سے کرنا ضروری نہیں، دل میں یہ ارادہ کر لینا کافی ہے۔(۴)

(۱، ۲) ایضا

(۳) وفی الدر (ولها آداب) ... وشروع الامام فی الصلاة، مذقیل قد قامت الصلاة، ولو اخر حتیٰ أتمها لا بأس به اجماعا، وهو قول الثانی والثالثة، وهو اعدل المذاهب كما فی شرح المجمع لمصنفه وفی القهستانی معزیا للخلاصة انه الاصح، وفی الرد: (قوله انه الاصح) لان فیه محافظة علی فضیلة متابعة المؤذن واعانة له علی الشروع مع الامام، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ۱/ ۴۷۹، ط: سعید، مراقی الفلاح مع الطحطاوی، ص: ۲۷۸، ط: قدیمی کراچی. البحر: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۴) " النیة ارادة الدخول فی الصلاة والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی ... ولا عبرة للذکر باللسان فان فعله لتجتمع عزیمة قلبه فهو حسن ، هندیة: ۱/ ۶۵ ، کتاب الصلاة، الباب الرابع ، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیه کوئٹه ، البحر الرائق ، : ۱/ ۲۷۶، ۲۷۷، کتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

والامام ینوی صلاته فقط ولا یشترط لصحة الاقتداء نیة امامة المقتدی بل لنیل الثواب عنه اقتداء احد به قبله کما بحثه فی الاشباه ، الدر المختار مع الشامی: ۱/ ۴۲۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

امامت کے لئے نسب

☆......امامت کے لئے نسب کا لحاظ کرنا ضروری نہیں ،افضلیت کا لحاظ ہے نمازیوں میں جو افضل ہو وہ امامت کا حقدار ہے،تا کہ نماز صحیح اور کامل طور پر ادا ہو اور ثواب پورا پورا ملے اور نمازی زیادہ سے زیادہ نماز میں شریک ہوں، منتشر نہ ہوں،اور جماعت میں کمی نہ آئے۔(۱)

☆......اگر کسی کمتر قوم کا آدمی علم اور تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا ہے اور اس وجہ سے لوگ اس کا ادب اور احترام کرتے ہیں تو اس کی اقتداء میں نماز بلا کراہت درست ہے،البتہ اگر اس کے افعال ایسے ہیں کہ جن کی بناء پر وہ لوگوں کی نگاہوں میں ذلیل اور گرا ہوا ہے،تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے کیونکہ لوگ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے کو پسند نہیں کریں گے اور جماعت میں کمی آئے گی۔(۲)

امامت مکروہ ہے

نمازیوں کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر

---

(۱) والاحق بالامامة تقديما بل نصبا الاعلم باحكام الصلاة فقط صحة و فساداً بشرط اجتنابه للفواحش الظاهرة، وحفظه قدر فرض وقيل واجب ، وقيل سنة...... ثم الاشرف نسبا ...... الخ، الدر مع الرد: ۱/۵۵۷-۵۵۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. فكل من كان اكمل فهو افضل لان المقصود كثـــرة الجماعة ورغبة الناس فيه اكثر ، هندية: ۱/۸۳، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)(قوله وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع والاعمىٰ وولد الزنا) ...... واما الكراهة فمبنية على قلة رغبة الناس في الاقتداء بهؤلاء فيؤدى الى تقليل الجماعة المطلوب تكثيرها تكثيراً للاجر ...... وينبغي ان يكون كذلک فى العبد وولدالزنا اذا كان افضل القوم فلا كراهة اذا لم يكونا محتقرين بين الناس لعدم العلة للكراهة، البحر الرائق: ۱/۳۴۸-۳۴۹ ،كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، طحطاوى على المراقى،ص:۲۰۲، فصل فى بيان الاحق للامامة، ط: قديمى كراچي.

وہ شخص سب سے زیادہ امامت کا استحقاق رکھتا ہے یعنی اس آدمی میں امامت کے جتنے اوصاف ہیں کسی اور آدمی میں نہیں تو اس صورت میں ایسے آدمی کی امامت مکروہ نہیں۔ (۱)

امام تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

''تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام تیسرے سجدے میں چلا گیا

اگر امام بھولے سے تیسرے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اس کی اتباع نہ کریں (۲) البتہ امام پر سہو سجدہ واجب ہوگا، اور امام جب سہو سجدہ کرے گا تو مقتدیوں کے لئے بھی امام

---

(۱) فان اختلفوا اعتبر اکثر هم ، ولو قدموا غیر الاولیٰ أساؤا بلا اثم .... ولو ام قوما وهم له کارهو ن، ان الکراهة لفساد فيه او لا نهم احق بالامامة، منه کره له ذلک تحريما لحديث ابی داؤد: لا يقبل الله صـــلاة من تقدم قوما وهم له کارهون، وان هو احق لا والکراهة عليهم ،الدر المختار: ۱/۵۵۸۔ ۵۵۹، بباب الامامة، ط: سعيد کراچی .البحر: ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعيد کراچی .هندية: ۱/۸۶۔۸۷، کتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، ط: رشيديه کوئٹه، وفی الحديث عند ابی داود فی کتاب الصلاة، باب الرجل يؤم القوم وهم له کارهون: ۱/۹۵، ط: حقانيه ملتان.

وان کان هو احق بالامامة منهم ولا فساد فيه ، ومع هذا يکرهونه لا يکره له التقدم لان الجاهل والفاسق يکره العالم والصالح ، امداد الفتاح شرح مراقي الفلاح، ص: ۳۴۱، فصل في بيان الاحق بالامامة ، وترتيب الصفوف ، ط: صديقی پبليشرز کراچی. طحطاوی عل المراقي، ص: ۳۰۱، فصل في بيان الاحق بالامامة، ط:قديمي کراچی.وص: ۲۴۳،ط:مصطفیٰ البابی مصر.

(۲) " اربعة اشياء اذا فعلها الامام لا يتابعه القوم ،لو زاد سجدة او زاد علی اقوال الصحابة فی تکبيرات العيدين .. الخ. حلبی کبير، ص: ۴۵۴، فصل فی الامامة، ط: نعمانيه کوئٹه، هنديه: ۱/۹۰. کتاب الصـــــلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل السادس ، ط: رشيدية کوئٹه. شامي: ۱/۴۷۰ باب صفة الصلاة، مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد کراچی.

کی اتباع کرتے ہوئے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

امام دعا کب کرے

امام جس وقت فرض نماز سے فارغ ہو تو مقتدیوں کے ساتھ مل کر سب اکٹھے ایک ساتھ دعا مانگیں، پھر سنت اور نفل پڑھ کر دوبارہ اجتماعی دعا نہ کریں بلکہ انفرادی طور پر دعا کریں یا اپنے اپنے کاروبار میں چلے جائیں۔(۲)

واضح رہے کہ سنت اور نفل کے بعد امام اور مقتدیوں کا مل کر اجتماعی دعا کرنا قرآن وسنت سے ثابت نہیں، اس لئے امام یا مقتدی کو دوسری یا تیسری بار دعا کے لئے روکنا جائز نہیں۔(۳)

امام رکوع میں ہے

''بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)" ولا يجب السجود الا بترک واجب او تأخيره او تأخير ركن او تقديمه او تكراره "...... "سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود" هندية: ۱/۱۲۶، ۱۲۸، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، رد المحتار، باب سجود السهو، ۲/۸۰، ۸۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۹۲، ۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲،۳) " ويغتنم الدعاء بعد المكتوبة، وقبل السنة على ماروى عن البقالي من انه قال: الافضل ان يشتغل بالدعاء ثم بالسنة،..... وهو المشهور، المعمول به في زماننا كما لا يخفىٰ فانه مستجاب بالحديث. الكوكب الدرى، ابواب الدعوات، (قال ربكم ادعوني)ص: ۲۹۱، ط: المكتبة اليحيوية، سهارنپور.

" ورحم اللّٰه طائفة من المبتدعة في بعض اقطار الهند حيث واظبوا على ان الامام ومن معه يقومون بعد المكتوبة بعد قراء تهم : اللّٰهم انت السلام ومنک السلام الخ،" ثم اذا فرغوا من فعل السنن والنوافل يدعوا الامام عقب الفاتحة جهرا بدعاء مرة ثانية، والمقتدون يؤمنون على ذلک، وقد جرى العمل منهم بذلک على سبيل الالتزام والدوام حتىٰ ان بعض العوام اعتقدوا ان الدعاء بعد السنن والنوافل باجتماع الامام والمامومين ضرورى واجب...ومن لم يرض بذلک يعزلونه عن الامامة ويطعنونه، ولا يصلون خلف من لا يصنع بمثل صنيعهم وايم اللّٰه! ان هٰذا امر محدث في الدين،" اعلاء السنن، كتاب الصلاة، باب الانحراف بعد السلام وكيفيته وسنية الدعاء والذكر بعد الصلاة، :۳/۱۶۷، ط: ادارة القرآن كراچي.

امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر امام رکوع میں ہے تو اس وقت آنے والے آدمی کو چاہیئے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کر اگر موقعہ ہے تو تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ باندھ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر موقعہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہہ کر پھر دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے یہ مسنون طریقہ ہے، (۱) لیکن اگر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر دوسری تکبیر کہے بغیر رکوع میں چلا گیا، اور امام کے ساتھ شریک ہو گیا، تو وہ رکعت اس کو مل گئی، اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی۔ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

امام سلام پھیرتے وقت

☆ ...... امام سلام پھیرتے وقت "**السلام علیکم و رحمة الله**" بلند آواز سے کہے۔ (۳)

☆ ...... اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت سے پست اور آہستہ ہو۔ (۴)

---

(۱) "ادرک امامہ راکعا یحرم قائما و کبر یأتی بالثناء وتکبیرات العید قائما ان غلب علی ظنه انه یدرک الامام فی الرکوع وان خشی ان یفوته الرکوع یرکع ولا یأتی بالتکبیرات و کبر فی رکوعه" هندیة: ۱/ ۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة. ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) " ومدرک الامام فی الرکوع لا یحتاج الی تکبیرتین خلافا لبعضهم ولو نویٰ بتلک التکبیرة الواحدة الرکوع لا الافتتاح جاز ولغت نیته،" فتح القدیر : ۱/ ۴۲۰، کتاب الصلاة، باب ادراک الفریضه، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر الرائق : ۲/ ۷۶، باب ادراک الفریضة ، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۲۰، کتاب الصلاة، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳، ۴) والسنة للامام فی السلام ان یکون التسلیمة الثانیة اخفض ای اسفل من التسلیمة الاولیٰ من حیث الصوت وهذا ابناء علی ان السنة فی حقه الجهر فی اذکار الانتقالات جمیعها لاجل الاعلام بانتقاله من حال الی حال فکذا یسن له الجهر بالتسلیم الا ان التسلیمة الاولیٰ للانتقال فلا بد من تمام الجهر بها کسائر اذکار الانتقالات بخلاف الثانیة فانها للتسویة، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵ ـ ۲۹۶، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة ط: نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/ ۷۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیاتها ، ط: رشیدیه کوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۵۲۶، کتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق ،کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة : ۱/ ۳۳۲، ط: سعید کراچی.

☆......امام سلام پھیرتے وقت اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرے، خواہ مرد ہو یا عورت یا لڑکے یا مخنث اور ''کراماً کاتبین'' وغیرہ فرشتوں کی بھی نیت کرے۔(۱)

امام سلام کے بعد کس طرف منہ کر کے بیٹھے

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر، عصر ان میں امام کو اختیار ہے، خواہ دائیں طرف (۲) منہ کر کے بیٹھے یا بائیں طرف، حدیث شریف سے دونوں صورتیں ثابت ہیں، (۳) البتہ امام جہت بدلتا رہے، کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف منہ

---

(۱) وفي الدر المختار: (وينوى) الامام بخطابه (السلام على من في يمينه و يساره) ممن معه في صلاته، ولو جنا او نساء اما سلام التشهد فيعم لعدم الخطاب (والحفظة فيهما) بلانية عدد وفي الرد: لو حضر خناثىٰ او صبيان نواهم ايضا، حلية و بحر، الدر مع الرد، كتاب الصلاة، آداب الصلاة: ۱/۵۲۶ ـ ۵۲۷، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة: ۱/۳۳۳، ط: سعيد كراچي. وفي مراقي الفلاح: ويسن نية الامام الرجال والنساء والصبيان والخناثىٰ والملائكة، الحفظة، كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ص: ۲۷۴، ط: قديمي كراچي.

(۲)" ان الامام مخير بعد الفراغ من التطوع او المكتوبة اذا لم يكن بعدها تطوع ان شاء انحرف عن يمينه وان شاء عن يساره وان شاء ذهب الى حوائجه وان شاء استقبل الناس بوجهه، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، كتاب الصلاة، فصل في صفة الاذكار، ص: ۳۱۴، ط: قديمي كراچي. وص: ۲۵۴. ط: مصطفىٰ البابي مصر، البحر الرائق، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة: ۱/۳۳۵، ط: سعيد كراچي. رد المحتار: ۱/۵۳۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذ أراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية الآتية.

کر کے بیٹھے تا کہ عوام کسی ایک جہت کو لازم اور ضروری نہ سمجھیں۔(۱)

☆......اور امام دائیں یا بائیں جانب منہ کر کے بیٹھ کر اس میں تسبیح فاطمی پڑھے(۲) اور ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھے کہ جن لوگوں کی رکعت رہ گئی وہ اپنی نماز کو کس انداز سے ادا کر رہے ہیں، اگر مسنون طریقہ سے ادا کر رہے ہیں تو بہتر، ورنہ ان لوگوں کی نمازوں کی اصلاح کرے، اور یہ بھی دیکھے کہ محلّہ کے کون سے آدمی جماعت کی نماز میں حاضر نہیں، اور حاضر نہ ہونے کا سبب کیا ہے؟ کیونکہ امام محلّہ کا سربراہ اور ذمہ دار بھی ہوتا ہے، اس طرح عمل کرنے سے لوگوں میں امام کی محبت پیدا ہوگی اور جماعت میں

---

(۱) عن عبد اللّٰہ قال: " لا یجعلن احدکم للشیطان من نفسه جزأ لا یریٰ الا ان حقا علیه ان لا ینصرف الا عن یمینه ،اکثر ما رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ینصرف عن شماله ، وعن السدی قال: سألت انسا کیف انصرف اذا صلیت عن یمینی او عن یساری؟قال:اما انا فاکثر ما رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ینصرف عن یمینه"الصحیح لمسلم: ۱/۲۴۷ کتاب صلاة المسافرین، باب جواز الانصرف من الصلاة عن الیمین والشمال، ط: قدیمی کراچی. قال النووی : وجه الجمع بینهما ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یفعل تارة هذا ،وتارة هذا فاخبر کل واحد بما اعتقد انه الاکثر فیما یعلمه فدل علی جوازهما ولا کراهة فی واحد منهما الخ. الصحیح لمسلم مع شرحه للنووی: ۱/۲۴۷ ،کتاب صلاة المسافرین، باب جواز الانصراف من الصلاة عن الیمین والشمال ط: قدیمی کراچی. طحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۵۴ ، فصل فی صفة الاذکار ، ط: مصطفی البابی الحلبی مصر.

(۲) " وفی نور الایضاح : " ویستحب للامام بعد سلامه .. وان یستقبل بعده الناس.. ویسبحون اللّٰه ثلاثا وثلاثین ویحمدونه کذلک ویکبرونه کذلک ثم یقولون: " لاالٰه الا اللّٰه وحده لا شریک له له الملک وله الحمد ، وهو علی کل شئی قدیر ،" وتحته فی امداد الفتاح: (و) یستحب (ان یستقبل بعده) ای : بعد التطوع ان کان ، وکذا اذ الم یکن تطوع بعد الفرض یستقبل الناس بوجهه ان شاء .. وان شاء الامام انحرف عن یساره.. وان شاء انحرف عن یمینه الخ. کتاب الصلاة، مطلب فیما یستحب للامام بعد سلامه،ص: ۳۵۴،۳۵۵، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، طحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۲۵۵ ، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

حاضر رہیں گے۔(۱)

امام سہو سجدہ کرنا بھول گیا

''سجدہ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام سے پہلے رکن ادا کرنا

☆......اگر مقتدی امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر لے اور امام اس کو اس رکن میں کرتے ہوئے نہ پائے تو مقتدی کی نماز درست نہیں ہوگی، مثلاً امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی رکوع میں چلا گیا اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے مقتدی نے سر اٹھالیا، پھر اس رکوع کو اس نے دوبارہ نہ امام کے ساتھ ادا کیا، اور نہ اس کے بعد، اور امام کے ساتھ سلام پھیر دیا تو اس صورت میں مقتدی کی نماز نہیں ہوگی، اس پر ضروری ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

☆......امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے اور مقتدی نے دو سجدے کر لئے، تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے کا اعادہ واجب ہے، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ومن حكمة مشروعيتها قيام نظام الالفة بين المصلين والتعلم من العالم ،طحطاوى على مراقى الفلاح. ص: ۲۳۲، باب الامامة ط: مصطفىٰ البابى مصر، لان الامام هو المتبع، شامى: ۱/ ۵۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

والحكمة فى استقبال المأمومين ان يعلمهم ما كانوا يحتاجون اليه، عمدة القارى: ۵/ ۲۰۸، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم ، ط: مصطفىٰ البابى مصر،...... عن ابيه قال شهدت مع النبى صلى الله عليه وسلم حجته، فصليت معه صلاة الصبح فى مسجد الخيف، فلما قضى صلواته انحرف فاذاً هو برجلين فى أخرىٰ القوم لم يصليه معه، فقال: علىّ بهما ترعد فرائصهما ، فقال : ما منعكما ان تصلى معنا؟ فقال: يا رسول الله! انا كنا قد صلينا فى رحالنا ، قال: فلا تفعلا اذا صليتما فى رحالكما ثم اتيتما مسجد جماعة فصليا معهم، فانها لكما نافلة، ترمذى: ۱/ ۵۳، ابواب الصلاة، باب ما جاء فى الجماعة فى مسجد قد صلىٰ فيه مرة ، ط: سعيد كراچى.

(۲) فلو لم يركع اصلا او ركع ورفع قبل ان يركع امامه ولم يعده معه او بعده بطلت صلاته، رد المحتار، كتاب الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام: ۱/ ۴۷۱، ط: سعيد كراچى. وفيه ايضا ،كتاب الصلاة،مطلب فى اطالة الركوع للجائى: ۱/ ۴۹۵،۴۹۶، ط: سعيد كراچى.

(۳) تخریج ''عنوان امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا'' اور'' امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا'' کے تحت دیکھیں۔

امام سے پہلے سلام پھیرنا

اگر کسی مقتدی نے امام سے پہلے سلام پھیر دیا، اس کے بعد امام نے سلام پھیرا تو مقتدی کی نماز ہوگئی، مگر مقتدی کے لئے ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور نماز کا اعادہ واجب نہیں، البتہ سہواً یا عذر یا وضو ٹوٹ جانے کا خوف یا کسی سخت مجبوری کی وجہ سے سلام پھیر دیا تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

امام سے پہلے کسی رکن کا ادا کرنا

☆......اگر جماعت کی نماز میں مقتدی نے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرلیا، مثلاً امام سے پہلے رکوع میں جا کر امام کے اٹھنے سے پہلے اٹھ گیا، پھر امام کے ساتھ یا اس کے بعد اس رکن کو دوبارہ ادا نہیں کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی نہیں پھیرا، تو اس مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، خواہ اس رکن کو پہلے ادا کرنا قصد اور ارادہ سے ہو یا بھولے سے، دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(۲)

☆......اور اگر مقتدی نے اسی رکن کو امام کے ساتھ یا اس کے بعد دوبارہ ادا کیا، اور امام کے ساتھ سلام بھی پھیرا تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) (قولہ ولو اتمہ قبل امامہ جاز وکرہ) ای لو اتم المؤتم التشهد ،بان اسرع فیہ وفرغ منہ قبل اتمام امامہ فاتیٰ بما یخرجہ من الصلاۃ کسلام او کلام او قیام جاز: ای صحت صلاتہ لحصولہ بعد تمام الارکان لان الامام وان لم یکن اتم التشهد لکنہ قعد قدرہ ، لان المفروض من القعدۃ قدر أسرع ما یکون من قراءۃ التشهد وقد حصل، وانما کرہ للمؤتم ذلک لترکہ متابعۃ الامام بلاعذر ، فلو بہ کخوف حدث او خروج وقت جمعۃ او مرور مار بین یدیہ فلا کراھۃ ." ردالمحتار : ۱/ ۵۲۵ . کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ط: سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح،ص: ۲۷۶، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان سننها،ط: قدیمی کراچی.

(۲) "... نعم تکون المتابعۃ فرضا، بمعنی ان یأتی بالفرض مع امامہ او بعدہ، کما لو رکع امامہ فرکع معہ مقارنا او معاقبا وشارکہ فیہ او بعد ما رفع منہ ، فلو لم یرکع اصلا او رکع ورفع قبل ان یرکع امامہ ولم یعدہ معہ او بعدہ بطلت صلاتہ، رد المحتار : ۱/ ۴۷۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ .مطلب مهم فی تحقیق متابعۃ الامام، ط: سعید کراچی.

(۳)ایضا.

امام سے پہلے کوئی رکن ادا کرنا

اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے کوئی رکن ادا کر کے فارغ ہوگیا، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع کر کے کھڑا ہوگیا اس کے بعد امام رکوع میں گیا، اور مقتدی نے دوبارہ امام کے ساتھ رکوع میں شرکت نہیں کی تو مقتدی کی نماز فاسد ہوگئی، مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

امام سے پہلے کوئی فعل کرنا

مقتدی کو اپنے امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا مکروہ تحریمی ہے، مثلاً امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جانا، اور اٹھنا مکروہ تحریمی ہے، اس سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) ''امام سے پہلے رکن ادا کرنا'' عنوان کی تخریج ۳ کو دیکھیں۔

(۲) ویکرہ للمأموم ان یسبق الامام بالرکوع أو السجود وان یرفع راسہ فیھما قبل الامام ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع، الفصل الثانی: ۱/۱۰۷ . ط: رشیدیہ کوئٹہ. وفی الدر المختار: "واعلم انہ مما یتنی علی لزوم المتابعۃ فی الارکان انہ لو رفع الامام راسہ من الرکوع او السجود قبل ان یتم المأموم والتسبیحات الثلاث وجب متابعتہ وکذا عکسہ فیعود." وفی الرد: (قولہ وکذا عکسہ) وھو ان یرفع المأموم راسہ من الرکوع او السجود قبل ان یتم الامام التسبیحات.

(قولہ فیعود) ای المقتدی لوجوب متابعتہ لامامہ فی اکمال الرکوع وکراھۃ مسابقتہ لہ، فلو لم یعد ارتکب کراھۃ التحریم، شامی: ۱/۴۹۵، ۴۹۴، کتاب الصلاۃ، مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. وفی الرد ایضا: "الخامس: ان یأتی بھما قبلہ ویدرکہ الامام فیھما، وھو جائز لکنہ مکروہ" شامی: ۱/۵۹۵. کتاب الصلاۃ، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بھما مع الامام او قبلہ او بعدہ، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح، فصل فی بیان واجب الصلاۃ، ص: ۲۵۵ و ۲۷۲، ط: قدیمی کراچی.

امام سے رکوع یا سجدہ میں سبقت کرنا

☆......مقتدی کے لئے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ میں جانا مکروہ ہے، اس لئے امام کے بعد رکوع سجدہ میں جائیں امام سے پہلے نہیں۔(۱)

☆......اگر مقتدی نے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ وغیرہ کرلیا اور امام نے اب تک رکوع یا سجدہ نہیں کیا، اور اس مقتدی نے امام کے ساتھ دوبارہ رکوع یا سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

امام سے ناراضگی

اگر امام کا کوئی قصور نہیں تو نمازیوں کی ناراضگی کا اثر نماز میں کچھ نہیں ہوگا، امام کی نماز بلاکراہت درست ہو جائے گی، اور ناراضگی کی وجہ سے نمازی حضرات گنہگار ہوں گے۔

اور اگر امام قصوروار ہے، اور اس وجہ سے نمازی حضرات ناخوش ہیں تو اس کی امامت مکروہ ہے۔(۳)

امام صف سیدھی کرائے

جماعت کی نماز شروع کرنے سے پہلے امام صفیں سیدھی کرائے یعنی صف میں لوگوں کو آگے پیچھے کھڑے ہونے سے منع کرے، سب کو برابر اور مل مل کے کھڑے ہونے کا حکم دے، اور یہ اعلان کرے کہ ”صفیں سیدھی فرمالیں اور مل مل کے کھڑے ہوجائیں اور درمیان میں خالی جگہ نہ چھوڑیں“ (۴) البتہ مخنثوں کی صف میں ہر دو مخنث کے درمیان ایک

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) تخریج عنوان ”امامت مکروہ ہے“ کے تحت دیکھیں۔

(۴) ” وفي الدر :(ویصف ای یصفهم الامام بأن یأمرهم الامام بذلک ، قال الشمني : وینبغي ان یامرهم بان یتراصوا ویسدو الخلل ویسووا مناکبهم ، کتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/۵۶۸، ط: سعید کراچي. البحر: ۱/۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچي. امداد الفتاح، شرح مراقي الفلاح، کتاب الصلاة ، فصل في بیان الاحق بالامامة وترتیب الصفوف ،ص:۳۲۷، ط: صدیقي

آدمی کے کھڑے ہونے کے برابر جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، کیونکہ ہر مخنث میں مرد اور عورت دونوں کا احتمال ہے، لہٰذا مل کر کھڑے ہونے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (۱)

امام فوت ہو گیا

''فوت ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد اٹھ گیا

اگر امام قعدۂ اخیرہ کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا، تو مقتدی امام کی اتباع نہ کریں بلکہ بیٹھ کر لقمہ دے کر اس کے لوٹنے کا انتظار کریں، اگر پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے پہلے واپس بیٹھ گیا تو اس کے ساتھ سجدۂ سہو کر کے سلام پھیر دیں، ورنہ مقتدی خود ہی سلام پھیر کر نماز ختم کر دیں۔ (۲)

امام قعدۂ اخیرہ کے بعد کھڑا ہو گیا، مسبوق نے اس کا اتباع کیا

اگر امام آخری قعدہ کے بعد بھول سے کھڑا ہو گیا، اس کے ساتھ مسبوق بھی کھڑا ہو گیا، تو مسبوق کی نماز فاسد ہو گئی، اس پر لازم تھا کہ بیٹھا رہتا اور امام کے لوٹنے کا انتظار

= پبلیشرز کراچی۔

(۱) اطلقوا فی اصطفاف الخنائیٰ ولم یشترطها عدم المحاذاة ...... وهو مستلزم فساد صلاته بمحاذاة مثله وبتأخره خلف مثله لاحتمال انوثة المتقدم والمحاذی .... فیشترط ان یکون الخنائیٰ صفا واحداً بین کل اثنین فرجة،او حائل لیمنع المحاذاة، امداد الفتاح، کتاب الصلاة، فصـــــل فی بیان الاحق بالامامة و ترتیب الصفوف ،ص: ۳۴۹، ط: صدیقی پبلشرز کراچی، رد المحتار : ۱/ ۵۷۱، کتاب الصلاة باب الامامة، ط: سعید کراچی۔

(۲) (اربعة اشیاء اذا فعلها الامام لا یتابعه القوم)...... اوقام الی الخامسة ساهیا فانه لا یتابع فی ذلک ، ثم فی القیام الی الخامسة ان کان قعد علی الرابعة ینتظر المقتدی قاعدا فان عاد سلم من غیر اعادة التشهد وسلم المقتدی معه وان قید الخامسة بالسجدة سلم المقتدی وحده، حلبی کبیر،ص: ۴۵۴، فصل فی الامامة، الثامن فیما یتابع المقتدی فیه الامام وما لا یتابعه فیه، ط: نعمانیه ،رد المحتار :۲/ ۱۲ ، باب الوتر والنوافل .ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۹۰. الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: رشیدیة کوئٹه.

کرتا،اور امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑا ہو جاتا۔(۱)

امام قعدۂ اولیٰ چھوڑ کر اٹھ گیا

اگر امام نے بھول کر قعدۂ اولیٰ چھوڑ دیا،اور سیدھا کھڑا ہوگیا،تو مقتدیوں پر بھی امام کی اتباع کرتے ہوئے تشہد چھوڑ کر کھڑا ہونا لازم ہوگا۔(۲)

امام کا اقامت کہنا

بہتر یہ ہے کہ اذان اور اقامت ایک ہی شخص کہے،اور امامت کوئی دوسرا شخص کرائے،لیکن ضرورت کے وقت امام کے لئے اقامت کہنا صحیح ہے،مثلاً حاضرین میں سے کسی کو اقامت کہنا نہیں آتی تو امام اقامت کہہ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) فی الدر المختار: ولو قام امامه لخامسة فتابعه ، ان بعد القعود تفسد والا لا حتیٰ يقيد الخامسة بسجدة. وتحته في الرد : (قوله ان بعد القعود) ای قعود الامام القعدة الاخيرة، (قوله تفسد) ای صلاة المسبوق لانه اقتداء فی موضع الانفراد ، ولان اقتداء المسبوق بغيره مفسد كما مر (قوله والا) ای وان لم يقعد وتابعه المسبوق لا تفسد صلاته، شامي: ۱/ ۵۹۹. كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراچي.

(۲) "خمسة اشياء اذا ترك الامام ترك المقتدى ايضاوتابع تكبيرات العيدين والقعدة الاولیٰ . الخ.، هندية: ۱/ ۹۰،كتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة ،الفصل السادس فيما يتابع الامام وما لا يتابعه. ط: رشيدية كوئٹه.وفي الرد:" تجب متابعته للامام في الواجبات فعلا،وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام فی الفعل كتركه القنوت او تكبيرات العيد او القعدة الاولیٰ او سجود السهو اوالتسلاوةفيتركه المؤتم ايضاً، شامي: ۱/ ۴۷۰،كتاب الصلاة ،مطلب مهم فی تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچي.

(۳) وان لم يكن لمسجد منزله مؤذن فانه يؤذن ويصلي وان كان هناك واحد فانه كا ن لايحضر احد كيف يصنع المؤذن ؟ قال: يؤذن ويقيم ويصلي وحده.خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۲۲۸. كتاب الصلاة، الفصل السادس والعشرون في المسجد وما يتصل به ،ط: امجد اكيڈمی لاهور.

امام کا اوپر کی منزل میں کھڑا ہونا

اگر ایک مسجد میں ایک سے زائد منزل ہیں، اور امام بیچ کی منزل میں کھڑا ہوتا ہے اور نیچے اور اوپر کی منزل میں مقتدی اقتداء کر کے نماز پڑھتے ہیں، تو اقتداء تو صحیح ہو جائے گی مگر امام کو نچلی منزل میں کھڑا ہونا چاہئے، بلا ضرورت بالائی منزل یا درمیانی منزل پر کھڑا ہونا مناسب نہیں کیونکہ یہ مسجد کی اصل وضع اور امامت کے متوارث تعامل کے خلاف ہے۔(۱)

امام کا فر تھا

اگر کوئی شخص ایک عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب قرائن سے معلوم ہوا کہ وہ کافر ہے، مگر وہ خود کافر ہونے کا اقرار نہیں کرتا بلکہ خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر لوگوں کو اس کی بات پر اعتماد نہیں، بلکہ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ یہ خود اپنے آپ کو نفاق کی وجہ سے مسلمان ظاہر کرتا ہے، تو ایسی صورت میں اس کی اقتداء میں جو نمازیں ادا کی گئی ہیں ان کا اعادہ کرنا فرض ہوگا۔(۲)

---

(۱)وانفراد الامام علی الدکان للنهي ، وقدر الارتفاع بذراع ،ولا بأس بما دونه، وقيل ما يقع به الامتياز وهو الأوجه، ذكره الكمال وغيره، (قوله للنهي) وهو ما اخرجه الحاكم " انه صلى الله عليه وسلم نهى ان يقوم الامام فوق ويبقى القوم خلفه وعللوه بانه تشبه باهل الكتاب ،فانهم يتخذون لامامهم دكانا. الدر مع الرد : ١/ ٦٤٦. كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/ ١٠٨ ، كتاب الصلاة،الباب السابع، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره ،ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ٢/ ٢٦. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(٢) في الدر المختار : واذ اظهر حدث امامه وكذا كل مفسد في رأي مقتد بطلت فيلزم إعادتها لتضمنهاصلاة المؤتم صحة وفساداً .وفي الرد:(قوله وإذا ظهر حدث امامه) أي بشهادة الشهود أنه أحدث وصلىٰ قبل أن يتوضأ. (قوله وكذا كل مفسد في رأي مقتد) اشار إلى أن الحدث ليس بقيد ، فلو قال المصنف كما في النهر : ولو ظهر أن بامامه ما يمنع صحة الصلاة لكان أولىٰ ، ليشمل ما لو أخل بشرط أو ركن ، وإلى أن العبرة برأي المقتدي حتىٰ لو علم من إمامه مايعتقد

امام کا وسط محراب سے ہٹ کر کھڑا ہونا

محراب سے مقصود یہ کہ امام صف کے ٹھیک بیچ میں کھڑا ہو، اور یہ سنت ہے، اگر محراب صحیح طور پر صف کے درمیان میں ہے تو محراب کے عین درمیان کو چھوڑ کر دائیں یا بائیں جانب ہٹ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو معاف ہے۔(۱)

امام کو جس حالت میں پائے شریک ہو جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے دوران مسجد میں آئے تو امام جس حالت میں بھی ہو اسی میں شامل ہو جائے، بلاوجہ تاخیر کرنا گناہ ہے، امام سجدہ میں ہے تو سجدہ میں جلسہ میں ہے تو جلسہ میں اور اگر قعدہ میں ہے تو قعدہ میں شریک ہو جائے قیام کا انتظار نہ کرے۔(۲)

= أنـه مانع والإمام خلافه أعاد.....(قوله بطلت ای تبین انها لم تنعقد ان كان الحدث سابقا علی تكبيرة الامام او مقارنا لتكبيرة المقتدی او سابقا عليها بعد تكبيرة الامام ..(قوله فيلزم اعادتها) المراد بالاعادة الاتيان بالفرض .رد المحتار : ۱/ ۵۹۱. كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچی. النهر الفائق: ۱/ ۲۵۵. باب الامامة، ط: قديمی كراچی.

(۱)" (قوله ويقف وسطا) قال في المعراج : وفي مبسوط بكر : السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام في احد جانبي الصف يكره ... يفهم من قوله اوالیٰ سارية كراهة قيام الامام في غير المحراب ، ويؤيده قوله قبله السنة ان يقوم في المحراب ، وكذا قوله في موضع آخر: السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، الا ترىٰ ان المحاريب ما نصبت الاوسط المساجد وهي قد عيّنت لمقام الامام ،آه. رد المحتار: ۱/ ۵۶۸. باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب ،ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/ ۸۹. كتاب الصلاة،الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) في مراقي الفلاح: ومن حضر وكان الامام في صلاة الفرض اقتدى به ولا يشتغل عنه بالسنة في المسجد ... واذا وجد الامام ساجدا تجب مشاركته فيه فيخر ساجداً وان لم يحسب له من صلاته. وتحته في الطحطاوی : ظاهر عبارته الوجوب وان قصد الركوع ففاته ، ويؤيده حديث ابی داؤد عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم " اذاجئتم الى الصلاة،ونحن سجود فاسجدوا،ولا تعدوه شيئا،ومن ادرک الركوع فقد ادرک الركعة،آه.

امام کی تلاوت اور جدید سائنس

امام جب تلاوت کرتا ہے اور مقتدی دھیان کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ سنتے ہیں تو اس پڑھنے اور سننے کے عمل کے درمیان ایک خاص قسم کی لہریں (Rays) پیدا ہوتی ہیں۔ تو یہ لہریں دونوں کے درمیان انوارات منتقل کرتی ہیں۔ اگر ان میں امام کی برقی قوت (Potential Power) تیز اور زیادہ ہوتی ہے تو وہ مقتدیوں میں منتقل ہو جاتی ہے اور اگر برقی قوت مقتدیوں کی زیادہ قوی ہوتی ہے تو امام میں منتقل ہوتی ہے۔

ماہر روحانیات لیڈ بیٹر لکھتا ہے کہ ''ہر لفظ ایک یونٹ ہے اس سے ایک تیز روشنی نکلتی ہے جو مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہے۔ قرآن سے نکلا ہوا لفظ مثبت ہوتا ہے اور مقتدیوں پر جب یہ مثبت اثرات (لہریں) پڑیں گی تو ان کے اندر سے بے شمار امراض ختم ہونگے۔ (بحوالہ ''من کی دنیا'' ڈاکٹر غلام جیلانی برق)

☆......خون کے سرخ ذرات تحقیق کے مطابق غیر مرئی (Invisible) اثرات سے لوٹتے رہتے ہیں اور اس کے ٹوٹنے کے عوامل بڑھتے جائیں تو پھر بلڈ کینسر (Blood Cancer) کے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور نماز میں تلاوت کی لہریں اس مرض سے بہت محفوظ رکھتی ہیں الا ماشاء اللہ۔

= وعبارة الشرح يجب على المقتدى اذا فاته الركوع متابعة الامام في السجود، وان لم يحسب له من الصلاة الخ......... مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۴۵۱۔ ۴۵۶، كتاب الصلاة ،باب ادراك الفريضة، ط: قديمي، والحديث اخرجه ابو داود في " الصلاة" باب الرجل يدرك الامام ساجداً كيف يصنع ؟ : ۱/ ۱۳۷. ط: رحمانيه لاهور، وروى الترمذي في ابواب السفر، باب ما ذكر في الرجل يدرك الامام ساجداً كيف يصنع : ۱/ ۱۳۰. ط: قديمي كراچي، : عن علي و معاذ بن جبل قالا : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا اتى احدكم الصلاة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام.

☆.....نفسیاتی امراض (Pcshylogical Diseases) فی زمانہ انسان کے لئے وبال جان ہیں اور ان سے بچاؤ صرف اور صرف یہی ہے کہ ایسی لہروں کو اپنے اندر منتقل کیا جائے۔

☆..... حتیٰ کہ ڈیپریشن (Depression)، بے چینی (Anxiety) جیسے امراض اس محفل نماز سے ختم ہو جاتے ہیں اور اگر دھیان خشوع وخضوع زیادہ ہو تو ان امراض کا بالکل خاتمہ ہو جاتا ہے ورنہ عام نمازی کے لئے یہ مرض کم ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ خودکشی کے رجحانات ذہنی سطح سے کم ہو کر ڈھل جاتے ہیں۔.....(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۵۲/۱)

امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے

اگر امام پر بھول جانے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا ہے، تو مقتدی پر بھی اقتداء کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی

''مقتدی نے امام کے پیچھے التحیات نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے پیچھے واجب رہ گیا

''واجب رہ گیا امام کے پیچھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے ساتھ رکوع رہ گیا

☆.....اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا رکوع رہ گیا، یعنی امام نے رکوع کر لیا اور کسی مغالطہ کی وجہ سے مقتدی کا رکوع رہ گیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت یاد آئے فوراً رکوع

---

(۱) "سهو الامام يوجب عليه وعلى من خلفه السجود." هندية: ۱۲۸/۱ كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۸۲/۲. كتاب الصلاة، باب سجود السهو ط: سعيد كراچي. حلبي كبير. ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه.

کر کے امام کے ساتھ ہو جائے، اور اس صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر وہ رکوع یاد آتے ہی اس وقت نہیں کیا، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد رکوع کر کے پھر سہو سجدہ خود کرے، اور باقی نماز التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر خود سلام پھیر کر مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا

☆......اگر امام کے پیچھے نماز میں کسی کا سجدہ رہ گیا، یعنی امام نے سجدہ کر لیا، اور کسی غلط فہمی یا کسی اور وجہ سے مقتدی نے سجدہ نہیں کیا، تو اسے چاہیئے کہ جس وقت معلوم ہو جائے یا یاد آجائے فوراً سجدہ کر کے امام کے ساتھ ہو جائے اور اس صورت میں سہو سجدہ

(۱، ۲، ۳) " وفي البحر: وحكمه انه يبدأ بقضاء ما فاته بالعذر ثم يتابع الامام ان لم يفرغ وهذا واجب لا شرط ، حتىٰ لو عكس يصح ، فلو نام في الثالثة واستيقظ في الرابعة ، فانه ياتي بالثالثة بلا قراءة، فاذا فرغ منها صلى مع الامام الرابعة وان فرغ منها الامام صلاها وحده بلا قراءة ايضاً، فلو تابع الامام ثم قضى الثالثة بعد سلام الامام صح واثم ،آه، رد المحتار : ۱/۵۹۵، كتاب الصلاة، باب الامامة ،مطلب في احكام المسبوق والمدرك واللاحق. ط: سعيد كراچي.
وفي الدر: ورعاية الترتيب بين القراءة والركوع وفيما يتكرر في كل ركعة كالسجدة او في كل الصلاة، كعدد ركعاتها حتىٰ لو نسي سجدة من الاولىٰ قضاها ولو بعد السلام قبل الكلام لكنه يتشهد ثم يسجد للسهو ثم يتشهد ،وفي الرد :(قوله كالسجدة) قال في شرح المنية:حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو، فقط، الدر مع الرد : ۱/۴۶۱، ۴۶۳ كتاب الصلاة، مطلب في واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.
ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها ، هندية: ۱/۱۲۷ ، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته.

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر سجدہ کے بارے میں یاد آتے ہی اس وقت سجدہ نہیں کیا، تو امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ کر کے سہو سجدہ خود کرے، پھر التحیات، دورد شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے۔(۲)

☆......اور اگر دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہیں کی تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

امام کا بلند جگہ پر کھڑا ہونا

ضرورت کے بغیر صرف امام کا کسی بلند مقام پر کھڑا ہونا جس کی بلندی ایک گز سے کم نہ ہو مکروہ تنزیہی ہے،(۴) اگر امام کے ساتھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۵)

(۱،۲،۳) ایضاً۔

(۴) (وانفراد الامام علی الدکان) للنهی، وقدر الارتفاع بذراع، ولا باس بما دونه، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۶۴۲، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها مطلب إذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة أولیٰ، ط: سعید کراچی۔

(۵) ویکره ایضا (ان ینفرد) الامام عن القوم (فی مکان اعلیٰ من مکان القوم اذا لم یکن بعض القوم معه) لان فیه التشبه باهل الکتاب علی ما تقدم انهم یخصون امامهم بالمکان المرتفع ولذا اذا کان بعض القوم مع الامام لا یکره لزوال التشبه بزوال التخصیص، حلبی کبیر، ص: ۳۶۱، فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتاویٰ عالمگیری: ۱/ ۱۰۵، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة، وما لا یکره، ط: ماجدیه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۶، فصل واما بیان ما یستحب فیها وما یکره، ط: سعید کراچی۔
شامی: ۱/ ۶۴۷، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے کافی ہے

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں امام کا ''سترہ'' مقتدیوں کے لئے کافی ہے، ہر مقتدی کے لئے الگ لگ ''سترہ'' کی ضرورت نہیں یعنی اگر جماعت کی نماز کے دوران امام کے آگے ''سترہ'' ہے تو مقتدیوں کے آگے سے گذرنے میں گناہ نہیں ہوگا۔ لیکن سترہ اور امام کی درمیانی جگہ سے گذرنا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

امام کا صف کے درمیان کھڑا ہونا

امام کے لئے جماعت کی نماز پڑھانے کے دوران مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا مکروہ ہے بلکہ امام کو مقتدیوں کی صف سے آگے کھڑا ہونا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) ان ستــــــرة الامـام تجزی عن اصحابه کما هو ظاهر الاحادیث الثابتة فی الصحیحین من الاقتصار علی سترته صلی الله علیه وسلم وقد اختلف العلماء فی ان سترة الامام هل هی بنفسها ستـــرة للقوم وله او هی سترة له خاصة وهو سترة لمن خلفه فظاهر کلام ائمتنا الاول ولهٰذا قال فی الهـداية، وستـــرة الامام سترة للقوم، البحر الرائق ،باب ما یفسد الصلاة، و ما یکره فیها: ۱۸/۲ . ط: سعیـد کـراچـی. فتـح الـقـديـر : ۳۵۵/۱، باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها ط: رشیدية کـوئـٹـه، حـلبی کبیر ،شرط الثانی القيام ،ص: ۳۶۹، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکفت ستــــرة الامام للکل (قوله للکل)ای للمقتدین به کلهم ، وعلیه فلو مر مار فی قبلة الصف فی المسجد الصغیر لم یکره اذا کا ن للامام سترة ، شامی: ۶۳۸/۱ . باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها ،ط: سعید کراچی.

(۲)ولـو توسط اثنین کره تنزیها وتحریما لو اکثر ،الدر المختار ،وفی الشامية (قوله کره تنزیها) وفی رواية لا یکره ،والاولیٰ اصح کما فی الامداد ،(قوله وتحریما لو اکثر) افاد ان تقدم الامام امام الصف واجب کـمـا افـاده فـی الهـداية والفتح،شامی: ۵۶۸/۱ ،مطلب هل الاساء ة دون الکرهة، ط: سعید کراچی. بدائع : ۱۵۸/۱ ، کتاب الصلاة، فصل واما بیان مقام الامام ،ط:سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۵۲۱، فصل من لا یصح به الاقتداء به ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

امام کا کسی کی رعایت سے قرأت لمبی کرنا

امام کے لئے نماز میں شامل ہونے کے لئے آنے والے لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے قرأت کو لمبا کرنا مکروہ ہے، اگر امام آنے والے کو جانتا ہے اس لئے قرأت کو لمبی کرتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، اور اگر آنے والے کو جانتا نہیں تو مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ثواب میں کمی ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ جائے

☆......اگر نماز کے دوران امام کا وضو ٹوٹ جائے تو وہ اپنا نائب اور خلیفہ مقرر کر کے خود وضو کرنے چلا جائے، اور خلیفہ بقیہ نماز پوری کر کے سلام پھیر دے، اگر امام وضو کر کے آ گیا تو اس خلیفہ کی اقتداء میں اپنی نماز پوری کرے خلیفہ کو ہٹا کر دوبارہ خود امام نہ بنے، اور اگر خلیفہ نے سلام پھیر دیا تو امام کو اختیار ہے چاہے اپنی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھ لے۔ یہ افضل ہے، اور اگر چاہے تو باقی نماز وضو کی جگہ پر پڑھے یا اس جگہ پر یا اس کے قریب جگہ پر آ کر پڑھے جہاں نماز پہلے پڑھ رہا تھا۔(۲)

(۱) وکره تحريما اطالة ركوع او قراءة لادراک الجائي : اى ان عرفه والا فلا بأس به ولو اراد التقرب الى الله تعالىٰ لم يكره اتفاقا لكنه نادر وتسمىٰ مسألة الرياء، فينبغي التحرز عنها، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۵، باب صفة الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۱۷، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) ومن سبقه الحدث في الصلاة، انصرف فان كان اماما استخلف وتوضأ وبنى، فتح القدير: ۱/ ۳۲۸، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، شامي: ۱/ ۲۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. ، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تذييل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۲۶، كتاب الصلاة، فصل واما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. (ويتم صلاته ثمة) وهو اولىٰ تقليلا للمشي (او يعود الى مكانه) ليتحد مكانها (كمنفرد) فانه مخير، وهذا كله (ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه) حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۲۰۶، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر امام کے پیچھے صرف نابالغ بچہ یا عورت ہے، اور نماز میں امام کا وضو ٹوٹ گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ بچہ اور عورت خلیفہ یا قائم مقام بنانے کے اہل نہیں ہیں، اور بچہ اور عورت کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام کا وضو ٹوٹ گیا

اگر امام کا نماز میں وضو ٹوٹ جائے، تو کسی کا خلیفہ بنانا جائز ہے، لازم نہیں ہے اگر نمازی حضرات خلیفہ بنانے کے مسائل سے واقف نہیں ہیں، تو ایسی حالت میں نماز کو توڑ کر دوبارہ شروع سے پڑھنا بہتر ہے، یعنی پہلے سلام پھیر کر نماز توڑ دے پھر وضو کر کے نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھے۔(۲)

امام کس کو بنائیں

اگر مسجد میں امام مقرر نہیں تو نمازیوں کو چاہیئے کہ تمام حاضرین میں اس آدمی کو امام بنائیں جس میں امامت کے لائق ہونے کے اوصاف زیادہ ہیں۔(۳)

---

(۱)(قوله غير صالح لها) كصبي و امرأة و امي، فاذا استخلف احدهم فسدت صلاته، و صلاة القوم، شامي: ۱/ ۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

بأن كان صبيا او امرأة فقيل يتعين فتفسد صلاته و صلاة الامام لانه صار مقتديا به و الاصح ان لا يتعين فتفسد صلاته فحسب، حلبي كبير، ص: ۴۵۴، تذييل في الحدث في الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۲۲۷، كتاب الصلاة، فصل و اما شرائط جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/ ۲۲۷، فصل واما جواز الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۶۹، باب الحدث في الصلاة ط: سعيد كراچي.

(۲) ثم استخلاف الامام غيره اذا سبقه الحدث جائز اجماعا، حلبي كبير، ص: ۴۵۳، تذييل في الحدث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع: ۱/ ۲۲۴، فصل الكلام في الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. وفي الدر (استخلف)اى جاز له ذلك ولو في جنازة باشارة او جرّ لمحراب وتحته في الرد: وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل في حق الكل، شامي: ۱/ ۲۰۱، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۳)والاحق بالامامة الاعلم باحكام الصلاة، ثم الاحسن تلاوة، ثم الاورع ثم الاسن ... الخ. شامي: ۱/ ۵۵۷، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/ ۸۳، الفصل الثاني في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجدية كوئٹه، فتح القدير: ۱/ ۳۰۱، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اور اگر امامت کی قابلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگ ایک سے زائد ہیں تو اس صورت میں اکثریت کی رائے پر عمل کریں یعنی جس شخص کی امامت کے لئے زیادہ لوگوں کی رائے ہو اس کو امام بنایا جائے۔(۱)

اور اگر حاضرین میں امامت کے لائق ایک آدمی موجود ہونے کے باوجود کسی نالائق کو امام بنایا جائے گا تو حاضرین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے۔(۲)

امام کعبہ کے اندر ہے

اگر امام کعبہ کے اندر ہو اور مقتدی کعبہ سے باہر حلقہ باندھ کر کھڑے ہوں، تب بھی نماز ہو جاتی ہے (۳) لیکن اگر صرف امام اکیلا کعبہ کے اندر ہو اور کوئی بھی مقتدی اس کے ساتھ کعبہ کے اندر نہ ہو تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے کہ اس صورت میں امام کا مقام مقتدیوں سے ایک قدِ آدم اونچا ہوگا۔(۴)

امام کو حدث ہو گیا

اگر امام کو حدث ہو گیا یعنی وضو ٹوٹ گیا، اگر چہ آخری قعدہ میں ہو تو اس کو چاہیئے

---

(۱) فان استووا يقرع بين المستويين او الخيار الى القوم فان اختلفوا اعتبر اكثرهم ، ولو قدموا غير الاولىٰ اساؤا بلا اثم ، شامی: ۱/۵۵۸، ۵۵۹، كتاب الصلاة، مطلب في تكرار الجماعة، ط: سعید کراچی عالمگیری: ۱/۸۳، الفصل الثانی في بيان من هو احق بالامامة، ط: ماجدیه کوئٹه، وكذا في البحر الرائق : ۱/۳۴۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) ولو ان رجلين في الفقه و الصلاح سواء الا ان احدهما اقرأ فقدم القوم الآخر فقد اساؤا وتركوا السنة ولكن لا يأثمون لانهم قدموا رجلا صالحا. شامی: ۱/۵۵۹، مطلب في تكرار الجماعة ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ، ص: ۵۱۳، فصل في الامامة ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق : ۱/۳۴۴، باب الامامة ، ط: سعید کراچی.

(۳) وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها ،والباب مفتوح صح لانه كقيامه في المحراب، شامی: ۲/۲۵۵، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۱۲۱، فصل في بيان ما يستحب في الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۶۵، ومما يتصل بذلك الصلاة في الكعبة، ط: ماجدية كوئٹه.

(۴) (قوله وكذا لو اقتدوا من خارجها بامام فيها الخ) اى سواء كان معه بعض القوم او لا ... ولكنه يكره ذلك لارتفاع مكان الامام قدر القامة كانفراده على الدكان ان لم يكن معه احد، شامی: ۲/۲۵۵، باب الصلاة، في الكعبة، ط: سعید کراچی.

کہ فوراً سلام پھر کر وضو کرنے کے لئے چلا جائے۔(۱)

اور بہتر یہ ہے(۲) کہ اپنے مقتدیوں میں سے جس کو امامت کا لائق سمجھتا ہے اس کو اپنی جگہ پر امامت کے لئے کھڑا کر دے مدرک یعنی جو مقتدی امام کے ساتھ شروع سے شریک تھا ایسے آدمی کو خلیفہ (امام) بنانا بہتر ہے، اگر مسبوق کو خلیفہ بنا دیا تو بھی جائز ہے اور امام صاحب مسبوق کو امام بنا کر اشارے سے بتلا دیں کہ اتنی رکعتیں وغیرہ میرے اوپر باقی ہیں۔

رکعتوں کے لئے انگلی سے اشارہ کرے، مثلاً ایک رکعت باقی ہے تو ایک انگلی اٹھا کر اشارہ کرے، دو رکعت باقی ہوں، تو دو انگلی اٹھا کر اشارہ کرے۔ رکوع باقی ہے تو گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ باقی ہے تو پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ تلاوت باقی ہو تو پیشانی اور زبان پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے، سجدہ سہو کرنا ہو تو سینے پر ہاتھ رکھ کر اشارہ کرے۔(۳)

پھر جب سابقہ امام وضو کر چکا ہے، تو اگر جماعت باقی ہے تو جماعت میں شامل ہو کر اپنے خلیفہ کا مقتدی بن جائے، اور اگر جماعت ہو چکی ہے تو جہاں چاہے اپنی نماز پوری کر لے، خواہ جہاں وضو کیا ہے وہیں پوری کر لے یا جہاں پہلے تھا وہاں آ کر باقی نماز پوری کر لے، دونوں صورتیں صحیح ہیں، ہاں اگر پانی مسجد کے اندر ہے پھر خلیفہ بنانا ضروری نہیں، چاہے خلیفہ بنائے چاہے نہ بنائے، بلکہ جب خود وضو کر کے آئے پھر امام بن جائے،

---

(۱) من سبقه حدث توضا وبنیٰ، هندية: ۹۳/۱، كتاب الصلاة، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وظاهر المتون ان الاستخلاف افضل في حق الكل،شامي: ۶۰۱/۱، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي.

(۳) سبق الامام حدث......ولو بعد التشهد استخلف أي جاز له ذلك ولو في جنازة، باشارة او جر لمحراب، ولو لمسبوق ، ويشير باصبع لبقاء ركعة ، وبأصبعين لركعتين ويضع يده على ركبته لترك ركوع ،وعلى جبهته لسجود وعلى فمه لقراءة وعلى جبهته ولسانه لسجود تلاوة أو صدره لسهو، شامي: ۶۰۱/۱، باب الاستخلاف ، ط: سعيد كراچي. البحرا لرائق: ۳۶۹/۱. باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير،ص: ۴۵۴، تذييل في الحدث ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

اور اتنی دیر تک مقتدی اس کے انتظار میں رہیں۔(۱)

امام کو سہو ہونے کے بعد وضو ٹوٹ گیا

کسی امام کو نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کے بعد اس کا وضو بھی ٹوٹ گیا امام نے صف میں سے ایک مسبوق کو (جس کی رکعت نکل گئی ہو) اپنی جگہ خلیفہ (امام) بنادیا، تو وہ مسبوق سلام تک نماز پوری کردے لیکن سلام نہ پھیرے، جس وقت سلام پھیرنا ہو تو کسی ''مدرک'' کو (جس کو شروع سے پوری نماز ملی ہے) آگے کردے، اور وہ مدرک آکر سہو سجدہ کرے، اور پھر التحیات وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے، مسبوق بھی اس کے ساتھ سہو سجدہ کرے گا۔(۲)

امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے

☆......امام کو وسط میں کھڑا ہونا چاہیئے اور دونوں طرف برابر مقتدی ہونے چاہیئے، بائیں طرف زیادہ مقتدیوں کو کھڑا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۳)

---

(۱) واذا ساغ له البناء توضا فوراً بكل سنة وبنى على ما مضى بلا كراهة ويتم صلاته ثمه وهو اولىٰ تقليلا للمشي او يعود الى مكانه ليتحد مكانها كمنفرد فانه مخير، وهذا كله ان فرغ خليفته والا عاد الى مكانه حتما لو بينهما ما يمنع الاقتداء ،الخ. الدر المختار: ۱/ ۶۰۵، ۶۰۶، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۲، ۴۵۳، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۳۳۱، ۳۳۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) وصح استخلاف المسبوق لوجود المشاركة في التحريمة والاولىٰ للامام ان يقدم مدركا لانه اقدر على اتمام صلاته وينبغي لهذا المسبوق ان لا يتقدم لعجزه عن السلام فلو تقدم يبتدئ من حيث انتهىٰ اليه الامام لقيامه مقامه، واذا انتهىٰ الى السلام يقدم مدركا يسلم بهم ،البحر الرائق: ۱/ ۳۷۷، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي،شامي: ۱/ ۶۱۰،باب الاستخلاف،ط: سعيد كراچي.

(۳) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان : ولو قام في احد جانبي الصف يكره، شامي: ۱/ ۵۶۸، مطلب هل الاساءة دون الكرهة او أفحش منها ط: سعيد كراچي. بدائع : ۱۵۸/۲ ، كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۲۱، فصل فيمن لا يصح به الاقتداء ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆......سنت طریقہ یہ ہے کہ جس وقت جماعت کھڑی ہو دونوں طرف مقتدی برابر ہوں، پھر جو لوگ بعد میں آکر شریک ہوں گے ان کو بھی یہ خیال کرنا چاہیئے کہ جہاں تک ممکن ہو صف دونوں طرف برابر ہو۔(۱)

امام کہاں کھڑا ہو؟

☆......امام کے لئے سنت یہ ہے کہ محراب میں یا نمازیوں کے بیچ میں آگے کھڑا ہو۔(۲)

☆......امام کو چاہیئے کہ وہ صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو، اگر بلا عذر دائیں یا بائیں کھڑا ہوگا تو سنت کا خلاف کرنے والا ہوگا۔(۳)

☆......اگر گرمی میں صحن میں جماعت ہوتی ہے تو امام کو محراب کے برابر محاذ میں کھڑا ہونا چاہیئے۔(۴)

☆......اگر امام محراب یا محراب کے محاذات میں کھڑا نہیں ہوگا تو نماز تو ہو جائے گی لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔(۵)

---

(۱) السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان ولو قام فى احد جانبى الصف يكره ... قال عليه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتىٰ استوىٰ جانباه يقوم عن يمين الامام ان امكنه وان وجد فى الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجئى آخر فيقفان خلفه، شامي: ۱/۵٦۸، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وكذا في الفتاوىٰ العالمگيريه: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ،ط: رشيدية كوئته.

(۲) السنة ان يقوم فى المحراب ليعتدل الطرفان.. وكذا قوله في موضع آخر، السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ، شامي: ۱/۵٦۸، مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب، ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم، ط: رشيدية كوئته.

(۳،۴،۵) السنة ان يقوم الامام ازاء وسط الصف ،الا ترى ان المحاريب مانصبت الا وسط المساجد، وهى قد عينت لمقام الامام آه شامي: ۱/۵٦۸ ،مطلب فى كراهة قيام الامام فى غير المحراب ط: سعيد كراچي. عالمگيرية: ۱/۸۹، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ، ط: رشيدية كوئته.بدائع :كتاب الصلاة، فصل واما بيان مقام الامام ط: سعيد كراچي.

☆......اگر کسی مسجد کا صحن ایک طرف زیادہ ہے، تو امام کو صحن کے اعتبار سے بیچ میں کھڑا ہونا چاہئے محراب کے اعتبار سے نہیں۔(۱)

امام کی آواز

تکبیر انتقالات کے اندر امام کو حد سے زیادہ بلند آواز کرنا یا حد سے زیادہ ہلکی آواز کرنا سنت کے خلاف ہے، اس لئے عادت اورضرورت کے مطابق آواز رکھنی چاہیئے۔(۲)

امام کی آواز سن کر اقتداء کرنا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے صرف امام کی آواز سننا / پہنچنا کافی نہیں بلکہ صفوں کا متصل ہونا اور درمیان میں کوئی نہر، سڑک، مکان، فلیٹ یا کمرہ حائل نہ ہونا ضروری ہے، ورنہ اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) السنة ان يقوم في المحراب ليعتدل الطرفان ، ولو قام في احد جانبي الصف يكره ولو كان المسجد الصيفي بجنب الشتوى وامتلأ المسجد يقوم الامام في جانب الحائط ليستوى القوم من جانبيه ،والاصح ما روى عن ابى حنيفة انه قال : اكره ان يقوم بين الساريتين او في زاوية او في ناحية المسجد او الى سارية لانه خلاف عمل الامة، قال عليه الصلاة والسلام" توسطوا الامام وسدوا الخلل" شامي: ۱/ ۵۶۸، كتاب الصلاة،باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة الفصل الخامس في بيان مقام الامام والماموم .ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)ويجهر الامام وجوبا بحسب الجماعة،فان زاد عليه اساء (الدر المختار)(قوله : فان زاد عليه اساء) وفي الزاهدى عن ابى جعفر : لو زاد على الحاجة فهو افضل، الا اذا اجهد نفسه او آذى غيره ، قهستاني الدر المختار مع الشامي ، ۱/ ۵۸۹، فصل في القراءة مطلب في رفع المبلغ صوته زيادة على الحاجة،ط: سعيد كراچى.البحر الرائق، ۱/ ۵۸۶، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه، هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) ويمنع من الاقتداء طريق تجرى فيه عجلة او نهر تجرى فيه السفن ،او خلاء في الصحراء يسع صفين فاكثر الا اذا اتصلت الصفوف ، فيصح مطلقاً، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۸۴ ـ ۵۸۶،كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۷، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيديه كوئٹه.البحر الرائق: ۱/ ۶۳۴ ـ ۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کی پیروی ان باتوں میں نہ کرے

چار باتوں میں امام کی پیروی لازم نہیں۔

۱......اگر امام کوئی سجدہ زیادہ کرے تو اس میں مقتدی امام کی پیروی نہ کرے۔(۱)

۲......اگر امام عیدین کی تکبیروں میں کچھ زیادہ کرے، تو مقتدی زائد تکبیروں میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۲)

۳......اگر امام جنازہ کی تکبیروں میں اضافہ کرے مثلاً چار تکبیروں کی بجائے پانچ تکبریں کہے تو مقتدی پانچویں تکبیر میں امام کی پیروی نہ کرے۔(۳)

۴...... جب امام فرض نماز کی تمام رکعتیں مکمل کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ کر کے بھولے سے ایک اور رکعت کے لئے کھڑے ہو جائے، تب مقتدی زائد رکعت میں امام کی پیروی نہ کرے، ایسی صورت میں اگر امام زائد رکعت ادا کر کے سجدہ کرے تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ خود ہی سلام کر کے نماز سے علیحدہ ہو جائیں، اور اگر امام نے زائد کعت کا سجدہ نہیں کیا اور واپس آ کر قعدہ اخیرہ کے لئے بیٹھ گیا اور سلام پھیرا تو مقتدی کو اس کے سلام کے

(۱، ۲، ۳) واربعة اشياء اذا فعلها الامام لا يتابعه القوم لو زاد سجدة او زاد على اقوال الصحابة في تكبيرات العيدين وكان المقتدى يسمع التكبير منه بخلاف ما اذا كان يسمعه من المؤذن لاحتمال ان الغلط منه او زاد على الاربع في تكبير الجنازة او قام الى الخامسة ساهيا فانه لا يتابع في ذلک ثم في القيام الى الخامسة ان كان قعد على الرابعة ينتظره المقتدى قاعدا فان عاد سلم من غير اعادة التشهدوسلم المقتدى معه وان قيد الخامسة بالسجدة ، سلم المقتدى وحده وان كان لم يقعد على الرابعة فان عاد تابعه المقتدى وان قيد الخامسة فسدت صلاتهم جميعا ولا يفيد المقتدى تشهده وسلامه وحده، حلبي كبير،ص: ۵۲۸، قبيل قضاء الفوائت ، ط:سهيل اكيڈمي لاهور، هنديه: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه ط: ماجدية كوئٹه، شامي: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل ، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۷۰،مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام. ط: سعيد كراچي.

ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے، لیکن اگر امام قعدہ اخیرہ کئے بغیر زائد رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، اور اس زائد رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو فرض ترک کرنے کی وجہ سے سب کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اور سب پر لازم ہوگا کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھیں۔(۱)

واضح رہے کہ قعدۂ اخیرہ فرض ہے اور اس کو ترک کرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

امام کی پیروی ان چیزوں میں نہ کرے

مندرجہ ذیل نو باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی نہ چھوڑے اور وہ نو باتیں یہ ہیں:

۱......اگر امام تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا بھول گیا اور ہاتھ اٹھایا نہیں تو مقتدی حضرات تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائیں امام کی پیروی میں ہاتھ اٹھانا ترک نہ کریں۔(۲)

۲......اگر امام ثناء (**سبحانک اللّٰھم الخ**) پڑھنا ترک کردے تو مقتدی حضرات ثناء پڑھنا ترک نہ کریں، ہاں اگر امام نے جہری نماز میں قرأت شروع کردی تو پھر قرأت سنیں اور ثناء نہ پڑھیں۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲، ۳) وتسعة اشیاء اذا لم یفعلها الامام لا یترکها القوم رفع الیدین فی التحریمةو الثناء ما دام الامام فی الفاتحة فان شرع فی السورة لا یفعله المقتدی ایضا عند محمد خلافا لابی یوسف وتکبیر الرکوع او السجود والتسبیح فیهما والتسمیع وقراء ة التشهد والسلام وتکبیر التشریق فلو ترک الامام شیئاً من هٰذه لا یترکه المقتدی، حلبی کبیر، ص: ۵۲۹، قبیل قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فیما یتابع الامام وفیما لا یتابعه، ط: ماجدیة کوئٹه. شامی: ۲/ ۱۲، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة، ط: سعید کراچی.

۳......اگر امام نے رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر ترک نہ کریں۔(۱)

۴......اگر امام نے سجدہ میں جاتے ہوئے یا سجدہ سے اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہی تو مقتدی حضرات سجدہ میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہیں۔(۲)

۵،۶......اگر امام نے رکوع اور سجدہ میں تسبیح نہیں پڑھی تو مقتدی حضرات تسبیحات پڑھیں، امام کی پیروی کرتے ہوئے تسبیحات ترک نہ کریں۔(۳)

۷......اگر امام التحیات پڑھنا بھول گیا تو مقتدی حضرات التحیات پڑھیں امام کی پیروی کرتے ہوئے التحیات ترک نہ کریں۔(۴)

۸......اگر امام نماز سے نکلتے وقت " السلام علیکم ورحمة اللّٰه " کہنا بھول گیا یا ترک کر دیا تو مقتدی حضرات "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہہ کر نماز سے نکلیں امام کی پیروی کرتے ہوئے "السلام علیکم ورحمة اللّٰه" کہنا ترک نہ کریں۔(۵)

۹......اگر امام ذوالحجہ کی نو تاریخ کی فجر سے تیرہ تاریخ کی عصر تک کی نمازوں میں سے کسی نماز میں سلام کے بعد تکبیر تشریق کہنا بھول گیا اور ترک کر دیا تو مقتدی حضرات تکبیر تشریق ترک نہ کریں بلکہ خود پڑھنا شروع کر دیں۔(۶)

یہ نو چیزیں ایسی ہیں اگر ان کو امام ترک کر دے تو مقتدی امام کی پیروی میں ترک نہ کریں بلکہ ان چیزوں کو از خود انجام دیں۔(۷)

(۱-۷) انظر الی الحاشیة السابقة.

امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں

مقتدی کا امام کی پیروی کرنے کی تین قسمیں ہیں:

۱...... مقتدی کا عمل امام کے عمل سے متصل یا قریب ہو، یعنی جس وقت امام نیت باندھے تو ساتھ ہی مقتدی بھی نیت باندھ لے، اور امام کے رکوع کے ساتھ رکوع کرے، اور سلام کے ساتھ سلام پھیرے۔

اگر مقتدی امام سے پہلے رکوع میں چلا گیا، اور ابھی تک مقتدی رکوع میں تھا کہ امام نے بھی رکوع کرلیا، تو اس صورت میں مقتدی کا امام کے ساتھ رکوع میں پیروی کرنا کہا جائے گا، لیکن اس طرح امام سے پہلے رکوع وغیرہ میں چلا جانا مکروہ ہے۔ (۱)

۲...... مقتدی امام کے عمل کے بعد وہی عمل کرے، یعنی امام کا کوئی فعل شروع کرنے کے بعد ختم ہونے سے پہلے مقتدی وہ فعل شروع کرے، اور باقی حصے میں امام کے ساتھ شامل رہے۔

۳...... مقتدی امام کی پیروی تاخیر کے ساتھ کرے، مثلاً امام کوئی عمل انجام دے چکا ہے، اور اگلا رکن شروع کرنے سے پہلے مقتدی نے اس عمل کو انجام دے دیا (جیسے امام رکوع کر کے کھڑا ہو گیا ابھی تک سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع نہیں کیا

---

(۱) ولو ركع وسجد بعده صح، وكذالو قبله وادركه الامام فيهما لكنه يكره ،شامي: ۱/۶۳۰، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۵۹۵ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۷ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ،الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره ،ط:ماجدية كوئٹة. الخامس ان يأتي بهما قبله ويدركه الامام فيهما وهو جائز لكنه يكره ،شامي: ۱/۵۹۵ ،باب الامامة، ط: سعيد كراچي.(ولو ركع قبل الامام فلحقه امامه صح ركوعه وكره تحريما ،الدرالمختار مع رد المحتار: ۲/۶۱، باب ادراک الفريضة، ط:سعيد كراچي.

کہ مقتدی نے رکوع کرلیا) تو ان تمام صورتوں میں یہ تسلیم کیا جائے گا کہ مقتدی نے امام کی پیروی کی، اور اقتداء صحیح ہو جائے گی۔

خلاصہ یہ کہ امام نے رکوع کیا اور ساتھ ساتھ مقتدی نے بھی رکوع کیا یا مقتدی نے امام کے رکوع کے بعد رکوع کیا، یا امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہو گیا، یا امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدہ کے لئے جھکنے سے پہلے پہلے رکوع کرلیا تو ان تمام صورتوں میں یہ کہا جائے گا کہ مقتدی نے رکوع میں امام کی پیروی کی۔(۱)

امام کی حالت کا علم ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مقتدی کو امام کی حالت کا علم ہو یعنی امام مسافر ہے یا مقیم، مقتدی کو اس کا علم ہونا چاہیئے، خواہ نماز سے پہلے معلوم ہو یا نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد معلوم ہو، بہر صورت امام کی حالت معلوم ہونی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه وركوعه لركوعه، وسلامه لسلامه، ويدخل فيها ما لو ركع قبل امامه ودام حتىٰ ادركه امامه فيه، ومعاقبة لابتداء فعل امامه مع المشاركة في باقيه، و متراخية عنه فمطلق المتابعة الشامل لهٰذه الانواع الثلاثه يكون فرضا في الفرض، وواجبا في الواجب وسنة في السنة عند عدم المعارض او عدم لزوم المخالفة، شامي: ۱/ ۴۷۱، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام ط: سعيد كراچي. (قوله ومشاركته في الاركان) اى في اصل فعلها اعم من ان يأتي بها معه او بعده لا قبله، الا اذا ادركه امامه فيها ... الخ، شامي: ۱/ ۵۵۱، مطلب شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچي.

(۲) ان العلم بحال الامام شرط لكن في حاشية الهداية للهندى الشرط العلم بحاله في الجملة لا في حال الابتداء، (الدر المختار) وفي الشامية: (قوله لكن الخ)...... وحاصله: تسليم اشتراط العلم بحال الامام ولكن لا يلزم كونه في الابتداء فحيث لم يعلموا ابتداء بحاله كان الإخبار مندوبا وحينئذ فلا مخالفة فافهم. شامی: ۲/ ۱۲۹. باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ۲/ ۱۶۳. باب صلاة المسافر، ط: دار الكتب العلميه بيروت. البحر الرائق: ۲/ ۱۳۸. باب صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئٹه.

امام کی دعا پر مقتدی کیا کرے

جماعت کی نماز کے بعد امام کی دعا پر مقتدی آہستہ آہستہ آمین کہے، یا اپنی دعا مانگے دونوں صورتیں صحیح ہیں، اور دعا آہستہ کرنا بہتر ہے۔(۱)

امام کی موافقت واجب ہے

نماز کے فرائض اور واجبات میں تمام مقتدیوں کو امام کی موافقت کرنا واجب ہے، ہاں سنن وغیرہ میں موافقت کرنا واجب نہیں، پس اگر امام، شافعی ہے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت ہاتھوں کو اٹھائے (رفع یدین کرے) تو حنفی مقتدیوں کے لئے ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں، اس لئے کہ ہاتھ اٹھانا فرض یا واجب نہیں بلکہ شوافع کے نزدیک بھی سنت ہے، اور سنت میں موافقت ضروری نہیں، اسی طرح اگر شافعی امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے قنوت پڑھنا ضروری نہیں، ہاں وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھنا واجب ہے لہٰذا اگر شافعی امام وتر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت پڑھے تو حنفی مقتدیوں کے لئے بھی قنوت پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) واما الادعية، والاذكار فبالخفية اولىٰ، قلت : ويجتهد في الدعاء والسنة ان يخفي صوته لقوله تعالىٰ: " ادعوا ربكم تضرعا وخفية" شامي: ۲/۵۰۷، كتاب الحج، مطلب في شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۵/۳۱۸، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء الخ ،ط: رشيدية كوئته. اعلاء السنن: ۶/۱۱۱، ابواب الوتر، باب اخفاء القنوت في الوتر، ط: ادارة القرآن كراچي. (فقال رجل من القوم بأي شئ يختم؟ قال بآمين، قال الطيبي : فيه دلالة على ان من دعا يستحب له ان يقول آمين بعد دعائه وان كان الامام يدعو والقوم يؤمنون فلا حاجة الى تامين الامام اكتفاء بتامين الماموم، مرقات المفاتيح: ۲/۲۹۷ باب القراءة في الصلاة، الفصل الثاني ، ط: مكتبه امدادية ملتان.

(۲)ومتابعة الامام يعني في المجتهد فيه لا في المقطوع بنسخه او بعدم سنيته كقنوت فجر، وانما تفسد بمخالفته في الفروض(الدر المختار) وفي الشامية:(قوله ومتابعة الامام)..... فعلم

امام کی نماز فاسد ہوجائے تو امام کیا کرے

اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی ہے، اور مقتدیوں کو اس کا علم نہیں ہے تو امام صاحب پر ضروری ہے کہ اس کا اعلان کریں تا کہ مقتدیوں کو اطلاع ہوجائے اور وہ اپنی اپنی نماز لوٹا لیں، اور نمازی حضرات اس کو بُرا محسوس نہ کریں بلکہ امام کا شکریہ ادا کریں کہ اس نے صداقت سے کام لیا دھوکہ نہیں دیا، اور معاملہ کو آخرت کے بجائے دنیا ہی میں درست کرلیا۔(۱)

امام کی نماز فاسد ہوگئی

☆.....اگر کسی وجہ سے امام کی نماز فاسد ہوگئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی سب پر نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا تنہا امام کے اعادہ سے مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی۔

=من هذا ان المتابعة ليست فرضا ،بل تكون واجبة في الفرائض والواجبات الفعلية... (قوله يعني في المجتهدفيه)......ومثال ما تجب فيه المتابعة مما يسوغ فيه الاجتهاد ما ذكره القهستاني في شرح الكيدانية عن الجلابي بقوله: كتكبيرات العيد وسجدتي السهو قبل السلام والقنوت بعد الركوع في الوتر آه، والمراد بتكبيرات العيد ما زاد على الثلاث في كل ركعة مما لم يخرج عن اقوال الصحابة كما لو اقتدى بمن يراها خمسا مثلا كشافعي، ومثل لما لا يسوغ الاجتهاد فيه في شرح الكيدانية عن الجلابي ايضا بقوله: كالقنوت في الفجر والتكبير الخامس في الجنازة ورفع اليدين في تكبير الركوع وتكبيرات الجنازة قال فالمتابعة فيها غير جائزة. شامي: ۱/ ۴۷۰، ۴۷۲، باب صفة الصلاة،مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، و :مطلب المراد المجتهدفيه ط: سعيد كراچي. وكذا في البحر الرائق :۲/ ۷۸، ۷۹ كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) واذا ظهر حدث امامه... بطلت ، فيلزم اعادتها لتضمنها صلاة المؤتم صحة وفسادا كما يلزم الامام اخبار القوم اذا امهم ،وهو محدث او جنب او فاقد شرط او ركن... بالقدر الممكن بلسانه او بكتاب او رسول على الاصح لو معينين ، والا لا يلزمه ،بحر عن المعراج، شامي: ۱/ ۵۹۱،۵۹۲، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۶۳۰. باب الامامة. ط: رشيديه كوئٹه،بدائع: ۱/ ۲۲۰، فصل : واما بيان ما يفسد الصلاة، ط: سعيد كراچي.

☆......اگر مقتدی چلے گئے ہیں تو بعد میں امام سب کو اطلاع کرے یا مسجد میں اعلان کر دے کہ فلاں وقت کی نماز لوٹا لیں اطلاع ملنے پر ان کو اس نماز کا لوٹانا ضروری ہے اگر اطلاع نہ ملے تو مقتدی معذور ہیں، ان پر آخرت میں پکڑ نہیں ہوگی۔

☆......امام کی نماز فاسد ہونا نماز کے دوران معلوم ہو یا ختم ہونے کے بعد دونوں کا ایک حکم ہے۔(۱)

امام کی نماز نہیں ہوئی

☆......اگر امام کی نماز نہیں ہوئی تو تمام مقتدیوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، کیونکہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، (مقتدی، مسبوق، مدرک اور لاحق کی نماز بھی نہیں ہوگی)(۲)

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں کچھ رکعت ہونے کے بعد شامل ہوا، اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس نے اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر لی، اس کے بعد معلوم ہوا کہ امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں شریک ہونے والے کی نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ بعد میں شامل ہونے والے کی نماز امام کی نماز صحیح ہونے پر موقوف ہے، اگر امام کی نماز صحیح ہے تو بعد میں آنے والے کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور اگر امام کی نماز صحیح نہیں ہوئی تو بعد میں آنے والوں کی نماز بھی نہیں ہوئی، سب کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲، ۳) فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدی الا لمانع آخر، واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدی لانه متیٰ فسد الشیء فسد ما فی ضمنه، شامی: ۱/ ۵۹۱، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسد صلاة الامام، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۶۴۰، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۳۸۰. باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید کراچی. بدائع: ۱/ ۲۲۰، فصل واما بیان ما یفسد الصلاة، ط: سعید کراچی.

امام کے پیچھے قرآن پڑھنا

مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا مکروہ تحریمی ہے ،لہٰذا مقتدی حضرات قرآن پڑھنے میں امام کی پیروی نہ کریں ،اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے خاموش رہ کر سنا جائے ،اگر آواز آرہی ہے تو خاموش بھی رہے ،اور سنے بھی اور اگر آواز نہیں آتی تو صرف خاموش رہے۔(۱)

عرب کے کافر اور مشرکوں کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھا جاتا تو وہ شور شرابہ کرتے تھے ،تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ قرآن پڑھا جائے تو خاموش رہے اور سنے، اس لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب امام قرآن پڑھے تو مقتدی خاموش رہے امام کے ساتھ نہ پڑھے۔(۲)

امام کے پیچھے کم فاصلہ پر صف بنانا

جمعہ ،عیدین اور پانچ وقتوں کی جماعت میں جگہ کی تنگی ، بارش یا گرمی کی وجہ سے

---

(۱) وعن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ قال: علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: اذا قمتم الی الصلاۃ، فلیومکم احدکم ،واذ اقرأ الامام فانصتوا، رواہ مسلم (فی صحیحہ ، باب التشھد فی الصلاۃ، : ۱/۱۷۴، ط: قدیمی کراچی. آثار السنن،ص: ۱۰۹، باب فی ترک القراء ۃ خلف الامام فی الجھریۃ. ط: مکتبہ امدادیہ ملتان.

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : انما جعل الامام لیؤتم بہ ، فاذا کبر فکبروا ،واذا قرأ فانصتوا. رواہ النسائی ، تاویل قولہ عزو جل واذا قرئ القرآن ... الآیۃ: ۱/۱۴۶ . ط: قدیمی کراچی.

والمؤتم لا یقرأ مطلقا ولا لفاتحۃ فی السریۃ،اتفاقا وما نسب لمحمدرحمہ اللہ ضعیف کما بسطہ الکمال فان قرأ کرہ تحریما ... وھو مروی عن عدۃ من الصحابۃ فالمنع اولیٰ... واذ قرئ القرآن فاستمعوالہ وانصتوا .[الآیۃ]. شامی: ۱/۵۴۴،۵۴۵، فصل فی القراء ۃ ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۳۴۳. فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ. الخ. ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/۲۹۴ . کتاب الصلاۃ،الکلام فی القراء ۃ ط: دار الکتب العلمیہ بیروت.

(۲)وقال الذین کفروا لاتسمعوا لھذا القرآن والغوفیہ لعلکم تغلبون،[حم السجدۃ،بالآیۃ: ۲۶، پ: ۲۴] واذا قرئ القرآن فاستمعوالہ وانصتوا لعلکم ترحمون،[الاعراف، الآیۃ: ۲۰۴، پ: ۹]

امام کی برابری میں صرف چار انگل پیچھے صف بنالیں تو اس کی گنجائش ہے۔(۱)

امام کے دائیں بائیں کھڑا ہونا

اگر جگہ کی تنگی ہے تو نمازیوں کا امام کے قریب دائیں بائیں کھڑا ہونا بلا کراہت درست ہے جبکہ نمازیوں کی ایڑی امام کی ایڑی کے پیچھے ہو، اور اگر جگہ ہے تنگی نہیں ہے تو اس صورت میں امام کے ساتھ دائیں بائیں صف بنالینا مکروہ تحریمی ہے، کیونکہ ایک سے زائد مقتدی ہونے کی صورت میں امام کے پیچھے کھڑا ہونا ضروری ہے، نیز مقتدیوں کا امام کے ساتھ دائیں بائیں کھڑے ہونے کی صورت میں عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت ہو جاتی ہے اور عورتوں کی جماعت کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا مکروہ ہے۔(۲)

امام کے ساتھ ایک مرد ہے

اگر امام کے ساتھ صرف ایک مرد ہے تو وہ امام کے دائیں جانب کسی قدر پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو، اکیلے مقتدی کے لئے امام کے برابر یا بائیں جانب پیچھے تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔(۳)

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة.

(۲) وذکر الاسبیجابی انه لو کان معه رجلان فاما مهم بالخیار ان شاء تقدم وان شاء اقام فیما بینهما ولو کانوا جماعة فینبغي للامام ان یتقدم ولو لم یتقدم الا انه اقام علی میمنة الصف او علی میسرته او قام في وسط الصف فانه یجوز ویکره... واشار المصنف الی ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو کان الامام اقصر من المقتدی تقع رأس المقتدی قدام الامام یجوز بعد ان یکون محاذیا بقدمه او متأخراً قلیلا ،البحر الرائق: ۳۵۲/۱، باب الامامة،ط: سعید کراچي. وهکذا في الدر المختارمع رد المحتار : ۵۶۷/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعید کراچي. خلاصة الفتاویٰ، کتاب الصلاة، : ۱۵۶/۱ . ط: امجد اکیڈمي لاهور.

(۳) اذا کان مع الامام رجل واحد او صبی یعقل الصلاة قام عن یمینه وهو المختار ولا یتأخر عن الامام في ظاهر الروایة هکذا في المحیط ولو وقف علی یساره جاز وقد أساء کذا في محیط السرخسي ولو وقف خلفه جاز ولم یذکر محمد الکراهة نصا واختلف المشائخ فیه قال بعضهم یکره هو الصحیح هکذا في البدائع .فتاویٰ عالمگیری: ۸۸/۱. الباب الخامس في الامامة، الفصل الخامس في بیان مقام الامام والمأموم ط: رشیدیة کوئٹه.البحر الرائق : ۶۱۶/۱. کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.شامي: ۵۶۸/۱. ۵۷۱ کتاب الصلاة، باب الامامة، ط:سعید .

امام کے ساتھ دعا مانگنا

مقتدی کے لئے امام کے ساتھ دعا مانگنا کوئی ضروری نہیں، ہر نمازی فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد اپنی اپنی دعا خود کر کے جا سکتا ہے، باقی امام کے ساتھ اجتماعی دعا میں شریک ہو جائے تو بہتر ہے۔(۱)

امام کے ساتھ دو آدمی ہیں

☆......اگر امام کے ساتھ دو آدمی ہیں تو دونوں کو امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک لڑکا ہے تو اس صورت میں بھی دونوں کو امام پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک مرد اور ایک عورت ہے، تو مرد کو امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا چاہیئے، اور عورت اس شخص کے پیچھے کھڑی ہو۔

☆......اگر امام کے ساتھ ایک لڑکا اور ایک عورت ہے تو لڑکا امام کے دائیں جانب کھڑا ہو اور عورت اس لڑکے کے پیچھے کھڑی ہو۔(۲)

---

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۲۷۳/۳. ویستحب ان یستغفر ثلاثا ... ویدعو ویختم بسبحان ربک... الآیة، رد المحتار، ۵۳۰/۱ ،فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب هل یفارقه الملکان ، ط: سعید کراچی.

عن حبیب بن مسلمة وکان مستجابا انه امر علی جیش فدرب الدروب فلما لقی العدو قال للناس: سمعت رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم یقول: لا یجتمع ملأ فیدعو بعضهم ویؤمن سائرهم الا اجابهم اللّٰه. الحدیث. مجمع الزوائد ،کتاب الادعیة، باب التأمین علی الدعاء: ۱۷۰/۱۰. ط: دار الکتاب العربی بیروت.

(۲) واذا کان معه اثنان قاما خلفه وکذالک اذا کان احدهما صبیا وان کان معه رجل وامرأة اقام الرجل عن یمینه والمرأة خلفه وان کان رجلان وامرأة اقام الرجلین خلفه والمرأة وراء هما ، عالمگیریه: ۸۸/۱، الباب الخامس فی الامامة ، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۵۶۶/۱، ۵۷۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۳۶۱/۱ ، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشیدیة کوئٹه.

امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا

امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس لئے اس نے سہو سجدہ کیا، جب ایک سجدہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا سجدہ کیا اور ابھی تک امام دوسرے سجدے میں ہے، کسی نے آکر اس کی اقتداء کی، یعنی دوسرے سجدہ سہو میں آکر شریک ہوا تو پہلے سجدہ کی قضاء اس کے ذمہ نہیں ہے، ایک ہی سجدہ کافی ہے۔(۱)

امام کے ساتھ مسبوق نے سلام پھیر دیا

''مسبوق نے امام کے ساتھ سلام پھیر دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دینا

اگر مقتدی نے نماز کے دوران امام کے علاوہ کسی اور کی غلطی پر لقمہ دیا تو لقمہ دینے والے مقتدی کی نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اپنے امام کو غلطی پر لقمہ دینے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (قوله : سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده) بيان للاطلاق ، وشمل ايضا ما اذا سجد الامام واحـــــدة ثم اقتدى به قال في البحر : فانه يتابعه في الاخرىٰ ولا يقضي قضاء الاولىٰ كما لايقضي هما ولو اقتدىٰ به بعد ما سجدهما ، شامي : كتاب الصلاة باب سجود السهو ، : ۸۳/۲، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۲۸/۱ ، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۴۲۳/۱، كتاب الصلاة، فصل: واما بيان من يجب عليه السهو، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولو فتح على غير امامه تفسد .... وان فتح على امامه لم تفسد.هندية: ۹۹/۱ ،الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها.ط: بلوچستان بک ڈپو(وفتحه على غير امامه) الا اذا اراد التلاوة وكذا الاخذ ......(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد(مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال ، شامي: ۶۲۲/۱ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط:سعيد كراچي.

امام کے قریب کون کھڑا ہو

☆......امام کے قریب اہل علم اور اہل عقل کا کھڑا ہونا بہتر ہے، لیکن امام کے پیچھے دوسرے نمازی لوگ آ گئے ہیں تو ان کو ہٹانے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ نماز ہر صورت میں ہو جاتی ہے۔

☆......اگر امام کے پیچھے اہل علم نہیں ہیں تو دوسرے لوگوں کو چاہیئے کہ امام کے پیچھے اہل علم کو کھڑا کریں تا کہ امام کو خلیفہ بنانے کی ضرورت ہونے کی صورت میں آسانی ہو۔(۱)

امام کے لئے بلند آواز کا درجہ

''آواز بلند کرنے کا درجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام کے لئے مقتدی کا لقمہ لینا

امام کے لئے اپنے مقتدی کا لقمہ لینا جائز ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۲)

امام، مقتدی کی نماز الگ الگ نہ ہو

اقتداء صحیح ہونے کے لئے امام اور مقتدی کی نماز ایک ہونی چاہیئے، اگر دونوں کی

---

(۱) وینبغی ان یکون بحذاء الامام من هو افضل کذا فی شرح الطحاوی، هندیة: ۱/۸۹، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الخامس فی بیان مقام الامام والمأموم، ط: بلوچستان بک ڈپو. وان سبق احدالی الصف الاول فدخل رجل اکبر منه سنا او اهل علم ینبغی ان یتأخر ویقدمه تعظیما له:شامی: ۱/۵۲۹. مطلب فی جواز الایثار بالقرب، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۱۷، کتاب الصلاة، باب الامامة. ط: رشیدیة کوئٹه..

(۲) (بخلاف فتحه علی امامه) فانه لا یفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بکل حال، شامی: ۱/۶۲۲، باب ما یفسد الصلاة ومایکره فیها. ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۹۹. الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها ،ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

نماز الگ الگ ہے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی، مثلاً امام ظہر کی نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی عصر کی نماز کی نیت کرے، یا امام گذشتہ کل کے ظہر کی قضا نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی آج کے ظہر کی نماز کی نیت کرے تو دونوں کی نماز الگ الگ ہونے کی وجہ سے اقتداء صحیح نہیں ہو گی، اور نماز بھی درست نہیں ہوگی۔

اگر امام اور مقتدی دونوں گذشتہ کل کے ظہر کی نماز کی قضا پڑھ رہے ہیں یا دونوں آج کی ظہر کی نماز پڑھ رہے ہیں تو اقتداء درست ہے۔(۱)

امام مقتدیوں کو حکم کرے

نماز شروع کرنے سے پہلے امام مقتدیوں کو حکم کرے کہ خوب مل کر کھڑے ہوں، اور دو نمازیوں کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑیں، اور اپنے مونڈھے برابر کریں۔

اگر اگلی صف میں گنجائش ہے تو اگلی صف میں کھڑا ہونا چاہیئے اور درمیان کی خالی جگہ پُر کرنی چاہیئے اور اگر اگلی صف میں گنجائش نہیں تو اس میں زبردستی گھس کر نمازیوں کو

---

(۱) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا(الدر المختار) وفي الشامية: (قوله وبمفترض فرضا آخر) سواء تغاير الفرضان اسما او صفة، كمصلي ظهر امس بمصلي ظهر اليوم، بخلاف ما اذا فاتتهم صلاة واحدة من يوم واحد فانه يجوز ،شامي: ۱/۵۷۹، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

واتحاد الصلاتين شرط لصحة الاقتداء حتىٰ لم يصح اقتداء مصلي الظهر بمصلي العصر، ولا الاقتداء من يصلي ظهر يوم بمن صلي ظهر غير ذلك اليوم، تاتارخانية: ۱/۲۱۷، كتاب الصلاة، مايمنع صحة الاقتداء، وما لا يمنع ط: ادارة القرآن كراچي. البحر الرائق: ۱/۲۳۱، كتاب الصلاة، باب الامامة،ط: رشيدية كوئٹه.

تکلیف دینا درست نہیں۔(۱)

امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کرے

مندرجہ ذیل پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر امام نہ کرے تو مقتدی بھی نہ کریں وہ پانچ باتیں یہ ہیں:

۱......اگر امام نے عید کی نماز میں تکبیر زائد ترک کردی تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۲......اگر امام نے قعدہ اولیٰ ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۳......اگر امام نے سجدہ تلاوت ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۴......اگر امام نے سجدہ سہو ترک کردیا ہے تو مقتدی بھی ترک کردے۔

۵......اگر امام نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی اور رکوع میں چلا گیا تو اس صورت میں اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو دعائے قنوت پڑھ لے، اور اگر دعائے قنوت پڑھنے کی صورت میں رکوع فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو دعائے قنوت نہ پڑھے بلکہ رکوع میں چلا جائے۔(۲)

---

(۱) وفي الدر: (ويصف) اى يصفهم الامام بان يامرهم بذلک قال الشمني: وينبغي ان يامرهم بأن يتراصوا ويسدو الخلل ويسووا مناكبهم ويقف وسطا، وخير صفوف الرجال اولها، ....ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم.. وتحته في الرد: ان وجد في الصف فرجة سدها والا انتظر حتىٰ يجيئي آخر فيقفان خلفه،... قال في المعراج: الافضل ان يقف في الآخر اذا خاف ايذاء احد، قال عليه الصلاة والسلام: "من ترک الصف الاول مخافة ان يؤذى مسلما اضعف له اجر الصف الاول "شامي: ۱/ ۵۶۸، ۵۶۹، باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي.

(۲) خمسة اشياء اذا ترک الامام ترک المقتدي ايضا وتابع تكبيرات العيد والقعدة الاولىٰ وسجدة التلاوة، والسهو والقنوت اذا خاف فوت الركوع هكذا في الوجيز للكردري، وان كان لا يخاف يقنت ثم يركع كذا في الخلاصة، هنديه: ۱/ ۹۰. الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: ماجديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۵۲۸، قبيل فصل قضاء الفوائت ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/ ۱۱، باب الوتر والنوافل، مطلب في القنوت للنازلة، ط: سعيد كراچي.

امام نے ایک سجدہ کیا مقتدی نے دو

امام ابھی تک پہلے سجدہ میں ہے، مقتدی نے دو سجدے کر لئے تو اس کا دوسرا سجدہ معتبر نہ ہوگا، اس پر دوسرے سجدہ کا اعادہ واجب ہے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے

☆......امام پر سہو سجدہ واجب تھا، اس کو یاد نہیں رہا اس نے دونوں طرف سلام پھیر دیا اور جماعت کی نماز میں بعد میں شامل ہونے والا مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں پوری کرنے کے لئے کھڑا ہو گیا، اس کے بعد امام کو یاد آیا کہ مجھ پر سہو سجدہ واجب تھا، اور امام نے سلام پھیرنے کے بعد اب تک کسی سے بات چیت نہیں کی، اور قبلہ سے بھی ہٹا نہیں تھا، اس لئے امام فوراً تکبیر کہہ کر سہو سجدہ میں چلا گیا تو اس مسبوق کو چاہئے کہ اگر اس رکعت کا سجدہ اب تک نہیں کیا تو لوٹ کر آئے، اور امام کے ساتھ سہو سجدہ میں شریک ہو جائے، اور پھر جب امام آخری سلام پھیر دے تو اٹھ کر اپنی بقیہ نماز پوری کر لے۔ اور اس درمیان میں مسبوق نے جو قیام، قرأت اور رکوع کیا ہے وہ کالعدم تصور کیا جائے گا۔

☆......اور اگر مسبوق مقتدی نے لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو کر سہو سجدہ نہیں کیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔

☆......اور اگر مسبوق کھڑا ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعت کا سجدہ کر چکا ہے،

---

(۱) وان رفع المقتدی رأسه من السجدة الثانية قبل ان يضع الامام جبهته على الارض لا يجوز وكان عليه اعادة تلك السجدة، ولو لم يعد تفسد صلاته هٰكذا فى فتاوىٰ قاضيخان والخلاصة، عالمگيرية: ۱/۹۰. الباب الخامس فى الامامة، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۱/۵۹۵. باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط: سعيد كراچى.

اس کے بعد امام نے سہو سجدہ کیا، تو پھر یہ مقتدی نہ لوٹے اور امام کے ساتھ شریک ہو کر سجدہ نہ کرے بلکہ اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر کے خود سہو سجدہ کرے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر سجدہ کرنے کے بعد لوٹ کر امام کے ساتھ شریک ہو کر سہو سجدہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

امام نے سنت موکدہ نہیں پڑھی

اگر امام نے اب تک سنت موکدہ نہیں پڑھی اور جماعت کا وقت ہو گیا، تو جماعت کرا سکتا ہے، نماز ہو جائے گی، ایسی صورت میں اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو امام کو فرض کے بعد سنت موکدہ پڑھ لینی چاہیئے۔(۲)

باقی امام صاحب کو چاہیئے کہ جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ ہونے کی کوشش کریں، اگر کبھی امام صاحب جماعت کا وقت ہونے سے پہلے سنت موکدہ سے فارغ نہیں ہو سکیں تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ امام کو سنتوں سے فارغ ہونے کا موقع دیں اور شور شرابہ نہ کریں، اور امام صاحب بھی روزانہ تاخیر کرنے کی عادت نہ بنائیں، تا کہ روزانہ مقتدی پریشان نہ ہوں اور جماعت میں لوگ کم نہ ہوں۔

---

(۱) ولو سلم الامام فقام المسبوق ثم تذكر الامام ان عليه سهوا فسجد له قبل ان يقيد المسبوق الركعة بسجدة فعليه ان يرفض ذلك ويعود الى متابعته ثم اذا سلم الامام قام الى القضاء ولا يعتد بما فعل من القيام والقراءة والركوع ولو لم يعد الى متابعة الامام ومضى على قضائه فانه تجوز صلاته ويسجد للسهو بعد فراغه استحسانا ولو سجد الامام بعد ما قيد هذا المسبوق الركعة بسجدة فانه لا يعود فان عاد الى متابعته فسدت صلاته كذا فى السراج الوهاج. هنديه: ۱/۱۲۸. الباب الثانى عشر فى سجود السهو، ط: ماجديه كوئته. شامى: ۱/۵۹۷. باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ. ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۴۶۶، فصل فى سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاها بعد هن، جامع الترمذى، ابواب الصلاة، باب ماجاء فى الركعتين بعد الظهر: ۱/۹۷. ط: سعيد كراچى.

امام نے "سورۃ الناس" پڑھی تو مسبوق کیا کرے

اگر کوئی شخص مثلاً مغرب کی نماز میں دوسری رکعت میں شامل ہوا، اور امام نے دوسری رکعت میں "قل اعوذ برب الناس" پڑھی تو اس صورت میں مسبوق کو اپنی باقی ماندہ رکعت میں اختیار ہے، پورے قرآن مجید میں سے جو سورت چاہے، اور جہاں سے چاہے پڑھے، کیونکہ قرأت کے سلسلہ میں باقی ماندہ نماز ابتداء کے حکم میں ہے گویا کہ مسبوق باقی ماندہ نماز ادا کرتے ہوئے پہلی رکعت پڑھ رہا ہے اس لئے وہ جو بھی سورت چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۱)

امام نے کفر کا اقرار کیا

ایک شخص کافی عرصہ سے امامت کرتا رہا، اب وہ خود اپنے کفر کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں نماز پڑھاتا رہا ہے، تو اس کو اقرار کے وقت سے مرتد قرار دیا جائے گا اس وقت سے جو نماز پڑھی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی اور اس اقرار سے پہلے جو نمازیں ادا کی گئی ہیں وہ درست ہیں، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ومنها أنه يقضي اول صلاته في حق القراء ة وآخرها في حق التشهد حتىٰ لو ادرک رکعة من المغرب قضى رکعتين وفصل بقعدة فيكون بثلاث قعدات ، وقرا في کل فاتحة و سورة، فتاویٰ عالمگیریه: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: رشيدية کوئٹه. والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد فيما يقضيه ...... ويقضي اول صلاته، في حق قراء ة وآخرها في حق تشهد. .الخ،شامي: ۱/ ۵۹۶، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط:سعيد کراچي. حاشية الطحطاوی على مراقي الفلاح،ص: ۳۵۲، کتاب الصلاة، فصل في المکروهات، ط: قديمي کراچي.

(۲)وفي الدر لو زعم أنه کافر لم يقبل منه لأن الصلاة دليل الاسلام واجبر عليه، وفي الرد : (قوله : لان الصلاةدليل الاسلام) ای دليل على انه کان مسلما وانه کذب بقوله ،انه صلى بهم وهو کافر، وکان ذلک الکلام منه ردة فيجبر على الاسلام ، باب الامامة: ۱/ ۵۹۲، ط: سعيد کراچي.

امام نے لقمہ نہیں لیا

اگر مقتدی نے لقمہ دیا اور امام نے لقمہ نہیں لیا، تو لقمہ دینے والے، اور امام کی نماز فاسد نہیں ہوگی، نماز بدستور صحیح رہے گی، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ فکر لیا تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

امام و مسبوق کی قرأت میں ترتیب لازم نہیں

''مسبوق کی قرأت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

امام ومقتدی کے درمیان فاصلہ

امام اور مقتدی کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے کہ مقتدی کا سر رکوع اور سجدہ میں جاتے ہوئے امام سے نہ ٹکرائے۔(۲)

امام ہلکی نماز پڑھائے

امام مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے فرض نماز ہلکی پڑھائے، قرأت تسبیحات

---

(۱)(بخلاف فتحه على امامه) فانه لا يفسد (مطلقا) لفاتح وآخذ بكل حال. الدر المختار (قوله: بكل حال) اى سواء قرأ الامام قدر ما تجوز به الصلاة، ام لا ،انتقل الى آية اخرىٰ ام لا ، تكرر الفتح أم لا، هو الاصح، نهر، شامي: ۱/ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: سعيد كراچی. عالمگيرية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۰. باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وذكر الاسبيجابي انه لو كان معه رجلان فإمامهم بالخيار ان شاء تقدم وان شاء اقام فيما بينهما ،ولو كانوا جماعة فينبغي للامام ان يتقدم ... واشار المصنف الى ان العبرة انما هو للقدم لا للرأس فلو كان الامام اقصر من المقتدى تقع رأس المقتدى قدام الامام يجوز بعد ان يكون محاذيا بقدمه او متاخرا قليلا ، البحر الرائق: ۱/ ۶۱۷. كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. رد المحتار: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، باب الامامة. ط: سعيد كراچی. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۵۶، ۱۵۷، كتاب الصلاة، ما يتصل بصحة الاقتداء .ط: رشيدية كوئٹه.

وغیرہ میں زیادہ وقت نہ لے تاکہ مقتدیوں پر بھاری نہ ہو۔(۱)

امراضِ قلب سے بچاؤ

دل کے ماہر ڈاکٹر صاحبان نے کئی سالوں کی محنت کے بعد ایک ورزش دریافت کی ہے جس سے دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں اور یہ ورزش نماز سے ملتی جلتی ہے۔ جب ہم قیام کرتے ہیں تو جسم کے نچلے حصے کو خون زیادہ ملتا ہے اور جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو درمیانی حصے کو فائدہ ہوتا ہے، اور جب ہم سجدے میں جاتے ہیں تو جسم کے اوپر والے حصے کو زیادہ خون ملتا ہے۔

لہٰذا نماز کے دوران جسم کے ہر حصے کو موزوں مقدار میں خون میسر ہوتا ہے، جس کی وجہ سے کئی بیماریاں مثلاً دل کے امراض کم ہو جاتے ہیں۔ مشاہدے کی بات ہے کہ عابد لوگ اکثر نحیف ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کے دل قوی ہوتے ہیں، اور وہ دل کے امراض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۱۷)

امرد

''امرد'' یعنی خوب صورت نابالغ لڑکے کو جماعت کی نماز میں برابر کھڑا کرنے سے بعض فقہاء کرام نے نماز فاسد ہونے کا حکم دیا ہے، لیکن اس پر فتویٰ نہیں اس لئے صحیح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، البتہ امرد نابالغ لڑکے کی طرف شہوت کی نظر سے

---

(۱) ولا يطول بهم الامام لقوله صلى الله عليه وسلم في الصحيحين اذا صلى احدكم بالناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء. فتح القدير: ۱/۳۰۵، باب الامامة، ط: دار احياء التراث العربي، البحر الرائق: ۱/۳۷۴. كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/۵۶۴، باب الامامة، مطلب اذا صلى الشافعى قبل الحنفى هل الافضل الصلاة مع الشافعى ام لا؟ط: سعيد كراچى.

دیکھنا حرام ہے لہٰذا اس سے احتراز کیا جائے۔(۱)

اگر نابالغ لڑکے ایک سے زائد ہیں تو ان کی صف بالغ مردوں کے پیچھے ہونی چاہیئے، اور اگر ایک ہی لڑکا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے آیا ہے تو اس کو مردوں کی صف میں کھڑا ہونا درست ہے، اور دونوں طرف کے بالغ مردوں کی نماز بلا کراہت درست ہوگی۔(۲)

امرد کو امام بنانا

☆......کسی حسین نوجوان کو امام بنانا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ لوگوں کا دل نماز سے ہٹ کر اس کی طرف مائل ہونے کا امکان ہے۔(۳)

اُمی نے سورت یاد کرلی

اگر کسی ان پڑھ اُمی نے نماز کے دوران یا قعدہ اخیرہ میں کوئی سورت یاد کرلی تو

---

(۱) (ومحاذاة الامرد الصبيح) المشتهى (لا يفسدها على المذهب تضعيف لما فى جامع المحبوبى ودرر البحار من الفساد .آه ،الدر المختار مع الشامى: ۱/ ۵۷۲، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸ ،باب الامامة ،ط: رشيدية كوئٹه. عالمگيرية: ۱/ ۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والمأموم ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)" ويصف : اى يصفهم الامام با ن يأمرهم بذلك الرجال ثم الصبيان ،ظاهره تعددهم ، فلو واحدا دخل فى الصف... رد المحتار: ۱/ ۵۷۱، باب الامامة.ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/ ۶۱۸ ، كتاب الصلاة،باب الامامة، ط:رشيدية كوئٹه. عالمگيرية: ۱/ ۸۸ ، باب الامامة، الفصل الخامس فى بيان مقام الامام والماموم ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) وكذا تكره خلف امرد الظاهر انها تنزيهية أيضا: والظاهر ايضا كما قال الرحمتى ان المراد به الصبيح الوجه لانه محل الفتنة، شامى: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، مطلب فى امامة الأمرد، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح،ص: ۳۰۳، ط: قديمى كراچى.

جو نماز سورت کے بغیر ادا کی وہ فاسد ہو جائے گی۔(۱)

”انا“ ضمیر متکلم

”انا“ ضمیر متکلم کے آخری حرف الف کو پڑھنا درست نہیں، تاہم اگر کسی نے کھینچ کر پڑھ لیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن اس طرح پڑھنے سے بچنا ضروری ہے۔(۲)

”انا للّٰہ و انا الیہ راجعون“ کہنا

”رنج وغم کی خبر سن کر.........“ کے عنوان کو دیکھیں۔

ان پڑھ امام

☆......پڑھے لکھے قاری کی اقتداء ان پڑھ امی کے پیچھے درست نہیں۔(۳)

☆......اگر مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری موجود ہے تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے بھی درست نہیں، اور اگر کوئی قاری نہیں تو ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے

---

(۱) (وتعلم أی أمی آیة) أی تذکره او حفظه بلاصنع (الدر المحتار) وفی الشامیة: (قوله بلا صنع) بأن سمع سورة الاخلاص مثلا من قارئ فحفظها بمجرد السماع، واحترز به عما لو حفظها بتعليم من القارى لانه يكون عملا كثيرا، شامي: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية. ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۶۵۶، كتاب الصلاة، باب الحدث فى الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) فى الدر المختار، ولو زاد كلمة أو نقص كلمة أو نقص حرفا... لم تفسد ما لم يتغير المعنى، كتاب الصلاة، مطلب مسائل زلة القارى، ۱/۶۳۲، ۶۳۳، ط: سعيد كراچى. كذا فى الهندية: ۱/۷۹، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الخامس فى زلة القارى، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وكذا لا يجوز اقتداء العاقل بالمعتوه ولا اقتداء القارى بالامى حلبى كبير، ص: ۵۱۶، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۸۶، الباب الخامس فى الامامة، الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئٹه، الدر المختار، كتاب الصلاة، باب الامامة، ۱/۵۷۹، ط: سعيد كراچى.

درست ہے۔(۱)

ان پڑھ کو خلیفہ بنا دیا

اگر امام کا وضو ٹوٹ گیا، اور امام نے کسی ان پڑھ کو خلیفہ بنادیا تو سب کی نماز باطل ہو جائے گی اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ جماعت کے ساتھ ادا کررہے ہیں تو امام ان پڑھ نہ ہونا شرط ہے۔(۲)

ان پڑھ کی اقتداء

ان پڑھ کی اقتداء ان پڑھ کے پیچھے درست ہے، بشرطیکہ مقتدیوں میں کوئی پڑھا لکھا قاری نہ ہو، ورنہ سب کی نماز فاسد ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) وفي الشامية:" بخلاف الامي اذ ام اميا وقارئا فان صلاة الكل فاسده عند الامام لان الامي يمكن ان يجعل صلاته بقراء ة اذا اقتدىٰ بقارئ ،لان قراء ة الامام له قراء ة ، كتاب الصلاة، باب الامامة: ۱/ ۵۷۹، ط: سعيد كراچي،حلبي كبير،ص: ۵۲۰، فصل: الامامة، الخامس، فيمن لا يصح الاقتداء به ،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير : ۱/ ۳۲۷، الصلاة، باب الامامة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وبطلت ان رأى متيمم ماء .. او استخلف اميا، قوله: (او استخلف اميا) يعني عند سبق الحدث على ما اختاره في الهداية، لان فساد الصلاة، بحكم شرعي و هو عدم صلاحيته للامامة في حق القارى ،البحر الرائق: ۱/ ۶۵۳ ـ ۶۵۷، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۶۰۰، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. بدائع ،فصل في الاستخلاف: ۱/ ۲۳۱، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۷، باب الامامة فصل في الاستخلاف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳)" وامامة الامي قوما اميين جائزة كذا في السراجية، واذا أم امي اميا وقارئا فصلاة الجميع فاسدة عند ابى حنيفة ،هندية: ۱/ ۸۵، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث .ط: رشيدية كوئٹة. شامي: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير، فصل الامامة، فيمن لا يصح الاقتداء به، ص: ۵۲۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ان پڑھ نے قرآن کی آیت سیکھ لی

اگر ان پڑھ آدمی قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہ ہونے کی وجہ سے ایسے ہی نماز پڑھ رہا ہے، اور آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کسی سے قرآن مجید کی کوئی آیت سن کر یاد کر لی، یا بھولا ہوا تھا یاد آ گئی اور یہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے، کسی قاری امام کا مقتدی نہیں، تو اس ان پڑھ کی نماز باطل ہو جائے گی، اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۱)

اور اگر قاری امام کا مقتدی ہے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔(۲)

انتقالات کا علم ہونا

اقتداء صحیح ہونے کے لئے مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم ہونا ضروری ہے یعنی امام رکوع میں ہے یا قومے میں یا سجدے میں یا قعدہ میں مقتدی کو اس کا علم ہونا ضروری ہے، چاہے علم امام کو دیکھ کر حاصل ہو یا کسی مکبر کی آواز سن کر یا کسی مقتدی کو دیکھ کر حاصل ہو، بہر صورت علم ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱)في الدر المختار:" ولو وجد المنافي بلا صنعه قبل القعود بطلت اتفاقا ، ولو بعده بطلت ... كما تبطل بقدرة المتيمم على الماء ... وتعلم اى امى آية اى تذكره او حفظه بلا صنع، الدر مع الرد: ۱/۶۰۷. باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۲)وصححه في الفتاوى الظهيرية قال: الامي اذ اتعلم سورةً خلف القارى فانه يمضي على صلاته،وهو الصحيح آه ، ووجهه ان قراءة الامام قراءة له ،فقد تكامل اول الصلاة وآخرها وبناء الكامل على الكامل جائز، قال ابو الليث : لا تبطل صلاته اتفاقا وبه نأخذ"، البحر الرائق: ۱/۳۷۴، باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار كتاب الصلاة، باب الامامة، الاستخلاف: ۱/۶۰۷،۶۰۸، ط: سعيد كراچي.

(۳)" وفي الدر المختار": والصغرى ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة:.....و علمه بانتقالاته، وفي الشامية:"(قوله: وعلمه بانتقالاته) اى بسماع او روية للامام او لبعض المقتدين "رحمتي" وان لم يتحد المكان. شامي: ۱/۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد .

اگر مقتدی کو امام کے انتقالات کا علم نہ ہو خواہ امام اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

انجکشن

انجکشن لگانے کی صورت میں اگر خون باہر نکلا، یا سرنج کے اندر آیا تو وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا، اور اگر اسپرٹ لگائی ہے اور وہ ناپاک ہے تو اس حصے کو دھونا بھی لازم ہے۔(۲)

اندھیرے میں نماز پڑھنا

اگر قبلہ کا رخ صحیح ہے تو اندھیرے میں نماز پڑھنا منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) " وفي الدر المختار:" والصغرىٰ ربط صلاة المؤتم بالامام بشروط عشرة: نية المؤتم الاقتداء .....و علمه بانتقالاته الخ، وفي الشامية: فتكون الشروط العشرة التي ذكرها الشارح شروطا للامامة ايضا من حيث توقف الامامة عليها..... لكن لما كانت العشرة قائمة بالمقتدى ..... جعل العشرة شروطا للاقتداء ،شامي: ۱/ ۵۴۹ - ۵۵۰، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي.
(قوله: وعلمه بانتقالاته) اى بسماع او رؤية للامام او لبعض المقتدين رحمتي وان لم يتحد المكان. شامي: ۱/ ۵۴۹، ۵۵۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.
(۲) وفي الدر المختار: وينقضه خروج كل خارج نجس ... منه ... معتادا او لا ، من السبيلين او لا الى ما يطهر ... اى يلحقه حكم التطهير. وفي الشامية :لو افتصد وخرج منه دم كثير ولم يتلطخ رأس الجرح فانه ناقض مع انه لم يسل الى ما يلحقه حكم التطهير، لانه سال الى المكان دون البدن.شامي: ۱/ ۱۳۴، كتاب الطهارة، نواقض الوضو،ط: سعيد كراچي. وفيه ايضا:"وكذا ينقضه علقة مصت عضوا وامتلأت من الدم ،ومثلها القراد إن كان كبيرا: لانه حينئذ يخرج منه دم مسفوح سائل،شامي: ۱/ ۱۳۹ ،كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچي.
(۳)عن عائشة رضي الله عنها زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت: كنت انام بين يدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاى في قبلته، فاذا سجد غمزني ، فقبضت رجليّ ،فاذا قام بسطتهما ، قالت : والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح. صحيح البخارى: ۱/ ۷۳، باب التطوع خلف المرأة، ط: قديمي كراچي. رجل صلى في المسجد في ليلة مظلمة بالتحرى، فتبين انه صلى الى غير القبلة، جازت صلاته، لانه ليس عليه ان يقرع ابواب الناس للسؤال عن القبلة، هندية: ۱/ ۶۴، كتاب الصلوٰة، الباب الثالث في استقبال القبلة، ط:رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۳۳، كتاب الصلوٰة، باب : شروط الصلوة، ط: سعيد كراچي.

انعامی بونڈ رکھنے والے کی امامت

''انعامی بونڈ'' سود اور جوا کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے حرام ہے، اس لئے انعامی بونڈ رکھنے والا فاسق ہے، اور اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

انگلیوں پر گننا

نماز کے بعد یا عام حالت میں انگلیوں پر تسبیحات گننا (شمار کرنا) جائز ہے بلکہ حدیث شریف میں تسبیحات کو انگلیوں پر گننے کا حکم آیا ہے۔(۲)

انگلیوں کا توڑنا

نماز کی حالت میں انگلیوں کا توڑنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) فی التنویر : ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق ، وفی الشامیة: واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه لا یهتم لامر دینه... فهو کالمبتدع تکرہ امامته بکل حال، بل مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه کراهة تحریم لما ذکرنا . الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۹ ـ ۵۶۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر ، ص: ۳۲۵، کراهیة الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) عن ام حمیضة بنت یاسر ، عن جدتها یسیرۃ وکانت من المهاجرات قالت: قال لنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : علیکن بالتسبیح والتهلیل والتقدیس واعقدن بالانامل فانهن مسئولات مستنطقات ولا تغفلن فتنسین الرحمة، ترمذی: ۲/ ۱۹۸، ابواب الدعوات، باب : فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم وتعوذہ فی دبر کل صلاۃ، ط: سعید کراچی. وفیه ایضاً: ابواب الدعوات باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید :۲/ ۱۸۷، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۶۵۰ کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) وینبغی ان تکون کراهة الفرقعة تحریمیة للنهی الوارد فی ذلک ... ونقل فی الدرایة اجماع العلماء علی کراهته فیها ثم یظهر ایضا انها تحریمیة للنهی المذکور، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها . ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/ ۶۴۲، کتاب الصلوۃ ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها، ط: سعید کراچی.

اوابین کی نماز

(''صلوٰۃ الاوابین'' کے عنوان کو دیکھیں)۔

اوابین کی نماز کی نیت

اوابین کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، کسی خاص نماز اور وقت کا نام لینا ضروری نہیں ہے، اور عوام کو لمبی لمبی نیت بتلا کر پریشان کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

اوساط مفصل

نماز میں ''اوساط مفصل'' درمیانی درجہ کی سورتوں کو کہتے ہیں، اور یہ ''سورہ بروج'' سے ''لم یکن'' تک ہیں، اور ان سورتوں کو عصر اور عشاء میں پڑھنا مستحب ہے۔

بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو۔ سفر، ضرورت اور وقت میں تنگی کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) "(وكفي مطلق نية الصلاة) وان لم يقل لله (لنفل وسنة) راتبة (وتراويح) على المعتمد اذ تعينها بوقوعها وقت الشروع ،والتعيين احوط،شامي: ۱/۴۱۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.حلبي كبير، الشرط السادس : النية، ص: ۲۴۷، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۶۵، كتاب الصلاة ، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) " سنتها حالة الاضطرار في السفر وهو ان يدخله خوف او عجلة في سيره ان يقرأ بفاتحة الكتاب وأى سورة شاء وحالة الاضطرار في الحضر وهو ضيق الوقت او الخوف على نفس اومال ان يقرأ قدرما لايفوته الوقت او الامن هكذا في الزاهدى... واستحسنوا في الحضر ... واوساطه في العصر والعشاء.... والاوساط من سورة البروج الى لم يكن" هندية: ۱/۷۷، الباب الرابع : في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراء ة ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۱/۵۳۹، ۵۴۰، كتاب الصلاة آداب الصلاة، ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۱۱،۳۱۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اوقات نماز

سب کو معلوم ہے کہ ہر آن ہر وقت ہر گھڑی بندہ پر اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتیں برستی ہیں اور ہر بندہ ہر گھڑی ان نعمتوں سے فائدہ حاصل کرتا رہتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا سلسلہ بند کردے تو کسی بھی آدمی کے لئے زندہ رہنا ممکن نہیں ہوگا، اور ان بے شمار نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے نماز کو مقرر کیا گیا ہے، ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ انسان ہر وقت نماز اور عبادات میں مشغول رہتا لیکن چونکہ اس میں تمام ضروری حاجتوں کو پورا کرنا مشکل ہوجاتا، اس لئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ان پانچ وقتوں میں نماز فرض کی گئی۔ (۱)

(۱) فجر (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

اوقات نماز اور جدید سائنس

انسان طبعی طور پر متحرک جسم ہے یہ جامد اور ساکت اجسام کی ضد ہے۔ اس لئے اس کی صحت، تندرستی اور بقا تحریک میں ہے اور نماز بار بار اسی تحریک کا نام ہے۔ قدرت نے اس کے معمولات زندگی اور اس کو ازل سے ابد تک جانتے اور پہچانتے ہوئے نماز میں اس کے لئے اوقات اور وقفے مقرر کئے ہیں۔

نماز فجر

نماز فجر اس وقت ہوتی ہے جب رات ڈوبنے کو ہوتی ہے اور اس وقت آدمی

---

(۱) " لما كان فائدة الصلاة وهي الخوض في لجة الشهود، والانسلاك في سلك الملائكة لاتحصل الا بمداومة عليها، وملازمة بها واكثار منها حتىٰ تطرح عنهم اثقالهم، ولا يمكن ان يؤمروا بما يفضي الى ترك الارتفاقات الضرورية والانسلاخ عن احكام الطبيعة بالكلية او جبت الحكمة الالٰهية ان يؤمروا بالمحافظة عليها والتعهد لها بعد كل برهة من الزمان ليكون انتظارهم للصلاة وتهيؤهم لها قبل ان يفعلوها... الخ، حجة الله البالغة، ابواب الصلاة، اوقات الصلاة: ۱/۴۲۱، ط: قديمي كراچي.

رات کے سکون اور آرام کے بعد اُٹھتا ہے۔ سائنس اور حفظان صحت (Hygiene) کا اصول ہے کہ کسی بھی ورزش کو کرنے کے لئے آہستہ آہستہ اپنی رفتار، قوت اور لچک میں اضافہ کیا جائے حتیٰ کہ دوڑنے کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ اس میں پہلے آہستہ آہستہ دوڑیں پھر تیز پھر اور تیز اور پھر سبک رفتار بن جائیں۔

اب اگر انسان صبح اُٹھتے ہی سترہ رکعات کی نماز پڑھے تو اس کی جسمانی صحت بہت جلد ختم ہو جائے گی اور وہ بہت ہی جلد اعصاب اور بے طاقتی کا مریض بن جائے گا۔

اور پھر رات سونے کے بعد صبح اٹھتے ہی پیٹ خالی ہوتا ہے اور خالی پیٹ اور اس وقت جب اعضاء رات بھر سکون میں رہے ہوں اور پھر فوراً انہیں تحریک دی جائے دونوں حالتوں میں سخت محنت اور زیادہ اٹھک بیٹھک بہت مضر ہے اس لئے اللہ رب العزت نے صبح کی نماز بہت مختصر رکھی ہے۔

صبح کی نماز کا بنیادی مقصد انسان کو طہارت (Sterilization) اور صفائی کی طرف مائل کرنا ہے اگر اس نے نماز کا وضو نہ کیا اور مسواک نہ کیا اور صبح کا ناشتہ کر لیا تو رات بھر جراثیم منہ میں پھیلتے پھولتے رہے اور (Bacteria) کی ایک خاص قسم رات سوتے وقت منہ میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ غذا، لعاب یا پانی کے ذریعے اندر چلی جائے تو معدے کی سوزش (Stomach Swelling) اور آنتوں کی ورم (Inflammation Of Intestines) اور السر (Ulcer) کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

ظہر کی نماز

صبح سے دوپہر تک آدمی کسب معاش کے لئے ساعی و کوشاں رہتا ہے۔ اسی

دوران گردوغبار، دھول اور مٹی سے اس کا واسطہ پڑتا ہے بعض اوقات ایسے زہریلے کیمیکل ہوا کے ذریعے کھلے اعضاء، چہرے اور ہاتھوں پر لگ جاتے ہیں جو اگر زیادہ دیر رہیں تو انتہائی نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ تو ایسی کیفیت میں جب آدمی وضو کرتا ہے تو اس پر سے تمام کثافتیں اور تھکان دور ہو جاتی ہے اور اس پر، سرور اور کیف کی ایک دنیا روشن ہو جاتی ہے۔

سورج کی تمازت ختم ہو کر جو زوال سے شروع ہوتی ہے تو زمین کے اندر سے ایک گیس خارج ہوتی ہے، یہ گیس اس قدر زہریلی ہوتی ہے کہ اگر آدمی کے اوپر اثر انداز ہو جائے تو وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔ دماغی نظام اس قدر درہم برہم ہو جاتا ہے کہ آدمی پاگل پن کا گمان کرنے لگتا ہے۔ جب کوئی بندہ ذہنی طور پر عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسے نماز کی نورانی لہریں اس خطرناک گیس سے محفوظ رکھتی ہیں ۔اب نورانی لہروں سے یہ زہریلی گیس بے اثر ہو جاتی ہے۔

نماز عصر

زمین دو طرح سے چل رہی ہے ایک گردش محوری اور دوسری طولانی، زوال کے بعد زمین کی گردش میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ یہ گردش کم ہوتی چلی جاتی ہے اور عصر کے وقت یہ گردش اتنی کم ہو جاتی ہے کہ حواس پر دباؤ پڑنے لگتا ہے۔ انسان، حیوان، چرند، پرند سب کے اوپر دن کے حواس کی بجائے رات کے حواس کا دروازہ کھلنا شروع ہو جاتا ہے اور شعور مغلوب ہو جاتا ہے۔ ہر ذی شعور انسان اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ عصر کے وقت اس کے اوپر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے جس کو وہ تکان، بے چینی اور اضمحلال کا نام دیتا ہے۔ یہ تکان اور اضمحلال شعوری حواس پر لاشعوری حواس کی گرفت کا

نتیجہ ہوتا ہے۔عصر کی نماز شعور کو اس حد تک مضمحل ہونے سے روک دیتی ہے جس سے دماغ پر خراب اثرات مرتب ہوں۔وضو اور عصر کی نماز قائم کرنے والے بندے کے شعور میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ وہ لاشعوری نظام کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے اور اپنی روح سے قریب ہو جاتا ہے۔دماغ روحانی تحریکات قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

ایک مریض کی پریشانی

بندہ کے کلینک میں ایک رئیس آدمی علاج کے لئے آیا اس کا صرف ایک مسئلہ تھا کہ عصر کے وقت سے دماغی دباؤ، بے چینی اور بے سکونی شروع ہو جاتی ہے جو پھر مسلسل بڑھتی ہے اور کچھ عرصہ رہنے کے بعد مغرب کے بعد کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

بندہ نے انہیں کچھ ادویات دیں اور درود شریف کثرت سے پڑھنے کا کہا۔مریض حیرت انگیز طریقے سے صحت یاب ہو گیا۔

نماز عصر کے بعد اوراد کی وجہ

نماز عصر کے بعد کچھ دیر ذکر، تسبیح کی جاتی ہے جو کہ شرعی حکم ہے اور پھر دعا کی جاتی ہے۔اس کی وجہ یہی ہے کہ ان اذکار اور وظائف کی نورانی شعائیں اور لہریں اس خطرناک اثر پر غالب آجاتی ہیں جو زمین کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے۔

اولیاء کا معمول

اولیاء کرام کے معمولات میں یہ بات ملتی ہے کہ وہ عصر سے مغرب تک مسلسل ذکر اذکار اور وظائف میں مشغول رہتے ہیں اس کی سائنسی وجہ یہی ہے جو پہلے بیان ہو گئی ہے کہ زمین کی گردش محوری اور طولانی کے اثرات سے وہ حضرات ذکر اذکار کے ذریعے محفوظ رہتے تھے۔

نماز مغرب اور روحانی لہریں

آدمی بالفعل اس بات کا شکر ادا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق عطا فرمایا ہے اور کاروبار سے اس کی اور اس کے بچوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ شکر کے جذبات سے وہ مسرور اور خوش و خرم اور پر کیف ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر خالق کائنات کی وہ صفات متحرک ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے کائنات کی تخلیق ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ پر سکون ذہن کے ساتھ محو گفتگو ہوتا ہے تو اس کے اندر کی روشنیاں (لہریں) بچوں میں براہ راست منتقل ہوتی ہیں اور ان روشنیوں سے اولاد کے دل میں ماں باپ کا احترام اور وقار قائم ہوتا ہے۔ بچے غیر ارادی طور پر ماں باپ کی عادات کو تیزی کے ساتھ اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور ان کے اندر ماں باپ کی محبت اور عشق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مختصر یہ کہ مغرب کی نماز صحیح طور پر پابندی کے ساتھ ادا کرنے والے بندے کی اولاد سعادت مند اور ماں باپ کی خادم ہوتی ہے۔ (بحوالہ ''نماز'' خواجہ شمس الدین عظیمی)

نماز عشاء

انسان طبعی طور پر لالچی ہے اور جب وہ کاروبار دنیا سے فارغ ہو کر گھر آتا ہے تو وہ کھانا کھاتا ہے اور لذت و حرص میں کھانا زیادہ کھا لیتا ہے اب اگر وہ اس کھانے کے بعد لیٹ جائے تو مہلک امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک اور فائدہ بھی دیا ہے کہ سارا دن کا تھکا ہوا ذہن لے کر اگر نیند کرے گا تو بے سکون ہوگا۔ اس کو سکون نماز کے اندر ملے گا۔

تو یوں کھانے اور سکون کا تمام نظام نماز کے ذریعے حل ہوتا ہے اور پھر جب یہ

نماز پڑھتے پڑھتے سوئے گا تو جس طرح صبح اُٹھتے ہی فجر کی نماز کی ورزش کی تو اسی طرح سوتے وقت عشاء کی نماز کی مکمل اور طویل ورزش اس کو سکون اور آرام کی نیند سلائے گی۔

اب تو ماہرین سونے سے قبل ہلکی ورزش پر زور دیتے ہیں اور خود ماہرین کا کہنا ہے کہ نماز سے بڑھ کر سوتے وقت کی کوئی بہتر ورزش نہیں۔

نماز تہجد

جیسا کہ پہلے ذکر کیا کہ تہجد کی نماز سے طویل تحقیقات کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے ہیں جو ماہرین نے اپنی کتب اور واقعات میں بیان کیے ہیں:

۱...... بے سکونی اور نیند کی کمی کا علاج ہے۔

۲...... دل کے امراض کے لئے تریاق اعظم ہے۔

۳...... اعصابی کھچاؤ اور جکڑاؤ کے لئے مفید ہے۔

۴...... دماغی امراض خاص طور پر پاگل پن کی خطرناک کیفیت کے لئے آخری علاج ہے۔

۵...... نگاہوں میں خاص طور پر جن کی نگاہ میں دو چیزیں نظر آتی ہوں ان کا علاج ہے۔

۶...... انسانی جسم میں نشاط، فرحت اور غیر معمولی طاقت پیدا کرتی ہے جو اسے سارا دن ہشاش بشاش رکھتی ہے۔

بحوالہ: (۱) ڈاکٹر ڈارون اور اس کے نظریات

(۲) تصورات دین (مکمل)　　(۳) دینی زندگی (جلد اول)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۵۸-۶۳)

اولاد کو دینی تعلیم دینا

ماں باپ اپنی اولاد کو دینی تعلیم سے زیادہ بہتر کوئی گفٹ نہیں دے سکتے اس لئے ماں باپ پر ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو ہمیشہ اچھے طریقے سے دینی تعلیم دیتے رہیں، اور اولاد کو تنبیہ بھی کرتے رہیں، اولاد کو تنبیہ کرنا پونے دو کلو کھجور یا کشمش یا گندم صدقہ کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اولاد کو نماز پڑھنے کے لئے مجبور کرنا

☆...... جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے، تو والدین کو چاہیئے کہ ان بچوں کو نماز پڑھنے کی تاکید شروع کر دیں، تا کہ انہیں نماز کی عادت پڑ جائے، اور جب ان کی عمر دس سال ہو جائے، تو اس وقت نماز پڑھنے پر مجبور کرنے کے لئے تاکید کریں، اگر تاکید کرنے سے نماز نہیں پڑھتے تو ان کی ہلکی پھلکی پٹائی بھی کریں، تا کہ بالغ ہونے کے بعد جب نماز فرض ہو جائے تو اس کی کوئی نماز قضاء نہ ہو اور وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا نہ ہو۔(۲)

---

(۱) عن جابر بن سمرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم : لأن یؤدب الرجل ولدہ خیر من ان یتصدق بصاع، سنن الترمذی : ۱۶/۲ ، ابواب البر و الصلة، باب: ماجاء فی ادب الولد، ط: سعید کراچی. المستدرک للحاکم ، وزاد فیہ:" واللّٰہ لان یؤدب احدکم ولدہ خیر له من ان یتصدق کل یوم بنصف صاع". کتاب الادب، فضل تادیب الاولاد :۳۷۳/۵، رقم الحدیث: ۷۷۵۴، ط: دار المعرفة بیروت، لبنان.

(۲) فی سنن ابی داؤد عن عبدالملک بن الربیع بن سبرة، عن ابیہ ،عن جدہ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم :" مروا الصبی بالصلوٰة اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیها، سنن ابی داؤد ،ص: ۷۰، کتاب الصلاة، باب متی یؤمر الغلام بالصلوة ط: میر محمد کتب خانه کراچی. سنن الترمذی: ۹۲/۱، ۹۳، ابواب الصلوة،باب متیٰ یؤمر الصبی بالصلوة، ط: سعید کراچی.شامی: ۳۵۲/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

☆...... ماں باپ پر یہ بھی ضروری ہے کہ جب بچے کی عمر سات سال ہو جائے تو اس کو نماز کے ارکان، شرائط اور نماز کے متعلق تمام ضروری احکام اور مسائل بھی سکھا دیں، اور وضو کا طریقہ بھی سکھا دیں اور طہارت کے ضروری مسائل بھی بتلا دیں، اگر والدین یہ ذمہ داری ادا کریں گے تو بہتر ورنہ گنہگار ہوں گے۔(۱)

اگر خود یہ تعلیم نہیں دے سکتے تو کسی عالم دین کے ذریعہ یہ تعلیم دلا دیں یا دینی مکاتب میں بھیج دیں۔

اول وقت میں نماز پڑھنا

نماز کا وقت ہو جانے کے بعد عورتوں کے لئے اول وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے عورتوں کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں، البتہ وقت کا پتہ نہ چلے تو اذان کا انتظار کریں ورنہ نہیں۔(۲)

اونٹوں کے مقام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

جہاں اونٹ باندھے ہوں ان جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اونٹ ایک عظیم الجثہ جانور ہے، اور جس کو پکڑ لیتا ہے پھر چھوڑتا نہیں اور اس کی عادت بھی یہ ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ لوگوں کو ستاتا ہے اور سرکشی اس جانور کا خاصہ ہے، اور یہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے وہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے نمازی کا دل نماز میں نہیں

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) "نعم ذکر شراح الهدایة وغیرهم فی باب التیمم ان اداء الصلاة فی اول الوقت افضل الا اذا تضمن التاخیر فضیلة لا تحصل بدونه کتکثیر الجماعة، ولهٰذا کان اولیٰ للنساء ان یصلین فی اول الوقت، لانهن لا یخرجن الی الجماعة کذا فی مبسوطی شمس الائمة و فخر الاسلام ،آه، شامی: ۱/۳۶۷، کتاب الصلاة مطلب فی طلوع الشمس من مغربها، ط: سعید کراچی.

لگے گا بلکہ اونٹ پر لگا رہے گا، اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صلوا فی مراح الغنم ولا تصلوا فی معاطن الابل فانها خلقت من الشياطين

بکریوں کی آرام گاہ میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے مقام میں نماز مت پڑھو کیونکہ اونٹ کی فطرت میں شیطانی مادہ زیادہ ہے...... (احکام اسلام ص ۷۵) (۱)

’’اوئی‘‘ کرنا

’’کراہنا‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

اہل حدیث کی امامت

’’غیر مقلدین کی امامت‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔

ایئر کنڈیشن

مسجد میں ’’ایئر کنڈیشن‘‘ لگانا جائز ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں۔ (۲)

---

(۱) ’’وتکره الصلوة ایضا فی معاطن الابل ای مبارکها‘‘ حلبی کبیر، ص: ۳۶۲، ۳۶۳، کراهية الصلوة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، بدائع: ۱/۱۱۵، كتاب الصلاة، شرائط اركان الصلاة، ط: سعيد كراچی. كذا فی التاتارخانية: ۱/۵۷۰، كتاب الصلوة، الفصل الرابع فی بيان مايكره للمصلی أن يفعل فی صلاته ومالا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی.

’’ وفی معاطن الابل ان الابل لعظم جثتها، وشدة بطنها، وكثرة جراءتها كادت تؤذی الانسان فيشغله ذلک عن الحضور، بخلاف الغنم، حجة الله البالغة: ۱/۴۳۵، المواطن التی لا يصلی فيها، ط: قديمی كراچی.

(۲) (قوله بالقنو والقنوين فيعلقه) فيه دلالة على تعليق المراوح فی المساجد: لما أنهاليست بأقل نفعا من القنو مع ما فی القنو من الشغل والتلويث ماليس فی المروحة، الكوكب الدرى، أبواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب القنو يعلق فی المسجد: ۴/۸۴، ط: ادارة القرآن كراچی.
قلت: ويدخل فی ما استنبطه تعليق المكيف فی المسجد، فانه مريح عند شدة الحرارة، ومزيل للرائحة الكريهة، ومجاف للعروق الخارجة، ومعين للخشوع وغيره، محمد انعام الحق.
فتاوىٰ رحيميه: ۹/۱۱۵ تا ۱۱۸، الوقف، باب احكام المساجد والمدارس، ط: دار الاشاعت كراچی.

ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند کرنا

''ایئر کنڈیشن'' کی وجہ سے مسجد کا دروازہ بند کرنا جائز ہے۔ اگر مسجد کے اندرونی حصے میں لوگ بھر گئے، اور ایئر کنڈیشن کی وجہ سے دروازہ بند ہے اور بعد میں آنے والے لوگ دروازے کے باہر برآمدے میں کھڑے ہو کر امام کی اقتداء کر کے نماز ادا کر رہے ہیں اور ان لوگوں کو امام کے رکوع، سجدہ وغیرہ کے بارے میں علم ہوتا ہے تو اقتداء درست ہے، اور ان لوگوں کی نماز صحیح ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر دروازے شیشے کے لگا دیئے جائیں تو بھی اقتداء درست ہے جب کہ امام کی تکبیرات کی آواز مقتدیوں تک پہونچ سکے۔(۱)

ایک رکعت ملی

''چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا

فرائض کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا مناسب نہیں اور

---

(۱) في الدر المختار: " والحائل لا يمنع الاقتداء ان لم يشتبه حال امامه بسماع او رؤيةولو من باب مشبک يمنع الوصول في الاصح(قوله: بسماع) اى من الامام او المكبر ... (قوله :او رؤية) ينبغي ان تكون الرؤية كالسماع ، لا فرق فيها بين ان يرى انتقالات الامام او احد المقتدين شامي: ۱/ ۵۸۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،فصل : الامامة، شروط المحاذاة، ص: ۵۲۳،۵۲۴،ط: سهيل اكيڈمي لاهور، التاتارخانية: ۱/ ۶۱۲، كتاب الصلوة باب ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع ،ط: ادارة القران كراچي.

نوافل کی ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔(۱)

ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا

''دوسورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سجدہ بھول گیا

''سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ایک سورت سے دوسری سورت کی طرف انتقال کرنا

ایک سورت کو شروع کرنے کے بعد دوسری سورت کی طرف انتقال کرنے سے نماز ہو جائے گی، لیکن قصداً ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۲)

ایک سورت کو دو رکعت میں پڑھنا

☆......فرض نماز میں عذر اور ضرورت کے بغر دونوں رکعتوں میں ایک ہی

---

(۱) ......ان الافضل قراء ة سورة واحدة، ففي جامع الفتاوىٰ، روى الحسن عن ابى حنيفة انه قال: لا احب ان يقرأ سورتين بعد الفاتحة في المكتوبات ،ولو فعل لا يكره،و في النوافل لا باس به، شامي: ۱/ ۴۹۲، كتاب الصلاة، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. المبسوط للسرخسي، الصلوٰة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن: ۴۸/۲، ط: ادارة القرآن ، المجلس العلمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۵، الكراهية، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية :" ويكره تكرار السورة في ركعة واحدة في الفرائض،ولا باس بذلک في التطوع كذا في فتاوى قاضيخان، ۱/ ۱۰۷ ،كتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوٰة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وفي الخلاصة :" افتتح سورة وقصده سورة أخرىٰ، فلمّا قرأ آية او آيتين اراد ان يترک تلک السورة ويفتتح التي ارادها يكره آه، شامي: ۱/ ۵۴۷، كتاب الصلاة، باب آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، كراهية الصلاة، ص: ۳۶۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/ ۷۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفه الصلاة، الفصل الرابع في القراء ة، ط: رشيدية كوئٹه.

سورت کی قرأت کرنا خلاف اولیٰ اور مکروہ تنزیہی ہے، اگر بھولے سے ایسا کیا تو کوئی حرج نہیں، البتہ نوافل میں بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے ایک ہی سورت دونوں رکعت میں پڑھ لی، مثلاً پہلی رکعت میں ''الم تر کیف'' پڑھی اور دوسری رکعت میں بھی ''الم تر کیف'' پڑھی تو نماز ہو جائے گی سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر ایسا نہ کرے بلکہ ہر رکعت میں الگ الگ سورت پڑھنے کی کوشش کرے۔(۲)

ایک مثل

سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہے۔ مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور سایہ اصلی کے علاوہ سایہ ایک ہاتھ ہو گیا تو ایک مثل ہے۔(۳)

ایک نماز چھوڑنے کا نقصان

''نماز چھوڑنے کا نقصان'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)وفي الدر المختار: لا باس ان يقرأ سورة ويعيد ها في الثانية.. ولا يكره في النفل شئي من ذلک وفي الشامية:(قوله : لا باس ان يقرأ سورة الخ) افاد انه يكره تنزيها ... هذا اذا لم يضطر، شامي: ۱/۵۴۶،۵۴۷. كتاب الصلاة ،آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، كراهية الصلوة، ص:۳۵۵، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هنديه: ۱/۷۸، كتاب الصلاة، الباب الرابع : في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ايضاً.

(۳) اذا صار ظل كل شئي مثله، حلبي كبير،ص:۲۲۷، كتاب الصلاة، الشرط الخامس الوقت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۳۵۹،۳۶۰، كتاب الصلاة، مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة. ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/۴۰۲، كتاب الصلوة ،باب المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچي.

ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

☆......ایک ہی سورت کی کچھ آیتیں ایک جگہ سے ایک رکعت میں پڑھنا، اور کچھ آیتیں دوسری جگہ سے دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اگر درمیان میں دو آیتوں سے کم چھوڑ اجائے، اور اگر دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت سے مسلسل قرأت کی ہے، درمیان میں کوئی آیت نہیں چھوڑ دی یا درمیان میں دو آیت یا اس سے زیادہ چھوڑ دی، تو پھر مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اسی طرح اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور ان دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

مثال: پہلی رکعت میں "سورۂ تکاثر" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں "سورۂ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں کی سورت ہے چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔

---

(۱) وفي الدر المختار: لا باس ...... ان يقرأ في الاولىٰ من محل وفي الثانية من آخر ولو من سورة ان كان بينهما آيتان فاكثر، وفي الشامية: (قوله: لا باس ......الخ) افاد انه يكره تنزيها (شامي: ۱/ ۵۴۶، كتاب الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۹۳، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوٰة وما لا يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتار خانية: ۱/ ۴۵۲، كتاب الصلوٰة، الفرائض، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲): في الدر المختار، ويكره الفصل بسورة...قصيرة... ولا يكره في النفل شئ من ذلك، كتاب الصلوٰة، فصل في القراءة: ۱/ ۵۴۶، ۵۴۷، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلوٰة وما لا يكره، ص: ۴۹۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، التاتارخانيه، كتاب الصلوٰة، الفرائض: ۱/ ۴۵۲ـ ۴۵۳، ط: ادارة القرآن كراچي.

اور یہ کراہت فرائض کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں اگر ایسا کیا جائے گا
تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ایک ہی مسجد میں جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

''جمعہ کی دو جماعتیں کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

ب

باب نماز میں پکارے

''ماں باپ نماز میں پکاریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بات کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

باجا بجانا

باجا بجانا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی جگہ پر نماز ہو رہی ہے تو وہاں قریب باجا بجانا بہت بڑا گناہ ہے، کیونکہ اس سے نمازیوں کو خلل ہوگا، خشوع، خضوع اور اطمینان کے ساتھ نماز ادا نہیں کر سکیں گے، دل ادھر ادھر منتشر ہوگا، پریشان ہو جائیں گے،(۲) اس لئے اس کام کو روکنا ضروری ہے، اگر خود حکمت کے ساتھ روک سکتا ہے تو بہتر ورنہ حکومت کے تعاون سے اس کو روکنے کی کوشش کرنا ضروری ہے، تاکہ یہ سلسلہ بند ہو جائے اور نمازی

---

(۱) قال ابن عابدین رحمہ اللہ: " ذکر شیخ الاسلام ان کل ذلک مکروہ عند علمائنا واحتج بقولہ تعالی" و من الناس من یشتری لھو الحدیث،الآیۃ. جاء فی التفسیر: ان المراد الغناء ... وسماع غناء ، فھو حرام باجماع العلماء ،شامی: ۶/ ۳۴۹، کتاب الحظر والاباحۃ، ط: سعید کراچی. الجامع لاحکام القرآن للقرطبی،(سورۃ لقمان: ۶)، عالمگیری: ۵/ ۳۴۵، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع عشر فی الغناء واللھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) اس کی نظیر یہ ہے :ویکرہ...... ورفع صوت بذکر، وفی الشامیۃ: لانہ حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام، الدر مع الرد: ۱/ ۶۶۰، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید کراچی. فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴/ ۵۴، دار الاشاعت کراچی.

حضرات سکون کے ساتھ نماز ادا کرسکیں۔(۱)

(نوٹ) قریب میں باجہ بجنے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

بار بار پڑھنا

''پیچھے سے پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بار بار لقمہ دیا

''لقمہ بار بار دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا

بارش کی وجہ سے نماز توڑنا جائز نہیں، البتہ بارش سے کسی کو مرض کا خطرہ ہو یا بھیگنے سے (۳۰۶،۴۰۲ گرام) چاندی کی قیمت کے برابر مالی نقصان ہو رہا تھا تو ایسا شخص نماز توڑ سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) اجمع المسلمون فيما ذكر ابن عبد البر ان المنكر واجب تغييره على كل من قدر عليه ...... قال العلماء : الامر بالمعروف باليد على الامراء وباللسان على العلماء وبالقلب على الضعفاء يعنى عوام الناس ،الجامع لاحكام القرآن للقرطبي،(آل عمران: ۲۲) وقد قال بعض علماء نا الامر الاول للامراء والثاني للعلماء والثالث لعامة المؤمنين، مرقات: ۳۲۸/۹، كتاب الآداب ، باب الامر بالمعروف، الفصل الاول، ط: امداديه ملتان. عالمگيرى: ۳۵۱/۵، كتاب الكراهية، الباب السابع عشر في الغناء واللهو ،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) کیونکہ یہ مفسدات میں سے نہیں ہے۔

(۳) وفي الدر المختار: يقطعها لعذر كمالو خاف ضياع درهم من ماله......۲/۵۱، وفي الرد(تتمة)... نقل عن خط صاحب البحر على هامشه ان القطع يكون حراما و مباحا ومستحبا وواجبا ، فالحرام لغير عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاكمال والواجب لاحياء نفس، الدر مع الرد: ۵۲/۲، كتاب الصلاة، مطلب قطع الصلوٰة يكون حراما ومباحا ومستحباو واجبا، ط: سعيد كراچي. و: ۴۵۶/۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في

باریک دوپٹہ

"دوپٹہ باریک ہے" کے عنوان کو دیکھیں۔

باریک کپڑے

☆......جو کپڑے ایسے باریک ہیں کہ پہننے کے بعد اندر سے بدن نظر آتا ہے، عورتوں کے لئے ایسے کپڑے استعمال کرنا جائز نہیں ،(۱) اور ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے عورتوں کی نماز نہیں ہوتی ،نماز کے لئے دوپٹہ بھی موٹا استعمال کرنا چاہیئے ۔(۲)

☆......اگر عورت نماز میں ایسے باریک کپڑے پہنتی ہے جس سے بدن یا

= بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه وخلاف الاولیٰ، ط: سعید کراچی.
عالمگیری: ۱۰۷/۱ ، کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة، وما لا یکره ،ط :رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر،ص: ۳۷۰، مکروهات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، احسن الفتاویٰ: ۴۳۸/۳، باب مفسدات الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) (وعادم ساتر) لا یصف ما تحته، الدر. وفی الشامیة(قوله لا یصف ما تحته) بأن لایری منه لون البشرة احترازاً عن الرقیق ونحو الزجاج ، شامی: ۴۱۰/۱، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعید کراچی.

(والرابع ستر عورته) ووجوبه عام ولو فی الخلوة علی الصحیح(قوله ووجوبه عام) ای فی الصلاة خارجها...... (قوله علی الصحیح) لانه تعالیٰ وان کان یری المستور کما یری المکشوف لکنه یری المکشوف تارکا للادب والمستور متادبا ، وهذا الادب واجب مراعاته ،عند القدرة علیه الخ، شامی: ۴۰۴/۱، مطلب فی ستر العورة ، ط: سعید کراچی.

(۲) والثوب الرقیق الذی یصف ما تحته لا تجوز الصلاة، فیه کذا فی التبیین. عالمگیری: ۵۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.شامی: ۴۱۰/۱، کتاب الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۲۱۴، الشرط الثالث فی ستر العورة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

بالوں کا رنگ جھلکتا ہوا نظر آئے تو نماز نہیں ہوگی۔(۱)

☆......مرد حضرات کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر ستر کا حصہ نظر نہیں آتا ہے،(۲) عورتوں کے لئے باریک کپڑے پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں۔

بازو سجدے میں

مرد حضرات سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر نہ لگائیں اور خواتین سجدہ کی حالت میں دونوں بازوؤں کو زمین پر لگائیں۔(۳)

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها انها سئلت عن الخمار، فقالت : انما الخمار ما وارى البشرة والشعر، بيهقي: ۲/۲۳۵، باب الترغيب في ان تكثف ثيابها، كتاب الصلاة، ،ط: نشر السنة ملتان، پاكستان.

(۲) والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، اما لو صلى في ثوب واحد متوشحا به جميع بدنه كازار الميت تجوز صلاته من غير كراهة فان صلى في ازار واحد يكره، انتهى، حلبي كبير،ص:۲۱۲، الشرط الثالث في ستر العورة ،ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

ان الشرط هو ستر عورة المصلي لا ستر ذات المصلي، شامي: ۱/۴۱۱، كتاب الصلاة مطلب في النظر الى وجه الامرد،ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۹، كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه.

(۳) وحررنا انها تخالف الرجل في خمسة وعشرين ...... الخ، وفي الرد ،وذالك حيث قال [تنبيه] ذكر الزيلعي انها تخالف الرجل في عشر وقدزدت اكثر من ضعفها...... وتفترش ذراعيها، الخ. شامي: ۱/۵۰۴، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. البحر : ۱/۳۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۱/۳۸۵، كتاب الصلاة، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: المكتبة الغوثية كراچي پاكستان.

باقی ماندہ رکعتیں

مسبوق کی باقی ماندہ رکعتیں قرأت کے اعتبار سے تو پہلی ہوتی ہیں لیکن التحیات میں بیٹھنے کے لحاظ سے یہ رکعتیں آخری ہیں، اگر مسبوق کو امام کے ساتھ ایک رکعت ملی ہے تو امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر ایک رکعت اور پڑھ کر قعدہ کرنا ضروری ہے، اور باقی دو رکعتیں ایک قعدہ سے ادا کریں۔(۱)

بال

اگر نماز کے دوران عورت کے سر کے نیچے لٹکے ہوئے بالوں کا چوتھائی حصہ کھلا رہے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ویقضي اول صلاته في حق قراء ة وآخرها في حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر يأتي برکعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ولا يقعد قبلها، الدر المختار مع الشامي: ۱/ ۵۹۶ــ۵۹۷، کتاب الصلاة، باب الامامة ، ط: سعيد کراچي. عالمگيری: ۱/ ۹۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، الفصل السابع في المسبوق،ط: رشيديه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/ ۵۶۷، کتاب الصلاة، حکم المسبوق ،ط:رشيدية کوئٹه.

(۲) (اما الشعر المسترسل) ای النازل عن راسها (فقد قال الفقيه ابو الليث ان انکشف ربع المسترسل فسدت صلاتها) لانه عورة کذا ذکره في اکثر کتب الفتاویٰ وصححه صاحب الهداية، وغيره، حلبي کبير،ص: ۲۱۲، اما الشرط الثالث فهو ستر العورة، ط: سهيل اکيڈمي لاهور.

الرابع ستر عورته ... (وللحرة) ولو خنثیٰ(جميع بدنها) حتیٰ شعرها النازل في الاصح وفي الرد(قوله في الاصح) صححه في الهداية والمحيط والکافي وغيرها ، وصححه في الخانية خلافه مع تصحيحه لحرمة النظر اليه وهو رواية المنتقیٰ واختاره الصدر الشهيد ، والاول اصح و احوط کما في الحلية عن شرح الجامع لفخر الاسلام ، وعليه الفتویٰ کما في المعراج. الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۵، کتاب الصلوٰة ،مطلب في ستر العورة، ط: سعيد کراچي. البحر: ۱/ ۲۷۱، کتاب الصلوٰة، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد کراچي.، بدائع : ۱/ ۱۱۷ ، کتاب الصلوٰة ، فصل في شرائط الارکان، ط: سعيد کراچي.

بالغ کم عقل کو بچوں کے ساتھ کھڑا کریں

اگر کوئی بالغ لڑکا پاگل نہیں لیکن پاگل کی طرح ہے، نماز کی عظمت کو نہیں سمجھتا ہے پاکی ناپاکی کا خیال نہیں کرتا، اور نماز میں بے جا حرکتیں کرتا ہے، جس کی وجہ سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہو، تو اس کو بالغوں کی صف میں کھڑے ہونے سے روکا جا سکتا ہے۔ اور اگر کھڑا ہو گیا تو اس کو پیچھے کیا جا سکتا ہے، فقہاء کرام نے ایسے شخص کو بچے کے حکم میں داخل کیا ہے۔(۱)

بالغ ہوا

☆......اگر کوئی نابالغ ایسے وقت میں بالغ ہوا کہ تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی گنجائش ہے تو اس وقت کی نماز کی قضاء اس کو پڑھنا ہوگی۔(۲)

☆......کوئی بھی بچہ یا بچی جس وقت بالغ ہو، اس وقت کی نماز فرض ہوگی، اگر وقت ہے تو اس وقت اس نماز کو پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر اس وقت ادا نہیں کی تو بعد میں قضاء پڑھنا

---

(۱)(قوله او معتوه) هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون كذا في المغرب وقد جعلوه في حكم الصبي، شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۶، الخامس فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) والسبب هو الجزء الاخير لو ناقصا حتىٰ تجب على .... وصبي بلغ ..... الخ، وفي الرد: (قوله وصبي بلغ) اى وكان بين بلوغه وآخر الوقت ما يسع التحريمة او اكثر كما يفهم من كلامهم في الحائض التي طهرت على العشرة، الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلوٰة، مطلب فيما يصير الكافر به مسلما من الافعال، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، ط: رشيدية كوئٹه.

لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغ لڑکا عشاء کی نماز پڑھ کر سو گیا، اور صبح صادق ہونے کے بعد بیدار ہوا اور جسم یا کپڑے میں منی کا اثر دیکھا، جس سے معلوم ہوا کہ اس کو احتلام ہو گیا ہے، تو اس کو عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنی چاہیئے، کیونکہ جو عشاء کی نماز پڑھ کر سویا تھا وہ فرض نہیں تھی بلکہ نفل تھی اور احتلام سے بالغ ہونے کے بعد جو نماز اس کے ذمے ہے وہ فرض ہے، اور اس نے اس کو ادا نہیں کیا، اس لئے بیدار ہونے کے بعد عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

بالغ ہوا رات کو

☆......اگر کوئی نابالغ بچہ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد سویا، نیند میں اس کو احتلام ہوا، اب صبح صادق ہونے کے بعد فجر کو بیدار ہوا، تو اس پر عشاء کی نماز قضاء پڑھنا لازم ہے، کیونکہ سونے سے پہلے وہ نابالغ تھا، اور اس نے اس حالت میں جو عشاء کی نماز پڑھی

---

(۱) والسبب هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتىٰ تجب على ......صبى بلغ...... وبعد خروجه يضاف السبب الى جملته ليثبت الواجب بصفة الكمال وانه الاصل حتىٰ يلزمهم القضاء فى كامل هو الصحيح، الدر مع الرد: ۱/۳۵۶-۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۵۱، كتاب الصلوٰة، الفصل الثانى فى المقدمة، ط: رشيدية كوئته. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) [فروع] صبى احتلم بعد صلاة العشاء واستيقظ بعد الفجر لزمه قضائها وفى الرد: (قوله لزمه قضائها) لانها وقعت نافلة ولما احتلم فى وقتها صارت فرضا عليه لان النوم لايمنع الخطاب فليزمه قضائها فى المختار، ولهٰذا لو استيقظ قبل الفجر لزمه اعادتها اجماعا كما قدمنا اول كتاب الصلوٰة عن الخلاصة، شامى: ۲/۶۷، باب الوتر والنوافل، مطلب اذا اسلم المرتد هل تعود حسنته ام لا، ط: سعيد كراچى. و: ۱/۳۵۷، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۱۹۴، كتاب الصلاة، الفصل التاسع عشر فى قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. حلبى كبير، ص: ۵۳۴، فصل فى قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تھی وہ نفل نماز تھی فرض نہیں تھی، اور رات کو احتلام ہونے کے بعد وہ بالغ ہوگیا اور اس پر عشاء کی نماز فرض ہوگئی، اور اس نے وہ فرض نماز ادا نہیں کی، اس لئے بیدار ہونے کے بعد اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے، اور غسل سے فارغ ہونے کے بعد عشاء کی نماز قضاء پڑھے، پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۱)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سوگئی اور نیند میں اس کو احتلام ہوا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی تو اس پر ضروری ہے کہ پہلے غسل کرے پھر عشاء کی نماز کی قضاء کرے، یعنی چار رکعت فرض اور تین رکعت وتر پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی نماز پڑھے۔(۲)

☆......اگر کوئی نابالغہ بچی عشاء کی نماز پڑھ کر سوگئی اور نیند میں اس کو حیض آگیا اور صبح صادق کے بعد فجر کو بیدار ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ وہ حیض کی وجہ سے نماز پڑھنے کے قابل نہ رہی۔(۳)

بالوں کا جوڑا

مردوں کے لئے اپنے بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، اور نماز کی حالت میں جوڑا باندھنے سے نماز فاسد ہوجائے گی، کیونکہ یہ عمل کثیر ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) واما حکم الحیض والنفاس فمنع جواز الصلاة، ......الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، کتاب الطهارة فصل فی تفسیر الحیض والنفاس، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/ ۱۹۴، کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/ ۲۹۰، کتاب الطهارة، ط: سعید کراچی.

(۴) وکره عقص شعره للنهی عن کفه وبجمعه او ادخال اطرافه علی اصوله قبل الصلاة، اما فیها فیفسد (قوله وعقص شعره) ای ضفره وفتله، والمراد به ان یجعله علی هامته ویشد بصمغ او ان یلف ذوائبه حول راسه کما یفعل النساء فی بعض الاوقات او ان یجمع الشعر کله من قبل

باہر کا آدمی لقمہ دے تو......

اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا کوئی آیت بھول جائے، اور کوئی دوسرا آدمی جو نماز میں شامل نہیں ہے، نماز کے باہر سے بتادے، اور امام یا تنہا نماز پڑھنے والا آدمی اس کے بتانے پر عمل کرے تو نماز باطل ہوجائے گی، ہاں اگر خود ہی اس کو بھولی ہوئی آیت وغیرہ یاد آجائے تو اس پر عمل کرنے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔ (۱)

= القفاء ويشده بخيط او خرقة كي لا يصيب الارض اذا سجد وجميع ذلك مكروه شرح المنية. ونقل في الحلية عن النووي انها كراهة تنزيه ثم قال: والاشبه لسياق الاحاديث انها تحريم الا ان ثبت على التنزيه اجماع فيتعين القول به (قوله اما فيها فيفسد) لانه عمل كثير بالاجماع، شرح المنية، شامي: ١/٦٤٢، كتاب الصلاة، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. شرح النقاية لملاعلي قاري: ١/٢١٥، كتاب الصلوة، فصل ما يفسد الصلاة، وما يكره في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ٣٤٦، كتاب الصلاة، فصل في كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتاوىٰ تاتار خانية: ١/٥٦١، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي ان يفعل في صلاته وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي.

(١) (قوله وكذا الاخذ) اخذ المصلي غير الامام بفتح من فتح عليه مفسد ايضا كما في البحر عن الخلاصة او اخذ الامام بفتح من ليس في صلاته كما فيه عن القنية (قوله الا تذكر ...... الخ) قال في القنية: ارتج على الامام ففتح عليه من ليس في صلاته وتذكر فان اخذ في التلاوة قبل تمام الفتح لم تفسد والا تفسد لان تذكره يضاف الى الفتح آه البحر، قلت والذي ينبغي ان يقال ان حصل التذكر بسبب الفتح تفسد مطلقا اي سواء شرع في التلاوة قبل تمام الفتح او بعده لوجود التعلم وان حصل تذكره من نفسه لا بسبب الفتح لا تفسد مطلقا،شامي: ١/٦٢٢، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر: ٢/٦، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ١/١٢١، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.

بچوں کی صف

اگر صرف ایک ہی بچہ ہے تو مردوں کے ساتھ مردوں کی صف میں کھڑا ہو جائے اور اگر بچے ایک سے زیادہ ہیں تو وہ مردوں کے پیچھے اپنی الگ صف بنالیں، ان کو مردوں کی صف میں کھڑے ہونے نہ دیں۔(۱)

باقی اگر بچے الگ صف میں کھڑے ہونے کی صورت میں شرارت کرتے ہیں اور شور شرابہ کی وجہ سے بڑوں کی نمازوں میں خلل آتا ہے، یا بچوں کے اغواء یا گم ہو جانے کا خطرہ ہے تو اس صورت میں بچوں کو بڑوں کی صف میں کھڑے کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱)ویصف الرجال ثم الصبیان ...... لقوله علیه السلام :" لیلنی منکم اولوا الاحلام والنهی ...... الخ" ویقتضی ایضا ان الصبی الواحد لا یکون منفردا عن صف الرجال بل یدخلهم فی صفهم، وان محل هذا الترتیب انما هو عند حضور جمع من الرجال وجمع من الصبیان فحینئذ تؤخر الصبیان، الخ، البحر الرائق: ۱/۳۵۳، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۷۱، کتا ب الصلاة، ، باب الامامة، ط: سعید کراچی. بدائع : ۱/۱۵۹، کتاب الصلاة، فصل فی بیان مقام الامام والمأموم ،ط:سعید کراچی.

(۲) وفی تقریرات الرافعی الملحقة بالفتاوىٰ الشامی:(قوله ذکره فی البحر بحثا) قال الرحمتی: ربما یتعین فی زماننا ادخال الصبیان فی صفوف الرجال لان المعهود منهم اذا اجتمع صبیان فاکثر تبطل صلاة بعضهم ببعض وربما تعدىٰ ضررهم الی افساد صلاة الرجال ، انتهیٰ آه سندی: ۱/۷۳، ط: سعید کراچی.

بچوں کی صف سے آگے جگہ خالی ہے

☆......اگر بالغوں کی اگلی صف پوری نہ ہو اور پیچھے نابالغوں کی صف پوری ہو تو بعد میں آنے والا اگر نابالغوں کی صف کو چیر کر بالغوں کی صف میں جا سکتا ہے تو چلا جائے اور بالغوں کی صف میں شریک ہو جائے، اور اگر ایسا کرنا ممکن نہیں تو لڑکوں کی ہی صف میں کھڑا ہو کر جماعت سے نماز پڑھ لے نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

☆......پہلی صف پوری نہیں بھری تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں بچوں کے آگے سے گزر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۲)

بچوں کی صف نے دائیں بائیں گھیر لیا

پہلی صف پوری بھری نہیں تھی کہ پیچھے بچوں کی صف پوری ہوگئی، مردوں کی صف کو بچوں کی صف نے دائیں بائیں سے گھیر لیا ہے تو اب آنے والا مرد اس صورت میں

---

(۱) وفي الرد ولو وجد في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصير هم وفي الحديث : "من سد فرجة غفرله" وصح " خياركم الينكم مناكب في الصلاة" (قوله لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا في القنية، قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليتصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، شامي: ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۵۳، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. فتح القدير : ۱/ ۳۱۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

بچوں کے آگے سے گذر کر مردوں کی صف میں شامل ہو جائے۔(۱)

بچہ کی اذان

☆......ناسمجھ بچہ کی اذان اور اقامت مکروہ ہے، اس کی دی ہوئی اذانوں کا اعادہ کر لینا چاہیئے، اقامت کا اعادہ کرنا ضروری نہیں ہے، (۲) کیونکہ اذان کا تکرار کرنا شریعت سے ثابت ہے، اور اقامت کا تکرار ثابت نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر بچہ سمجھ دار ہے اگر چہ بالغ ہونے کے قریب نہیں ہوا تو اس کی اذان بلا کراہت صحیح ہے، لیکن بالغ لڑکے یا آدمی کی اذان افضل ہے۔(۴)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره اذان سکران کمعتوه وصبي ...... ویعاد اذان، صبي لا یعقل لا اقامتهم لما مر، وفي الرد: (قوله وجزم المصنف الخ) حیث قال فیما مر: قیدنا بالمراهق لان اذان الصبي الذی لا یعقل غیر صحیح کالمجنون آه، فافهم، وهذا ذکره فی البحر بحثا فترجح عند المصنف فجزم به ویؤیده ما فی شرح المنیة من انه یجب اعادة اذان السکران و المجنون والصبی غیر العاقل لعدم حصول المقصود لعدم الاعتماد علی قولهم، آه، شامي: ۱/ ۳۹۲ـ ۳۹۳، باب الاذان، مطلب فی المؤذن اذا کان غیر محتسب فی اذانه، ط: سعید کراچي، فتاویٰ تاتارخانیة: ۱/ ۵۲۰، کتاب الصلاة، سنن الصلوۃ، نوع آخر فی اذان المحدث والجنب، ط: ادارة القرآن کراچي. حلبی کبیر، ص: ۳۷۴ـ ۳۷۵، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمي لاهور، فتح القدیر: ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) (ولم تعد) ای الاقامة لان تکریرها غیر مشروع.......... (یعاد) ای استحبابا (هو) ای الاذان لان تکریره فی الشرع معتبر فی الجمعة فالاذان الاول شرع فی زمان عثمان رضی الله عنه ولان الاذان لاعلام الغائبین فتکریره مفید لاحتمال عدم سماع البعض، شرح النقایة: ۱/ ۱۳۶، کتاب الصلاة، باب الاذان، ط: سعید، فتح القدیر ۱/ ۲۲۰ باب الاذان، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۷۵، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمي لاهور.

(۴) ویجوز بلا کراهة اذان صبی مراهق، الخ، (قوله: صبی مراهق) المراد به العاقل وان لم یراهق کما هو ظاهر البحر، وغیره، وقیل: یکره لکنه خلاف ظاهر الروایة کما فی الامداد، وغیره، شامي: ۱/ ۳۹۱، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ط: سعید کراچي، حلبی کبیر، ص: ۳۷۴، فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمي لاهور، فتح القدیر: ۱/ ۲۲۰، کتاب الصلوۃ، باب الاذان، ط: رشیدیة کوئٹه.

بچہ کی اقامت

ناسمجھ بچہ کی اقامت مکروہ ہے، البتہ ایسی اقامت کا اعادہ ضروری نہیں ہے کیونکہ اقامت کا تکرار شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

بچہ نے دودھ پی لیا

اگر نماز کے دوران بچہ نے آکر ماں کا دودھ پی لیا، تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، البتہ اگر دودھ نہیں نکلا تو نماز ہو جائے گی۔(۲)

بچے کے جسم پر نجاست ہے

اگر بچے کے جسم پر نجاست لگی ہوئی ہے، اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آجائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والاشبہ ان یعاد الاذان دون الاقامۃ لان تکرار الاذان مشروع دون الاقامۃ، فتح القدیر: ۱/ ۲۲۰، باب الاذان، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۳۷۵، فصل فی السنن ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شرح النقایۃ: ۱/ ۱۳۶، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

(۲) وصبی مص ثدی امرأۃ مصلیۃ ان خرج اللبن فسدت والا لا لانہ متی خرج اللبن یکون ارضاعا وبدونہ لا، کذا فی محیط السرخسی، عالمگیری: ۱/ ۱۰۳، کتاب الصلوۃ، الباب السابع ما یفسد الصلوٰۃ ویکرہ فیھا، الفصل الاول،ط : رشیدیۃ کوئٹہ. المحیط البرھانی: ۲/ ۱۶۴، کتاب الصلوٰۃ، الفصل الخامس ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، ط: ادارۃ القرآن کراچی، البحر: ۲/ ۱۲، کتاب الصلوٰۃ ، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۶۲۸، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ ... وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

(۳) وفی الدر ھی (شروط الصلوۃ،) طھارۃ بدنہ..... من حدث..... و خبث مانع کذلک وثوبہ وکذا ما.... یعد حاملا لہ کصبی علیہ نجس ان لم یستمسک بنفسہ منع والا لا، وفی الرد(قولہ والا لا) ای وان کان یستمسک بنفسہ لا یمنع لان حمل النجاسۃ حینئذ ینسب الیہ لا الی المصلی، شامی: ۱/ ۴۰۲ ـــ ۴۰۳، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، ط: سعید کراچی. خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۷۸، کتاب الصلوۃ، الفصل السابع فی طھارۃ الثوب والمکان، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر: ۱۹۱، الشرط الثانی ،ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

بچے کے کپڑے پر نجاست ہے

اگر بچے کے کپڑے پر نجاست لگی ہوئی ہے اور وہ بچہ نمازی کی گود میں آ کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

بچے نے عورت کا پستان چوس لیا

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

بدعتی کی امامت

☆......اگر بدعتی امام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے مانند ہر جگہ حاضر و ناظر، عالم الغیب اور مختار کل سمجھتا ہے تو یہ شرک ہے، کیونکہ اللہ ایک ہے اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے، اس صورت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حاضر ناظر، عالم الغیب اور مختار کل ہونے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شریک ہو جاتے ہیں، اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کی شہادت کے خلاف ہو جاتا ہے، اس لئے جان بوجھ کر ایسے عقائد رکھنے والے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، پڑھنے کی صورت میں لوٹانا لازم

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة

(۲) وصبي مص ثدي امـــــرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا لا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا، كذا في محيط السرخسي، عالمگیری: ۱/۱۰۴، كتاب الصلوٰة، الباب السابع فيما يفسد الصلوة ومايكره فيها، الفصل الاول فيما يفسدها، ط: رشیدیہ کوئٹہ. محیط: ۲/۱۶۴، كتاب الصلوة، الفصل الخامس مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی، البحر: ۲/۱۲، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. شامی: ۱/۸، كتاب الصلوٰة، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.

ہوگا، اور اگر لاعلمی میں پڑھ لی تو ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر بدعتی امام موحد ہے شرکیہ عقائد نہیں رکھتا ہے صرف تیجہ، چالیسواں وغیرہ جیسی بدعات میں مبتلا ہے، تو اس کی امامت مکروہ تحریمی ہے، صحیح عقیدہ والا امام مل جائے تو بدعتی امام کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھنی چاہیئے اور اگر صحیح عقیدہ والا امام نہ ملے تو مجبوراً ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھ لے، جماعت نہ چھوڑے ایسی صورت میں نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ متقی پرہیزگار امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔(۲)

☆......بدعتی کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر حاضرین میں سارے بدعتی ہیں متقی پرہیزگار کوئی نہیں تو اس صورت میں بدعتی امام کی امامت بدعتی مقتدیوں کے لئے مکروہ نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) وفي الدر : ويكره امامة عبد وفاسق...... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وان كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا فليحفظ ، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۵۱۴۔ ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) وفي الدر : ويكره امامة عبد .... ومبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها وان كفر بها فلا يصح الاقتداء به اصلا وفي النهر عن المحيط : صلى خلف فاسق او مبتدع نال فضل الجماعة (قوله نال فضل الجماعة،) افاد ان الصلاة خلفهما اوليٰ من الانفراد، لكن لا ينال كما ينال خلف تقي و رع، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۵۱۴۔ ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وفي الدر المختار : ويكره امامة عبد ......و مبتدع اى صاحب بدعة لا يكفر بها، .... هذا ان وجد غيرهم والا فلا كراهة بحر، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، البحر : ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۵۱۴۔ ۵۱۵، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

اور بدعتی وہ ہے جو ایسا کام عبادت سمجھ کر کرے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو یعنی قرآن و سنت، اجماع اور قیاس سے اس کا ثبوت نہ ہو۔(۱)

بدعتی گناہ کو عبادت سمجھ کر کرتا ہے اس لئے موت تک اس کو توبہ نصیب نہیں ہوتی، اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی مریض مرض کو مرض نہیں سمجھتا بلکہ مرض کو صحت سمجھ کر علاج نہیں کراتا اور مرجاتا ہے۔ اس لئے بدعتی کی امامت فاسق سے بھی بدتر ہے۔(۲)

برآمدہ میں نماز پڑھنا

گرمی کے دنوں میں مسجد کے برآمدے میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جائز

(۱) وفي الدر: (وهي اعتقاد خلاف المعروف عن الرسول لا بمعاندة بل بنوع شبهة، وفي الرد: (قوله وهي اعتقاد ...... الخ) عزا هذا التعريف في هامش الخزائن الى الحافظ ابن حجر في شرح نخبة (وعرفها الشمني) بأنها ما احدث على خلاف الحق المتلقىٰ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم او عمل او حال بنوع شبهة واستحسان وجعل دينا قويا وصراطا مستقيما آه، فافهم، شامي: ۱/ ۵۶۰ - ۵۶۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، ط: سعيد كراچي. الاعتصام لابي اسحاق الشاطبي: ۱/ ۳۹، الباب الاول في تعريف البدع، ط: دار الفكر بيروت، البحر: ۱/ ۳۴۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) قال ائمة المسلمين كسفيان الثوري ان البدعة احب الى ابليس لان البدعة لا يتاب منها والمعصية يتاب منها ومعنى قولهم " ان البدعة لا يتاب منها" ان المبتدع الذي يتخذ دينا لم يشرع الله ورسوله قد زين له سوء عمله فرأه حسنا فهو لايتوب ما دام يراه حسنا لان اول التوبة العلم بأن فعله سيئ ليتوب منه او ترك حسنا مامورا به ليتوب ويفعله فما دام يرئ فعله حسنا فهو سيئ في نفس الامر فانه لا يتوب، الابداع في مضار الابتداع ،ص: ۳۳، المكتب العلمية بالمدينة المنورة، الطبعة الخامسة، ۱۹۷۱م ،حلبي كبير،ص: ۵۱۴، فصل الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وروى عن ابي بكر الصديق رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: " ان ابليس قال اهلكتهم بالذنوب فاهلكوني بالاستغفار فلما رأيت ذلك اهلكتهم بالاهواء فهم يحسبون انهم مهتدون فلا يستغفرون ، راه ابن ابي عاصم وغيره ، الترغيب والترهيب: ۱/ ۳۲، الترهيب من ترك السنة وارتكاب البدع، والاهواء، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

ہے شرعاً اس میں قباحت یا کراہت نہیں ہے کیونکہ برآمدہ بھی مسجد ہے۔(۱)

بڑھاپے کی وجہ سے رکعتوں کا شمار یاد نہ ہو

''رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بڑھنا ہٹنا

اگر کوئی نمازی دیوار کے پاس ہے، جب رکوع میں جاتا ہے تو جگہ کی تنگی کی وجہ سے سرین دیوار سے لگتے ہیں اس لئے تھوڑا سا آگے کو بڑھنا پڑتا ہے اور اٹھتے وقت تھوڑا سا پیچھے کو ہٹنا پڑتا ہے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ معمولی حرکت ہے۔(۲)

بڑی بڑی سورتیں پڑھنا

امام کو نماز میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنا جو مسنون مقدار سے بھی زیادہ ہوں مکروہ ہے بلکہ امام کو چاہیئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت، ضرورت اور ضعف و بیماری وغیرہ کا خیال رکھ کر سورت پڑھے، اور اس میں بھی جو سب سے زیادہ صاحب ضرورت ہو اس کی

---

(۱) واذا كان السرداب او العلو لمصالح المسجد او كانا وقفا عليه صار مسجدا ، شامي: ۳۵۷/۴، كتاب الوقف ، مطلب في احكام المساجد، ط: سعيد كراچي. وانظر " امداد الفتاوىٰ: ۶۲۸/۲ ، بحث في احكام المساجد ، حول عنوان ''حکم سائبان در مسجد'' ط: مكتبه دار العلوم كراچي.

(۲) العمل الكثير يفسد الصلوة والقليل لا كذا في محيط السرخسي، عالمگيری: ۹۹/۱ ،كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها،الفصل الاول فيما يفسد ها،ط: رشيدية كوئته. محيط السرخسي: ۱۶۰/۲ ، كتاب الصلاة ، الفصل الخامس ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچي. فتاوىٰ عثماني: ۴۲۶/۱، كتاب الصلاة، ط: مكتبه معارف القرآن كراچي.

رعایت کر کے قرأت کرے، بلکہ زیادہ ضرورت کے وقت مسنون مقدار سے بھی کم قرأت کرنا بہتر ہے، تاکہ لوگوں کو حرج اور پریشانی نہ ہو، اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

بستر ناپاک ہو جاتا ہے

''ناپاک کپڑے نیچے ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنا

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والا پہلی رکعت کے آغاز میں نیت باندھ کر ''سبحانک اللّٰھم'' مکمل پڑھنے کے بعد'' اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم '' کے بعد '' بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم '' پڑھے گا، خواہ نماز سری ہو یا جہری ہلکی آواز

---

(۱)وفي الدر : ويكره تحريما تطويل الصلاة على القوم زائد على قدر السنة في قراءة واذكار رضي القوم ام لا ، لاطلاق الامر بالتخفيف (نهر) وفي الشرنبلالية: ظاهر حديث معاذ لا يزيد على صلاة اضعفهم مطلقا ولذا قال الكمال: الا لضرورة وصح انه عليه السلام قرأ بالمعوذتين في الفجر حين سمع بكاء صبي (قوله تحريما) اخذه في البحر من الامر بالتخفيف في الحديث الآتي قال: وهو للوجوب الا لصارف والا دخال الضرر على الغير آه، وجزم به في النهر شامي: ۱/ ۵۶۴، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۸، كتاب الصلاة ، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيدية كوئٹه.

عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: اذا ام احدكم للناس فليخفف الصلوٰة، فان فيهم الصغير والكبير والضعيف والمريض، فاذ صلى وحده فليصل كيف شاء، مسلم: ۱/ ۱۸۸ ، كتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلوٰة في تمام ، ط: قديمي كراچي.

والی نماز ہو یا بلند آواز والی دونوں نمازوں کے شروع میں اسی طرح پڑھیں گے۔(۱)

☆......پھر دوسری رکعت سے آخری رکعت تک ہر رکعت کے شروع میں امام اور تنہا نماز پڑھنے والا صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر فاتحہ وغیرہ پڑھیں گے، دوسری رکعت سے آخر تک ہر رکعت کے شروع میں ثناء اور "اعوذ باللّٰہ ......الخ " نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے کو پہلی رکعت کے شروع میں "اعوذ باللّٰہ ......الخ " یاد نہیں رہی اور " بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھ لی، تو ان پر لازم ہے کہ "اعوذ باللّٰہ ......الخ" پڑھ کر پھر "بسم اللّٰہ ......الخ" پڑھیں، لیکن اگر "بسم اللہ ......الخ" پڑھنا یاد نہیں رہا اور سورۂ فاتحہ شروع کر دی تو اس کو پورا کرے پھر سے "بسم

---

(۱) وفي الدر(وقرأ) كما كبر(سبحانك اللّٰهم) .... سواء كان (امامه يجهر بالقراءة او لا .... وكما استفتح (تعوذ) بلفظ اعوذ على المذهب(سرا) ...... (لقراءة) .... وكما تعوذ (سمى) غير المؤتم بلفظ البسملة وفي الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قلم انه لا يتعوذ"بحر" شامي: ۱/۴۸۸-۴۹۰، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۰۳-۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة و آدابها و كيفيتها، ط: رشيدية كوئته، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة،سنن الصلاة، و آدابها، ط: رشيدية كوئته.

(۲)وفي الدر: (سمى غير المؤتم بلفظ البسملة ...... (سرا في) في اول ركعة ، ولو جهرية.......... الخ، وفي الرد(قوله غير المؤتم) هو الامام والمنفرد اذ لا دخل للمقتدى لانه لا يقرأ بدليل قدم انه لا يتعوذ "بحر"الدر مع الرد: ۱/۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص:۳۰۳-۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في المقدمة، سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

والتعوذ عند افتتاح الصلاة لا غير ،هندية: ۱/۷۳ (ثم يأتي بالتسمية) ...... ويأتي بها في اول كل ركعة، هندية: ۱/۷۳،الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

اللّٰہ ......الخ ’’نہ پڑھے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف ثناء پڑھے گا ’’اعوذ باللّٰہ ‘‘ اور ’’بسم اللّٰہ‘‘ نہیں پڑھے گا، بلکہ خاموش رہے گا، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا جائز نہیں،(۲) اور ’’ اعوذ باللّٰہ ‘‘اور’’بسم اللّٰہ ‘‘قرأت کے تابع ہیں۔(۳)

☆......امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے پہلی رکعت میں ’’ثناء‘‘ اور ’’اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ‘‘ کے بعد’بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم‘‘ پڑھنا سنت ہے،اور پہلی رکعت کے بعد باقی تمام رکعتوں میں ’’ثناء‘‘ اور

---

(۱) وفی الدر: فلو تذکرہ بعد الفاتحۃ ترکہ ولوقبل اکمالھا تعوذ وینبغی ان یستأنفھا ذکرہ الحلبی وفی الرد: (قولہ ذکر الحلبی) ای فی شرح المنیۃ بقولہ والتعوذ انما ھو عند افتتاح الصلاۃ، فلو نسیہ حتیٰ قرأ الفاتحۃ لا یتعوذ وحینئذ ینبغی ان یستأنفھا آہ، (قولہ وکما تعوذ سمی) فلو سمی قبل التعوذ اعادہ بعدہ لعدم وقوعھا فی محلھا ولو نسیھا حتیٰ فرغ من الفاتحۃ لا یسمی لاجلھا، لفوات محلھا ، حلبۃ وبحر، الدر مع الرد: ۱/۴۸۹۔۴۹۰، کتاب الصلاۃ، آداب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. خلاصۃ الفتاوی: ۱/۵۲، کتاب الصلوۃ، الفصل الثانی فی المقدمۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ، حلبی کبیر،ص: ۳۰۳، صفۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا قرأ فانصتوا ، شرح معانی الآثار: ۱/۱۴۹ ، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ خلف الامام ط:سعید کراچی.

وفی الدر: (والمؤتم لا یقرأ مطلقا) ولا الفاتحۃ فی السریۃ اتفاقا، وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطہ الکمال (فان قرأ کرہ تحریما) وتصح فی الاصح وفی درر البحار عن مبسوط خواھرزادہ انھا تفسد ویکون فاسقا، وھو مروی عن عدۃ من الصحابۃ فالمنع احوط(بل یستمع) اذا جھر(وینصت) اذا اسر لقول ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ : کنا نقرأ خلف الامام فنزل ، واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وأنصتوا، (قولہ وینصت اذا اسر) قال فی البحر: وحاصل الآیۃ ان المطلوب بھا امران: الاستماع والسکوت ،فیعمل لکل منھما والاول یخص الجھریۃ، والثانی لا ، فیجری علی اطلاقہ فیجب السکوت عند القراءۃ مطلقا آہ،شامی: ۱/۵۴۴۔۵۴۵، کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ ، ط: سعید کراچی. احکام القرآن للجصاص، الآیۃ: ۲۰۴، سورۃ الاعراف.

(۳)......علی قول ابی حنیفۃ ومحمد ان التعوذ تبع للقراءۃ اما عند ابی یوسف فھو تبع للثناء

" أعوذ باللّٰه " کے بغیر صرف" بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم "پڑھنا سنت ہے۔(۱)

☆......مقتدی امام کے پیچھے صرف"ثناء"پڑھیں،" اعوذ باللّٰه " اور"بسم اللّٰه " نہ پڑھیں بلکہ،تمام رکعتوں میں خاموش رہیں،وجہ یہ ہے کہ "اعوذ باللّٰه "اور "بسم اللّٰه " اس آدمی کے لئے پڑھنا سنت ہے جس پر قرأت پڑھنا لازم ہے،اور قرأت امام اور تنہا نماز پڑھنے والے پر لازم ہے،مقتدی پر لازم نہیں،اس لئے مقتدی امام کے پیچھے "اعوذ باللّٰه "اور" بسم اللّٰه "نہیں پڑھیں گے۔(۲)

☆......مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد بقیہ نمازوں کی ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم "پڑھنا سنت ہے۔(۳)

=...... لكن مختار قاضيخان والهداية وشروحها والكافي والاختيار واكثر الكتب هو قولهما انه تبع للقراءة وبه نأخذ، شرح المنية، شامي: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاةالي انتهائها، قبيل "مطلب لفظ الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي.. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئته.

(۱)"بسم اللّٰه چھوٹ گئی" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ (قوله حتىٰ يثني الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتي بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ويقرأ لانه يقضي اول صلاته في حق القراءة ، شامي: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو اتىٰ بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ، ط: رشيدية كوئته.

وسمى سرا في كل ركعة(قوله في كل ركعة) اى في ابتداء كل ركعة، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۱۲، باب صفة الصلاة،فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

☆......سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے، لہٰذا اس کو ترک نہ کیا جائے۔(۱)

☆......جن رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا ضروری ہے، ان میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت شروع کرنے سے پہلے آہستہ آواز سے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

بسم اللہ بلند آواز سے پڑھنا

☆......پوری تراویح کی نماز میں کسی سورت کے شروع میں ایک مرتبہ "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، کیونکہ "بسم اللّٰہ" بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورت کا جز نہیں ہے۔(۳)

☆......اگر پوری تراویح میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" ایک مرتبہ بھی پڑھی نہیں جائے گی، تو قرآن مجید پورا ہونے میں ایک آیت کی کمی رہ جائے گی، اور اگر

(۱، ۲) (لا) تسن (بين الفاتحة والسورة مطلقا) ولو سرية، ولا تكره اتفاقا، وما صححه الزاهدى من وجوبها، (قوله ولا تكره اتفاقا) ولهذا صرح في الذخيرة والمجتبىٰ بانه ان سمى بين الفاتحة والسورة المقروءة سرا او جهرا كان حسنا عند ابي حنيفة، ورجحه المحقق ابن الهمام وتلميذه الحلبي، لشبهة الاختلاف في كونها آية من كل سورة، الخ، شامي: ۱/ ۴۹۰، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمي قبل الفاتحة، وقبل كل سورة في كل ركعة، شامي: ۱/ ۴۹۰، كتاب الصلوة، آداب الصلاة، قبيل مطلب لفظة الفتوىٰ آكد، ط: سعيد كراچي.

(۳) وهي آية واحدةمن القرآن كله انزلت للفصل بين السور، فما في النحل بعض آية اجماعا وليست من الفاتحة ولا من كل سورة في الاصح، الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۱، كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۱۲، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

آہستہ آواز سے پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نے عام نمازوں میں بلند آواز سے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" کہہ دیا تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

"بسم اللّٰہ" پڑھنے کی وجہ

نماز کی ہر رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے "بسم اللّٰہ" پڑھنے کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے واسطے قرآن پڑھنے کے لئے پہلے اپنے پاک نام سے برکت حاصل کرنے کو مقرر فرمایا ہے۔(احکام اسلام:۶۰)(۳)

"بسم اللّٰہ" چھوٹ گئی

امام اور انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے ہر رکعت کے شروع میں "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا سنت ہے(۴) اگر "بسم اللّٰہ" سہواً چھوٹ

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولیٰ، الخ، ھندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۳) ثم یسم اللہ سرا لما شرع اللہ لنا من تقدیم التبرک باسم اللہ علی القراء ة، ولان فیه احتیاطا اذ قد اختلفت الروایة ھل ھی آیة من الفاتحة ام لا؟ حجة اللہ البالغة: ۲/۸، اذکار الصلاة، وھیأتھا والمندوب الیھا، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی.

(۴)(ثم یاتی بالتسمیة) ویخفیھا وھی من القرآن آیة انزلت للفصل بین السور کذا فی الظھیریة فیما یکرہ فی الصلاة، ولا یتادی بھا فرض القراء ة کذا فی الجوھرة النیرة، ویاتی بھا فی اول کل رکعة و ھو قول ابی یوسف رحمه اللہ کذا فی المحیط، وفی الحجة وعلیه الفتویٰ ھکذا فی التاتارخانیة، ھندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابھا وکیفیتھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ.
(و) کما تعوذ (سمی) غیر المؤتم بلفظ البسملة، لا مطلق الذکر کما فی ذبیحة ووضوء (سراً فی) اول (کل رکعة) ولو جھریة الدر المختار وفی الشامیة (قوله غیر المؤتم) ھو الامام والمنفرد، اذ لا دخل للمقتدی لانه لا یقرأ بدلیل قدم انه لا یتعوذ، شامی: ۱/۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتھائھا، قبل مطلب لفظة الفتویٰ آکد وابلغ من لفظة المختار، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، (قوله وسمی سرا فی کل رکعة) ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۰۶، صفة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

جائے تو نماز ہو جائے گی سہو سجدہ نہیں ہوگا، البتہ جان بوجھ کر "بسم اللّٰہ" ترک کرنا درست نہیں۔(۱)

"بسم اللّٰہ" چھوڑ دی

اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔(۲)

بسم اللہ رکوع میں پڑھی

"رکوع میں بسم اللہ پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

"بسم اللّٰہ" سورت سے پہلے

"سورت کے شروع میں" بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(وسننها) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غیر مستخف ،و قالوا : الاساءة ادون من الکراهة...... الدر المختار، (قوله لا یوجب فسادا ولا سهوا) ای بخلاف ترک الفرض فانه یوجب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو، شامی: ۱/ ۴۷۳- ۴۷۴، باب صفه الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. وفی الولوالجیة : الاصل فی هذا ان المتروک ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففی الاول ان امکنه التدارک بالقضاء یقضی والا فسدت صلاته ، وفی الثانی لا تفسد لان قیامها بارکانها ، وقد وجدت ولا یجبر بسجدتی السهو، وفی الثالث ان ترک ساهیا یجبر بسجدتی السهو، وان ترک عامدا لا ، کذا فی التاتارخانیة، هندیة: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) ولا یجب بترک التعوذ والبسملة ،عالمگیری: ۱/ ۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

وما فی القنیة من انه یلزمه سجود السهو، بترکها بین الفاتحة والسورفبعید جدا...... بل قال الزاهدی انه غلط علی اصحابنا غلطا فاحشا ، البحر: ۱/ ۳۱۲، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۴۹۱، کتاب الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن، ط: سعید کراچی.

بسم اللہ کہنا

نماز کے دوران کسی چیز کے نیچے گرنے پر "بسم اللّٰہ" پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

بعد میں آنے والا رکوع میں کس طرح جائے

اگر کوئی شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں آیا تو دیکھا کہ امام رکوع میں ہے، تو آنے والا شخص کھڑا ہونے کی حالت میں تکبیر تحریمہ (اللّٰہ اکبر) کہہ کر اگر موقعہ ہے تو دوبارہ "اللّٰہ اکبر" کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اگر موقعہ نہیں ملا تو دوبارہ اللّٰہ اکبر کہے بغیر رکوع میں جا سکتا ہے، اور تکبیر تحریمہ کے بعد قیام کی حالت میں کچھ دیر ٹھہرنا ضروری نہیں۔(۲)

---

(۱) ولو سقط شئي من السطح فبسمل او دعا لاحد اوعليه فقال آمين تفسد الخ الدر المختار، وفي الشامية: قوله فبسمل يشكل عليه ما في البحر: لو لدغته عقرب او اصابه وجع فقال بسم الله قيل: تفسد لانه كالانين وقيل لا؛ لانه ليس من كلام الناس، وفي النصاب: وعليه الفتوىٰ، وجزم به في الظهيرية وكذا لو قال: يارب كما في الذخيرة، شامي: ۱/ ۶۲۱ ـ ۶۲۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/ ۳ ـ ۴ باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل (قوله والتنحنح بلا عذر) ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۹، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ويشترط كونه (قائما) فلو وجد الامام راكعا فكبر منحنيا، ان الى القيام اقرب صح ولغت نية تكبيرة الركوع، وفي الشامية: (قوله ولغت نية تكبيرة الركوع)اى لو نوى بهذه التكبيرة الركوع ولم ينو تكبيرة الافتتاح لغت نيته وانصرفت الى تكبيرة الافتتاح، الخ، شامي: ۱/ ۴۸۰ـ ۴۸۱، قبيل مطلب في حديث الاذان جزم ط: سعيد كراچي.

پھر اگر امام کو عین رکوع کی حالت میں پالیا اور رکوع میں شریک ہو گیا تو یہ رکعت مل گئی، خواہ اس رکوع میں جانے کے بعد امام فوراً ہی رکوع سے اٹھ جائے، اور اس کو رکوع کی تسبیح پڑھنے کا موقعہ بھی نہ ملے، جب بھی یہ رکعت مل گئی۔

اور اگر ایسا ہو کہ اس کے رکوع میں پہنچنے سے پہلے امام رکوع سے اٹھ گیا تو اقتداء صحیح ہو جائے گی لیکن یہ رکعت نہیں ملی، امام کے سلام کے بعد اس مقتدی کو کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھنی ہوگی۔(۱)

بعد میں شامل ہونے والوں کی نماز امام کی نماز پر موقوف ہے

''امام کی نماز نہیں ہوئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بقیہ رکعتیں پوری کرنے والے کی اقتداء

اگر کوئی شخص امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک نہیں ہوا بلکہ ایک یا دو رکعت نکلنے کے بعد جماعت میں شامل ہوا، تو اس پر ضروری ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے،(۲) اب اگر ایسا آدمی اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرنے کے لئے

---

(۱) (وفی الذخیرة) قال (وان سوی ظهره فی الرکوع) یعنی حال کون الامام راکعا (صار مدرکا) ای لتلک الرکعة(قدر علی التسبیح او لم یقدر) ای لا یشترط المشارکة قدر التسبیحة وهذا هو الاصح لان الشرط المشارکة فی جزء من الرکن وان قل، فالحاصل انه ان وصل الی حد الرکوع قبل ان یخرج الامام من حد الرکوع الی حد القیام ادرک تلک الرکعة والا فلا علی ما افاده الر عمر رضی الله عنه، حلبی کبیر، ص: ۳۰۵، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ان المغیرة بن شعبة رضی الله عنه قال: تخلف رسول الله صلی الله علیه وسلم، فذکر هذه القصة قال: فاتینا الناس وعبد الرحمن بن عوف یصلی بهم الصبح، فلما رای النبی صلی الله علیه وسلم اراد ان یتاخر فاومیٰ الیه ان یمضی قال: فصلیت انا والنبی صلی الله علیه وسلم خلفه رکعة فلما سلم قام النبی صلی الله علیه وسلم فصلی الرکعة التی سبق بها ولم یزد علیها شیئا، اعلاء السنن: ۳۸۸/۴، ابواب الامامة، باب المسبوق یقضی ما فاته اذا سلم الامام، ط: ادارة القرآن کراچی. الدر المختار: ۱/ ۵۹۶ ــــ ۵۹۷ باب الامامة، ط: سعید کراچی. ایضاً، هندیة: ۱/ ۹۱، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: ماجدیه کوئٹه.

کھڑا ہوا، تو بعد میں آنے والے آدمی کے لئے ایسے آدمی کو امام بنا کر اس کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ جو شخص کسی امام کا مقتدی ہے وہ کسی اور آدمی کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

بَلا مصیبت

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے ذکر کرنا

''ذکر بلند آواز سے کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بلند آواز سے قرأت کرنا

امام کے لئے فجر کی دونوں رکعتوں میں، مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں میں خواہ قضاء ہو یا ادا، اور جمعہ وعیدین، تراویح اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) احداها انه لا یجوز اقتداؤه ولا الا قتداء به فلو اقتدی مسبوق بمسبوق فسد صلاۃ المقتدی. هندیة: ۱/۹۲، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: ماجدیة کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۹۷، کتاب الصلاۃ، باب الامامة، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۱۶۳، الفصل الخامس عشر فی الامامة والاقتداء ما یتصل بمسائل الاقتداء مسائل المسبوق، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) یجهر بالسورة ان قصد الامامة والا فلا یلزمه الجهر (فی الفجر واولی العشاء ین اداء وقضاء وجمعة وعیدین وتراویح ووتر بعدها) ای فی رمضان فقط للتوارث، الدرمع الرد: ۱/۵۳۲، فصل فی القراء ة، ط: سعید، هندیة: ۱/۷۲ الباب الرابع فی صفة الصلاۃ، الفصل الثانی فی واجبات الصلوٰۃ، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۲۹۶، واجبات الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیة فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۹۴، کتاب الصلوۃ، الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

اور اکیلے نماز پڑھنے والے کو رات کی نماز میں بلند یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے، چاہے تو بلند آواز سے قرأت کرے، چاہے تو آہستہ آواز سے دونوں کا اختیار ہے۔(۱)

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد

بلند آواز سے قرأت کرنے کی حد یہ ہے کہ قرأت کو کوئی دوسرا شخص سن سکے۔(۲)

بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا

☆......اگر امام نے بلند آواز والی نماز میں یعنی فجر، مغرب، اور عشاء کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کر لی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا جہری نماز میں آہستہ سے قرأت کرے گا، تو نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وان کان منفردا ان کانت صلاۃ یخافت فیها یخافت حتما هو الصحیح وان کانت صلاۃ یجهر فیها فهو بالخیار، هندیة: ۷۲/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۵۳۳/۱، آداب الصلوٰه، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۳۰۲/۱، باب صفة الصلوٰة، ط: سعید کراچی، خلاصة الفتاویٰ: ۹۴/۱، کتاب الصلاة، الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشیدیه کوئٹه.

(۲) وادنیٰ الجهر اسماع غیره، الدر المختار مع الرد: ۵۳۴/۱، آداب الصلاة، فصل فی القراء ة، ط: سعید کراچی. ، هندیة: ۷۲/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاویٰ: ۹۵/۱، الفصل الحادی عشر فی القراء ة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتیٰ لو جهر فیما یخافت او خافت فیما یجهر وجب علیه سجود السهو، هندیة: ۱۲۸/۱، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱۶۲/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب، ط: سعید کراچی.

(۴) والمنفرد لا یجب علیه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة هکذا فی التبیین، هندیة: ۱۲۸/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆ ...... جہر میں سر اور سر میں جہر کرنے کی صورت میں صرف امام پر سہو سجدہ لازم ہوتا ہے، تنہا پڑھنے والے پر نہیں۔ (۱)

☆ ...... اگر کسی شخص نے نوافل، سنن اور سری فرائض میں سر کے بجائے جہر کرلیا تو نماز ہوجائے گی، سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، البتہ سنت کے خلاف ہوگا۔ (۲)

بمباری ہو

اگر نماز کے دوران بمباری ہو تو نماز توڑ کر اپنا دفاع کرنا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۳)

بنیان

کرتے کے بغیر شلوار یا تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز ہوجائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ (۴)

= شامی: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) وکما اذا جهر الامام فیما یخافت او خافت فیما یجهر لان الجهر فی محله والمخافتة فی محلها واجب کل منهما علی الامام واما المنفرد فهو مخیر الخ،حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱۶۶/۱، کتاب الصلاة، فصل فی بیان سبب الوجوب. ط: سعید کراچی.

(۲) لا سهو علی المنفرد اذا جهر فیما یخافت فیه ،شامی: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید. عالمگیری: ۱۲۸/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) ویباح قطعها لنحو قتل حیة ، ونددابة و فور قدر وضیاع ما قیمته درهم له او لغیره ،الدر المختارمع الرد: ۶۵۴/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: سعید کراچی. هندیه: ۱۰۹/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ومما یتصل بذلک مسائل ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) والرابع ستر عورته وهی للرجل ما تحت سرته الی ماتحت رکبته ، تنویر الابصار، شامی: ۴۰۴/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعید . عالمگیری: ۵۸/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الاول فی الطهارة وستر العورة، ط: رشیدیه کوئٹه. ،البحر: ۲۶۹/۱، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

بوسہ

☆......اور اگر عورت نماز پڑھ رہی ہے، اور مرد نے اس حالت میں اس کا بوسہ لیا تو عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، عورت اس نماز کو دوبارہ پڑھے، مرد کو نماز کے دوران ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے۔(۱)

☆......اور اگر مرد نماز پڑھ رہا ہے اور عورت نے اس کا بوسہ لیا اور مرد کو شہوت ہوگئی تو مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر مرد کو شہوت نہیں ہوئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱) دونوں

= یہ اس وقت ہے جب اتنا ہی کپڑا میسر ہو، اگر مکمل کپڑے میسر ہوں تو محض تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے نماز مکروہ ہوگی۔

ولو صلیٰ مع السراويل و القميص عنده يكره .... ولو صلى رافعا كميه الى المرفقين كره كذا في فتاوىٰ قاضيخان، هندية: ١/١٠٦، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره ، ط: ماجدية كوئٹه. شامي: ١/٦٥٣، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

وان صلى في ازار واحد يجوز ويكره وكذا في السراويل فقط لغير عذر ، البحر الرائق: ٢/ ٢٥ باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها ،ط:سعيد كراچي.

(١) لو مس المصلية بشهوة او قبلها بدونها فان صلاتها تفسد ، شامي: ١/ ٦٢٥، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ١/١٠٣، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة في الصلوة ، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ٤٣٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، : ٤٣٩، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(٢)اما لو قبلت المرأة المصلي ، ولم يشتهها لم تفسد صلاته ،شامي : ١/ ٦٢٨، ط: سعيد كراچي. هندية: ١/١٠٣، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ٤٣٩، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ١/ ٥٩٠، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ،ط: ادارة القرآن كراچي.

میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد عورت کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں ہوتا ہے اور اگر عورت مرد کا بوسہ لے تو وہ جماع کے حکم میں نہیں ہوتا۔(۱)

بولنا

☆......نماز کے دوران بات کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆......نماز کے دوران کسی نابینا کو ہلاکت کی جگہ سے بچانے کے لئے نماز کے اندر بولنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

بہرا

اگر بہرا نماز پڑھتے وقت تکبیر تحریمہ اور اکیلے میں پڑھنے کی صورت میں قرأت کے لئے زبان ہلاسکتا ہے تو زبان ہلانے سے نماز ہو جائے گی، اور اگر یہ سمجھانا ممکن نہیں تو زبان ہلانے کے بغیر بھی نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔(۴)

نیز ''گونگا'' کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

---

(۱) الفرق: ان فی تقبیله معنی الجماع ، وفی الرد: واشار فی الخلاصة : الی الفرق بأن تقبیله فی معنی الجماع یعنی ان الزوج هو الفاعل للجماع فاتیانه بدواعیه فی معناه ، ولو جامعها ولو بین الفخذین تفسد صلاتها، فكذا اذا قبلها مطلقا، لانه من دواعیه وكذا لو مسها بشهوة بخلاف المرأة فانهالیست فاعلة للجماع فلا یكون اتیان دواعیه منها فی معناه ما لم یشته الزوج، شامی: ۱/ ۶۲۸، باب مایفسد الصلاة وما یكره فیها، ط: سعید.

(۲،۳) یفسد ها التكلم ای یفسد الصلوٰة ،شامی: ۱/ ۶۱۳، كتاب الصلوة، باب ما یفسد الصلوٰة وما یكره فیها، ط: سعید كراچی. هندیة: ۱/ ۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰة وما یكره فیها، ط: رشیدیة كوئٹه، حلبی كبیر،ص: ۴۳۴، فصل فیما یفسد الصلوٰة ،ط: سهیل اكیڈمی لاهور.

(۴) ولا یلزم العاجز عن النطق كأخرس وأمی تحریک لسانه وكذا فی حق القراءة هو الصحیح، الدر المختارمع الرد: ۱/ ۴۸۱،آداب الصلاة، ط: سعید كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۳۰۵، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة كبر، ط: سعید كراچی.

بھنگ

اگر بھنگ استعمال کرنے کی وجہ سے عقل زائل ہوگئی، تو اس بے عقلی کے زمانے میں جتنی نمازیں بھی فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی، اس میں بے عقلی کی مدت لمبی ہو یا نہ ہو اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، کیونکہ یہاں بندہ کے فعل ہی سے عقل زائل ہوئی ہے جیسے کوئی آدمی سو رہا ہے تو سونے کے زمانے میں جتنی نمازیں فوت ہو جائیں گی بیدار ہونے کے بعد ان تمام نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔ (۱)

بھنگی

اگر بھنگی مسلمان ہے، نجاست اور بدبو سے جسم پاک ہے اور صاف ستھرا پاک لباس پہن کر مسجد میں آتا ہے تو اس آدمی کے لئے مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اور مسجد کے حوض میں وضو کرنا یا نل سے وضو کرنا جائز ہے، کیونکہ اس پر بھی دوسرے عاقل بالغ مسلمانوں کی طرح جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو شرب البنج او الدواء حتیٰ ذهب عقله اكثر من يوم وليلة لا يسقط ...... ولو نام اكثر من يوم وليلةيقضي، هندية: ۱/۱۳۸، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. وايضا في الشامية: زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد، كالنوم، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلاة، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/۱۱۸، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج، عالمگيرى: ۱/۸۲، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: سعيد فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۵، الباب الخامس في الامامة، فصل اول: جماعت اور اس کی اہمیت، ط: دارالاشاعت کراچی، تنوير الابصار مع الدر المختار، شامي: ۱/۵۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۱/۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

بھول گیا سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں اس کا علم نہیں

''سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا

''کعبۃ اللہ کی چھت پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا

''کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہو

اگر بیٹھ کر جماعت ہو رہی ہے تو مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے نہ ہو اگر مقتدی کی سرین امام کی سرین سے آگے بڑھ گئی تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، ہاں اگر برابر ہو تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

بیٹھ کر رکوع کرنے کا طریقہ

''رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیٹھ کر نماز پڑھنا

☆......فرض، واجب، فجر کی سنت، بلکہ ایک روایت کے مطابق دیگر سنت

---

(۱) ومنها ان لا يتقدم المأموم على امامه .... وان كانت من جلوس، فالعبرة بعدم تقدم عجزه على عجز الامام، فان تقدم المأموم في ذلك لم تصح صلاته اما اذا حاذاه فصلاته صحيحةبلا كراهة، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۹، كتاب الصلاة، مبحث تقدم المأموم على امامه، وتمكن المأموم من ضبط افعال الامام، ط: مطبعه دار الكتاب العربي، مصر، و: ۱/ ۴۱۴ـ ۴۱۵، ط: دار الفكر بيروت.

مؤکدہ کی نماز بھی کھڑے ہوکر پڑھنا فرض ہے۔(۱) عذر اور مجبوری کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔ (۲) ہاں اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نماز ہوجائے گی۔(۳)

☆......بعض خواتین عذر اور بیماری کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھتی ہیں، یا کھڑے ہوکر نماز شروع کرتی ہیں مگر دوسری رکعت میں بلا وجہ بیٹھ جاتی ہیں، تو ان کی فرض، واجب اور سنت موکدہ کی نماز نہیں ہوگی۔البتہ نفل اور سنت زائدہ کی نماز بیٹھ کر پڑھیں تو ہوجائے گی۔(۴)

---

(۱) ومنها القيام...... (في فرض) وملحق به كنذر وسنة فجر في الاصح وفي الشامية:(قوله وسنة فجر في الاصح) اما على القول بوجوبها فظاهر ، واما على القول بسنيتها فمراعاة للقول بالوجوب ، ونقل في مراقي الفلاح ان الاصح جوازها من قعود، اقول : لكن في الحلية عند الكلام على صلاة التراويح لو صلى التراويح قاعدا بلا عذر قيل لا تجوز قياسا على سنة الفجر فان كلامنهما سنتمؤكدة، وسنة الفجر لا تجوز قاعدا من غير عذر باجماعهم كماهو رواية الحسن عن ابی حنيفة......الخ. رد المحتار: ۱/ ۴۴۴۔ ۴۴۵، كتاب الصلاةباب صفة الصلاة، ط: سعيد ، هندية: ۱/ ۶۹ ، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/ ۲۹۲ ، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) والثانية: من الفرائض القيام ولو صلى الفريضة قاعدا مع القدرة على القيام لا تجوز صلوته، بخلاف النافلة، حلبي كبير، ص: ۲۶۱ ، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلوة،مبحث القيام، ط: سعيد كراچي. يشترط للقادر الاستقلال في الفرض.......... اما في التطوع او النافلة فلا يشترط الاستقلال بالقيام سواء كان لعذر ام لا ، الفقه الاسلامي وادلته، : ۱/ ۶۳۶ ، اركان الصلوة، المتفق عليها،الركن الثاني القيام في الفرض لقادر عليه وكذا في الواجب كنذر و سنة فجر في الاصح عند الحنفية، ط: دار الفكر بيرت،هندية: ۱/ ۱۱۴ ، الباب التاسع في النوافل،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان عجز المريض عن القيام عجزا حقيقيا او حكميا .... يصلي قاعدا يركع ويسجد ، حلبي كبير،ص: ۲۶۱ ، فرائض الصلوة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،هندية: ۱/۱۳۶ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲ ، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۲.

☆......اگر فرض نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہے تو کھڑے ہو کر پڑھنا فرض ہے (۱) اگر کوئی بیمار آدمی کھڑے ہو کر فرض نماز ادا کرنے پر قدرت رکھتا ہے مگر اس کے باوجود وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز نہیں ہوگی، اور جو نماز بیٹھ کر ادا کی ہے اس کو دوبارہ کھڑے ہو کر پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مرد عورت دونوں کے لئے عذر کے بغیر فرض، واجب اور سنت موکدہ والی نماز بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ نفل نماز عذر کے بغیر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے، (۳) لیکن کھڑے ہو کر نفل پڑھنے کی صورت میں پورا ثواب ملے گا اور بلا عذر بیٹھ کر پڑھنے کی صورت میں آدھا ثواب ملے گا۔(۴)

---

(۱) قوله والقيام .... وهو فرض في الصلوٰة للقادر عليه في الفرض، البحر الرائق: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. وكذا تنوير الابصار، شامي: ۱/۴۴۴-۴۴۵، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

(۲) فان لحقه نوع مشقة لم يجز ترك ذلك القيام كذا في الكافي ولو كان قادراً على بعض القيام دون تمامه يؤمر بان يقوم قدر ما يقدر .... ولو ترك هذا خفت ان لا تجوز صلاته، هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة، رقم ۱.

(۴) عن عمران بن حصين قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن صلوٰة الرجل وهو قاعد فقال من صلى قائما فهو افضل ومن صلى قاعدا فله نصف اجر القائم، (الحديث). بخاري: ۱/۱۵۰، باب صلاة القاعد بالايماء، ط: قديمي كراچي. البحر الرائق: ۲/۶۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

☆......اگر کوئی شخص کھڑے ہونے پر قادر ہے، لیکن رکوع اور سجدے کرنے پر قادر نہیں یا کھڑے ہونے پر اور رکوع کرنے پر قادر ہے لیکن سجدے کرنے پر قادر نہیں تو اس سے کھڑے ہونے کی فرضیت ساقط ہو جائے گی، ایسا آدمی بیٹھ کر اشارے سے رکوع اور سجدے کر کے نماز پڑھے، اور سجدے کے لئے رکوع سے زیادہ سر جھکائے۔(۱)

☆......کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھدی جائے، اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے پر قادر نہیں

جو شخص بیماری یا عذر کی بنا پر بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھے۔(۳)

---

(۱) (وان تعذرا) لیس تعذرهما شرطا بل تعذر السجود كاف (لا القيام) اوما قاعدا وهو افضل من الايماء قائما لقربه من الارض، (ويجعل سجوده اخفض من ركوعه) لزوما . الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۷ ـ ۹۸، باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوة المريض، ط: رشيديه كوئٹه، بدائع الصنائع: ۱/۱۰۶، فصل في اركان الصلوٰة، ط: سعيد كراچي. مبسوط: ۱/۳۷۵، باب صلوة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فانه يكره تحريما فان فعل ...... وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح، الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۸، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۲۶۱، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) وان تعذر القعود اوما مستلقيا على ظهره، الدر المختار مع الشامي: ۲/۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۲/۱۱۳، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي.

بیٹھ کر نماز پڑھنے کا طریقہ

اگر کوئی شخص قیام پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے، تو بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تندرست آدمی قعدہ میں التحیات پڑھنے کے لئے جس طرح بیٹھتا ہے اسی طرح بیٹھے، اور اگر اس طرح ممکن نہیں تو جس طرح آسانی سے بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے پڑھ لے۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں نظر

بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں قرأت کے وقت نظر سجدہ کی جگہ کی بجائے گود میں ہونا زیادہ مناسب ہے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی

اگر عذر یا بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہا تھا، نماز کے دوران کھڑے ہونے کی طاقت آگئی تو فرض نماز میں

---

(۱) (صلی قاعدا کیف شاء) علی المذهب لان المرض اسقط عنه الارکان فالهیئات اولیٰ، وقال زفر، کالمتشهد، قیل: وبه یفتی، وفی الشامیة: اقول: ینبغی ان یقال ان کان جلوسه کما یجلس للتشهد ایسر علیه من غیره او مساویا لغیره کان اولیٰ، والااختار الایسر فی جمیع الحالات، ولعل ذلک محمل القولین، والله اعلم، شامی: ۲/۹۷، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیه کوئٹه. البنایه شرح الهدایة: ۲/۷۶۶، باب صلوة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وآدابها نظره الی موضع سجوده حال القیام والی ظهر قدمیه حالة الرکوع والی ارنبته حالة السجود والی حجره حالة القعود، الخ،هندیة: ۱/۷۲ الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۳۵، باب صفة الصلوة، ط: رشیدیة کوئٹه.

کھڑے ہوکر بقیہ نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور نفل نماز میں کھڑے ہوکر بقیہ نماز پڑھنا بہتر ہوگا۔(۱)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کیسے بیٹھے

بیماری اور شرعی عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ تشہد کی حالت میں جس طرح بیٹھتے ہیں اسی حالت میں بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر اس طرح بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے تو جس طرح آسانی سے بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۲)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی امامت

عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں کھڑے ہوکر نماز پڑھنے والے لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بیٹھ کر نماز پڑھائی تھی۔(۳)

بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نظر

''نظر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو صلى قاعدا بركوع و سجود فصح بنى .... وللمتطوع الاتكاء .... وله القعود بلاكراهة مطلقا هو الاصح، شامي: ۱۰۰/۲ ـ ۱۰۱، باب صلوٰة المريض، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۳۷/۱، الباب الرابع في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱۱۶/۲، باب صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ا في الصفحة السابقة.

(۳) وصح اقتداء متوضئ بمتيمم......... وقائم بقاعد يركع ويسجد لانه صلى الله عليه وسلم صلىٰ آخر صلاته قاعدا وهم قيام وابو بكر يبلغهم تكبيره، شامي: ۵۸۸/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل الامامة، من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر الرائق: ۳۶۴/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

بیٹھنے کی ایک صورت

نماز کی حالت میں اس طرح بیٹھنا کہ دونوں ہاتھ اور سرین زمین پر، اور دونوں زانو کھڑے ہوئے سینے سے لگے ہوئے ہوں مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر کوئی شخص بیماری کی وجہ سے مجبوراً اس طرح بیٹھتا ہے تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

بیڑی

بیڑی بدبودار چیز ہے، اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہوجائے گی۔(۲)

بے عقل کو امام بنانا

کسی نوجوان بے عقل کو امام بنانا جائز نہیں، کیونکہ اس کی اقتداء میں عقلمندوں کی نماز صحیح نہیں۔(۳)

---

(۱) واقعاء کاقعاء الکلب ..... وهي كراهة تحريم للنهي المذكور.......... فصحح صاحب الهداية وعامتهم ان يضع اليتيه على الارض وينصب ركبتيه نصبا كما هو قول الطحاوی وزاد كثير ويضع يديه على الارض..... ويمكن الجواب عنه اما بحمله على حالة العذر، البحر الرائق: ۲/۲۲، باب ما يفسد الصلوة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۶۴۳، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۶، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره. ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي الدر: واكل نحو ثوم و يمنع منه: وتحته في الرد: ويلحق بما نص عليه في الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا اوغيره، شامي: ۱/۶۶۱، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۶۱۰، فصل في احكام المسجد، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، احسن الفتاوی: ۳/۴۱۴، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكذا لا يصح الاقتداء بمجنون.......... او معتوه ذكره الحلبي (قال الشامي تحته) قوله او معتوه هو الناقص العقل، وقيل المدهوش من غير جنون. شامي: ۱/۵۷۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۱۲، فصل الامامة فيمن لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بیمار ہو گیا نماز کے دوران

''نماز کے دوران بیمار ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیماری کی قضاء صحت میں کرنا

اگر کوئی شخص بیماری کی حالت کی قضاء شدہ نماز صحت کی حالت میں بیٹھ کر پڑھے گا تو نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اس وقت اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔(۱)

بے نمازی کی سزا

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی نماز پڑھ کر فرمایا کہ رات کو میرے پاس دو فرشتے آئے اور مجھ کو اپنے ساتھ لے گئے، میں نے راستہ میں دیکھا کہ ایک شخص زمین پر لیٹا ہوا ہے اور دوسرا شخص ہاتھ میں پتھر لئے اس کے پاس کھڑا ہوا ہے اور اس پتھر کو اس لیٹے ہوئے انسان کے سر پر بہت زور سے مارتا ہے اور اس پتھر کی چوٹ سے اس شخص کا سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، اور وہ پتھر اچھل کر بہت دور جا پڑتا ہے، یہ شخص اس پتھر کو لینے جاتا ہے، اتنی دیر میں اس کا سر دوبارہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور وہ شخص دوبارہ اسی طرح پتھر مارتا ہے اور اس کی چوٹ سے اس کا سر دوبارہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے، وہ تیسری بار اپنے پتھر کو لاتا ہے اور پھر مارتا ہے، اسی طرح بار بار کرتا تھا اور اس کا سر اسی طرح ٹوٹ کر ہر دفعہ جڑ جاتا تھا، میں نے فرشتوں سے پوچھا! یہ کون آدمی ہے اور اس کا جرم

---

(۱) ولو فات عن المريض صلوات فصح لا يجوز قضاؤها قاعدا ، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۷۶۹، الفصل العشرون في قضاء الفائتة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي. هندية: ۱/۱۳۸ ، الباب الرابع عشر في صلوٰة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني: ۳/۳۳، مسئلة رقم: ۲۳۵۴ ،الفصل الحادى والثلاثون في صلاة المريض، ط: ادارة القرآن كراچي.

کیا ہے؟ ان فرشتوں نے جواب دیا کہ یہ وہ شخص ہے جو نمازیں چھوڑ کر سو جایا کرتا تھا اور نماز نہیں پڑھتا تھا۔(۱) (بخاری شریف)

بے نمازی کی طرف سے فدیہ دینا

اگر ''بے نمازی'' نے فدیہ دینے کی وصیت نہیں کی، یا فدیہ دینے کی وصیت کی لیکن اس نے ترکہ میں مال، جائیداد اور کیش وغیرہ نہیں چھوڑا، تو وارثوں کے لئے میت کیطرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کرنا لازم نہیں، (۲) ہاں اگر ورثاء بالغ ہیں تو اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کر دیں گے تو درست ہے اور میت پر بہت بڑا احسان ہوگا، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فدیہ کی وجہ سے اس میت کے

---

(۱) حدثنا سمرة بن جندب قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل رأى احد منكم قال فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال لنا ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وانا اتينا على رجل مضطجع واذا آخر قائم عليه بصخرة واذا هو يهوى بالصخرة لراسه فيثلغ راسه فيتدهده الحجر ههنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع اليه حتىٰ يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل به المرة الاولى قال : قلت لهما سبحان الله ما هٰذان ...... قالا: لي اَما انّا سنخبرك اما الرجل الاول الذى اتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر فانه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام عن الصلوة المكتوبة ، (الحديث) بخاری: ۲/۱۰۴۳ ـ ۱۰۴۴ ، كتاب التعبير ، باب تعبير الرؤيا ، ط: قديمي كراچي. فتح الباري: ۱۲ / ۳۸۶ – ۳۸۹ ، كتاب التعبير باب تعبير الرؤيا ، ط: بولاق مصر ، الزواجر عن اقتراف الكبائر : ۱/ ۱۳۴ ، كتاب الصلوة ، الكبيرة السابعة والسبعون ، تعمد تأخير الصلوة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر كسفر او مرض على القول بجواز الجمع به: ۱/ ۱۳۴ ، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) قوله ولو لم يترك ما لا الخ، اى اصلا او كان ما اوصى به لا يفي زاد في الامداد : او لم يوص بشئي واراد الولي التبرع ، الخ ، واشار بالتبرع الى ان ذلك ليس بواجب على الولي ، شامي: ۲/ ۷۳ باب قضاء الفوائت ، مطلب في اسقاط الصلوة عن الميت ، ط: سعيد كراچي.

گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔(۱)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ جو شخص نمازوں کی حفاظت نہیں کرتا (پابندی سے نماز نہیں پڑھتا) قیامت کے دن اس کی نجات نہیں ہوگی، اور اس کے پاس نجات کا سرٹیفیکٹ بھی نہیں ہوگا۔ اور اس کے پاس روشنی بھی نہیں ہوگی، اور اسی حالت میں قارون یا ہامان یا فرعون یا ابی بن خلف منافق کے ساتھ جہنم میں داخل ہوگا۔(۲)

فائدہ:۔ دنیا میں مال حاصل کرنے کے چار طریقے ہیں:

(۱) حکومت اور بادشاہت (۲) ملازمت (۳) زراعت وتجارت (۴) صنعت وحرفت۔

جو شخص ریاست اور حکومت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے ساتھ ہوگا، جو ملازمت کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا اس کا حشر فرعون کے وزیر ہامان کے ساتھ ہوگا، جو شخص تجارت اور کھیتی وغیرہ کی وجہ سے نماز نہیں پڑھے گا وہ ابی بن خلف کے ساتھ جہنم میں جائے گا، کیونکہ یہ شخص کھیتی بھی کرتا تھا اور تجارت وکاروبار بھی کرتا تھا، جو شخص دستکاری، کاری گری اور مل، کارخانہ میں لگ کر نماز نہیں پڑھے گا، وہ قارون کے

---

(۱) واما اذا لم یوص فتطوع لها الوارث فقد قال محمد فی الزیادات انه یجز یه ان شاء الله تعالیٰ، شامی: ۲/۷۲، باب قضاء الفوائت، مطلب فی اسقاط الصلوة، عن المیت، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۲۵، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، مسائل متفرقة، ط: رشیدیة کوئٹه. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۳۸، باب صلوٰة المریض، ط: قدیمی کراچی.

(۲) عن عبدالله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم انه ذکر الصلوة یوما فقال من حافظ علیها کانت له نوراً وبرهاناً ونجاة یوم القیامة ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجاة وکان یوم القیامة مع قارون وفرعون وهامان وابی بن خلف، مسند امام احمد بن حنبل: ۲/۱۶۹، مسانید عبدالله بن عمرو، ط: المکتب الاسلامی، مجمع الزوائد: ۱/۲۹۲، باب فرض الصلوة، ط: دار الفکر، مشکوٰة المصابیح: ۱/۵۸، کتاب الصلوة، ط: قدیمی کراچی.

ساتھ جہنم میں داخل ہوگا، کیونکہ قارون دستکار تھا۔(۱)

بے نمازیوں کا حشر

بے نمازیوں کا حشر فرعون اور ہامان اور قارون وغیرہ بڑے بڑے کافروں کے ساتھ ہوگا۔(۲)

بے وضو نماز پڑھادی

''وضو کے بغیر نماز پڑھادی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بیوی اور محرم کے ساتھ جماعت

اپنی بیوی اور محرم عورت کے ساتھ جماعت کرنا جائز ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ امام آگے ہو اور بیوی اور محرم عورت پیچھے کھڑی ہوں، محرم عورت کو پردہ میں کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں، اگر جماعت کرنی ہے تو عورت مرد امام کے برابر میں کھڑی نہ ہو بلکہ وہ الگ صف میں پیچھے کھڑی ہو۔(۳)

---

(۱) قال بعض العلماء: وانما حشر مع هؤلاء لانه ان اشتغل عن الصلوة بماله اشبه قارون فيحشر معه او بملكه اشبه فرعون فيحشر معه او بوزارته اشبه هامان فيحشر معه، او بتجارته اشبه ابي بن خلف تاجر كفار مكة فيحشر معه، الزواجر عن اقتراف الكبائر: ۱/۱۳۳، كتاب الصلوة، الكبيرة السابعة والسبعون تعمد تأخير الصلاة عن وقتها او تقديمها عليه من غير عذر، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) كما تكره امامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه كاخته او زوجته او امته اما اذا كان معهن واحد ممن ذكر او امهن في المسجد لا يكره .... اما الواحدة فتتأخر؟ الدر مع الرد: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۵، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، والفصل الخامس في بيان الامام والمأموم: ۱/۸۸، ط: رشيديه كوئٹه. المحيط البرهاني: ۲/۲۰۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والمأموم، ط: ادارة القرآن كراچي.

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے

بیوی شوہر کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتی ہے، مگر بیوی شوہر کے برابر میں کھڑی نہ ہو، بلکہ شوہر سے پیچھے کھڑی ہو، ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

بے ہوش

''مجنون'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوش ہو گیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں بے ہوش ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

بے ہوشی

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران بیہوش ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی، ہوش میں آنے کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب مریض ہوش میں نہیں ہے تو نماز معاف ہے، یہ درست نہیں، کیونکہ ہر بے ہوشی میں نماز معاف نہیں ہوتی، جس بے ہوشی میں نماز

---

(۱) المرأة اذا صلت مع زوجها في البيت، ان كان قدمها بحذاء قدم الزوج لا تجوز صلاتهما بالجماعة وان كان قدما ها خلف قدم الزوج الا انها طويلة تقع رأس المرأة في السجود قبل رأس الزوج جازت صلاتهما لان العبرة للقدم ،رد المحتار: ۱/ ۵۷۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۵۴، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. التاتارخانية: ۱/ ۶۲۲، الفصل السابع في بيان مقام الامام والماموم ،ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء (قال الشامي تحته) فاذا افاق في الوقت وجب اداؤها وبعده يجب القضاء، شامي: ۱/ ۶۲۹، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۱۳۰، جنس آخر في بيان الافعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية ، البحر الرائق: ۲/ ۲۳، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه.

معاف ہوتی ہے وہ وہ بے ہوشی ہے جس میں مریض کو نماز کے بارے میں اطلاع کرنے سے بھی اطلاع نہیں ہوتی اور مسلسل چھ نمازیں مکمل بے ہوشی میں گذر جائیں، ایسی شکل میں نماز معاف ہے، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء بھی واجب نہیں ہے، اور اگر اس سے کم بے ہوشی ہے مثلاً چار یا پانچ نمازیں اس حالت میں گذر جائیں تو وہ نمازیں معاف نہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان نمازوں کی قضاء واجب ہوگی، (۱) اور اگر قضاء کرنے میں سستی اور لاپرواہی کی، تو مرنے سے پہلے ان نمازوں کا فدیہ ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔ (۲)

☆......اگر کسی کو بے ہوشی طاری ہو جائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان چھ نمازوں کی قضاء نہیں، وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت تک بے ہوشی رہے اور چھٹی نماز میں اس کو ہوش آجائے تو ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔ (۳)

---

(۱) ومن جن او اغمی علیه یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد وقت صلاة سادسة لا؛ للحرج، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲، باب صلوٰۃ المریض، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۳۶، الباب الرابع عشر فی صلوٰۃ المریض، ط: حقانیة، فتح القدیر: ۱/۴۶۴، باب صلوٰۃ المریض، ط: رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲/۲۰۷، باب صلوٰۃ المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) والوصیه مستحبة هذا اذا لم یکن علیه حق مستحق لله تعالیٰ وان کان علیه حق مستحق لله تعالیٰ کالزکاة او الصیام او الحج او الصلاة التی فرط فیها فهی واجبة، عالمگیری: ۶/۹۰. کتاب الوصایا الباب الاول فی تفسیرها وشرط جوازها وحکمها ومن تجوز له الوصیة ومن لا تجوز وما یکون رجوعا عنها، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر المختار مع الرد: ۶/۶۴۸، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۸/۴۰۴، کتاب الوصایا، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

☆......اگر کوئی شخص بے ہوش ہو جائے اور پورے چوبیس گھنٹے گذرنے کے بعد ہوش میں آجائے، اوراس دوران پانچ وقت کی نماز فوت ہو جائے، توان پانچ وقتوں کی قضاء لازم ہوگی، اوراگر بے ہوشی کا دورانیہ ۲۴ گھنٹے سے زیادہ رہااوراس دوران چھ یااس سے زائد نمازیں فوت ہوگئیں تو ہوش میں آنے کے بعدان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

پ

پاجامہ بار بار اٹھانا

نماز میں بار بار پاجامہ اور شلوار وغیرہ کو اٹھانا اچھا نہیں مگر نماز صحیح ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔(۱)

پاجامہ ٹخنے سے نیچے رکھنے والے کی امامت

ٹخنے سے نیچے پاجامہ لٹکانا ناجائز ہے اس پر بہت وعیدیں وارد ہوئی ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم پر جن بداعمالیوں کی وجہ سے عذاب آیا ان میں سے ایک ٹخنے ڈھانکنا بھی ہے۔(درمنثور)(۲)

اس لئے ایسے شخص کو فاسق ہونے کی وجہ سے امام بنانا جائز نہیں، اگر چہ نماز پڑھانے سے نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) یکرہ للمصلی .... وان یکف ثوبہ بأن یرفع ثوبہ من بین یدیہ او من خلفہ اذا ارادالسجود، عالمگیری: ۱/۱۰۵، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ، ط: رشیدیہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۰، باب ما یفسد الصلوٰۃ وما یکرہ فیھا، ط. سعید کراچی. خلاصۃ الفتاویٰ: ۱/۵۸، الجنس فیما یکرہ فی الصلوٰۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) اخرج ابن عساکر عن ابی امامۃ الباھلی قال: کان فی قوم لوط عشر خصال یعرفون بھا: لعب الحمام، ورمی البندق والمکا، والخذف فی الانداء، وتسبیط الشعر وفرقعۃ العلک، واسبال الازار، وحبس الاقبیۃ والیان الرجال، والمنادمۃ علی الشراب و ستزید ھذہ الامۃ علیھا، الدر المنثور للسیوطی، الجزء السابع عشر، تفسیر سورۃ الانبیاء رقم الآیۃ: [۷۴]: ۵/۶۴۳، ط: دار الفکر، بیروت.

(۳) ویکرہ امامۃ عبد...... وفاسق واعمیٰ، الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۰، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/۸۵، الباب الخامس فی الامامۃ، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۱۳، فصل فی الامامۃ، الرابع فی الاولیٰ بالامامۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

پاخانہ

اگر کسی شخص کو نماز شروع کرنے کے بعد پاخانہ کی حاجت ہوئی، تو اس کو نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے خواہ وہ نفل نماز ہو یا فرض نماز خواہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہے یا جماعت کے ساتھ، ہر صورت میں نماز توڑ کر ضرورت سے فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان سے نماز پڑھنا چاہیئے۔

اگر ایسی حالت میں دوسری جماعت ملنے کی امید نہ ہو تب بھی یہی کرے اور اگر پاخانہ کی حاجت شدید ہونے کے باوجود زبردستی نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے امام سلام پھیر دے گا تو اس صورت میں نماز نہ توڑے اسی حالت میں نماز مکمل کرے۔(۱)

پاخانہ روک کر نماز پڑھنا

اگر پاخانہ کی حاجت اتنی زیادہ ہے کہ دل اس میں مشغول ہے تو ایسی حالت میں

---

(۱) وصلاته مع مدافعة الاخبثين الخ، اى البول والغائط: قال في الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم لما رواه ابو داؤد: لا يحل لاحد يؤمن بالله واليوم الآخر ان يصلي وهو حاقن حتىٰ يتخفف اى مدافعة البول ...... وما ذكره من الاثم صرح به في شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية بقي ماذا خشي فوت الجماعة ولا يجد جماعة غيرها فهل يقطعها...... والصواب الاول لان ترك سنة الجماعة اولىٰ من الاتيان بالكراهة ،شامي: ۱/ ۶۴۱ ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الخشوع ،ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۳۶۲، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۱۹۷ ،باب ما يفسد الصلاة ، فصل في المكروهات ، ط: قديمي كراچي.

نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر معمولی ہے دل اس میں مشغول نہیں تو مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ باقی ہر حال میں نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

پاسپورٹ

اگر نمازی کی جیب میں پاسپورٹ رہے تو مجبوری کی بنا پر نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، اور تصویر لگانے کا گناہ پاسپورٹ والے کو نہیں ہوگا، بلکہ تصویر لگانے کے لئے قانون بنانے والے حکومت کے ذمہ دار افراد گناہ گار ہوں گے۔ (۲)

پاک رہنا مشکل ہے

''مرض کی وجہ سے پاک نہیں رہتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پاگل

جو شخص پاگل ہو جائے، پورے چوبیس گھنٹے یہ ہی حال رہے، تو جنون ختم ہونے

---

(۱) قوله ويستحب (قطعها) لمدافعة الاخبثين .... لكنه مخالف لما قدمناه عن الخزائن وشرح السمنية، من انه ان كان يشغله اى يشغل قلبه عن الصلاة خشوعها فاتمها يا ثم لادائها مع الكراهة التحريمية ومقتضى هذا ان القطع واجب لا مستحب .... الا ان يحمل ما هنا على ما اذا لم يشغله، شامي: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۶۶، كراهية الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلوٰة، فصل فى المكروهات، ط: قديمي كراچي.

(۲) اما اذا كان التصوير في يده وهو يصلى لا يكره وكلام النووى في فعل التصوير ولا يلزم من حرمته حرمة الصلوٰة فيه.......... آه، ردالمحتار: ۱/۶۴۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۶۰، مكروهات الصلوٰة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي.

کے بعد ان پانچ وقتوں کی قضا کرے گا، اور اگر اس کا جنون چھٹی نماز کے وقت سے بڑھ جائے یعنی فوت شدہ نمازوں کی تعداد چھ یا اس سے زائد ہو جائے پھر اس کے بعد جنون ختم ہو جائے، تو پھر ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

پان

اگر نماز کے دوران منہ میں پان دبا ہوا ہے، اور اس کی پیک حلق میں جاتی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

پانچ نمازوں کا ثبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرمایا وہ گویا قرآن ہی سے ثابت ہے،(۳) بہت ساری صحیح احادیث ایسی ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازوں کی تعداد پانچ ہے، یہ حدیثیں تواتر کے درجہ کو پہونچی ہوئی ہیں جن سے ثابت ہے

---

(۱) وكذا الذى جن او اغمى عليه اكثر من صلوٰة يوم وليلة لا يقضي وفيما دونها يقضي ، آه. فتح القدير : ۱/ ۴۵۹، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۷، بساب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. عالمگيرى: ۱/ ۱۳۷، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: حقانيه پشاور.

(۲) ولو أدخل الفانيد او السكر في فيه ولم يمضغه لكن يصلي والحلاوة تصل الى جوفه تفسد صلاته..... آه. رد المحتار : ۱/ ۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲/ ۱۱، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۵۱، باب مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. فتح القدير : ۱/ ۳۵۹، باب ما يفسد الصلوٰة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۱/ ۱۰۲، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. قلت : في حكم الفانيد التنبول.

(۳) قال تعالىٰ: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى.[النجم: ۳-۴] عن المقدام بن معديكرب قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الا انى اوتيت القرآن ومثله معه.......... وان ما حرم رسول الله كما حرم الله. مشكوٰة المصابيح، ص: ۲۹، كتاب الايمان ، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، ط: قديمى كراچي.

کہ نمازیں پانچ ہیں۔(۱)

(۱) واما عددها فالخمس ثبت ذلک بالکتاب والسنة واجماع الامة......... لما ان کتاب الله والسنن المتواترة والمشهورة ما اوجبت زیادة علی خمس صلوٰت.....آه، بدائع الصنائع: ۱/۹۱، کتاب الصلاة فصل فی عدد الرکعات، ط: سعید، الدر المختار مع الرد: ۱/۳۵۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ، [هود: ۱۱۴]
مفسرین کے بیان کے مطابق "دن کے دو کناروں" میں فجر، ظہر اور عصر کی نماز کا وقت بیان کیا گیا ہے، اور "رات کے کچھ حصے" میں مغرب اور عشاء کی نماز کے اوقات بیان کئے گئے ہیں۔(ابو سعود، روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِيًّا وَّ حِيْنَ تُظْهِرُوْنَ. [روم: ۱۷، ۱۸]
اس آیت میں چار الفاظ مذکور ہیں "مساء، صبح، عشی، ظهر" صبح سے صبح کی نماز اور ظہر سے ظہر کی نماز مراد ہونا بالکل واضح ہے اور عشی، دن کے آخری حصے کو کہتے ہیں جب سورج غروب ہونے کے قریب ہو، اس سے عصر کی نماز مراد ہونا ظاہر ہے، اور "مساء" مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو شامل ہے۔(جلالین، روح المعانی)
فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ،[ق: ۳۹۔ ۴۰]
سورج طلوع ہونے سے پہلے فجر کی نماز اور سورج غرب ہونے سے پہلے عصر کی نماز، اور رات کی نماز سے مغرب اور عشاء کی نماز مراد ہے لیکن بعض مفسرین کے نزدیک "قبل الغروب" کا لفظ عصر اور ظہر دونوں نمازوں کو شامل ہے اس طرح پانچوں نمازوں کے وقت کا ذکر آگیا۔(روح المعانی، جلالین، تفسیر کبیر)
اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا. [بنی اسرائیل: ۷۸]
اس آیت میں پانچوں نمازوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فجر کی نماز کی خاص اہمیت کو بیان کیا گیا ہے، کہ وہ وقت رات اور دن کے فرشتوں کے موجود رہنے کا وقت ہے۔
حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ. [بقرة: ۲۳۸]
اس آیت میں نمازوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور "صلوٰۃ وسطیٰ" (بیچ والی نماز) پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے، صلوٰۃ وسطیٰ سے کون سی نماز مراد ہے اس میں مختلف اقوال ہیں راجح قول کے مطابق اس سے عصر کی نماز مراد ہے:
مسلم: ۱/۲۲۶، کتاب الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطیٰ هي صلاة العصر، ط: قدیمی کراچی۔ اور اس پر خاص طور پر زور دینے کی وجہ یہ بھی ہے کہ فجر کی نماز کی طرح اعمال لکھنے والے دن اور رات کے فرشتوں کے موجود ہونے کا وقت ہے، بخاری: ۱/۷۹، کتاب مواقيت الصلاة، باب فضل صلوة العصر، ط: قدیمی کراچی۔

پانچ وقت نماز پڑھنے کی ڈاکٹری وجہ

تقریباً ہر مذہب کے پیروکار مانتے ہیں کہ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے جسم کی غذا زمین سے نکلنے والی خوراک ہے اور روح کی غذا نماز ہے، دین اسلام میں جسم اور روح کی غذا کا ساتھ ساتھ انتظام کیا گیا ہے۔ صبح کے وقت ناشتہ کر کے جسم کو غذا دیتے ہیں اور فجر کی نماز پڑھ کر روح کو قوت بخشتے ہیں۔

دوپہر کا کھانا کھا کر جسم کو قوت ملتی ہے اور ظہر کی نماز پڑھ کر روح کی غذا کا سامان بن جاتا ہے۔ عصر کی نماز ڈھلتے دن کے بعد مزید روح کے لئے تقویت کا باعث بنتی ہے۔ چونکہ شام کے وقت کئی لوگ کھانا زیادہ کھالیتے ہیں اس لئے عشاء کی نماز کی رکعتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۱، ط: دارالکتاب لاہور)

پانچویں رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہو گیا، اور پانچویں

= نوٹ:۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں کے اوقات اس قدر یقینی طور پر ثابت اور متواتر ہیں کہ تیرہ سو سال سے ان کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہوا، کیونکہ جو شخص قرآن مجید سے ذرا سی واقفیت بھی رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ پانچ نمازوں کے اوقات قرآن مجید سے سورج کے مانند ثابت ہیں اس وجہ سے نماز کے پانچ وقت کے بارے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا، مگر چودھویں صدی ہجری کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس نے پنجاب کے اندر تاریک گوشہ میں ایک ایسا شخص اور ایسا گمراہ فرقہ پیدا کر دیا ہے جسے قرآن مجید میں صرف تین ہی نمازیں نظر آتی ہیں اور بقیہ دو اوقات پر طرح طرح کے فضول اور جاہلانہ اعتراض کرتا ہے مگر اس کی مغالطہ انگیزی اور جاہلانہ طرز استدلال سے دو نمازوں پر پردہ نہیں پڑ سکتا، جیسا کہ اوپر قرآن وحدیث سے واضح کیا گیا، محمد انعام الحق۔

هي خمس وهي خمسون، بخاري: ۱/۵۱، كتاب الصلاة، باب كيف فرضت الصلاة، ط: قديمي كراچي. خمس صلوات في اليوم والليلة، مسلم: ۱/۳۰، كتاب الايمان، باب بيان الصلوات التي هي احدار كان الاسلام، ط: قديمي كراچي. عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله، نسائي: ۱/۸۰، صلوا خمسكم، مشكوة: ۱/۵۸، كتاب الصلاة، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، اوراس دوران پانچویں رکعت میں کوئی شخص جماعت میں شامل ہو کر امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی، (۱) کیونکہ امام کی وہ رکعت نفل ہے، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والوں کی نماز صحیح نہیں ہوتی ہے۔ (۲)

پاؤں

عورتوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے سے چھپانا ضروری نہیں دونوں پاؤں کھلے رہنے سے نماز ہوجائے گی، اور پاؤں سے مراد ٹخنے سے نیچے تک ہے۔ (۳)

اورمردوں کے لئے نماز میں دونوں پاؤں کو کپڑے (شلوار، پائجامہ، لونگی) سے چھپانا جائز نہیں، اور نماز کے باہر بھی چھپانا جائز نہیں، مردوں کے لئے ٹخنے کو چھپانا عظیم

---

(۱) ومن جملتها ، انه لو قام امامه الى الخامسة فتابعه فان كان الامام قعد على الرابعة ، فسدت صلوة المسبوق لاقتدائه في موضع الانفراد وان لم يقعد لا تفسد ما لم يقيد الخامسة بالسجدة ، حلبي كبير ،ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور. وص: ۴۰۵، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) ولا مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر لان اتحاد الصلوتين شرط عندنا .... الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۱۴۳، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير ،ص: ۵۱۶، الخامس من لا يصح الاقتداء به، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) والا قدميها ايضا فانهما ليسا بعورة ولكن في القدمين اختلاف المشايخ .... وذكر في المحيط ان الاصح انهما ليسابعورة .... آه ،حلبي كبير ،ص: ۲۱۰، فروع شتىٰ ، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، تاتارخانية: ۱/ ۴۱۴، ط: ادارة القرآن كراچي.، فتح القدير: ۱/ ۲۲۵، باب شروط الصلوٰةالتي تتقدمها ،ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/ ۴۰۵، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۹، باب شروط الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

گناہ ہے، جتنا حصہ چھپائے گا اتنا حصہ جہنم کی آگ میں جلے گا، (۱) البتہ موزہ پہننا اور موزہ پہنکر نماز پڑھنا درست ہے کیونکہ یہ حدیث سے ثابت ہے۔ (۲)

پاؤں پھیلا کر بیٹھنا

اگر کوئی شخص معذور ہے، یا پاؤں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے قعدہ میں بایاں پاؤں بچھا کر نہیں بیٹھ سکتا ہے بلکہ وہ پیر پھیلا کر اس طرح بیٹھتا ہے کہ کافی جگہ رک جاتی ہے، اور دوسرے نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے، تو ایسا شخص صف کے ایک کنارے پر یا آخری صف میں کھڑا رہے، وہاں کھڑا ہونے سے بھی ان شاء اللہ اس کو صف اول کا ثواب ملے گا۔ (۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن عن ابيه قال سالت ابا سعيد الخدري عن الازار فقال على الخبير سقطت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازرة المسلم الى نصف الساق ولا حرج اولا جناح ، فيما بينه وبين الكعبين ما كان اسفل من الكعبين فهو في النار من جر ازاره بطرا لم ينظر الله اليه. ...... آه، سنن ابي داؤد : ۲/ ۲۱۲، باب في قدر موضع الازار ، ط: مكتبه حقانيه ملتان. وفي بذل المجهود: ماكان اسفل من الكعبين فهو في النار لانه حرام يوجب النار وهذا في حق الرجال دون النساء...... آه، بذل المجهود: ۶/ ۵۷، ط: مكتبه قاسميه ملتان.

(۲) عن المغيرة بن شعبة انه غزا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة تبوك قال المغيرة: فتبرز رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل الغائط .... ثم اهويت لا نزع خفيه فقال: دعهما فاني ادخلتهما طاهرتين فمسح عليهما ثم ركب وركبت فانتهينا الى القوم وقد قاموا الى الصلاة ويصلي بهم عبدالرحمٰن بن عوف وقد ركع بهم ركعة ، فلما احس بالنبي صلى الله عليه وسلم ذهب يتاخر ، فاومي اليه فادرك النبي صلى الله عليه وسلم احدى الركعتين معه فلما سلم قام النبي صلى الله عليه وسلم وقمت معه فركعنا الركعة التي سبقتنا ، مشكوة المصابيح، ص: ۵۳، كتاب الطهارة، باب المسح على الخفين، الفصل الثاني، ط: قديمي كراچي.

(۳) [تنبيه] قال في المعراج: الافضل ان يقف في الصف الآخر اذا خاف ايذاء احد ، قال عليه الصلاة والسلام : من ترك الصف الاول مخافة ان يؤذي مسلما اضعف له اجر الصف الاول، وبه أخذ ابو حنيفة ومحمد، شامي: ۱/ ۵۶۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في كراهة قيام الامام في غير المحراب، ط: سعيد كراچي.

پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا

اگر نمازی نماز میں جس طرح شرعی حکم ہے کہ مناسب پاؤں کھولیں، زیادہ نہ کھولیں، اگر یہ پاؤں بہت کم کھولیں گے تو جسمانی طور پر نقصان ہوگا۔

تنگ پاؤں رکھنے سے اس کے نقصان اعصاب پر زیادہ پڑتے ہیں اور بدن کے زیریں حصے کمزور ہوتے ہیں۔

تنگ پاؤں سے زیادہ نقصان خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے ان کی بیرونی جلد جکڑن کا شکار ہوتی ہے اور اندرونی طور پر گھٹن ہوتی ہے جس سے ان کے اندر تولیدی مواد کے بنانے کا نظام متاثر ہوتا ہے اور ان کا فعل تولید درہم برہم ہوجاتا ہے۔

اسی طرح اگر پاؤں زیادہ کھولے جائیں اور ٹانگوں کو چوڑا کیا جائے تو اس کا نقصان بھی خصیتین (Testes) پر پڑتا ہے۔

اور جسم کے توازن میں خرابی ہوتی ہے اور ایسے آدمی کو موخر دماغ کے ضعف کی وجہ سے لڑکھڑاہٹ، چال ڈھال کی لچک اور غیر متوازن چال کی شکایت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

پاؤں کے جوڑوں پر بھی زیادہ پاؤں کھولنے سے نقصان کا اثر ظاہر ہوتا ہے جس سے قدموں کی ایڑھی اور بیرونی سطح پر دباؤ زیادہ پڑتا ہے اس لئے جہاں پاؤں کے جوڑ متاثر ہوتے ہیں وہاں جوڑوں کی ہیئت بدلنے کے مرض کا خطرہ ہوتا ہے، جس میں ایڑھی کے جوڑ پھر جاتے ہیں۔ (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۲/۱)

پائے جامہ

☆..... نماز کے دوران رکوع سے اٹھتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے ''پائے جامہ''

درست کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا ہے، ورنہ بعض اوقات سجدہ میں جانا مشکل ہوتا ہے۔اور شلوار کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

☆......ضرورت کے بغیر سجدہ میں جاتے وقت اپنے پائجامہ کو اوپر کھینچنے کی عادت بنانا مکروہ ہے،لہٰذا اس سے احتراز کرنا ضروری ہے،اور اگر پائجامے کو اوپر کھینچنے کے بغیر سجدہ کرنا ممکن نہ ہوتو اصلاح صلوٰۃ کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

پتلون والے کی امامت

اگر پتلون چست ہو یا ٹخنے چھپے ہوئے ہوں تو نماز کا اعادہ کرنا بہتر ہے۔(۳)

(۱، ۲)،وکرہ (کفه) ای رفعه ولو لتراب کمشمر کم او ذیل (وعبثه به) ای بثوبه (وبجسده للنهی الا لحاجة ولا بأس به خارج صلاة، وفي الرد: (قوله ای رفعه) ای سواء کان من بین یدیه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخیر الرملي ما یفید ان الکراهة فیه تحریمیة، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۰، کتاب الصلاة، ، ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچي.

ویکره للمصلي...... وان یکف ثوبه بان یرفع ثوبه من بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود ولا بأس بان ینفض ثوبه کیلا یلتف بجسده في الرکوع ، هندیة: ۱/ ۱۰۵ ، کتاب الصلاة، الباب السابع، الفصل الثاني فیما یکره في الصلاة، وما لا یکره ، ط: رشیدیة کوئته. حلبي کبیر، ص: ۳۴۸، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/ ۲۴، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاةوما یکره فیها، ط:سعید کراچي.

(۳) في الدر : وکذا کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها ، وفي الرد: قوله وکذا کل صلاة الخ،)الظاهر انه یشمل نحو مدافعة الاخبثین مما لم یوجب سجودا اصلا، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۷، کتاب الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید کراچي. احسن الفتاوی: ۳/ ۴۱۸، ط: سعید ط: یازدهم، ۱۴۲۵ھ.

(فتاوی رحیمیہ میں ہے:(سوال:۲۴۷) مغربی طرز لباس (شرٹ پتلون) پہننے والے امام کے پیچھے نماز ہوگی؟
(جواب) نماز ہوجائے گی مگر کراہت سے خالی نہیں، ایسے تنگ و چست لباس میں رکوع وسجدہ کے وقت اعضائے مستورہ کی ضخامت وساخت اور ہیئت کذائی صاف طور پر نمایاں ہوتی ہے، نیز کفار وفجار کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے عوام الناس کا مرغوب لباس پہننے کی سعی لا حاصل امام کے شایان شان نہیں ہے الخ، :۴/ ۱۹۸، ط: دارالاشاعت، طباعت: ۲۰۰۳ء۔

پٹی پر مسح

پٹی پر مسح کر کے نماز پڑھنا جائز ہے،(۱) اگر کوئی شخص پٹی پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا اور نماز کے دوران وہ زخم اچھا ہو گیا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی تو نماز فاسد ہو جائے گی اور تازہ وضو کر کے نماز شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور یہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے، اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

پٹی ناپاک ہے

مرض کی وجہ سے شراب یا ناپاک مرہم وغیرہ کی پٹی وغیرہ باندھی گئی، تو وہ اس حالت میں بھی نماز پڑھ لے، عذر کی وجہ سے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔(۳)

پردہ کے پیچھے اقتداء کرنا

اگر مسجد کے اندرونی ہال اور صحن کے درمیان پردہ ہے اور مسجد میں جماعت کے

---

(۱) (ویجوز) ای مسحها (ولو شدت بلا وضوء) وغسل دفعا للحرج، الدر مع الرد: ۱/۲۸۰، کتاب الطهارة باب المسح علی الخفین، ط: سعید کراچي. هندیة: ۱/۳۵، کتاب الطهارة، الباب الخامس في المسح علی الخفین، الفصل الثانی فی نواقض الوضوء، ومما یتصل بذلک المسح علی الجبائر، ط: حقانیه پشاور.

(۲) او کان المصلی ماسحا علی الجبیرة فسقطت عن برء فی هذه الحالة...... ففی هذه المسائل الاثنی عشرة فسدت صلاته عند ابی حنیفةؒ..... وقالا تمت صلاته، حلبی کبیر، ص:۲۵۵، مسائل تلقب بالاثنی عشریة، ط: نعمانیه کوئٹه. ص: ۲۹۲، السابعة الخروج بصنعه، ط: سهیل اکیڈمي لاهور، رد المحتار: ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثنی عشریة، ط: سعید کراچي.

(۳) مریض مجروح تحته ثیاب نجسة ان کان لا یبسط تحته شئ الا نجسه من ساعته له ان یصلی علی حاله لانه لیس فیه فائدة وکذالک ان لم ینجس الثانی الا انه یزداد مرضه ویلحقه المشقة لان الحرج مدفوع، الفتاویٰ التتارخانیة: ۱/۴۲۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، طهارة موضع الصلاة، ط: ادارة القرآن کراچي.

ساتھ نماز ہورہی ہے، اور اندر کا ہال بھر گیا ہے تو پردہ کے باہر صحن میں جو لوگ کھڑے ہو کر اقتداء کریں گے ان کی اقتداء صحیح ہوگی، اور نماز ہو جائے گی۔(۱)

''پُر'' کو باریک پڑھا

جن جگہوں میں ''راء'' اور ''لام'' کو پُر کر کے پڑھنا چاہیے، وہاں پر باریک پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، (۲) لیکن قرأت کو تجوید کے مطابق پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔(۳)

پروفیسر ڈاکٹر برتھم جوزف کا تجربہ

مشہور امریکن ڈاکٹر کے ایک انٹرویو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کی زندگی کے تجربات شائع ہوئے، اس کا تجربہ ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی اور بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس ورزش کو ترتیب دینے والے نے موجودہ

(۱) يشترط لصحة الاقتداء اتحاد مكان الامام والماموم حكما فلو كان بينهما حائط فان كان قصيرا ذليلا بأن كان طوله دون القامة وعرضه غير زائد على ما بين الصفين لا يمنع لعدم الاشتباه، حلبي كبير، ص: ۵۲۳، فصل في الامامة، السابع في المانع من الاقتداء، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ص: ۴۵۱، ط: نعمانية، كوئته. والحائل لا يمنع الاقتداء ان لم يشتبه حال امامه بسماع او روية ولو من باب مشبك يمنع الوصول في الاصح الدر مع الرد: ۵۸۶/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۳۶۲/۱، كتاب الصلوة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي التاتارخانية عن الحاوي، حكي عن الصفار انه كان يقول: الخطاء اذا دخل في الحروف لا يفسد، لان فيه بلوىٰ عامة الناس لانهم لا يقيمون الحروف الا بمشقة، رد المحتار: ۶۳۳/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مسائل زلة القارى، ط: سعيد كراچي.

(۳) ومن لا يحسن بعض الحروف ينبغي ان يجهد ولا يعذر في ذلك، هندية: ۷۹/۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الخامس في زلة القارى، ط: حقانيه پشاور.

مشینی اور نفسیاتی دور کو بھانپ کر اس کو ترتیب دیا تھا۔

اس میں ہاتھوں کا اٹھانا، پھر باندھنا اور نگاہ کو جمانا پھر ہاتھ چھوڑنا اور جھکنا اور پھر سر کو جھکا کر دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہیا کرنے کا موقع دینا اور وقفے وقفے سے دوزانو بیٹھنا یہ سب کچھ ایک جامع ورزشی طریقہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/ ۴۵)

پستان

اگر عورت نے نماز میں بچے کو اٹھایا، بچے نے عورت کے پستان کو چوسا، اور اس سے دودھ نکلا، تو ایسی صورت میں اس عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ دودھ پلانا عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

پسندیدہ عبادت

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کو تمام عبادتوں میں کون سی عبادت زیادہ پسند ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔(۲)

---

(۱) صبی مص ثدی امرأة مصلية ان خرج اللبن فسدت والا فلا لانه متى خرج اللبن يكون ارضاعا وبدونه لا كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/ ۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، النوع الثاني في الافعال المفسدة للصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۶۲۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/ ۱۲۷، كتاب الصلاة، بيان الافعال ما يفسد وما لا يفسد، ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن ابن مسعود قال: سالت النبي صلى الله عليه وسلم اى الاعمال احب الى الله قال: الصلاة لوقتها، مشكوة المصابيح، ص: ۵۸، كتاب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

پگڑی کا پیچ

اگر پگڑی کا پیچ پیشانی پر آجائے تو اس سے سجدہ ادا ہو جائے گا، لیکن اگر ماتھے کے اوپر پگڑی کا پیچ ہو اور پیشانی کو زمین پر ٹکنے نہ دے، پیشانی اوپر اٹھی رہے تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔(۱)

پلاسٹک

☆......اگر پلاسٹک کی ایک جانب پاک ہے، اور دوسری جانب ناپاک ہے تو پلاسٹک کو اس طرح بچھایا جائے کہ ناپاک والی جانب نیچے اور پاک والی جانب اوپر ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہوگا، کیونکہ پلاسٹک میں ایک جانب کی نجاست دوسری جانب سرایت نہیں کرتی ہے۔(۲)

---

(۱) (كما يكره تنزيها بكور عمامته) الا بعذر (وان صح) عندنا(بشرط كونه على جبهته) كلها او بعضها كما مر (اما اذا كان) الكور (على رأسه فقط وسجد عليه مقتصرا) اى ولم تصحب الارض جبهته ولا انفه على القول به (لا) يصح لعدم السجود على محله، الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كرچي، حلبي كبير، ص: ۲۸۲ ـ ۲۸۷، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وص: ۲۵۰، ط: نعمانية.

(۲) (قوله وصلاته على مصلى مضرب)......... وفي البدائع..... وعلى هذا لو صلى على حجر الرحى او باب او بساط غليظ او مكعب أعلاه طاهر وباطنه نجس عند ابى يوسف لا تجوز نظراً الى اتحاد المحل، فاستوىٰ ظاهره وباطنه كالثوب الصفيق وعند محمد يجوز لانه صلى فى موضع طاهر كثوب طاهر تحته ثوب نجس بخلاف الثوب الصفيق. لان الظاهر نفاذ الرطوبة الي الوجه الآخر آه. وظاهره ترجيح قول محمد وهو الاشبه، ورجح فى الخانية فى مسئالة الثوب قول ابى يوسف بأنه اقرب الى الاحتياط، وتمامه في الحلية، وذكر فى المنية وشرحها: اذا كانت النجاسة على باطن اللبنة او الآجرة وصلى على ظاهرها جاز، وكذا الخشبة ان كانت غليظة بحيث يمكن ان تنشر بصفين فيما بين الوجه الذى فيه النجاسة والوجه الآخر والا فلا ، آه.وذكر فى الحلية ان مسئلة اللبنة والآجرة على الاختلاف المار بينهما وانه فى الخانية جزم بالجواز ، وهو اشارة الى اختياره، وهو حسن متجه، وكذا مسئالة الخشبة على الاختلاف ، وان الاشبه الجواز عليها مطلقا، ثم ايده باوجه فراجعه ،شامي: ۱/ ۲۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب فى التشبه باهل الكتاب ، ط: سعيد كراچي.

☆......اسی طرح ایسے شفاف پلاسٹک پر بھی نماز درست ہے جس کے اندر سے نیچے کی نجاست نظر آتی ہو، البتہ اگر کپڑا اتنا باریک ہو کہ اس میں سے نجس زمین یا نجاست نظر آتی ہو یا نجاست کی بدبو محسوس ہو تو اس پر نماز درست نہیں۔(۱)

☆......واضح رہے کہ ہر ایسی چیز کہ اس میں ایک جانب لگی ہوئی نجاست دوسری طرف سرایت نہ کرے اس کی پاک جانب پر نماز درست ہے۔

پلنگ پر نماز پڑھنا

''چار پائی پر نماز پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پنکھا

موجودہ دور میں بجلی کے پنکھے گھر اور مسجد وغیرہ میں لگے ہوئے ہوتے ہیں، ان کو چلا کر نماز پڑھنا بالکل صحیح ہے، کسی قسم کی بھی کراہت نہیں ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پنکھا بند کر دینا چاہیے ورنہ ضرورت کے بغیر پنکھا چلانے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله مبسوط على نجس) ....وكذا الثوب اذا فرش على النجاسة اليابسة، فان كان رقيقا يشف ما تحته او توجد منه رائحة النجاسة على تقدير ان لها رائحة لا يجوز الصلاة عليه، وان كان غليظا بحيث لا يكون كذلک جازت، آه، شامي: ۱/ ۶۲۶، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه باهل الكتاب، ط: سعيد كراچي. تاتار خانية: ۱/ ۴۲۱، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) قوله [بالقنو والقنوين فيعلقه] فيه دلالة على تعليق المراوح في المساجد لما انها ليست باقل نفعا من القنو مع ما في القنو من الشغل والتلويث ما ليس في المروحة، الكوكب الدرى على جامع الترمذى: ۴/ ۸۴، ابواب التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، سورة البقرة، ط: ادارة القرآن كراچي.

پنکھا کرنا

اگر گرمی کے زمانے میں کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے اور بجلی کا پنکھا نہیں ہے، اور کوئی شخص اس کو اللہ کی رضا کے لئے پنکھا کر رہا ہے، تا کہ یہ راحت اور اطمینان کے ساتھ نماز پوری کرے، تو یہ جائز ہے اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، اور اگر نماز پڑھنے والا پنکھا کرنے کی وجہ سے خوش ہوگا تب بھی نماز ہو جائے گی، فاسد یا مکروہ نہیں ہوگی، البتہ نماز پڑھنے والا خود کسی کو پنکھا کرنے کے لئے حکم نہ کرے، یہ ادب کے خلاف ہے باقی اس صورت میں بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پوسٹ کارڈ

اگر پوسٹ کارڈ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۲)

---

(۱) فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۱۰۱/۴، باب مکروهات الصلاة، ط: دار الاشاعت کراچی، ویکره (ان یروح) ای بجلب الروح بفتح الراء وهو نسیم الریح او الرائحة (بثوبه او بمروحة) بکسر المیم وفتح الواو لانه اجنبي، ومن افعال المترفین. حلبي کبیر، ص: ۳۵۷، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (لو کانت تحت قدمیه) او محل جلوسه لانها مهانة (او في یده عبارة الشمني بدنه لانها مستورة بثیابه ....قال في البحر ومفاده کراهة المستبین لا المستتر بکیس او صرة او ثوب آخر، الدر المختار مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا المستتر بکیس اوصرة) بان صلی ومعه صرة او کیس فیه دنانیر او دراهم فیها صور صغار فلا تکره لا ستتارها بحر، ومقتضاه انها لو کانت مکشوفة تکره الصلاة مع ان الصغیرة لا تکره الصلاة معها کما یاتي لکن یکره کراهة تنزیه جعل الصورة في البیت(قوله او ثوب آخر)بان کان فوق الثوب الذی فیه صورة ثوب ساترله فلا تکره الصلاة فیه لاستتارها بالثوب شامي: ۶۴۸/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة کان ترک السنة اولی. ط: سعید کراچي.

پہلا قعدہ نہیں کیا

☆......اگر پہلا قعدہ کئے بغیر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا، تو اگر بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا تو واپس نہ آئے، اور اخیر میں سہو سجدہ کر لے، نماز ہو جائے گی، (۱) اور بالکل سیدھا ہونے سے مطلب یہ ہے کہ قدم سے لیکر گھٹنے کا حصہ بالکل سیدھا ہو گیا، اس میں خم باقی نہیں رہا، اور اگر یہ حصہ سیدھا نہیں ہوا بلکہ ابھی تک خم باقی ہے تو سیدھا کھڑا نہیں ہوا، یاد آتے ہی بیٹھ جائے، ایسی صورت میں سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔ (۲)

☆......اگر سیدھا کھڑے ہونے کے بعد واپس بیٹھ گیا اور آخر میں سہو سجدہ کیا تو نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة الآتیة بعد حاشیة واحدة

(۲) ان استوی النصف الاسفل وظهر بعد منحن فهو اقرب الی القیام، وان لم یستو فهو اقرب الی القعود، شامی: ۲/۸۴، باب سجود السهو، قوله لا سهو علیه فی الاصح، ط: سعید کراچی.
وفی النافع: قال بدر الدین یعنی الکردری اذا انتصب النصف الاسفل یکون الی القیام اقرب وان لم ینتصب النصف الاسفل یکون الی القعود اقرب، وهذا هو الذی اختاره فی الکافی وهو الاصح، فانه اذا رفع رکبتیه ولم ینتصب النصف الاسفل یصیر کالجالس لقضاء الحاجة، ولا یعد قائما حقیقة ولا عرفا ولا شرعا الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۸، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. و ص: ۳۹۷، ط: نعمانیة کوئٹه.

(۳) (سها عن القعود الاول من الفرض) لو عملیا، اما النفل فیعود ما لم یقید بالسجدة (ثم تذکره عاد الیه) وتشهد، ولا سهو علیه فی الاصح (ما لم یستقم قائما) فی ظاهر المذهب وهو الاصح، فتح، (والا) ای وان استقام قائما (لا) یعود لاشتغاله بفرض القیام (وسجد للسهو،) لترک الد[illegible] عاد الی القعود) بعد ذلک (تفسد صلاته) لرفض الفرض لما لیس بفرض، وصححه الزیلعی (وقیل لا) تفسد لکنه یکون مسیئا ویسجد لتاخیر الواجب (وهو الاشبه) کما حققه الکمال وهو الحق، بحر، الدر مع الرد: ۲/۸۳-۸۴، (قوله کما حققه الکمال) ای بما حاصله ان ذلک وان کان لا یحل لکنه بالصحة لایخل لما عرف ان زیادة ما دون رکعة لا یفسد، وقواه فی شرح المنیة بما قدمناه آنفا عن القنیة فانه یفیدعدم الفساد بالعود، الخ، (قوله وهوا الحق، بحر) کأن وجهه ما مر عن الفتح، او ما فی المبتغی من ان القول بالفساد غلط لانه لیس بترک بل هو تأخیر، کما لو سها عن السورة فرکع فانه یرفض الرکوع ویعود الی القیام ویقرأ، وکما لو سها عن القنوت، فرکع فانه لو عاد وقنت لا تفسد علی الاصح...... شامی: ۲/۸۴، باب سجود السهو، ط: سعید.

پھلانگ کر بیٹھا

جو شخص آگے صف میں جگہ خالی دیکھ کر پھلانگ کر بیٹھا اس پر کچھ گناہ نہیں ہے اور جو جگہ خالی ہونے کے باوجود پیچھے بیٹھا اس نے اچھا نہیں کیا۔(۱)

پہلی رکعت کی سورت لمبی ہو

فجر کے فرض کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت سے لمبی سورت پڑھنا سنت ہے۔(۲)

پہلی رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر پہلی رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا، تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے، اور اخیر

---

(۱)(ولو وجد فرجة في الاول لا الثاني له خرق الثاني لتقصيرهم) يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا وفي القنية : قام في آخر صف وبينه وبين الصفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلا يأثم المار بين يديه، دل عليه ما في الفردوس عن ابن عباس عنه صلى الله عليه وسلم : من نظر الى فرجة في صف فليسدها بنفسه، فان لم يفعل فمر مار فليتخط على رقبته فانه لا حرمة له، اى فليتخط المار على رقبة من لم يسد الفرجة، رد المحتار : ۱/ ۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة ،ط: سعيد كراچي. وفي تقريرات الرافعي: (قوله يفيد ان الكلام فيما اذا شرعوا)يظهر ان الحكم كذلک لو لم يشرعوا او علم منهم عدم سد الفرجة بالاولىٰ حيث كان له الخرق وهم في الصلاة فيكون له الخرق وهم خارجها بالاولىٰ ، تقريرات الرافعي ملحقا برد المحتار : ۱/ ۷۳، ط: سعيد كراچي.

(۲) واطالة القراءة في الركعة الاولىٰ على الثانية من الفجر مسنونة بالاجماع ، هندية: ۱/ ۷۸، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الرابع في القراءة ، ط: حقانيه پشاور.

میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر پہلی رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگیا، اگر آخر میں سہو سجدہ کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور اگر سہو سجدہ نہیں کیا تو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

اور اگر ایک رکن سے کم مقدار بیٹھا ہے تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وفی روضة الناطفی ویکبر فی حالة الانتقال فی کل خفض ورفع، وفی شرح الآثار للطحاوی ان النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر و علیا واباهریرة کانوا یکبرون عند کل خفض ورفع ، حلبی کبیر ،ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(ولو قام) فی الصلاة الرباعیة (الی)الرکعة(الخامسةاو قعد) بعد رفع رأسه من السجود (فی) الرکعة (الثالثة) او قام الی الرابعة فی المغرب او الثالثة فیه او فی الفجر او قعد بعد رفعه من الرکعة الاولیٰ فی جمیع الصلوات (یجب) علیه سجود السهو، بمجرد القیام فی صورة (و) بمجرد (القعود) فی صورة لتأخیر الواجب وهو التشهد او السلام فی صورة القیام وتأخیر الرکن وهو القیام فی صورة القعود،حلبی کبیر،ص:۴۵۸، فصل فی سجود السهو،الخامسة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور،وص:۴۹۷، ط: نعمانیه کوئٹه.

وکذا القعدة فی آخر الرکعة الاولیٰ او الثالثة فیجب ترکها ، ویلزم من فعلها ایضا تأخیر القیام الی الثانیة او الرابعة عن محله ، وهذا اذا کانت القعدة طویلة،اما الجلسة الخفیفة التی استحبها الشافعی فترکها غیر واجب عندنا ، الخ، شامی: ۱/ ۴۶۹، باب صفة الصلاة، قبیل مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۵۶، سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳)ویجب بتأخیر رکن .... نحو ان یؤخر القیام الی الرکعة الثانیة بأن یجلس بعد السجدة الثانیة من الرکعة الاولیٰ جلسة قبل ان یقوم کما هو مذهب الشافعی رحمه الله ، وهذا اذا لم یکن به عذر من ضعف او وجع ، حلبی کبیر،ص: ۴۵۲، سجود السهو ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۴۶۹،باب صفة الصلاة، مطلب قد یشار الی المثنیٰ باسم الاشارة، ط: سعید کراچی.

پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی

اگر پہلی رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت نہیں پڑھی، تو آخری رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت پڑھے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۱)

پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا

اگر جماعت کی نماز کے دوران پہلی صف میں جگہ ہے تو دوسری صف نہیں بنانی چاہیئے، کیونکہ پہلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود دوسری صف بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر پہلی صف پوری ہوگئی تو دوسری صف بنانی چاہیئے۔(۲)

---

(۱)(قوله على المذهب)...... والقولان الاولان اتفقاعلى انه لو قرأ في الاخريين فقط يصح ويلزمه سجود السهو، لو ساهيا لكن سببه على الاول تغيير الفرض عن محله وتكون قراء ته قضاء عن قراء ته في الاوليين وسببه على الثاني ترك الواجب وتكون قراء ته في الاخريين اداء،شامي: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلوٰة، مطلب كل شفع من النفل صلاة .ط: سعيد كراچي.

ان ثمرة الخلاف تظهرفي وجوب سجود السهو،اذا تركهافي الاوليين اوفي احداهماسهو التأخير الواجب سهوا عن محله ،شامي: ۱/ ۴۶۰،باب صفة الصلاة،مطلب كل شفع من النفل صلاة،ط: سعيد. حلبي كبير، ص:۲۷۷، الثالث:القراء ة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور،البحر: ۱/ ۳۵۳۔ ۳۵۴، باب الامامة،ط:سعيد كراچي.فتح العناية بشرح النقاية: ۱/ ۲۳۴،واجبات الصلاة،ط:سعيد كراچي.

(۲)فلو وقف في الصف الثاني داخلها قبل استكمال الصف الأول من خارجها يكون مكروها، شامي: ۱/ ۵۶۹۔ ۵۷۰ ، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

عن جابر بن سمرة قال: خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم...... فرآنا حلقا فقال: مالي اراكم عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملٰئكة عند ربها ، فقلنا : يارسول الله! وكيف تصف الملٰئكة عند ربها؟ قال : يتمون الصفوف الاولى ويتراصون في الصف، مسلم: ۱/ ۱۸۱، باب الامر بالسكون في الصلاة الخ، ط: قديمي كراچي، عن انسؓ قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر، ابوداؤد: ۱/ ۱۰۷، باب. تسوية الصفوف ، ط: رحمانيه.

پہلے زمانے کے نمازی

۱......رابعہ بصری عدویہؒ دن رات چوبیس گھنٹے میں ایک ہزار رکعتیں پڑھا کرتی تھیں، اور یہ فرمایا کرتی تھیں کہ خدا کی قسم! اتنی نماز پڑھنے سے میری غرض ثواب حاصل کرنا نہیں بلکہ یہ چند رکعتیں اس لئے پڑھ لیتی ہوں، تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے سامنے یہ فرما کر سرخرو ہوں کہ دیکھو میری امت کی ایک ادنیٰ سی عورت کی یہ عبادت تھی۔(۱)

۲......ایک شخص کہتا ہے کہ رمضان المبارک میں ہم کو ایک روٹی پکانے والی کی ضرورت ہوئی، میں باندی خرید کرلانے کے خیال سے بازار گیا تاکہ میری ضرورت پوری ہو، اتفاق سے ایک باندی بہت ہی کم قیمت میں مل گئی اور خرید لی، لیکن اس کی شکل و صورت سے وحشی پن برستا تھا، اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی معشوق کے فراق میں مبتلا ہے، دن تو گذر گیا، جب رات آئی، تو عشاء کے بعد اس نے نماز شروع کردی اور پہلی رکعت میں پوری سورۂ بقرہ (ڈھائی پارہ) ختم کی، اور وہ قرآن شریف ایسے ذوق وشوق اور محبت سے پڑھتی تھی کہ ایسی قرأت میں نے اپنی زندگی میں بہت کم سنی ہے، دوسری رکعت شروع کی اور اس میں پوری سورۂ آل عمران (سوا پارہ) ختم کی، تیسری رکعت شروع

---

(۱) رابعة العدوية القيسية ثم المصرية رأس العابدات، ورئيس الناسكات القانتات الخائفات الوجلات ...... كانت تصلي الف ركعة في اليوم والليلة فقيل لها: ما تطلبين بهذا؟ قالت: لا اريد به ثوابا، وانما افعله لكي يسر به رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم القيامة، فيقول للانبياء: انظروا الى امرأة امتي هذا عملها، الكواكب الدرية في تراجم السادة الصوفية لزين الدين محمد عبدالرؤف المناوى، تحقيق محمد اديب الجادر، الجزء الاول، القسم الاول، ص: ۲۸۲، ترجمه (۹۵)، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولىٰ، ۱۹۹۹ء. و ط: دار صادر بيروت.
قيل كانت رابعة العدوية تصلي في اليوم والليلة الف ركعة وتقول ماأريد بهاثواباًولكن ليسر رسول الله ﷺ، ويقول للأنبياء: انظروا إلى امراء ة من أمتي هذاعملهافي اليوم والليلة. المجالس السنية في الكلام على الأربعين النووية، ص: ۱۳، المجلس الثالث في الحديث الثالث، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر.

کی، اور اس میں پوری سورہ نساء یعنی ڈھائی پارہ ختم کی، میں حیران ہو کر اس کی کیفیت کو دیکھ رہا تھا کہ شاید سوا پانچ پارہ ختم کر کے دم لے گی، لیکن اس اللہ کی بندی نے اب دوبارہ نیت باندھ لی اور جب پڑھتے پڑھتے سورۂ ابراہیم کی تیرہویں پارے کی آیت پر آئی:

ویسقیٰ من ماء صدید یتجرعه و لا یکاد یسیغه و یاتیه الموت من کل مکان وما هو بمیت ومن ورائه عذاب غلیظ (اور اس کو ایسا پانی پینے کو دیا جائے گا جو کہ پیپ لہو ہوگا جس کو گھونٹ گھونٹ کر پئے گا اور گلے سے آسانی کے ساتھ اتارنے کی کوئی صورت نہ ہوگی اور ہر طرف سے اس پر موت (کے اسباب) کی آمد ہوگی اور وہ کسی طرح مرے گا نہیں، اور اس (شخص) کو اور سخت عذاب کا سامنا ہوگا۔

اس کے پڑھتے ہی فوراً بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی، میرے گھر والے گھبرا کر اس کو اٹھانے کے لئے دوڑ کر گئے، قریب پہنچ کر دیکھا کہ فوت ہو گئی، اور جسم بے جان پڑا ہوا تھا۔ **انا لله وانا الیه راجعون.** (روض الریاحین)(۱)

۳...... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز پڑھا کرتے تھے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے کہ یہ سوکھا ہوا درخت کھڑا ہے، آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے ڈر و خوف، ہیبت و عظمت کی وجہ سے سوکھے درخت کی طرح بالکل

---

(۱) (الحکایة التاسعة والسبعون بعد الثلاث مئة: عن ابی عامر الواعظ رحمه الله تعالیٰ) قال: رأیت جاریة ینادی علیها بثمن لا قدر له، فنظرت الیها فاذا بها قد لصق بطنها بظهرها وتلبد شعرها، واصفر لونها، فاشتریتها رحمة لها، فقلت لها اذهبی بنا الی السوق لناخذ حوائج رمضان، فقالت الحمد لله الذی جعل الاشهر عندی شهرا واحدا، ولم یجعل لی شغلا بالدنیا، قال فکانت تصوم النهار وتقوم اللیل، فلما قرب العید، قلت لها اذا کان الصباح فبکری بنا الی السوق لناخذ حوائج العید، فقالت یا مولای ما اعظم شغلک بالدنیا ثم دخلت واقبلت علی صلاتها، ولم تزل تتلو آیة بعد آیة حتیٰ بلغت قوله تعالیٰ (ویسقی من ماء صدید) الآیة فلم تزل تکررها حتیٰ صاحت صیحة فارقت فیها الدنیا، رضی الله عنها ونفعنابها، روض الریاحین، ص: ۳۵۷ـ ۳۵۸، ط: موسسة عماد الدین، قبرص.

بے حس اور بے حرکت کھڑے رہتے تھے۔(۱)

۴......حضرت ابراہیم بن شریکؒ کے سجدے کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ کرتے تھے، تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کر کے، آپ کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے تھے۔

۵......حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں اس قدر کھڑے ہوتے تھے کہ آپ کے قدم مبارک زیادہ دیر تک کھڑا رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل گناہوں سے پاک اور معصوم تھے، اور رونے کی وجہ سے آپ کے مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش میں بوندیں پڑا کرتی ہیں۔(۲)

۶......حضرت صفوانؒ نے چالیس سال اپنی کمر زمین سے نہیں لگائی، بالکل سوتے نہیں تھے، اور سجدے کرتے کرتے آپ کی پیشانی کا گوشت اڑ گیا تھا اور سجدہ کی جگہ

---

(۱) قال یحییٰ بن وثاب: وکان ابن الزبیر اذا سجدوقعت العصافیر علی ظهره، تصعد وتنزل لا تراه الا جزم حائط، مختصر تاریخ دمشق لابن عساکر: ۱۲/ ۱۷۶، تحقیق، روحیة النحاس، ط: دار الفکر بیروت، الطبعة الاولیٰ، ۱۹۸۷م.

وعن مجاهد قال: کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلاة کانه عود، من الخشوع، المصنف ابن ابی شیبة، :۵/ ۹۲، کتاب الصلاة، باب: من کان یقول: فی الصلاة لا یتحرک، تحقیق محمد عوامه، ط:ادارة القرآن کراچی الطبعة الثانیة، ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷م، احیاء علوم الدین: ۱/ ۲۲۴، بیان تفصیل ما ینبغی ان یحضر فی القلب، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) وقال الحسن: ما کان فی هٰذه الامة اعبد من فاطمة علیها السلام بنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کانت تقوم بالاسحار حتیٰ تورمت قدماها، وقام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم، حتی تورمت قدماه، وهو المغفور له ما تقدم من ذنبه و ما تاخر، وکانت دموعه تقع فی مصلاه کَوَکْفِ المطر، المستطرف فی کل فن مستظرف لبهاء الدین ابی الفتح محمد بن الفتح محمد بن احمد بن منصور الاشبهی: ۱/ ۳۲، الباب الاول فی مبانی الاسلام، الفصل الثانی فی الصلاة وفضلها، ط: دار صادر بیروت، الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹ء، ربیع الابرار: ۲/ ۱۰۳، باب الدین وما یتعلق به، ط: انتشارات الشریف الرضی، قم عراق، ۱۴۱۰ھ.

پیشانی کی ہڈی ہی نظر آتی تھی۔(۱)

۷......حضرت اویس قرنیؒ ساری رات نہیں سوتے تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تعجب ہے کہ فرشتے تو عبادت کرتے کرتے تھکتے نہیں، اور ہم اشرف المخلوقات ہو کر تھک جائیں اور آرام کی نیند سو جائیں۔(۲)

۸......حضرت داؤد علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی، اے داؤد! وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرے، اور جب رات آجائے تو سو جائے، کیا ہر عاشق اپنے معشوق اور محبوب کے ساتھ تنہائی نہیں چاہتا؟(۳)

۹......حضرت مسلم بن یسارؒ جب نماز کی نیت باندھتے تو مولیٰ کے خیال میں اس

---

(۱) قال مالک بن انس کان صفوان بن سليم اعطی الله عهدا لا اضع جنبی علی فراش حتیٰ الحق بربی قال: فبلغنی ان صفوان عاش بعد ذلک اربعين سنة لم يضع جنبه، فلما نزل به الموت قيل له: رحمک الله الا تضطجع؟ قال: ما وفيت لله بالعهد اذن، قال: فاسند، فما زال كذالک حتیٰ خرجت نفسه، قال ويقول اهل المدينة: انه نقبت جبهته من كثرة السجود، مختصر تاريخ دمشق لابن عساكر، ۱۱/۹۶، الجزء الحادی عشر، تحقيق: روحية النحاس ،ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الاولیٰ، ۱۹۸۸م، كذا فی الكواكب الدرية، ۱/۳۳۰، تحقيق: محمد اديب الجادر، ط: دار الفكر بيروت الطبعة الاولیٰ ۱۹۹۹م.

(۲) كان اويس القرنی لا ينام ليله ويقول: ما بال الملائكة لا تفتر ونحن نفتر، .ربيع الابرار للزمخشری: ۲/۹۷، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلاة...... الخ، ط: انتشارات الشريف الرضی، قم عراق، ۱۴۱۰ھ.

(۳) اوحی الله الی داود: يا داود! كذب من ادعی محبتی، واذا جنه الليل نام عنی أليس كل محب يحب خلوة حبيبه؟. ربيع الابرار ونصوص الاخبار، لابی القاسم محمود بن عمر الزمخشری: ۲/۹۵، باب الدين وما يتعلق به من ذكر الصلوة والصوم والحج والصدقات وسائر العبادات والقربات، ط: انتشارات الشريف الرضی، قم، عراق، ۱۴۱۰ھ.

طرح ڈوب جاتے کہ بال بچوں کی بات چیت اور شور وغُل کا بالکل علم نہیں ہوتا تھا، (۱) اسی کیفیت کو علامہ رومیؒ فرماتے ہیں:

؎ او چو با تکبیر ہا مقرون شدند

ہمچو بسمل از جہاں بیرون شدند

یعنی سچے نمازی جب "اللہ اکبر" کہتے ہیں تو مولیٰ کے خیال کی دنیا میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ اس جہاں سے ایسے بے تعلق ہوتے ہیں جیسے کہ مردہ اس جہاں سے بے تعلق ہو جاتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسلم بن یسارؒ اپنے مکان کے کمرہ میں نماز پڑھ رہے تھے اتفاق سے اس کمرہ کے کسی کونے میں آگ لگ گئی، آپ برابر نماز میں مشغول رہے، سلام پھیرنے کے بعد گھر والوں نے عرض کیا حضرت تمام محلے والے آگ بجھانے کے لئے جمع ہو گئے، لیکن آپ نے نماز نہ چھوڑی، حالانکہ ایسے وقت تو فرض نماز کی نیت توڑنا بھی جائز ہے، آپ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں ضرور نیت توڑتا، خدا کی قسم! مجھے تو آگ لگنے کا بالکل علم ہی نہیں ہوا۔ (۲)

۱۰..... حضرت بایزید بسطامیؒ نے ایک رات نماز پڑھی، جب صبح کو آپ کی نماز

---

(۱) ویروی عن مسلم بن یسار انه کان اذا اراد الصلاة قال لاهله: تحدثوا انتم فانی لست اسمعکم، ویروی عنه انه کان یصلی یوما فی جامع البصرة فسقطت ناحیة من المسجد فاجتمع الناس لذلک فلم یشعر به حتیٰ انصرف من الصلاة، احیاء علوم الدین: ۱/۲۰۱، الباب الاول: فی فضائل الصلاة، فضیلة الخشوع، ط: دار الخیر دمشق.

(۲) قال جعفر بن حیان: ذکر لمسلم بن یاسر: قلة التفاته فی صلاته، فقال: وما یدریکم این قلبی؟ وعن حبیب بن الشهید، ان مسلم بن یسار: کان قائما یصلی فوقع حریق الی جنبه فما شعر به حتیٰ طفئت النار. حلیة الاولیاء: ۲/۲۹۰، مطبعة السعادة بمصر، والطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۷/۱۸۶، الطبعة الثانیة، ط: دار صادر بیروت، ۱۹۵۸م.

کی جگہ کو دیکھا گیا، تو اس پر ایسا تازہ خون پڑا ہوا تھا جیسا کہ ابھی ابھی بکرا ذبح کیا ہوا ہے، آپ کے مریدوں نے عرض کیا کہ حضرت رات کی کیفیت ہم کو بھی بیان فرمائیں، تا کہ ہم کو بھی اس سے کچھ فائدہ ہو، آپ نے فرمایا کہ رات کو نماز کی نیت باندھی تھی، عرش الٰہی کے سامنے پہنچا دیکھا کہ اللہ کا عرش ہانپ رہا ہے، جیسا کہ جانور تھک کر ہانپنے لگتا ہے میں نے پوچھا کہ میرے محبوب یعنی رب العالمین کا پتہ بتا کیونکہ ہم کو بتلایا گیا ہے۔ ''الرحمٰن علی العرش استویٰ'' اللہ عرش کے پاس ہے اب تو بتا کہ میرا محبوب کہاں ہے؟ عرش نے کہا اے بایزید! تم کو یہ بتایا گیا کہ اللہ عرش کے پاس ہے، اور عرش سے یہ کہا گیا کہ رب العالمین ایمانداروں کے پاس ہے، عرش کی بات سن کر مجھ پر وجد اور بے خودی طاری ہوگئی۔ (۱)

۱۱...... حضرت ابن عباسؓ کی جب بینائی کمزور ہوگئی اور آپ نابینا ہو گئے تو لوگوں نے عرض کیا حضور اپنی آنکھیں بنوالیجیے، لیکن آپ کو کچھ روز نماز چھوڑنی پڑے گی، کیونکہ ان ایام میں حرکت سے نقصان ہوگا، چند دن تک چت لیٹنا پڑے گا، آپ نے یہ بات سن کر فرمایا یہ کام مجھ سے کبھی نہیں ہو سکے گا کیونکہ میرے آقا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہایت غصہ اور غضب کے ساتھ ملاقات کرے گا، لوگو! مجھے اندھا رہنا منظور ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کے غضب اور غصہ کو کیسے برداشت کروں گا۔ (۲)

---

(۱) میری نماز، ص:۱۲، ط: دارالاشاعت۔

(۲) عن ابن عباس (رضی اللہ عنهما) قال لما قام بصری، قیل: نداؤک وتدع الصلوٰة ایاما، قال: لا ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال: من ترک الصلوٰة لقی اللہ وهو علیه غضبان رواه البزار والطبرانی فی الکبیر، وفیه سهل بن محمود ذکره ابن ابی حاتم و قال: روی عنه احمد بن ابراهیم

یہی حضرت ابن عباسؓ نابینا ہونے کی حالت میں اپنے ساتھ ایک لڑکا رکھتے تھے، جب نماز کا وقت آجاتا تو اس کو ساتھ لے کر مسجد میں تشریف لایا کرتے تھے، ایک دن وہ لڑکا اتفاق سے نہیں آیا، اور نماز کا وقت ہوگیا، آپ نے اس لڑکے کو آواز دی، اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے جواب نہیں ملا، آپ نے نماز کے شوق میں بے چین ہوکر اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا کی، اے اللہ! یہ نابینا ہونا مجھے قیامت میں رسوا اور شرمسار نہ کرے، اے اللہ! مجھے قیامت کی رسوائی اور شرمندگی سے بچالے، اس دعا کی برکت سے اسی وقت آپ کی آنکھوں کی بینائی بحال ہوگئی، آپ اللہ کا شکر کرتے ہوئے خود مسجد میں چلے گئے، جب نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے، تو پھر نابینا ہوگئے، اور پھر تو روز ایسا ہی ہوتا، جب نماز کا وقت آتا آپ کی بینائی بحال ہوجاتی جب نماز سے فارغ ہوکر گھر تشریف لاتے تو پھر نابینا ہوجاتے، اور آخری وقت تک آپ کا یہی حال رہا۔(۱)

۱۲.....عاصم بن یوسف نے حاتم اصمؒ سے پوچھا، آپ کس طرح نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو بڑی احتیاط کے ساتھ وضو کرتا ہوں، تاکہ کوئی سنت

= الدورقي وسعدان بن يزيد ، قلت : وروى عنه محمد بن عبدالله المخرمي ولم يتكلم فيه احد وبقية رجاله رجال الصحيح، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ۱/ ۲۹۵، كتاب الصلاة، باب في تارك الصلوة، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

(۱) وہم از وے (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) آرند کہ روزے بمسجد میرفت و براو درراہ زنی جمیلہ پیش آمد و در نفس خود میلے بوی باز یافت گفت "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ جَعَلْتَ لِيْ بَصَرِيْ نِعْمَةً وَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيَّ نِقْمَتَهُ فَاقْبِضْهُ اَنْتَ" چشم وے پوشیدہ شد چون بمسجد می رفت برادر زادہ داشت کہ وے را می بردو در پیش اسطوانہ روئے بقبلہ می کردو رفت و با کودکان بازی می کرد ہرگاہ کہ وے را حاجتے پیش آمدی آن کودک را تنبیہ کردی یک روز وے را احتیاج بوضو شد آن کودک را طلب داشت بباز ے مشغول بود نیامد بترسید کہ فضیحت شود گفت "اللّٰهم انك جعلت لي بصري نعمة وخشيت ان يكون علي نقمته فسالتك فقبضته اللّٰهم وقد خشيت الفضيحة" چشم وے بینا شد بمنزل خود باز گشت، راوی گفت کہ من وے را ہم نابینا دیدم و ہم بینا۔ شواہد النبوۃ لتقویۃ یقین اہل الفتوۃ، ص: ۲۲۰، ، طباعت ۱۸۹۲ء نول کشور لکھنو، مصنفہ مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ السامی۔

اور مستحب رہ نہ جائے ، اچھی طرح وضو کر کے جائے نماز میں کھڑا ہوتا ہوں، کعبہ شریف کو اپنے سامنے ، رب العالمین کو اپنے سر پر ، جنت کو اپنی دائیں طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے خیال کرتا ہوں۔

پھر نماز کو اپنی آخری نماز خیال کرتا ہوں، بڑی تعظیم سے ''اللّٰــه اکبر '' کہتا ہوں، نہایت ادب کے ساتھ قرأت پڑھتا ہوں، بڑے غور اور تامل کے ساتھ قرآن کو سنتا ہوں اور سمجھتا ہوں، نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ رکوع کرتا ہوں، انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں، انتہائی انکساری کے ساتھ گردن جھکا کر التحیات پڑھتا ہوں، پوری امید کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں، اور اللہ کے ڈر و خوف کو دل میں رکھتا ہوں، اور نماز قبول ہونے کی امید اور نہ قبول ہونے کا ڈر دل میں رکھ کر نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں ،(۱) اور آئندہ ساری عمر ایسی نماز پڑھنے کا عہد اپنے دل میں کرتا ہوں، اور پورے تیس سال سے اسی طرح کی نماز پڑھتا ہوں، عاصم بن یوسف یہ باتیں سن کر چیخیں مار مار کر روتے جاتے تھے ، اور افسوس کے ساتھ کہتے جاتے تھے، ہائے ہم سے تو

---

(۱) وروی عن حاتم الاصم رضی اللہ عنہ انه سئل عن صلاته فقال: اذا حانت الصلاة اسبغت الوضوء واتيت الموضع الذی اريد الصلاة فيه فاقعد فيه حتیٰ تجتمع جوارحی ثم اقوم الی صلاتی واجعل الكعبة بين حاجبی والصراط تحت قدمی، والجنة عن يمينی والنار عن شمالی، وملک الموت ورائی اظنها آخر صلاتی، ثم اقوم بين الرجاء والخوف، وأكبر تكبيراً بتحقيق، واقرأ قراءة بترتيل، واركع ركوعا بتواضع واسجد سجودا بتخشع، واقعد علی الورک الايسر، وافرش ظهر قدمها وانصب القدم اليمنیٰ علی الابهام، واتبعها الاخلاص، ثم لا ادری اقبلت منی ام لا، وقال ابن عباس رضی اللہ عنهما: ركعتان مقتصدتان فی تفكر خير من قيام ليلة والقلب ساه، احياء علوم الدين: ۱/ ۲۰۱، كتاب اسرار الصلاة ومهماتها، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير دمشق، مكاشفة القلوب، ص: ۴۲، الباب الرابع عشر فی اتمام الصلاة، بالخضوع والخشوع، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.

اس طرح کی ایک نماز بھی کبھی ادا نہیں ہوئی۔(۱)

۱۳......حضرت سفیان ثوریؒ ایک دن خانۂ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ سجدہ میں گئے تو کسی دشمن نے آکر آپ کے پاؤں کی دو انگلیاں اور دوسرے پاؤں کی پانچ انگلیاں کاٹ ڈالیں، جب سلام پھیرا تو اول نماز کی جگہ خون پڑا ہوا دیکھا اور پھر پاؤں میں تکلیف محسوس ہوئی، تب معلوم ہوا کسی شخص نے میری انگلیاں کاٹ ڈالیں "سبحان اللّٰہ" کیا نماز کی شان ہوگی! اور کیا اس کی کیفیات ہوں گی!!(میری نماز)

۱۴......ایک عورت نے گھر کا تنور جلایا، جلا کر نماز پڑھنے لگی، اور خیال یہ تھا کہ نماز پڑھ کر روٹی پکاؤں گی، اس عورت کا دو ڈھائی سال کا بچہ گھر میں کھیل رہا تھا، شیطان آیا، اور اس بچہ کو تنور کے قریب لا کر اس نمازی عورت کے پاس آکر کہنے لگا: دیکھ! تیرا شیر خوار بچہ تنور کے قریب چلا گیا، تو نماز توڑ کر بچہ کو وہاں سے اٹھا لے ایسا نہ ہو کہ وہ بچہ تنور میں گر

---

(۱)وذکر ان حاتماً الزاهد دخل علی عاصم بن یوسف، فقال له عاصم: یا حاتم هل تحسن ان تصلی؟ فقال: نعم. قال: کیف تصلی؟ قال: اذا تقارب وقت الصلاة، اسبغ الوضوء، ثم استوی فی الموضع الذی اصلی فیه حتیٰ یستقر کل عضو منی، واری الکعبة بین حاجبی، والمقام بحیال صدری والله فوقی یعلم ما فی قلبی، وکان قدمی علی الصراط والجنة عن یمینی والنار عن شمالی، وملک الموت خلفی، واظن انها آخر الصلاة، ثم اکبر تکبیراً باحسان، واقرأ قراءة بتفکر، وارکع رکوعا بالتواضع، واسجد سجوداًبالتضرع، ثم اجلس علیٰ التمام، وأتشهد علی الرجاء، وأسلم علی السنة، ثم اسلمها للاخلاص وأقوم بین الخوف والرجاء، ثم اتعاهد علی الصبر، قال عاصم: یا حاتم: أهکذا صلاتک؟ قال: کذا صلاتی منذ ثلاثین سنة، فبکی عاصم، وقال: ما صلیت من صلاتی مثل هذا قط، کذا فی تنبیه الغافلین، روح البیان فی تفسیر القرآن لاسماعیل حقی، تفسیر قوله تعالی" ویقیمون الصلاة، (البقرة:۳) : ۱/۳۶۔۳۷، باب ط: دار الکتب العلمیه بیروت، ۲۰۰۹ء، ۱۴۳۰ھ، تنبیه الغافلین للسمرقندی، ص: ۳۰۹، باب اتمام الصلاة والخشوع فیها، ط: دار الکتب العلمیه بیروت، ۲۰۰۹م، ۱۴۳۰ھ، احیاء علوم الدین: ۱/۱۲۸، کتاب اسرار الصلاة، الباب الاول فی فضائل الصلاة، ط: المطبعة الازهریة المصریة.

کر جل جائے ، اس عورت نے بالکل خیال نہیں کیا ، بدستور نماز پڑھتی رہی ، شیطان کو بہت غصہ آیا ، اور بچے کو اٹھا کر تنور میں پھینک دیا ، اور آ کر اس عورت سے کہنے لگا کہ تو نماز پڑھ رہی ہے اور تیرا بچہ تنور میں گر گیا ، جلدی جا کر اس کو تنور سے نکال لے ، شاید ابھی تک زندہ ہو ، اور ہوسکتا ہو اصل جائے ، ارے کم بخت بیوقوف ! نماز تو پھر بھی پڑھ سکتی ہے ، اگر بچہ مر گیا تو پھر نصیب نہ ہوگا ، شیطان نے اپنی طرف سے بہت کچھ کہا ، لیکن اس عورت پر بالکل اثر نہ ہوا وہ بدستور بے خودی اور محویت کے عالم میں نماز پڑھتی رہی ، شیطان عورت کی ثابت قدمی دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا ، اور وہاں سے اپنا سامنہ لے کر چلا گیا ، جب یہ عورت نماز سے فارغ ہوئی ، نہایت اطمینان کے ساتھ تنور کے پاس گئی ، دیکھا کہ بچہ تنور میں پڑا ہوا ہے ، آگ بھڑک رہی ہے ، اور بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے ، ایک انگارہ بچہ نے اٹھا کر منہ میں رکھ لیا تو وہ انگارہ یاقوت بن گیا ۔(۱)

من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہ　　جو اللہ کا ہو گیا اللہ اس کا ہو گیا ۔

ولو کان النساء کما ذکرنا　　لفضلت النساء علی الرجال

فلا التانیث لاسم الشمس عیب　　ولا التذکیر فخر للھلال

ترجمہ : " اگر سب عورتیں ایسی عالی ہمت ہو جائیں تو یقیناً مردوں سے فوقیت لے جائیں گی ۔ نام کا عورت ہونا عیب نہیں ہے اور نام کا مرد ہونا کمال نہیں ہے ۔ سورج عربی زبان کے محاورے میں مؤنث ہے اور چاند محاورے میں مذکر ہے ، پھر چاند و سورج کا

---

(۱) روی انہ کان فی زمن عیسیٰ علیہ السلام زوجۃ صالحۃ ، فجعلت العجین فی التنور و أحرمت بالصلاۃ فجاء ھا ابلیس اللعین فی صورۃ امرأۃ و قال لھا : یاھذہ إن العجین قد احترق ، قال فلم تلتفت إلیٰ قولہ ولم تکترث بذالک ، فلما رآھا لم تقطع الصلاۃ . أخذ ولدھا و أدخلہ فی التنور فلم تلتفت إلیہ ایضاً و لم تقطع الصلاۃ . فدخل زوجھا ، فوجد الولد فی التنور یلعب بالجمر و قد جعل اللّٰہ الجمر عقیقاً أحمر ، قال : فبلغ ذالک السر عیسیٰ علیہ السلام فدعاھا فلما حضرت إلیہ سألھا عن عملھا الذی استحقت علیہ ھذا السر العظیم قالت : یاروح اللّٰہ ! عملی انی ما احدث إلا توضأت ، ولا طلب أحدمنی حاجۃ إلا قضیتھا و إنی احتمل الأذی من الاحیاء کما تحملہ الأموات منھم ، الجواھر فی عقوبۃ أھل الکبائر ، للشیخ العلامۃ زین الدین الملیباری ، ص : ۱۰۵ ، ۱۰۶ ، ط : دار الکتاب العربی ، دمشق ، سوریۃ .

فرق سب پر روشن ہے، مرد وہی ہیں جو اللہ کی مرضی کے اعلیٰ درجہ کے کام کریں ورنہ عورت ان سے ہزار درجہ بہتر ہو گی۔ (نزہۃ المجالس اردو، ج:۱، ص:۲۱۵، نمازوں کی فضیلت، ط: سعید کراچی)

پیاز کھا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

پیاز کھانے کے بعد منہ کی بدبو زائل کئے بغیر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لئے کہ یہ دربار خداوندی کی عظمت کے خلاف ہے، اور بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔(۱)

پیٹ میں قراقر ہونا(۲)

بعض دفعہ نماز پڑھتے ہوئے پیٹ میں قراقر ہو کر ایسا شبہ ہوتا ہے کہ شاید ریح نکل گئی ہے، ایسی شک کی حالت میں نماز نہ توڑے، جب تک آواز یا بدبو نہ آجائے نماز سے نہ پھرے، یعنی جب تک ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے صرف شک وشبہ کی بنیاد پر نماز نہ توڑے۔(۳)

پیٹھ پر سجدہ کرنا

''سجدہ پشت پر کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

پیچھے سے پڑھنا

نماز میں پڑھتے پڑھتے بھولنے یا متشابہ لگنے کی وجہ سے پیچھے سے بار بار پڑھنے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، اگر غلطی سے سہو سجدہ کر بھی

---

(۱) ''بیڑی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) (پیٹ میں گڑگڑاہٹ کی آواز)

(۳) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اذا وجد احدكم فى بطنه شيئا فاشكل عليه اخرج منه شئى ام لا؟ فلا يخرجن من المسجد حتىٰ يسمع صوتا او يجد ريحا، رواه مسلم، مشكوة المصابيح، ص: ۴۰، باب ما يوجب الوضوء وفى الحاشية : قوله او يجد ريحا اى يجد رائحة ريح خرجت منه، وهذا مجاز عن تيقن الحدث ، ص: ۴۰.

لیا ہے، تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

پیشاب

اگر نماز شروع کرنے کے بعد پیشاب کی حاجت ہو، تو نماز توڑ کر پیشاب کرلے پھر اس کے بعد وضو کرکے اطمینان کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا پڑھ رہا ہو یا جماعت کے ساتھ، چاہے دوسری جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر پیشاب سے فراغت کے بعد وضو کرکے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیئے، اگر کوئی شخص پیشاب کی شدید حاجت کے باوجود اسی حالت میں نماز پڑھ لے گا تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر یہ ڈر ہو کہ فراغت کے بعد وضو کرکے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت باقی نہیں رہے گا، یا جنازہ کی نماز ہے وہ ہو جائے گی، تو اس صورت میں نماز نہ توڑے، اسی حالت میں پڑھ لے۔(۲)

---

(۱) واذا كرر آية واحدة مرارا..... ان كان فى الصلاة المفروضه فهو مكروه فى حالة الاختيار واما فى حالة العذر والنسيان فلا باس هكذا فى المحيط، هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلوة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئته. حلبى كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لا يكره الخ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، ص: ۴۲۶، مكتبه نعمانية كوئته. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۳، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

(۲) ويكره التمطى وتغميض عينيه وان يدخل فى الصلاة وهو يدافع الاخبثين وان شغله قطعها وكذ الريح وان مضى عليها اجزاه وقد اساء ولو ضاق الوقت بحيث لو اشتغل بالوضوء يفوته يصلى لان الاداء مع الكراهة اولىٰ من القضاء، هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة وما لا يكره، شامى: ۱/۳۴۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب فى الخشوع، ط: سعيد: ۱/۶۵۴ مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه، وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى.

پیشاب روک کر نماز پڑھنا

اگر پیشاب روک کر نماز ادا کرنے کی صورت میں دل اس میں زیادہ مشغول ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی، اور اگر دل اس میں زیادہ مشغول نہ ہو تو مکروہ تحریمی نہیں ہوگی، بلکہ مکروہ تنزیہی ہوگی۔(۱)

باقی وہ لوگ جن کو قطرے کی شکایت ہوتی ہے وہ اسی حالت میں پڑھ لیا کریں، تاکہ پیشاب کرنے کے بعد قطرے کی وجہ سے پریشانی نہ ہو۔(۲)

پیشاب کی شیشی

پیشاب کی شیشی جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی، کیونکہ یہ حامل نجاست ہے، جیب سے پیشاب کی شیشی کو نکال کر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

اسی طرح تمام نجاستوں کا یہی حکم ہے۔

---

(۱) قوله وصلاته مع مدافعة الاخبثين) اى البول والغائط قال فى الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت وان اتمها اثم .... وما ذكره من الاثم صرح به فى شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية، شامى: ۱/ ۶۴۱، مطلب فى الخشوع، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير: ۳۶۲، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، طحطاوى على المراقى، ص: ۱۹۷، باب ما يفسد الصلاة، فصل فى المكروهات، ط: قديمى كراچى. و شامى: ۱/ ۶۵۴، مطلب فى بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الاولىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۲) (فروع) يجب رد عذره او تقليله بقدر قدرته ولو بصلاته موميا وبرده لا يبقىٰ ذا عذر، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۰۷، مطلب فى احكام المعذور، ط: سعيد كراچى.

(۳) ولو صلى وفى كمه قارورة مضمومة فيها بول لم يجز صلوته لانه فى غير معدنه ومكانه، البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۴۶۵، باب شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. هندية: ۱/ ۶۲، الفصل الثانى فى طهارة ما يستر به العورة وغيره، ومما يتصل بذالك مسائل، ط: ماجدية كوئٹه. شامى: ۱/ ۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى.

پیشاب کی تھیلی والے امام

اگر کسی مریض کو بیماری کی وجہ سے ڈاکٹروں نے پیشاب کی تھیلی لگادی تو وہ غیر معذور پاک لوگوں کا امام نہیں بن سکتا۔(۱)

پیشاب کے مریض

اگر کسی کو مسلسل پیشاب جاری ہونے کا مرض لاحق ہو،اور یہ اندیشہ ہے کہ کھڑے ہوکر نماز پڑھنے سے پیشاب آجائے گا،اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے پیشاب نہیں آئے گا،تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھے،اور رکوع اور سجود کے ساتھ مکمل نماز ادا کرے۔(۲)

پیشانی اور ناک

پیشانی اور ناک دونوں پر سجدہ کرنا ضروری ہے،مگر عذر کے وقت ایک پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) ولا يصلي الطاهر خلف من به سلس البول ،هندية: ۱/۸۴ ، الباب الخامس في الامامة ، الفصل الثالث ، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۳۰، باب الامامة، ط: رشيديه و: ۱/۳۶۰، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۳۱۸، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه. ولا طاهر لمعذور ، شامي: ۱/ ۵۷۸، باب الامامة، ط:سعيد كراچي.

(۲) وكذا ان صلي قائما سلس بوله او سال جرحه او لم يقدر على القراء ة ولو صلي قاعداً لم يصبه شئي يصلي قاعدا هكذا في السراجية، هندية: ۱/۱۳۸ ، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: ماجدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۴۶۲، باب صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه.
وما لو صلي قائما سلس بوله ، ولو صلي قاعداً لا ، فانه يصلي قاعدا ، البحر : ۲/۱۱۲ ، باب صلاة المريض، ط:سعيد كراچي، و: ۲/۱۹۹ ، ط: رشيدية كوئٹه. شامي:۲/۹۲ ، باب صلاة، المريض،و: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالک عند ابی حنيفة، رحمه الله ، الفتاویٰ الهندية: ۱/۷۰، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه. البحر الرئق: ۱/۵۵۴ - ۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. و: ۱/۲۹۳، ط: سعيد كراچي. فالاشبه وجوب وضعهما معا. فتاویٰ شامي: ۱/۴۹۹، كتاب الصلاة، باب صفة الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

پیشانی اور ناک زخمی ہیں

اگر پیشانی اور ناک دونوں زخمی ہونے کی وجہ سے سجدے میں زمین پر ٹکا نہیں سکتے، تو ایسا آدمی اشارہ سے سجدہ کرسکتا ہے۔(۱)

پیشانی پر سجدہ کرنا

کسی عذر کے بغیر صرف پیشانی پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

پیشانی پر مٹی لگ جائے

اگر نماز کے دوران پیشانی پر مٹی لگ جائے تو کوئی بات نہیں، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز کے دوران اس مٹی کو صاف نہ کرے، بلکہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صاف کرے، اور اگر صاف نہ کرے تو بھی کوئی بات نہیں۔(۳)

---

(۱) ولو وضع خده او ذقنه لا يجوز لا في حالة العذر ولا في غيره الا انه في حالة العذر بهما يومي ايماء ولا يسجد كذا في خزانة المفتين، هندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الاول في فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور.
لانه في حالة العذر يومي ايماء لا يسجد على الخد لان الشرع عين الانف والجبهة للوضع لانهما مما يتاتى مع استقبال القبلة ووضع الخد لا يتاتى الا بالانحراف عن القبلة، منحة الخالق على البحر الرائق: ۱/۹۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا ولو وضع احدهما فقط ان كان من عذر لا يكره وان كان من غير عذر فان وضع جبهته دون انفه جاز اجماعا ويكره وان كان بالعكس فكذالك عند ابي حنيفة رحمه الله وقالا لا يجوز وعليه الفتوى، هندية: ۱/۷۰، فرائض الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/۵۵۴-۵۵۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱/۲۹۳، ط: سعيد كراچي ويكره الاقتصار على الجبهة في السجود بلا عذر بالانف، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۹۶، ط: قديمي كراچي.

(۳) ولا باس بان يمسح جبهته من التراب والحشيش بعد الفراغ من الصلاة......... والترك افضل كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/۱۰۵، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا

پیشانی سے مٹی جھاڑنا

نماز کی حالت میں پیشانی سے مٹی جھاڑنا مکروہ ہے جبکہ نہ جھاڑنے میں کوئی حرج نہ ہو۔(۱)

پینا

نماز کے دوران پانی پینے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

پینٹ

اگر پینٹ پاک ہے تو اس میں نماز ہو جاتی ہے، البتہ تنگ پینٹ پہن کر نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہیئے۔(۳)

=یکره، ط: حقانیه پشاور. البحر الرائق: ۳۴/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه،و: ۱۹/۲، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۵۱۵/۱-۵۱۶، کتاب الصلاة، بیان اللباس فی الصلاة، ط: احیاء التراث العربی، مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی.

(۱) ولا بأس بأن یمسح جبهته من التراب..... واذا کان لا یضره ذلک یکره فی وسط الصلاة، هندیة: ۱۰۵/۱، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۳۴/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱۹/۲، ط: سعید کراچی. مراقی الفلاح شرح نور الایضاح، ص: ۱۹۰، فصل فی المکروهات، فروع، ط: قدیمی کراچی.

(۲) والاکل والشرب ای یفسدانها لان کل واحد منهما عمل کثیر، البحر الرائق: ۱۹/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیه کوئٹه. و: ۱۱/۲، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۴۱۲/۱، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، فصل ویکره للمصلی ط: دار الفکر، شامی: ۶۲۳/۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۳) اما لو کان غلیظا لا یری منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشکل بشکله فصار شکل العضو مرئیا فینبغی ان لا یمنع جواز الصلاة لحصول الستر، حلبی کبیر، ص: ۲۱۴، شروط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۴۱۰/۱، شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

ت

تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ

واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ ہوتا ہے، اور جس کام کو تاخیر کے بغیر متصل کرنا تھا اس کو تاخیر سے کرنے کی صورت میں بھی چونکہ واجب ترک ہو جاتا ہے، لہٰذا تاخیر کرنے سے بھی سہو سجدہ لازم آتا ہے۔ (۱)

تاخیر فرض

فرض کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار ہے۔ (۲)

تاخیر کرنا

اگر پہلی یا تیسری رکعت کے اخیر میں بیٹھے گا تو دوسری یا چوتھی رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب ..... وفی الحقیقة وجوبه شیئ واحد وهو ترک الواجب کذا فی الکافی، هندیة: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، بدائع الصنائع: ۴۰۱/۱، کتاب الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱۶۴/۱، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۴۳۸/۱، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) قوله قدر اداء رکن ..... قال شارحها وذلک قدر ثلاث تسبیحات، فتاویٰ شامی: ۴۰۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۲۱۵، شروط الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی.

(۳) وسجود السهو، یتعلق باشیاء منها اذا قعد فیما یقام فیه او قام فیما یجلس وهو امام او منفرد، الفتاوی الخانیة علی هامش الهندیة: ۱۲۰/۱، فصل فیما یوجب السهو، وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه، خلاصة الفتاویٰ: ۱۷۸/۱، الفصل السادس عشر فی السهو فی الصلاة، جنس آخر فی الافعال، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۶، ط: مصطفیٰ البابی الحلبی مصر.

تاخیر کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے

نماز میں فرض یا واجب کی ادائیگی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱...... سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی شخص اس قدر خاموش رہا، جس میں کوئی رکن ادا ہو سکے۔(۱)

۲...... کوئی شخص قرأت کے بعد ایک رکن کی مقدار خاموش کھڑا رہا۔(۲)

۳...... کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں "التحیات" کے بعد کم سے کم ایک رکن کی مقدار خاموش چپ چاپ بیٹھا رہے، یا درود شریف پڑھے یا کوئی دعا مانگے، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیره او تاخیر رکن او تقدیمه، الخ، هندیة: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۴۳۸/۱، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع، ۱۶۴/۱ فصل بیان سبب الوجوب، ط: سعید.

(۲) وجب علیه سجود السهو اذ شغله التفکر عن اداء واجب بقدر رکن...... وعلی قیاس ما تقدم، ان یعتبر الرکن مع سنة وهو مقدر بثلاث تسبیحات، مراقی الفلاح، ص: ۲۵۸، ط: قدیمی کراچی. و، ص: ۳۸۶، قبیل فصل فی الشک فی الصلاة، والطهارة، ط: مصطفیٰ البابی مصر، ثم الاصل فی التفکر انه ان منعه عن اداء رکن کقراءة آیة او ثلاث او رکوع او سجود او عن اداء واجب کالقعود یلزمه السهو لا ستلزام ذلک ترک الواجب وهو الاتیان بالرکن او الواجب فی محله، شامی: ۹۳/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) او تاخیر القیام الی الثالثة بسبب الزیادة علی التشهد ساهیا، فتح القدیر: ۴۳۸/۱، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۴۵۶، فصل فی سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور. ایضا: ص: ۴۶۰.

تاخیر واجب

واجب کی ادائیگی میں کم سے کم ایک رکن کی مقدار تاخیر کرنے سے سہو سجدہ واجب ہوتا ہے، اور ایک رکن کی مقدار تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی مقدار ہے۔(۱)

تبسم

تبسم یعنی مسکرانے سے نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور وضو بھی نہیں ٹوٹتا، نماز بدستور باقی رہتی ہے لیکن نماز میں تبسم کرنا مناسب نہیں اور تبسم سے مراد یہ ہے کہ ہنستے وقت ہنسنے کی آواز پیدا نہ ہو۔(۲)

تثویب

☆...... ''تثویب'' اذان اور اقامت کے درمیان میں نماز کے لئے پھر اعلان کرنے کو کہتے ہیں۔ اور یہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ نماز کے لئے اچھی طرح اعلان

---

(۱) قوله قدر اداء ركن...... قال شارحها وذلك قدر ثلاث تسبيحات ، شامي: ۱/۴۰۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح، شرح نور الايضاح، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۵، باب شروط الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) واما التبسم فلا ينقض الوضوء بالاجماع وكذ لا ينقض الصلاة، حلبي كبير، ص: ۱۴۳، فصل في نواقض الوضوء، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۲، كتاب الطهارة، الباب الاول الفصل الخامس في نواقض الوضوء، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه، مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۱/۳۴، كتاب الطهارة، ط: دار الكتب العلمية بيروت ، وحد التبسم ما لا يكون مسموعا اصلا له ولجيرانه وذكر في الفتاوىٰ الخاقانية، وكذا في غيرها التبسم لا يبطل الوضوء والصلوة، ، حلبي كبير، ص: ۱۲۵، فصل في نواقض الوضوء ط: مكتبة نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/۱۳۵، مطلب نواقض الوضوء ، ط: سعيد كراچي.

ہو جائے، اور ہر شہر کی تثویب وہاں کے رواج کے موافق ہوتی ہے جس سے لوگ سمجھتے ہوں کہ جماعت تیار ہے مثلاً کھنکارنا یا "اَلصَّلٰوۃُ اَلصَّلٰوۃُ" کہنا یا "اَلصَّلٰوۃُ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ" کہنا وغیرہ۔(۱)

☆......تثویب متقدمین کے نزدیک صرف فجر کی نماز میں رائج تھی، فجر کے علاوہ باقی چار نمازوں میں مکروہ تھی۔ لیکن متاخرین نے لوگوں کو غفلت، اور اذان سنتے ہی بہت کم اٹھنے کی سستی کی وجہ سے مغرب کے علاوہ باقی چار نمازوں میں نہ صرف جائز بلکہ بہتر کہا ہے۔(۲)

☆......تثویب ہر جگہ وہاں کی زبان میں جائز ہے مثلاً اردو میں "جماعت تیار ہے" عربی کی خصوصیت اذان اور اقامت کے لئے ہے، تثویب کے لئے نہیں۔(۳) بہتر بھی یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ تثویب کے لئے استعمال نہ کئے جائیں ان کے علاوہ کوئی اور الفاظ تثویب کے لئے استعمال کئے جائیں۔(۴)

---

(۱) ویثوب بین الاذان والاقامة فی الکل للکل بما تعارفوه ، وفی الشامیة: (قوله ویثوب) التثویب: العود الی الاعلام ، بعد الاعلام. شامی: ۳۸۹/۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲۶۰/۱ ، باب الاذان، ط: سعید کراچی، هندیة: ۵۶/۱، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه.

(۲) والتثویب حسن عند المتاخرین فی کل صلوة الا فی المغرب هکذا فی شرح النقایة، هندیة: ۵۶/۱، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان، ط:رشیدیة، شامی، ۳۸۹/۱،باب الاذان،ط: سعید کراچی.

(۳) (قوله بماتعارفوه) کتنحنح او قامت قامت، او الصلاة الصلاة، ولو احدثوا اعلاما مخالفا لذلک جاز ، شامی: ۳۸۹/۱، باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر: ۲۶۸/۱ ، باب الاذان، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۳۶۸/۱، کتاب الصلاة، الکلام فی التثویب، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، : ۱۴۸/۱ ، ط: سعید کراچی.

(۴) وتثویب کل بلد بحسب ما تعارفه اهلها کقوله ای المؤذن بعد الاذان الصلاة الصلاة، یا مصلین، قوموا الی الصلاة، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص:۱۰۷ ، باب الاذان، ط:قدیمی کراچی. شامی: ۳۸۹/۱،باب الاذان، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۲۶۰/۱ ، باب الاذان، ط: سعید کراچی.

☆......فجر کی اذان کے بعد تقریباً بیس آیات تلاوت کی مقدار وقت انتظار کرنے کے بعد تثویب کہے پھر اس کے بعد اتنی ہی مقدار انتظار کے بعد اقامت کہے، (۱) اسی طرح مغرب کے علاوہ تمام نمازوں کے لئے کر سکتے ہیں۔ اور مغرب میں چونکہ لوگ پہلے سے حاضر ہوتے ہیں، اور وقت بھی تنگ ہوتا ہے، اور جماعت بھی جلدی کھڑی ہو جاتی ہے، اس لئے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ (۲) موجودہ زمانہ میں جہاں مائیک کا انتظام ہے وہاں تثویب کی ضرورت ہی نہیں ہوتی ہے۔

تجوید کی رعایت نہیں کی

اگر کسی نے بلند آواز والی نماز میں تجوید کی رعایت کئے بغیر قرآن مجید پڑھا تو اس سے سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، البتہ اگر کوئی ایسی غلطی کی ہے جس سے نماز میں فساد آتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا، اور اگر اس غلطی سے نماز میں فساد نہیں آیا تو نماز صحیح ہے، باقی ایسی صورت میں کسی مفتی سے رجوع کریں۔ (۳)

---

(۱) فسره في رواية الحسن بأن يمكث بعد الاذان قدر عشرين آية ثم يثوب ثم يمكث كذلك ثم يقيم، شامي: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراجي. فتح القدير: ۱/ ۲۱۴، باب الاذان، ط: رشيدية كوئته. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۰، باب الاذان، ط: سعيد كراجي.

(۲) قوله الا في المغرب قال في الدرر: هذا استثناء من يثوب ويجلس لان التثويب لاعلام الجماعة وهم في المغرب حاضرون لضيق الوقت، شامي: ۱/ ۳۸۹، باب الاذان، ط: سعيد كراجي. هندية: ۱/ ۵۶، الباب الثاني في الاذان، الفصل الثاني في كلمات الاذان، ط: بلوچستان بك ڈپو كوئٹه.

(۳) [تتمة] فهم مما ذكره ان القراءة بالالحان، اذا لم تغير الكلمة عن وضعها ولم يحصل بها تطويل الحروف حتیٰ لا يصير الحرف حرفين بل مجرد تحسين الصوت وتزيين القراءة لا يضر، شامي: ۱/ ۶۳۰، قبيل مطلب مسائل زلة القاري، ط: سعيد كراجي.

تحریر پر نظر پڑی

اگر نماز کے دوران کسی لکھے ہوئے کاغذ پر نظر پڑ جائے، اور اس کا معنیٰ بھی سمجھ میں آجائے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

تحریر پڑھنا

"لکھی ہوئی چیز پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تحیۃ المسجد

☆......تحیۃ المسجد کی نماز اس شخص کے لئے سنت ہے جو مسجد میں داخل ہو، اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے اس لئے کہ مکان کے مالک کا خیال کر کے مکان کی تعظیم کی جاتی ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آنے کے بعد مکروہ وقت نہیں ہے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کی نماز کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولا يفسدها نظره الى مكتوب وفهمه، شامي: ۱/۶۳۴، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الاول، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ، مجمع الانهر في شرح ملتقى الابحر: ۱/۱۸۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) (قوله يسن تحية) ...... لان المقصود عنها التقرب الى الله تعالىٰ لاالى المسجد لان الانسان اذا دخل بيت الملک يحي الملک لا بيته، شامي: ۲/۱۸، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد.

(۳) سن تحية المسجد بر كعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد وصلاة الضحیٰ، ط: قديمي كراچي.

☆......اگر مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت ہے تو نماز نہ پڑھے بلکہ صرف ان کلمات کو چار مرتبہ کہے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور اس کے بعد کوئی سا درود شریف پڑھے۔(۱)

☆......تحیۃ المسجد کی نماز کی نیت یہ ہے: نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ".

یا اپنی زبان میں یوں کہے کہ میں دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھ رہا ہوں اَللّٰهُ اَكْبَرُ.

☆......دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں، اگر اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۲)

☆......اگر مسجد میں آتے ہی بیٹھنے سے پہلے کوئی فرض نماز پڑھی جائے، یا اور

= و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح: ۲/ ۴۱۰، كتاب الصلاة، باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۲/ ۱۸، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۱) الا اذا دخل فيه بعد الفجر أو العصر فانه يسبح ويهلل ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم فانه حينئذ يؤدي حق المسجد، شامي: ۲/ ۱۸، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد كراچي. مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح: ۲/ ۴۱۰، كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته.

(۲) وسن تحية المسجد...... بركعتين وان شاء باربع والثنتان افضل قهستاني، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. شامي ۲/ ۱۸، باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد.

کوئی سنت ادا کی جائے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی۔(۱)

☆......اگر مسجد میں آ کر کوئی شخص بیٹھ جائے، اور اس کے بعد تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی کچھ حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے پڑھے۔(۲)

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد جایا کرے تو جب تک دو رکعت نماز نہ پڑھ لے، نہ بیٹھے۔(۳)

☆......اگر مسجد میں ایک سے زائد مرتبہ جانے کا اتفاق ہو، تو صرف ایک مرتبہ تحیۃ المسجد پڑھ لینا کافی ہے، خواہ پہلی مرتبہ پڑھ لے یا اخیر میں، دونوں صحیح ہیں۔(۴)

☆......مسجد کے آداب میں سے یہ ہے کہ مسجد میں داخل ہونے والا شخص بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھے، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو مسجد میں آتے ہی بیٹھ

---

(۱) وینوب عنها کل صلاة صلاها عند الدخول فرضاً کانت أو سنة، شامي: ۱۸/۲، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد.

(۲) قوله لا تسقط بالجلوس عندنا...... واما حديث الصحيحين اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتىٰ يصلي ركعتين فهو بيان للاولىٰ. شامي: ۱۹/۲، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح شرح نور الايضاح، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد.

(۳) سن تحية المسجد بركعتين يصليهما في غير وقت مكروه قبل الجلوس لقوله عليه الصلاة والسلام اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتىٰ يركع ركعتين، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، وصلاة الضحىٰ، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. شامي: ۱۹/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۴) (قوله وتكفيه لكل يوم مرة) اى إذا تكرر دخوله لعذر وظاهر اطلاقه انه مخير بين ان يؤديها في اول المرات او آخرها، شامي: ۱۹/۲، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۵، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. حلبي كبير، ص: ۳۷۳، تحية المسجد، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه، و ص: ۴۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

جانا سنت کے خلاف ہے، بلکہ دو رکعت پڑھ کر بیٹھنا سنت کے مطابق ہے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ جائے تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا حنفیہ کے نزدیک مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ المسجد دن میں ایک بار پڑھنا سنت ہے

دن میں ایک بار تحیۃ المسجد پڑھنا سنت موکدہ ہے، خواہ پہلی مرتبہ مسجد میں داخل ہونے پر پڑھے، یا آخری مرتبہ، اگر اسی دن اس مسجد میں کوئی بھی نماز پڑھ لی تو تحیۃ المسجد کی سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھنا مکروہ

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ علی الصفحة السابقة.

(۲) غیر ان اصحابنا یکرھو نھا فی الاوقات المکروھة،تقدیما لعموم الحاظر علی عموم المبیح، شامی: ۱۸/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۲۳۴/۱، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البنایة فی شرح الھدایة: ۸۷/۲، فصل فی الاوقات التی تکرہ فیھا الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) واذا تکرر دخوله یکفیه رکعتان فی الیوم ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۵، فصل فی تحیة المسجد، ط: قدیمی کراچی. و ص: ۳۹۴، ط: قدیمی جدید. شامی: ۱۹/۲، مطلب فی تحیة المسجد، ط: سعید کراچی.

ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو

☆......وضو کرنے کے بعد جسم خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔اس نماز کو "تحیۃ الوضوء" کی نماز کہتے ہیں۔(۲)

---

(۱) (وکره نفل) قصدا ولو تحية مسجد...... وقيل صلاة (مغرب) لكراهة تاخيره الا يسيرا (قوله وقيل صلاة المغرب) عليه اكثر اهل العلم منهم اصحابنا ومالك، واحد الوجهين عن الشافعي، لما ثبت في الصحيحين وغيرهما مما يفيد انه صلى الله عليه وسلم كان يواظب على صلاة المغرب باصحابه عقب الغروب، ولقول ابن عمر رضى الله عنهما، " ما رأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يصليهما" رواه ابو داؤد وسكت عنه، والمنذرى في مختصره واسناده حسن وروى محمد عن ابى حنيفة عن حماد انه سأل ابراهيم النخعي عن الصلاة قبل المغرب، قال: فنهى عنها، وقال: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابا بكر وعمر لم يكونوا يصلونها، وقال القاضي ابو بكربن العربى: اختلف الصحابة في ذلک ولم يفعله احدبعدهم، فهذا يعارض ما روى من فعل الصحابة ومن امره صلى الله عليه وسلم بصلا تهما لانه اذا اتفق الناس على ترک العمل بالحديث المرفوع لا يجوز العمل به لانه دليل ضعفه على ما عرف في موضعه، ولو كان ذلک مشتهرا بين الصحابة لما خفي على ابن عمر، او يحمل ذلک على انه كان قبل الامر بتعجيل المغرب، (قوله لكراهة تاخيره) الاولىٰ تاخيرها اى الصلاة، وقوله إلا يسيرا أفاد انه ما دون صلاة ركعتين بقدر جلسة وقدمناان الزائد عليه مكروه تنزيها ما لم تشتبک النجوم، شامي: ۱/۳۷۶، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۵۲، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. فتح القدير: ۱/۲۰۹، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وندب ركعتان بعد الوضوء، يعنى قبل الجفاف كما في الشرنبلالية عن المواهب، الدر المختار مع الرد: ۲/۲۲، باب الوتر و النوافل، ط: سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۱۲، كتاب الصلاة، فصل في تحية المسجد، ط: قديمى كراچى. و ص: ۳۹۵، ط: قديمى جديد. هندية: ۱/۱۱۲، الباب التاسع في النوافل، ط رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۲/۵۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

☆......اگر دو رکعت کی جگہ پر چار رکعت پڑھ لے تو بھی صحیح ہے، اور اگر کوئی شخص وضو کرنے کے بعد کوئی فرض یا سنت وغیرہ پڑھ لے، تب بھی کافی ہے، ثواب مل جائے گا۔(۱)

☆......عورتیں بھی تحیۃ الوضو کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔

☆......صبح صادق اور سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز سے پہلے تحیۃ الوضو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

تحیۃ الوضو صبح صادق کے بعد

☆......صبح صادق کے بعد تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں، دو رکعت

---

(۱) ولو صلى عقب الوضوء فريضة حصلت له هذه الفضيلة كما تحصل تحية المسجد بذلك، مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص ۲۱۶، فصل في تحية المسجد، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۱۲، ط: مصطفىٰ البابي، مصر، و: ۳۹۵، ط: قديمي جديد. مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح: ۳۲۵/۱، كتاب الطهارة، الفصل الاول ط: امداديه ملتان،. وعن ابي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لبلال" يا بلال! حدثني بأرجى عمل، عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليك بين يدي في الجنة، قال: ما عملت عملا ارجى عندي من اني لم اطهر طهورا في ساعة من ليل او نهار الا صليت بذلك الطهور، ما كتب لي ان اصلي،راوه البخاري، طحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۱، فصل في تحية المسجد، ط: مصطفىٰ البابي، مصر، وص: ۳۹۵، ط: قديمي جديد، بخلاف تحية المسجد، وشكر الوضوء، فانه ليس لهما صلاة على حدة، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل ط: سعيد كراچي.

(۲) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض.......... منها ما بعد طلوع الفجر قبل صلاة الفجر...... يكره فيه التطوع باكثر من سنة الفجر، ومنها بعد غروب الشمس قبل صلاة المغرب، ...... هندية: ۵۲/۱، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث، ط: بلوچستان بک ڈپو، شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

سنت موکدہ کے سوا ہر قسم کے نوافل مکروہ ہیں، مکروہ اوقات میں مسجد میں بیٹھ کر ذکر میں مشغول رہنے سے تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

تحیۃ الوضو کی فضیلت

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز خالص دل سے پڑھ لیتا ہے، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔(مسلم)(۲)

☆...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کی رات جنت میں سیر کر رہے تھے، تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے چلنے کی آواز اپنے آگے جنت میں سنی، معراج سے واپس آنے کے بعد صبح کو ان سے دریافت فرمایا کہ تم کون سا ایسا نیک کام کرتے ہو کہ کل میں نے تمہارے چلنے کی آواز جنت میں اپنے آگے سنی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب میں وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نماز پڑھ لیا کرتا ہوں۔(بخاری)(۳)

---

(۱) من دخل المسجد ولم يتمكن من تحية المسجد اما لحدث او لشغل او نحوه يستحب له ان يقول سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر ،شامي: ۱۹/۲ ، مطلب في تحية المسجد، ط: سعيد كراچي. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوى ، ص: ۲۱۵ ، ط: قديمي كراچي. و ص: ۳۹۴، ط: قديمي جديد. انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) عن عقبة بن عامر قال كانت علينا رعاية الابل فجاء ت نوبتي فروحتها بعشي فادركت رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما يحدث الناس فادركت من قوله ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوء ه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليهما بقلبه ووجهه الاوجبت له الجنة الخ، صحيح مسلم: ۱۲۲/۱ ، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، ط: قديمي كراچي.

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لبلال عند صلاة الفجر يا بلال! حدثني بأرجي عمل عملته في الاسلام فاني سمعت دف نعليک بين يدى في الجنة قال ما عملت عملا ارجي عندى اني لم اطهر طهورا في ساعة ليل او نهار الا صليت بذلک الطهور ما كتب لي ان اصلي، بخارى: ۱۵۴/۱ ، كتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار وفضل الصلاة بعد الوضوء بالليل والنهار، ط: قديمي كراچي.

☆......غسل کے بعد یہ دو رکعتیں مستحب ہیں، اس لئے کہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی ضرور ہو جاتا ہے۔(۱)

تحیۃ الوضو مغرب سے پہلے اور مغرب کے بعد

عصر کی فرض نماز کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز پڑھنا جائز نہیں، البتہ غروب کے بعد مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل مختصر طور پر پڑھنا جائز ہے، مگر افضل یہ ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے نفل نہ پڑھے۔(۲)

تحیۃ الوضو مغرب میں پڑھنا

سورج غروب ہونے کے بعد فرض نماز پڑھنے سے پہلے تحیۃ الوضو کی نماز پڑھنا مکروہ ہے (اگر مختصر نہیں)۔(۳)

تراویح

بیس رکعت تراویح کی نماز صحابۂ کرام کے اجماع اور اتفاق سے ثابت ہے۔ ہر

---

(۱) (قوله وندب ركعتان بعد الوضوء) ..... ومثل الوضوء الغسل، شامي: ۲۲/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الوضوء، ط: سعيد كراچي.

(۲) وافاد في الفتح واقره في الحلية والبحر ان صلاة ركعتين اذا تجوز فيها لا تزيد على اليسير فيباح فعلهما شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۳۸۸/۱، باب النوافل، تتمه، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۴۳۹/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. نیز عنوان "تحیۃ المسجد مغرب میں فرض سے پہلے پڑھنا" کے تحت بھی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) تسعة اوقات يكره فيها النوافل وما في معناها لا الفرائض..... ومنها ما بعد غروب الشمس قبل صلوة المغرب، هندية: ۵۲/۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلاة، وتكره فيها، ط: بلوچستان بک ڈپو كوئٹه. شامي: ۳۷۶/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۲۰۹/۱، فصل في الاوقات التي تكره فيها الصلاة، ط: رشدية كوئٹه.

دو رکعت ایک سلام سے بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھے۔(۱)

تراویح پورے رمضان میں سنت ہے

رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر قرآن مجید تراویح کی نماز میں رمضان المبارک کا مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہوگیا تو باقی راتوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنا بدستور سنت مؤکدہ ہوگا۔

مثلاً پندرہ دن میں قرآن مجید ختم ہوگیا تو باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز معاف نہیں ہوگی، بلکہ باقی پندرہ دن کی تراویح کی نماز بدستور سنت موکدہ ہے۔(۲)

تراویح عشاء سے پہلے پڑھ لی

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس

---

(۱) وهي عشرون ركعة باجماع الصحابة رضي الله عنهم بعشر تسليمات كما هو المتوارث ، حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح،ص: ۲۲۵ ، فصل في التراويح، ط: قديمي كراچي. و ص: ۴۱۴، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ۶۴۴/۱، صلاة التراويح، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. و: ۲۸۸/۱، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۷/۲، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۶۶/۲، ط: سعيد كراچي. شامي: ۴۵/۲، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو حصل الختم ليلة التاسع عشر او الحادي والعشرين لا تترك التراويح في بقية الشهر لانها سنة كذا في الجوهرة النيرة ، هندية ۱۱۸/۱ ، الباب التاسع في النوافل ، فصل في التراويح، ط؛ بلوچستان بک ڈپو، حلبي كبير،ص: ۴۰۷، فصل في النوافل، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۴۷/۲، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر عشاء اور تراویح کی نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ عشاء کی نماز نہیں ہوئی، تو اس صورت میں عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد تراویح کی نماز کو بھی دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ صرف عشاء کا اعادہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

تراویح کا طریقہ

تراویح کی نماز پڑھنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو دوسری نمازوں کا طریقہ ہے لہذا تراویح کی نمازوں کو بھی دوسری نمازوں کی طرح پڑھے۔

تراویح کا وقت

☆......تراویح کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور صبح

---

(۱) بخلاف التراويح فان وقتها بعد اداء العشاء فلا يعتد بما ادى قبل العشاء ..... واما اعادة التراويح وسائر سنن العشاء فمتفق عليها اذا كان الوقت باقيا، هندية: ۱/۱۱۵، كتاب الصلاة، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۵، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي، وص: ۴۱۳، ط: قديمي جديد.

(ووقتها بعد صلاة العشاء) الى الفجر قبل الوتر وبعده، الدر المختار، مع الرد: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

ان وقتها بعد العشاء لا تجوز قبلها سواء كانت بعد الوتر او قبله، حلبي كبير، ص: ۳۴۹، فصل في النوافل، صلاة التراويح، ط: مكتبه نعمانية كوئٹه، وص: ۴۰۳، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱/۲۸۸، فصل في مقدار التراويح، ط: سعيد كراچي.

(۲) لو تبين ان العشاء صلاها بلاطهارة دون التراويح والوتر اعاد التراويح مع العشاء دون الوتر لانها تبع للعشاء، هندية: ۱/۱۱۵، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۲، فصل في صلاة التراويح، ط: مصطفىٰ البابى مصر. وص: ۲۲۵، ط: قديمي كراچي. و ص: ۴۱۳، ط: قديمي جديد. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۴، ط: دار احياء التراث العربي بيروت. وص: ۲۸۸، فصل في مقدار التراويح، ط: سعيد كراچي.

صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے۔(۱)

☆......اگر کسی نے عشاء کی نماز سے پہلے تراویح کی نماز پڑھ لی تو اس کی تراویح کی نماز نہیں ہوگی، عشاء کی نماز کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆......تراویح کی نماز ایک تہائی رات گزرنے کے بعد سے آدھی رات سے پہلے پہلے پڑھ لینا مستحب ہے، آدھی رات کے بعد پڑھنا خلاف اولیٰ ہے۔

تراویح کی ابتداء اور انتہاء

جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کرے، اور جب عید کا چاند نظر آئے تو تراویح پڑھنا چھوڑ دے۔(۲)

تراویح کی فضیلت

تراویح کی نماز کی فضیلت اور ثواب اتنا زیادہ ہے کہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے، رمضان المبارک کی راتوں میں جو بھی عبادت کی جائے اس کا ثواب بہت

---

(۱) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱/۱۱۵، فصل في التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۵، فصل فى صلاة التراويح، ط: قديمى كراچى. وص: ۴۱۳، ط: قديمى جديد. وص: ۳۳۶، ط: مصطفى البابى مصر. شامى: ۲/۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۴۹، فصل فى النوافل، صلاة التراويح، ط: مكتبة نعمانية كوئٹه. وص: ۴۰۳، ط؛ سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) عن ابى سلمة بن عبد الرحمن قال: حدثنى ابى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر شهر رمضان فقال: شهر كتب الله عليكم صيامه، وسننت لكم قيامه، فمن صامه وقامه ايمانا و احتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه، ابن ماجه، ص: ۹۴، باب ما جاء فى قيام شهر رمضان. ط: قديمى كراچى.، مسند احمد: ۱/۱۹۱، حديث عبد الرحمن بن عوف الزهرى رضى الله عنه ط: المكتب الاسلامى بيروت.

زیادہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ:

''جو شخص رمضان المبارک کی راتوں میں خاص اللہ تعالیٰ کے واسطے ثواب سمجھ کر عبادت کرے گا، اس کے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''(۱)

تراویح کی نماز

☆......رمضان المبارک میں مردوں اور عورتوں کے لئے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

☆......جس رات کو رمضان المبارک کا چاند نظر آئے، اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کی جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو چھوڑ دی جائے۔(۳)

☆......رمضان المبارک کا روزہ رکھنا الگ فرض ہے، اور تراویح کی نماز پڑھنا الگ سنت ہے۔ روزے کا نماز سے اور نماز کا روزے سے کوئی تعلق نہیں، دونوں الگ الگ عبادت ہیں۔ اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی تراویح

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه، بخاری و مسلم، مشکوٰة المصابيح، ص: ۱۷۳، كتاب الصوم، الفصل الاول، ط: قديمی كراچی۔

(۲) وهى سنة للرجال والنساء جميعا كذا في الزاهدی هندية: ۱/۱۱۶، كتاب الصلاة، فصل فى التراويح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹہ. الفتاویٰ الخانية على هامش الهندية: ۱/۲۳۲، باب التراويح، ط: حقانيه پشاور، شامی: ۲/۴۴، كتاب الصلاة، مبحث التراويح، ط: سعيد كراچی۔

(۳) وهى سنة الوقت لا سنة الصوم فى الاصح فمن صار اهلا للصلاة فى آخر اليوم يسن له التراويح، كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، حاشية الطحطاوى على المراقی، ص: ۲۲۷، فصل فی صلاة التراويح، قبيل باب الصلاة فى الكعبة، ط: قديمی كراچی، و ص: ۳۳۸، ط: مصطفى البابی بمصر۔

کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۱)

☆......مسافر اور ایسے مریض جو بیماری کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتے، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو عشاء کے وقت مسلمان ہوا، ان سب کے لئے بھی تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے (۲) اگر چہ ان لوگوں نے دن میں روزہ نہیں رکھا ہے۔(۳)

تراویح کی نیت

☆......تراویح کی نیت اس طرح کرے کہ "میں دو رکعت تراویح کی نماز پڑھ رہا ہوں اللّٰہ اکبر."(۴)

☆......اور اگر امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہا ہے تو اس طرح نیت کرے کہ "میں دو رکعت تراویح کی نماز امام کے پیچھے اقتداء کرکے پڑھ رہا ہوں اللّٰہ اکبر."(۵)

☆......اور اگر عربی زبان میں نیت کرنا چاہے تو اس طرح کرے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِہٖ.

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) ان نوی التراویح او سنة الوقت او قیام اللیل فی رمضان جاز، فتاویٰ خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۱۷، باب شروط الصلاة، بحث النیة، ط؛ سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۵، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، بدائع: ۱/۲۸۸، فصل فی سننها، ط؛ سعید کراچی.

(۵) ولو کان مقتدیا ینوی ما ینوی المنفرد وینوی الاقتداء ایضا لان الاقتداء لا یجوز بدون النیة کذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۱/۶۶، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی النیة، ط: حقانیه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۲۰، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی، الفتاویٰ الخانیة علی هامش الهندیة: ۱/۲۳۶، فصل فی نیة التراویح، ط: رشیدیة کوئٹه.

ترجمہ: میں نے دو رکعت تراویح کی نماز پڑھنے کا ارادہ کیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابۂ کرام کی سنت ہے۔

تراویح کے درمیانی وقفے میں کیا کرے

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں، اور اس بیٹھنے کی حالت میں اختیار ہے، چاہے نوافل پڑھے، چاہے تسبیح وغیرہ پڑھے، چاہے چپ بیٹھا رہے، مکہ معظّمہ میں صحابۂ کرام وقفے میں بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، مدینہ منورہ میں چار رکعت نفل مزید پڑھتے تھے،(۱) بعض فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں یہ تسبیح پڑھے:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْجَبْرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ

---

(۱) واما سننها..... ومنها ان الامام كلما صلى ترويحة قعد بين الترويحتين قدر ترويحة، يسبح ويهلل ويكبر ويصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ويدعو وينتظر ايضا بعد الخامسة قدر ترويحة لانه متوارث عن السلف. بدائع الصنائع: ۱/۶۴۸ فصل في سننها والتراويح، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت،و: ۱/۲۹۰، ط: سعيد كراچي. الدر مع الشامي: ۲/۴۶، مبحث صلاة التراويح، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي، فتح القدير: ۱/۴۰۸، فصل في قيام رمضان، ط: رشيدية كوئٹه. واهل مكة يطوفون، واهل المدينة يصلون اربعا، شامي: ۲/۴۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

وهذا الانتظار مستحب لعادة اهل الحرمين، فان عادة اهل مكة ان يطوفوا بعد كل اربع اسبوعا ويصلون ركعتي الطواف، وعادة اهل المدينة ان يصلوا اربع ركعات، وقد روى البيهقي باسناد صحيح أنهم كانوا يقومون على عهد عمر يعني بين كل ترويحتين، فثبت من عادة اهل الحرمين الفصل بين كل ترويحتين، ومقدار ذلك الفصل وهو مقدار ترويحة فكان مستحبا لان ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن، حلبي كبير،ص: ۳۵۰، صلوة التراويح، ط: مكتبة نعمانيه، و،ص: ۴۰۴،ط: سهيل.

وَلَا یَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ .(۱)

تراویح میں چار رکعت کے بعد بیٹھنا

تراویح کی نماز میں ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے، جتنی دیر میں چار رکعت ادا کی گئی ہیں۔ ہاں اگر اتنی دیر تک بیٹھنے میں لوگوں کو تکلیف ہو، یا وقت میں گنجائش کم ہو، یا جماعت میں لوگوں کے کم ہو جانے کا ڈر ہو تو اس سے کم بیٹھے۔(۲)

تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا

اگر تراویح کی نماز میں سہو سجدہ واجب ہوا، اور مجمع زیادہ نہیں، یا سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا اندیشہ نہیں تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر مجمع

---

(۱) قال القهستاني: فيقال ثلاث مرات سبحان ذى الملك والملكوت، سبحان ذى العزة والعظمة، والقدرة والكبرياء والجبروت، سبحان الملك الحي الذى لا يموت سبوح قدوس رب الملائكة والروح، لااله الا الله نستغفر الله، نسألك الجنة ونعوذبك من النار، كما فى منهج العباد، شامي: ۲/۴۲، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. سبحان ذى الملك والملكوت، سبحان ذى العزة والجبروت سبحان الحي الذى لا يموت، الديلمي عن معاذ، كنز العمال: ۱/۴۷۴، رقم الحديث، ۲۰۶۳، الباب الرابع فى التسبيح، ط: موسسة الرسالة بيروت. سبحان الملك القدوس، رب الملائكة والروح، جللت السموات والارض بالعزة والجبروت، كنز العمال: ۱/۴۶۱، بحواله ابن السني الخرائطي فى مكارم الاخلاق، وابن عساكر عن البراء رقم الحديث. ۱۹۹۶، الباب الرابع فى التسبيح، ط: موسسة الرسالة، بيروت.

(۲) يستحب الجلوس بين الترويحتين قدر ترويحة وكذا بين الخامسة والوتر كذا فى الكافي، هكذا فى الهداية، هندية: ۱/۱۱۵، فصل فى التراويح، ط: ماجدية كوئٹه. تبيين الحقائق: ۱/۲۴۴، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۲۶، فصل فى صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي.

بہت زیادہ ہے، سہو سجدہ کرنے کی صورت میں انتشار یا نماز خراب ہونے کا قوی احتمال ہے تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس کے بغیر بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

تراویح وتر سے پہلے پڑھنا

تراویح کے بعد وتر کی نماز پڑھنا درست ہے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد تراویح پڑھ لی تو بھی درست ہے۔(۲)

ترتیب

صاحب ترتیب آدمی کے لئے وقتی نماز اور قضاء نماز میں، ایسے ہی قضاء نمازوں میں باہم ترتیب ضروری ہے۔(۳) بشرطیکہ وہ قضاء فرض نماز یا وتر کی نماز ہو۔ مثلاً کسی

---

(۱) والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة سواء والمختار عند المتاخرين عدمه في الاوليين لدفع الفتنة كما في جمعة (قوله عدمه في الاولين) الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذلك كما بحثه بعضهم وكذا بحثه الرحمتي وقال خصوصا في زماننا وفي جمعة، حاشية ابي السعود عن العزمية انه ليس المراد عدم جوازه بل الأولى تركه لئلا يقع الناس في فتنة، الدر المختار مع الشامي: ۹۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) والصحيح ان وقتها ما بعد العشاء الى طلوع الفجر قبل الوتر وبعده، هندية: ۱۱۵/۱، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: بلوچستان بک ڈپو کوئٹه. ولتبعيتهاللعشاء، يصح تقديم الوتر على التراويح، وتأخيره عنها وهو افضل، حاشية الطحطاوى على المراقى. ص: ۲۲۵، فصل في صلاة التراويح، ط: قديمي كراچي، تبيين الحقائق: ۴۴۳/۱، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي.

(۳) الترتيب بين الفائتة والوقتية وبين الفوائت مستحق كذا في الكافي، هندية: ۱۲۱/۱، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۵۲۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۶۵/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

صاحب ترتیب آدمی کی ظہر کی نماز قضاء ہوگئی، تو ظہر کی قضاء اور عصر کی وقتی نماز میں اس کو ترتیب کی رعایت ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے ظہر کی فرض نماز نہیں پڑھے گا، عصر کی فرض نماز نہیں پڑھ سکتا، اور ظہر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی نماز پڑھے گا تو عصر کی فرض نماز نفل ہوجائے گی اور اس کو پہلے ظہر پڑھ کر پھر عصر کی فرض پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر کسی نے عشاء کی فرض نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز نہیں پڑھی اور فجر کا وقت ہوگیا، اور فجر کے وقت میں وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے، اور اس کو وتر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، تو اس کو پہلے وتر کی نماز پڑھ کر فجر کی نماز پڑھنے کی اجازت ہوگی، اگر وتر کی نماز پڑھنے سے پہلے فجر کی نماز پڑھے گا تو فجر کی نماز نہیں ہوگی، وتر پڑھ کر پھر فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔(۲)

اسی طرح اگر کسی صاحب ترتیب آدمی کے ذمے میں فجر اور ظہر کی قضاء ہے تو ادا کرتے وقت ان دونوں کے آپس میں بھی ترتیب ضروری ہے، یعنی جب تک پہلے فجر کی

---

(۱) فی الاصل رجل صلی العصر وهو ذاكر انه لم يصل الظهر فهو فاسد الا ان يكون في آخر الوقت لكن اذا فسدت الفريضة لا يبطل اصل الصلاة عند ابی حنيفة و ابی يوسف رحمهما الله تعالىٰ، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانية پشاور، فتاویٰ خانية على هامش الهندية: ۱/۱۱۴، فصل فی الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، المحيط البرهاني: ۲/۳۵۴، كتاب الصلاة، الفصل العشرون، قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۸۷، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۲/۱۷، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی.

(۲) ولو صلی الفجر وهو ذاكر انه لم يوتر فهي فاسدة عند ابی حنيفة رحمه الله تعالىٰ، هندية: ۱/۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد: ۲/۶۶، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. المحيط البرهاني: ۲/۳۵۵، كتاب الصلاة الفصل العشرون قضاء الفوائت، ط: ادارة القرآن كراچی. خلاصة الفتاویٰ: ۱/۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر فی مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه.

قضاء نہیں پڑھے گا ظہر کی قضاء نہیں پڑھ سکتا، اور اگر فجر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھے گا تو ظہر کی نماز نفل ہو جائے گی، اور ظہر کی قضاء بدستور اس کے ذمہ میں باقی رہے گی، اور اس پر ضروری ہوگا کہ پہلے فجر کی نماز پڑھے پھر ظہر کی نماز پڑھے۔(۱)

ہاں اگر اس قضاء نماز کے بعد پانچ نمازیں اسی طرح پڑھ لی جائیں تو پھر یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، یعنی نفل نہیں ہوں گی فرض رہیں گی۔(۲)

ترتیب ختم ہونے کے بعد کا حکم

☆......ایک دفعہ ترتیب ساقط ہونے کے بعد دوبارہ اس وقت تک ترتیب لوٹ کر نہیں آئے گی جب تک تمام قضاء نمازیں نہ پڑھ لے۔ مثلاً کسی آدمی کی قضاء نمازیں پانچ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے ترتیب ساقط ہوگئی، اور اس نے اپنی قضاء نماز ادا کرنا شروع کر دی، اور ادا کرتے کرتے اب پانچ نمازیں رہ گئی ہیں، تو اس کی ترتیب

---

(۱) اذا قضى فائتة ثم فائتة ان كان بين الاولىٰ والثانية فوائت ست جاز له قضاء الثانية، وان كان اقل من ست لم يجز قضاء الفائتة، ما لم يقض ما قبلها، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۸۹، كتاب الصلاة، الفصل العاشر في مسائل الترتيب، ط: رشيدية كوئٹه. الفتاوىٰ الخانية: على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۰، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور. (الترتيب بين الفروض الخمسة والوتر اداء وقضاء لازم) يفوت الجواز بفوته، الدر المختار مع الشامي: ۲/ ۶۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۸۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب، شامي: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۱-۲۴۲، باب قضاء الفوائت، ط: قديمي كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۱۵۶، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه.

لان مذهبه ان الوقتية المؤداة مع تذكر الفائتة تفسد فسادا موقوفا الى ان يصلي كمال خمس وقتيات، فان لم يعد شيئا منها حتىٰ دخل وقت السادسة صارت كلها صحيحة، البحر الرائق: ۲/ ۸۵، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. و: ۲/ ۸۸، ط: سعيد كراچي.

لوٹ کرنہیں آئے گی اور وہ صاحب ترتیب نہیں ہوگا، اور قضاء نمازیں یاد ہونے کے باوجود وقتی فرض نماز ادا کرے گا تو صحیح ہو جائے گی۔ ہاں جب ادا کرتے کرتے ایک بھی قضاء نماز باقی نہیں رہے گی تو ترتیب دوبارہ لوٹ کر آئے گی، اور وہ صاحب ترتیب بن جائے گا۔(۱)

☆......اگر کسی کی کوئی ایک نماز قضاء ہوگئی، اور قضاء نماز یاد ہونے اور وقت میں پڑھنے کی گنجائش ہونے کے باوجود قضاء نہیں پڑھی اور اس کے بعد اس نے پانچ نمازیں اور پڑھ لی ہیں تو پانچویں نماز کا وقت گذر جانے کے بعد اس کی یہ پانچوں نمازیں صحیح ہو جائیں گی، اس لئے کہ یہ پانچوں نمازیں حکماً قضاء ہیں اور وہ ایک حقیقۃً قضاء ہے، سب مل کر پانچ سے زیادہ قضاء ہوگئیں، اور ترتیب ساقط ہوگئی، اور ان نمازوں کو ترتیب کے خلاف ادا کرنا درست ہوگیا۔(۲)

---

(۱) كما اذا ترك رجل صلاة شهر مثلا ثم قضاها الا صلاة ثم صلى الوقتية ذاكراً لها، فانها صحيحة، بحر، وقيد بقضاء البعض لانه لو قضى الكل عاد الترتيب، عند الكل كما نقله القهستاني، فتاویٰ شامی: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط:سعيد كراچی.هندية: ۱/۱۲۳، الباب الحادى عشر فى قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئٹه، الفتاویٰ الخانية على هامش الهندية: ۱/۱۱۲، فصل فى الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور.

(۲) وتوضيحه انه اذا فاتته صلاة ولو وترا فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فساداً موقوفاً على قضاء تلك الفائتة فان قضاها قبل......وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة لانه ظهرت كثرتها ودخلت فى حد التكرار المسقط للترتيب، شامی: ۲/۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچی. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۴۲، باب قضاء الفوائت، ط: قديمى كراچی، البحر الرائق: ۲/۱۵۶، باب قضاء الفوائت،ط: رشيدية كوئٹه.

لو صلى فرضا ذاكرا ان عليه فائتة قبله فسد فرضه فسادا موقوفا الخ، حلبی كبير،ص: ۴۵۶، فصل فى قضاء الفوائت،ط: مكتبه نعمانية كوئٹه.

فاتته صلاة الفجر فصلى الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر من اليوم الثانى قبل ان يقضى الفائتةصحت الظهر والخمس التى قبلها ، حلبی كبير،ص: ۴۵۶، فصل فى قضاء الفوائت،ط: نعمانية كوئٹه.

ترتیب ساقط ہو جاتی ہے

تین صورتوں میں سے کوئی بھی ایک صورت پائی جانے کی صورت میں صاحب ترتیب کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اور وہ تین صورتیں یہ ہیں:

ا...... پہلی صورت ''نسیان'' یعنی قضاء نماز اس کے ذمہ میں ہے اس بات کا یاد نہ رہنا بھول جانا، اگر کسی کے ذمہ قضاء نماز ہے، اور اس کو وقتی نماز پڑھتے وقت قضاء نماز ادا کرنے کا خیال نہ رہا، تو اس پر ترتیب واجب نہیں، (۱) اور اس نے جو وقتی نماز ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی، کیونکہ وقتی نماز سے پہلے قضاء نماز پڑھنے کا حکم یاد ہونے کی صورت میں ہے، اگر یاد نہیں رہا تو ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ (۲)

☆...... اگر کسی آدمی کی کچھ نمازیں مختلف ایام میں قضاء ہوئی ہیں، مثلاً کسی دن کی ظہر اور کسی دن کی عصر، اور کسی دن کی مغرب قضاء ہوئی ہیں، اور اس کو یہ یاد نہیں کہ پہلے کون سی نماز قضاء ہوئی تھی، تو اس صورت میں بھی ان کی آپس کی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس صورت میں جس کو چاہے پہلے ادا کرے، چاہے پہلے ظہر کی قضاء پڑھے یا عصر کی

---

(۱) ثم الترتيب يسقط بالنسيان وبما هو في معني النسيان كذا في المضمرات، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۵۳۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) ولو تذكر صـــــــلاة قد نسيها بعد ما أدى وقتية جازت الوقتية كذا في فتاوىٰ قاضيخان، هندية: ۱/۱۲۲، الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

یا مغرب کی سب صحیح ہیں۔(۱)

☆......اگر وقتی نماز شروع کرتے وقت قضاء نماز کا خیال نہیں تھا، وقتی نماز شروع کرنے کے بعد قعدۂ اخیرہ سے پہلے یا قعدۂ اخیرہ میں سلام پھیرنے سے پہلے قضاء نماز کا خیال آیا تو یہ وقتی نماز نفل ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کسی شخص کو قضاء اور ادا نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں، یعنی یہ شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں تو اس کا یہ نہ جاننا بھی ''نسیان'' کے حکم میں ہوگا، ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور قضاء نماز پڑھنے سے پہلے جو وقتی نماز اس نے ادا کی ہے وہ صحیح ہو جائے گی۔(۳)

۲......ترتیب ساقط ہونے کی دوسری صورت ''وقت کا تنگ ہو جانا'' اگر کسی کے ذمہ کوئی قضاء نماز ہے، اور وقتی نماز ایسے تنگ وقت میں پڑھے جس میں صرف ایک نماز کی

---

(۱) لو ترک ثلاث صلوات مثلا الظهر من یوم والعصر من یوم والمغرب من یوم ولا یدری ایتها اولی فعلی اعتبار الاوقات سقط الترتیب لان المتخلل بین الفوائت کثیرة فیصلی ثلاثا فقط وعلی اعتبار الفوائت فی نفسها لا یسقط فیصلی سبع صلوات والاول اصح، البحر الرائق: ۲/۱۵۰، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ. شامی: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۱۲۳، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: ماجدیة کوئٹہ.

(۲) وکذا لو تذکر فی الصلاة فسدت صلاته ، خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۱۰، فصل فی الترتیب وقضاء المتروکات، ط: حقانیه پشاور، هندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: حقانیه پشاور، شامی: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

(۳) وفی المجتبی : من جهل فرضیة الترتیب لا یجب علیه کالناسی وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/۱۴۹، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ، الدر المختار مع الشامی: ۲/۷۰، باب قضاء الفوائت،ط: سعید کراچی، هندیة: ۱/۱۲۲، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹہ.

گنجائش ہے خواہ اس وقتی نماز کو پڑھ لے یا اس قضاء نماز کو، تو اس صورت میں ترتیب ساقط ہو جائے گی اور قضاء نماز پڑھے بغیر وقتی نماز پڑھنے سے وقتی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۱)

عصر کی نماز میں مستحب وقت کا اعتبار ہے مکروہ وقت کا نہیں یعنی اگر مستحب وقت میں صرف اتنی گنجائش ہے کہ صرف عصر کے فرض پڑھے جاسکتے ہیں، اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں، تو ترتیب ساقط ہو جائے گی اگر چہ اصل وقت میں گنجائش ہو، اس لئے کہ آفتاب زرد ہونے کے بعد نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

☆...... اگر کسی کے ذمہ متعدد نمازوں کی قضاء ہے، اور وقت میں تمام نمازوں کو ادا کرنے کی گنجائش نہیں، بعض کی گنجائش ہے، تو اس صورت میں بھی صحیح قول کے مطابق

---

(۱) ویسقط الترتیب عند ضیق الوقت کذا فی محیط السرخسی، هندیة: ۱۲۲/۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئته. حلبی کبیر، ص: ۵۳۱، فصل فی قضاء الفوائت، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۶۶/۲ باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی.

ثم تفسیر ضیق الوقت ان یکون الباقی منه ما لا یسع فیه الوقتیة والفائتة جمیعا حتی لو کان علیه قضاء العشاء مثلا وعلم انه لو اشتغل بقضائه ثم صلی الفجر تطلع الشمس قبل ان یقعد قدر التشهد صلی الفجر فی الوقت وقضی العشاء بعد ارتفاع الشمس، هندیة: ۱۲۲/۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئته.

(۲) ویسقط بضیق الوقت المستحب الترتیب ولا یعود بعد خروجه فی الاصح مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، حاشیة الطحطاوی، ص: ۲۴۰، باب قضاء الفوائت، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۱۴۶/۲، کتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئته.

لو کان بقی من الوقت المستحب قدر ما لایسع فیه الظهر سقط الترتیب بالاجماع، هندیة: ۱۲۳/۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئته. شامی: ۶۶/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. مثاله لو اشتغل بقضاء الظهر یقع العصر او بعضه فی وقت التغیر فیسقط الترتیب فی الاصح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۹، باب قضاء الفوائت، ط: مصطفیٰ البابی مصر، و ص: ۴۴۲، ط: قدیمی کراچی.

ترتیب ساقط ہو جائے گی، اور جتنی قضاء نماز پڑھنے کی گنجائش ہے اس کو پہلے ادا کر کے بعد میں وقتی نماز ادا کرنا ضروری نہیں ہوگا، مثلاً کسی کی عشاء کی نماز قضاء ہوئی تھی اور فجر کو ایسے تنگ وقت میں اٹھا کہ صرف پانچ رکعت نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو اس پر یہ ضروری نہیں ہوگا کہ پہلے وتر کی تین رکعت پڑھے پھر اس کے بعد فجر کی دو رکعت پڑھے، بلکہ وتر کی نماز پڑھے بغیر بھی اگر فجر کی نماز پڑھ لے گا تو نماز درست ہو جائے گی۔ (۱)

۳..... ترتیب ساقط ہونے کی تیسری صورت یہ ہے کہ قضاء نمازوں کی تعداد پانچ سے زیادہ ہو، وتر کی نماز کا حساب ان پانچ نمازوں میں نہیں ہے، اگر وتر کو بھی ملا لیا جائے تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ قضاء نمازوں کی تعداد چھ نمازوں سے زیادہ ہو، اور یہ قضاء نمازیں خواہ حقیقتاً قضاء ہوں جیسے وہ نمازیں جو اپنے وقت میں پڑھی نہیں گئیں، یا حکماً قضاء ہوں، جیسے وہ نمازیں جو کسی قضاء نماز کے بعد ترتیب واجب ہونے کے باوجود ترتیب کے بغیر پڑھی گئیں۔ مثلاً کسی سے فجر کی نماز قضاء ہوگئی ہے اور ظہر کے وقت میں گنجائش بھی ہے، اور فجر کی نماز قضاء ہونے کی بات یاد بھی ہے، اس کے باوجود فجر کی فرض نماز پڑھنے سے پہلے ظہر کی نماز پڑھ لے تو یہ ظہر کی نماز حکماً قضاء میں شمار ہوگی، اس کے بعد عصر کی نماز

---

(۱) ولو لم يسع الوقت كل الفوائت فالاصح جواز الوقتية ، وفي الشامية(قوله ولو لم يسع الوقت كل الفوائت) صورته عليه العشاء والوتر مثلا ثم لم يصل الفجر حتىٰ بقي من الوقت ما يسع الوتر مثلا وفرض الصبح فقط ولم يسع الصلوات الثلاث فظاهر كلامهم ترجيح انه لا تجوز صلاة الصبح ما لم يصل الوتر وصرح في المجتبى بأن الاصح جواز الوقتية "ح" عن البحر لكن قال الرحمتي: الذي رأيته في المجتبىٰ الاصح انه لا تجوز الوقتية ، قلت : راجعت المجتبىٰ فرأيت فيه مثل ما عزاه اليه في البحر ، وكذا قال القهستاني جازت الوقتية على الصحيح ، شامي: ۲/ ۶۷، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/ ۸۲، باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي. وفي الهندية: ۱/ ۱۲۳ ، خلاف ذلک ولكن الفتوىٰ على قول المجتبىٰ كما قاله الشامي.

بھی حکما قضاء سمجھی جائے گی، اگر عصر کے وقت میں فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے کی گنجائش تھی، اور یاد بھی تھا اس کے باوجود فجر اور ظہر کی نماز پڑھنے سے پہلے عصر کی پڑھ لی، تو یہ بھی حکما قضاء میں سمجھی جائے گی، اسی طرح مغرب اور عشاء کی بھی، پھر جب دوسرے دن کی فجر کی نماز پڑھے گا تو ترتیب واجب نہیں ہوگی، اور فجر کی یہ نماز صحیح ہو جائے گی، کیونکہ اس سے پہلے قضاء نمازوں کی تعداد پانچ ہو چکی تھی ایک حقیقتا اور چار حکما۔(۱)

ترتیب سے نماز پڑھنا

یہ نماز کے واجبات میں ضروری امر ہے اگر نماز کی ترتیب کو چھوڑ دیا جائے تو جسمانی اور صحت مند فوائد سے محرومی ہوگی۔ کیونکہ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا کہ نمازی ورزش کی ترتیب مخصوص انداز کی ہے جس کا لحاظ ضروری ہے اگر پہلے قیام نہ کیا جائے اور فوراً سجدہ کیا جائے تو وہ مقاصد جو ایک آدمی کی صحت کے لئے لازم ہیں وہ قطعی میسر نہیں ہوسکیں گے۔ بلکہ ایسی حالت میں مزید مریض ہونے کا خطرہ ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۰)

---

(۱) (أو فاتت ست اعتقادية) لدخولها في حد التكرار المقتضي للحرج (قوله او فاتت ست) يعني لا يلزم الترتيب بين الفائتة والوقتية ولا بين الفوائت اذا كانت الفوائت ستا ... واطلق الست فشمل ما اذا فاتت حقيقة او حكما ...... ومثال الحكمية ما اذا ترك فرضا وصلى بعده خمس صلوات ذاكرا له فان الخمس تفسد فسادا موقوفا كما سيأتي فالمتروكة فائتة حقيقة و حكما والخمسة الموقوفة فائتة حكما الخ. (قوله اعتقادية) خرج الفرض العملي وهو الوتر، فان الترتيب بينه وبين غيره وان كان فرضا لكنه لا يحسب مع الفوائت، آه اي لانه لا تحصل به الكثرة المفضية للسقوط لانه من تمام وظيفة اليوم والليلة، والكثرة لاتحصل الا بالزيادة عليها من حيث الاوقات او من حيث الساعات، ولا مدخل للوتر في ذلك، شامي: ۲/۶۸، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۲۳، الباب الحادى عشر في قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئته. فتح القدير: ۱/۴۲۸، باب قضاء الفوائت ط: رشيدية كوئته.

ترتیب کا علم نہیں

اگر کسی شخص کو قضاء اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب واجب ہونے کا علم نہیں تو یہ بھی ''نسیان'' کے حکم میں ہے، اور ترتیب ساقط ہو جائے گی۔ مثلاً کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ قضاء نمازوں کو پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھنا صحیح نہیں، اور اس نے قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھ لی تو اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ (۱)

ترتیب کب تک رہتی ہے؟

پانچ نمازوں تک ترتیب باقی رہتی ہے، اگر چہ وہ مختلف اوقات میں قضاء ہوئیں ہوں اور زمانہ بھی بہت گزر چکا ہو۔ مثلاً کسی کی کوئی نماز قضاء ہوئی تھی، اور وہ اس کو یاد نہ رہی، چند دن کے بعد پھر اس کی کوئی نماز قضاء ہوگی، اور اس کا بھی خیال نہ رہا، پھر چند روز کے بعد اس کی کوئی اور نماز قضاء ہوئی اور اس کو اس کا بھی خیال نہیں رہا پھر چند روز کے بعد اور کوئی نماز قضاء ہوئی، اور وہ بھی اس کو یاد نہ رہی تو اب یہ پانچ نمازیں ہوئیں۔ اب تک ان میں ترتیب واجب ہے، یعنی اگر پانچ نمازیں قضاء ہونے کی بات یاد ہے، اور وقت میں گنجائش بھی ہے، تو اس صورت میں قضاء نماز پڑھنے سے پہلے وقتی فرض نماز پڑھنے کی

---

(۱) وفي المجتبى من جهل فرضية الترتيب لا يجب عليه كالناسي وهو قول جماعة من ائمة بلخ، البحر الرائق: ۲/ ۱۴۹، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيديه كوئته، و: ۲/ ۸۴ط: سعيد كراچي. خانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۴، كتاب الصلاة، فصل في الترتيب وقضاء المتروكات، ط: حقانيه پشاور، شامي: ۲/ ۷۰، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

صورت میں وقتی فرض نماز صحیح نہیں ہوگی اور وہ نفل ہو جائے گی۔(۱)

ترتیب کے خلاف پڑھنا

اگر کسی نے دوسری رکعت میں ترتیب کے خلاف سورت پڑھی ہے۔ مثلاً پہلی رکعت میں "قل یا ایها الکافرون" پڑھی، اور دوسری رکعت میں "الم تر کیف" پڑھی تو اگر ایسا بھول سے ہو گیا ہے تو نماز بلا کراہت درست ہے، اور اگر قصداً ترتیب کے خلاف پڑھا ہے، تو نماز کراہت کے ساتھ ہو جائے گی (۲) اور دونوں صورتوں میں سے کسی

---

(۱) فان نسي خمس صلوات من خمسة ايام قال يعيد صلاة خمسة ايام ،حلبي كبير ،ص: ۴۵۹، فصل في قضاء الفوائت، ط: نعمانيه كوئثه.

(قوله فان كثرت) اى الصلاة التي صلاها تاركا فيها الترتيب بأن صلاها قبل قضاء الفائتة ذاكرا لها، وهذا التفريع لبيان قوله موقوف ، وتوضيحه انه اذا فاتته صلاة، ولو وتراً فكلما صلى بعدها وقتية وهو ذاكر لتلك الفائتة فسدت تلك الوقتية فسادا موقوفا على قضاء تلك الفائتة، فان قضاها قبل ان يصلي بعدها خمس صلوات صار الفساد باتا وانقلبت الصلوات التي صلاها قبل قضاء المقضية نفلا، وان لم يقضها حتىٰ خرج وقت الخامسة وصارت الفواسد مع الفائتة ستا انقلبت صحيحة ، لانه ظهرت كثرتها ودخلت في حد التكرار المسقط للترتيب وبيان وجه ذلك في البحر وغيره، قال:ط: وقيدوا اداء الخمسة بتذكر الفائتة، فلو لم يتذكرها سقط للنسيان، ولو تذكر في البعض ونسي في البعض يعتبر المذكور فيه، فان بلغ خمسا صحت ولا نظر لما نسي فيه لما قلنا ، شامي: ۲/ ۷۱، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. (قوله على الاصح)، شامي: ۲/ ۶۸ ، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي القنية : قرأ في الاولىٰ الكافرون،وفي الثانية الم تر او تبت ثم ذكر يتم وقيل: يقطع ويبدا وفي الشامية: افاد ان التنكيس او الفصل بالقصيرة، انمايكره اذا كان عن قصد فلو سهوا فلا ، شامي: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير،ص: ۴۹۴، ط:سهيل اكيڈمي لاهور،البحر: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

صورت میں بھی سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب کے خلاف سورت شروع کی پھر ترتیب کے مطابق پڑھی

☆......اگر کسی نے دوسری رکعت میں بھول کر ترتیب کے خلاف سورت شروع کی، پھر یاد آتے ہی اس سورت کو چھوڑ کر ترتیب کے مطابق دوسری سورت شروع کی تو اس کی نماز کراہت تنزیہی کے ساتھ درست ہو جائے گی، اور اس پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

واضح رہے کہ ایسی صورت میں ایک سورت شروع کرنے کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسری سورت شروع کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ جو سورت شروع کی ہے اس کو پڑھ کر رکوع

---

(۱) (قوله بترک واجب) ای من واجبات الصلاة الاصلية لا كل واجب اذ لو ترک ترتيب السور لا يلزمه شئي مع كونه واجبا، شامي: ۲/ ۸۰، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.

قالوا يجب الترتيب في سور القرآن فلو قرأ منكوسا اثم لكن لا يلزمه سجود السهو، لان ذلک من واجبات القراء ة لا من واجبات الصلاة، كما ذكره في البحر في باب السهو، رد المحتار: ۱/ ۵۴۷،باب صفة الصلاة، مطلب كل صلوة اديت مع كراهة التحريم، ط: سعيد كراچي، البحر الرائق: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۹۴، تتمات في ما يكره من القرآن ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) افتتح سورة وقصد سورة اخرىٰ فلما قرأ آية او آيتين أراد ان يترک تلک السورة ويفتتح التي ارادها يكره وفي الفتح: و لو كان اى المقروء حرفا واحدا ، شامي: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

فانه صلى الله عليه وسلم نهى بلالا رضى الله عنه عن الانتقال من سورة الى سورة وقال له: اذا ابتدأت سورة فاتمها على نحوها حين سمعه ينتقل من سورة الى سورة في التهجد، شامي: ۱/ ۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۹۴، تتمات فيمايكره من القرآن. ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

میں جانا چاہیئے ۔(۱)

ترتیب کے خلاف قرأت کرنا

☆......فرض نمازوں میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔یعنی جو سورت پیچھے ہے اس کو پہلی رکعت میں پڑھنا اور جو سورت پہلے ہے اس کو دوسری رکعت میں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے،(۲) مثال کے طور پر ''قل یا ایھا الکافرون'' پہلی رکعت میں اور ''الم تر کیف فعل'' دوسری رکعت میں پڑھنا۔

☆......اگر سہواً اور بھول سے ترتیب کے خلاف ہو جائے تو مکروہ نہیں ہے۔(۳)

☆......نفل نماز میں قصداً قرآن مجید کی ترتیب کے خلاف قرأت کرنا مکروہ نہیں ہے۔تاہم ترتیب سے پڑھنا بہتر ہے۔(۴)

---

(۱) وفی القنیة قرأ فی الاولیٰ الکافرون وفی الثانیة الم تر او تبت ثم ذکر یتم وقیل یقطع ویبدأ، الدر المختار، افاد ان التنکیس او الفصل بالقصیرة انما یکره اذا کان عن قصد ،شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة ، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، تتمات فیما یکره من القرآن ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) یکره قراءة سورة منکوسا...... لکون الترتیب من واجبات التلاوة...... وحاصله ان الفعل ان تضمن ترک واجب فمکروه تحریما ، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۸۹ - ۱۹۳، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی. رد المحتار: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی.

اعلم ان الفعل ان تضمن ترک واجب فهو مکروه کراهة تحریم وان تضمن ترک سنة فهو مکروه کراهة تنزیه ،حلبی کبیر ص: ۳۴۵،فصل فیمایکره فعله فی الصلاة ومالایکره،ط:سهیل. انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) لان ترتیب السور فی القراءة من واجبات التلاوة ....انما یکره اذا کان عن قصد فلو سهوا فلا ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق:۲/۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۴) ولایکره فی النفل شئی من ذلک ، شامی: ۱/۵۴۷، فصل فی القراءة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۴۹۴، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

☆......اگر کسی سے قصداً نہیں بلکہ سہواً اور بھول سے ترتیب کا خلاف ہو جائے، اور فوراً اس کو خیال آجائے کہ میں ترتیب کے خلاف قرأت کر رہا ہوں، تو اس کو چاہیئے کہ اسی سورت کو پورا کر لے، کیونکہ سورت شروع کرتے وقت ترتیب کے خلاف قرأت کرنے کا قصد نہیں تھا، اور قصد نہ ہونے کی وجہ سے مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

ترتیب واجب ہے

نمازی کے لئے قرأت، رکوع اور سجدے میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے، یعنی پہلے تکبیر تحریمہ، پھر قیام، پھر قرأت، پھر رکوع، پھر دونوں سجدے اور آخری قعدہ میں ترتیب واجب ہے۔(۲)

ترجمہ پڑھ لیا

اگر کسی نے نماز میں قرأت کرتے ہوئے بھولے سے کسی لفظ کا ترجمہ بھی بلند آواز سے پڑھ لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، سہو سجدہ سے وہ نماز صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو

---

(۱) سئل عن رجل قرأ في الاولىٰ من الظهر سورة الفلق وفي الثانية قل هو الله احد، فلما بلغ الله الصمد تذكر ان عليه ان يقرأ قل اعوذ برب الناس فقال يتم سورة الاخلاص، ذكر جميع ذلک في الفتاوىٰ التاتارخانية، حلبي كبير، ص: ۴۹۴، تتمات فيمايكره من القرآن. ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۵۴۷، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ورعاية الترتيب) بين القراءة والركوع (الدر المختار) ...... وحينئذ فيكون الاصل في هذا الترتيب الوجوب، ...... لما كان هذا التعيين لا يحصل الا بهذا الترتيب جعلوه واجبا آخر فتدبر، شامي: ۱/۴۶۰-۴۶۱، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي.

لان مراعاة الترتيب واجبة عندنا خلافا لزفر فاذا ترک الترتيب فقد ترک الواجب (بحواله بالا) هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: ماجديه كوئته. حلبي كبير، ص: ۲۹۷، واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، ورنہ فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

تسبیح

☆......رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنے سے سنت ادا ہو جاتی ہے،(۲) فرائض میں امام کے لئے تخفیف اور ہلکا کرنے کا حکم ہے، اس لئے مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے زیادہ طویل نہ کرے،(۳) لیکن تین تسبیح سے زیادہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۴)

☆......رکوع اور سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا کامل سنت کا آخری درجہ ہے۔(۵)

---

(۱) تفسد بمجرد قراء ته لانه حينئذ متكلم بكلام غير قرآن، شامی: ۱/۴۸۵، مطلب فی حكم القراء ة بالفارسية، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويقول فی ركوعه سبحان ربی العظيم ثلاثا وذلک ادناه فلو ترک التسبيح او اتیٰ به مرة واحــــــدة يجوز ويكره...... ويقول فی سجوده سبحان ربی الاعلیٰ ثلاثا وذلک ادناه كذا فی المحيط، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) وان كان اماما لا يزيد علی وجه يمل القوم كذا فی الهداية، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه.

(۴) ويستحب ان يزيد علی الثلاث فی الركوع والسجود بعد ان يختم بالوتر كذا فی الهداية، فالادنیٰ فيهما ثلاث مرات، والاوسط خمس مرات والاكمل سبع مرات كذا فی الزاد، عالمگيری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۱۹، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۵) وان زاد علی الثلاث وذلک ادناه ای ادنی كمال سنة التسبيح، حلبی كبير، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و، ص: ۳۷۵، ط: نعمانيه كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی.

...... سننها .... وتسبيحه ثلاثا، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط: ماجديه كوئٹه. حلبی كبير، ص: ۳۵۷، كرهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تسبیحات میں امام کی پیروی

رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی کرنا سنت ہے(۱) اگر کسی نے رکوع اور سجدہ کی تسبیحات میں امام کی پیروی نہیں کی، اور تسبیحات نہیں پڑھیں تو سنت کو ترک کرنے والا ہوگا، (۲) نماز ہو جائے گی، لیکن آخرت میں ڈانٹ ڈپٹ ہوگی کہ رکوع اور سجود میں تسبیحات کیوں نہیں پڑھیں (۳)

تسبیح تین مرتبہ کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا

رکوع اور سجدے سے تین مرتبہ تسبیح کہنے سے پہلے سر اٹھا لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۴)

تسبیح زور سے پڑھنا

رکوع اور سجدے کی تسبیح کو آہستہ پڑھنا چاہیئے، زور سے پڑھنا صحیح نہیں تاہم نماز صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۵)

---

(۱) ان المتابعة ليست فرضا، بل تكون واجبة..... وتكون سنة في السنن، شامي: ۱/۴۷۱، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراجي. وهذه المتابعة بانواعها تكون فرضا فيما هو فرض من اعمال الصلاة، وواجبة في الواجب وسنة في السنة، الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/۴۱۹، مباحث الامام في الصلاة، متابعة المموم لا مامه في افعال الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت،لبنان.

(۲) ويكره ايضا للمصلي ..... ان يترك التسبيحات في الركوع والسجود، ..... لمخالفة السنة في ذلك كله ،حلبي كبير،ص: ۳۵۷، ط:سهيل اكيڈمي لاهور،وص: ۳۱۰، ط:نعمانية كوئٹه

(۳) (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساد اولا سهوا بل اساءة لو عامداً غير مستخف ،شامي: ۱/۴۷۳-۴۷۴،باب صفة الصلاة،ط:سعيد،حكم السنة ان يندب الي تحصيلها ويلام على تركها مع لحوق اثم يسير ، شامي: ۱/۴۷۴، مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة، ط:سعيد كراجي.

(۴) (و) يكره للمصلي .... (وان يترك التسبيحات في الركوع والسجود وان ينقص من ثلاث تسبيحات في الركوع والسجود لمخالفة السنة في ذلك كله ، حلبي كبير، ص:۳۵۷، كراهية الصلاة،ط:سهيل اكيڈمي لاهور،البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة،ط:سعيد كراجي. والتسبيح فيه ثلاثا، فلو تركه او نقصه كره تنزيها، شامي: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۵) وفي حاشية الحموي عن الامام الشعراني: اجمع العلماء سلفا وخلفا على استحباب ذكر

اگر تسبیحات کو زور سے پڑھنے سے دوسرے نمازیوں کو خلل ہوتا ہے مثلاً اس سے بھول ہو جاتی ہے، یا خشوع خضوع میں فرق آتا ہے، تو ایسا آدمی گنہگار بھی ہوگا۔(۱)

تسبیح کتنی مرتبہ کہے

☆......امام کے لئے بہتر یہ ہے کہ رکوع اور سجدہ کی تسبیح پانچ پانچ مرتبہ کہے، اگر تین بار کہے تو اس طرح کہے کہ مقتدی کو اچھی طرح تین دفعہ تسبیح پڑھنے کا موقع ملے۔(۲)

☆......تنہا نماز پڑھنے والے کے لئے بھی پانچ پانچ مرتبہ تسبیح پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

اگر مقتدی نے رکوع یا سجدہ کی تسبیح تین مرتبہ پوری نہیں پڑھی تھی کہ امام اٹھ گیا تو مقتدی کو بھی اٹھ جانا چاہئے، کیونکہ مقتدی کے لئے امام کی تابعداری اور پیروی کرنا واجب

=الجماعة فی المساجد وغیرها الا ان یشوش جهرهم علی نائم او مصل او قاری،الخ، شامی: ۱/ ۶۶۰، باب ما یفسد الصلاة ، مطلب فی رفع الصوت، ط: سعید کراچی.

...... واجمع العلماء سلفا و خلفا علی استحباب ذکر الله تعالیٰ جماعة فی المساجد وغیرها من غیر نکیر الا ان یشوش جهرهم بالذکر علی نائم او مصل او قاری،کما هو مقرر فی کتب الفقه، شرح الحموی علی الاشباه:۳/ ۱۹۱، الفن الثالث وهو فن الجمع والفرق ، القول فی احکام المساجد، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۳ فی الصفحة السابقة.

(۲) ونقل فی الحلیة عن عبد الله بن المبارک واسحق وابراهیم والثوری انه یستحب للامام ان یسبح خمس تسبیحات لیدرک من خلفه الثلاث ،شامی: ۱/ ۴۹۵، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. وان کان اماما لا یزید علی وجه یمل القوم، هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیتها ، ط: رشیدیه کوئته.

(۳) ویستحب ان یزید علی الثلاث فی الرکوع والسجود، ..... فالادنی فیهما ثلاث مرات والاوسط خمس مرات، هندیة: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، وآدابها و کیفیتها، ط: ماجدیه کوئته.

(وان زاد) علی الثلاث(فهو) ای الفعل الذی هو الزیادة (افضل) من ترکه لقوله علیه الصلاة

ہے، مقتدی تسبیحات کی تعداد پوری کرنے کی غرض سے تاخیر نہ کرے۔(۱)

تسبیح میں تبدیلی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح یا سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، کیونکہ یہ سنت کی خلاف ورزی ہے، سنت کی خلاف ورزی ہو جانے سے سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا، (۲) نماز مکروہ تنزیہی ہو جاتی ہے۔
ایسی صورت میں اگر یاد آجائے تو رکوع میں رکوع کی تسبیح اور سجدہ میں سجدہ کی تسبیح پڑھے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

تشہد پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا

"التحیات پڑھ کر خاموش بیٹھا رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے اختتام پر جب بیٹھتے ہیں اس میں امام، مقتدی

= والسلام " وذلک ادناہ" ای ادنیٰ کمال سنة التسبیح ولا شک ان الزیادة علی الادنیٰ افضل، حلبی کبیر، ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/۴۹۴، قبیل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۱) ولو رفع الامام رأسه من الرکوع او السجود قبل ان یتم المأموم التسبیحات الثلاث وجب متابعته، الدر المختار مع الشامی: ۱/۴۹۵، فصل فی بیان تألیف الصلاة الی انتهائها، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۵۵۲، کتاب الصلاة، باب صفه الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. السعایة فی کشف ما فی شرح الوقایة: ۲/۱۸۴، کتاب الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتأمین وتکبیرات الانتقالات، والتسبیحات، حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وص: ۳۹۳، ط: مکتبه نعمانیة کوئٹه. هندیة: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه کوئٹه، فتح القدیر: ۱/۵۰۲، باب سجود السهو، ط: مصطفیٰ البابی مصر.

(۳) والتسبیح فیه ثلاثا (قوله ثلاثا) فلو ترکه او نقصه کره تنزیها، شامی: ۱/۴۷۶، باب صفة الصلاة، مطلب فی التبلیغ خلف الامام، ط: سعید کراچی. اور یہاں چھوڑی بھی نہیں اور کم بھی نہیں کیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس لئے کچھ حرج نہیں۔

اور منفرد کے لئے تشہد (التحیات) پڑھنا واجب ہے۔(۱)

☆......اگر قعدۂ اولیٰ میں امام مقتدی کے تشہد پورا پڑھنے سے پہلے کھڑا ہو گیا تو مقتدی کو تشہد پورا کر کے کھڑا ہونا چاہیئے، کیونکہ تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، ورنہ واجب ادا نہیں ہوگا۔(۲)

☆......آخری قعدہ میں امام کے سلام کے ساتھ ہی مقتدی سلام پھیریں، البتہ اگر کسی مقتدی کا تشہد یعنی التحیات کچھ باقی رہ جائے تو اس کو پورا کر کے سلام پھیریں۔(۳)

☆......قعدۂ اولیٰ اور اخیرہ میں خاص یہی تشہد پڑھنا اس میں کمی زیادتی نہ کرنا اور تشہد یہ ہے۔(۴)

---

(۱) ومنها) التشهد فاذا تركه في القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترک بعضه كذافي التبيين ،هندية: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو،ط: ماجديه كوئٹه.
ومنها قراءة التشهد فانها واجبة في القعدتين الاولىٰ والاخيرة،حلبی كبير،ص:۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. وص: ۲۹۶، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، ،شامی: ۱/۴۶۶، مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچی.

(۲) بخلاف ما لو قام الى الثالثة قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتم ثم يقوم لان التشهد واجب وان لم يتمه وقام جاز، حلبی كبير،ص:۵۲۷، باب الامامة، ط:سهيل اكيڈمی لاهور، و ص: ۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه. شامی: ۱/۴۷۰، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچی.

(۳) لو سلم قبل ان يتم المقتدى التشهد فانه يتمه ثم يسلم ولو سلم ولم يتمه جاز، حلبی كبير، ص: ۵۲۷، باب الامامة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور،وص:۴۵۴، ط: نعمانية كوئٹه.
لو قام الامام قبل ان يتم المقتدى التشهد يتمه ، شامی: ۱/۴۷۰، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچی.

(۴) عن شقيق بن سلمة قال: قال عبدالله رضي الله عنه : كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه وسلم قلنا: السلام على جبرائيل وميكائيل، السلام على فلان و فلان، فالتفت الينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: ان الله هو السلام ،فاذا صلى احدكم فليقل: التحيات لله الصلوات والطيبات السلام عليک ايها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، فانكم اذا قلتموها ،اصابت كل عبدلله صالح في السماء والارض اشهد ان لااله الا الله واشهد ان محمد عبده ورسوله، ،صحيح البخاری: ۱/۱۱۵، كتاب الاذان، باب التشهد في الأخرة، ط: قديمی كراچی. حلبی كبير،ص: ۳۲۹ـ ۳۳۰، باب صفه الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. شامی: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة، فصل، ط: سعيد كراچی.

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

تشہد پڑھنا بھول گیا

''التحیات پڑھنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد پڑھنا واجب ہے

تشہد پورا پڑھنا واجب ہے، اس لئے اکثر یا بعض حصہ چھوٹ جانے سے بھی سہو سجدہ لازم ہوتا ہے۔(۱)

تشہد پورا نہیں ہوا امام کھڑا ہو گیا

''التحیات پوری نہیں ہوئی امام کھڑا ہو گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد چھوڑ دیا

قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے قعدہ میں تشہد چھوڑ دیا تو سہو سجدہ لازم ہوگا،(۲) البتہ امام کے پیچھے تشہد چھوڑ جانے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) ومنها التشهد فاذا تركه في القعدة الاولىٰ او الاخيرة وجب عليه سجود السهو، وكذا اذا ترک بعضه كذا في التبيين،هندية: ۱/۱۲۷، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۲۵۸، واجبات الصلاة، ط: نعمانيه كوئٹه،وص: ۳۹۳۔۳۹۵، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئٹه. شامي: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاة،فصل، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۹۵، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.

(۳) سهو المؤتم لا يوجب السجدة ولو ترک الامام سجود السهو، فلا سهو على المأموم كذا في المحيط، هندية: ۱/۱۲۸، باب سجود السهو، ط:رشيدية كوئٹه.حلبي كبير ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانيه كوئٹه، البحر: ۲/۹۹، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، بخلاف سلامه او قيامه لثالثه قبل تمام المؤتم التشهد ،فانه لا يتابعه بل يتمه لوجوبه ثم رأيت ...... المختار عندى انه يتم التشهد ، وان لم يفعل اجزأه ، رد المحتار: ۱/۴۹۶، كتاب الصلاة، فصل واذا اراد الشروع ،ط: سعيد كراچي.

تشہد دو مرتبہ پڑھ لیا

''التحیات دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ سے پہلے پڑھ لیا

''فاتحہ سے پہلے تشہد پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد فاتحہ کے بعد پڑھ لیا

''فاتحہ کے بعد تشہد پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تشہد قیام میں پڑھ لیا

☆……اگر کسی نے قیام کی حالت میں تشہد پڑھ لیا، تو اگر پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ شروع کرنے سے پہلے تشہد پڑھ لیا تو کوئی حرج نہیں ہے، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ اور سورۂ فاتحہ کے درمیان کوئی ایسی چیز پڑھنی چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف ہو، اور تشہد بھی اسی قسم سے ہے۔(۱)

☆……اور اگر قیام کی حالت میں کسی بھی رکعت میں قرأت پڑھنے کے بعد تشہد پڑھا ہے، تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، (۲) کیونکہ قرأت سے فارغ ہونے

(۱، ۲) ولو قرأ التشهد في القيام ان كان في الركعة الاولىٰ لا يلزمه شئي وان كان في الركعة الثانية اختلف المشايخ فيه والصحيح انه لا يجب كذا في الظهيرية ولو تشهد في قيامه قبل قراءة الفاتحة فلا سهو عليه وبعدها يلزمه سجود السهو، وهو الاصح، لان بعد الفاتحة محل قراءة السورة فاذا تشهد فيه فقد اخر الواجب وقبلها محل الثناء كذا في التبيين ولو تشهد في الاخريين لا يلزمه السهو كذا في محيط السرخسي، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۳۹۷، فصل في سجود السهو، ط: مكتبه نعمانية كوئته، وص: ۴۶۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲/۹۷. باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/۴۳۹، باب سجود السهو، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

کے بعد فوراً رکوع کرنا واجب ہے،(۱) اور واجب میں تاخیر ہونے کی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

تشہد کا کچھ حصہ رہ گیا

اگر کسی نے قعدۂ اولیٰ یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھی، اور اس کا کچھ حصہ چھوٹ گیا، رہ گیا یا بھول گیا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے، خواہ فرض نماز میں ہو یا نفل میں ہر حال میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۳)

تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نے تشہد کی جگہ پر فاتحہ پڑھ لی، یا پہلے سورۂ فاتحہ پڑھی پھر تشہد پڑھا تو ان دونوں صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۴)

---

(۱) (الانتقال من الفرض) الذی هو فیه(الی الفرض) الذی بعده فان ذلک واجب،حلبی کبیر،ص: ۲۹۷ ، واجبات الصلاۃ،،ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۲۷ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) انه لا یجب الا بترک الواجب ...... (او بتاخیره) ای بتاخیر الواجب عن محله،حلبی کبیر،ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط:سهیل اکیڈمی لاهور،هندیة: ۱/۱۲۶ ، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۳)(ومنها) التشهد فاذا ترکه فی القعدة الاولیٰ او الاخیرة وجب علیه سجود السهو و کذا اذا ترک بعضه کذا فی التبیین، هندیة: ۱/۱۳۷ ، باب سجود السهو، ط:ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۵۸، واجبات الصلاۃ، ط: نعمانیه ، شامی: ۱/۵۱۰، باب صفة الصلاۃ، فصل ، ط: سعید کراچی، البحر الرائق: ۱/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/۴۶۶، باب صفة الصلاۃ، ط: سعید کراچی. خانیة علی هامش الهندیة: ۱/۱۲۱ ، فصل فی ما یوجب السهو وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) واذا قرأ الفاتحة مکان التشهد فعلیه السهو،و کذلک اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد کان علیه السهو،هندیة: ۱/۱۲۷ ، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه،حلبی کبیر،ص: ۴۶۰، باب سجود السهو، ط:سهیل اکیڈمی لاهور.

تشہد کی حقیقت

عبادات صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق ہے، کسی قسم کی عبادت میں اس کا کوئی شریک نہیں، اور اللہ تعالیٰ کو کسی شریک کی ضرورت نہیں، التحیات للّٰہ سے آخر تک کی حقیقت یہ ہے کہ قاعدہ کی بات ہے کہ ہر محسن اور مربی کی محبت کا جذبہ انسان کے دل میں فطری اور پیدائشی طور پر موجزن ہوتا ہے، ظاہر بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر بے انتہا احسانات ہیں، ان احسانات کی وجہ سے ہم نے اللہ کو جانا، مانا اور پہچانا، وہی ذات ہے کہ ان کے ذریعہ ہم کو اللہ کے اوامر ونواہی، اور اس کو راضی کرنے کی راہیں معلوم ہوئیں۔ وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کا اعلیٰ سے اعلیٰ طریقہ یعنی اذان اور نماز ہمیں میسر ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے ہم اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج، درجے اور رتبے تک ترقی کر سکتے ہیں، وہ ہی ہیں جن کے ذریعہ سے "لا الٰہ الا اللّٰہ" کی پوری حقیقت ہم پر منکشف ہوئی، وہ ہی ہیں جو خدا نمائی کا اعلیٰ درجہ ہیں۔

غرض کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر اتنے احسانات اور انعامات ہیں کہ ان کا کوئی حساب نہیں، دوسری قوموں نے اپنے محسنوں اور نبیوں کو ان کے بے شمار احسانات اور انعامات کی وجہ سے ان کو خدا نمائی اور خدا شناسی کا ایک ذریعہ اور وسیلہ سمجھنے کی بجائے غلطی سے ان کو خدا بنا لیا تھا، اور توحید سکھانے والے لوگوں کو خود واحد و یگانہ مان لیا تھا، اور ان کی تعلیمات کو جو نہایت ہی خاکساری، عاجزی، عبودیت اور بندگی سے بھری ہوئی تھیں بھول کر ترک کر دیا۔ اور انہی کو معبود بنا لیا اور ان کی عبادت کرنے لگے، ہم مسلمانوں سے بھی ممکن تھا کہ ایسا کر بیٹھتے مگر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس امت مرحومہ پر رحم کرنے اور اسے خطرناک امتحان سے بچانے کے لئے "محمداً

عبدہ ورسولہ" کا جملہ ہمیشہ کے لئے توحید الٰہی "لا الہ الا اللہ" کا جز بنا کر مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے شرک سے بچالیا، بلکہ اسی باریک حکمت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر بھی مکہ معظمہ میں نہیں بنوائی بلکہ مدینہ منورہ میں بنوائی، اگر آپ کی قبر مکہ معظمہ میں ہوتی تو ممکن تھا کہ کسی کے دل میں پرستش اور عبادت کا خیال آجاتا یا کم از کم دشمن اور مخالفین اس بات پر اعتراض کرتے کہ کعبۃ اللہ کا طواف وغیرہ ہوتا ہے اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہیں کی جاتی اور اس کا طواف نہیں کیا جاتا وغیرہ۔

جو لوگ مکہ معظمہ کے شمالی جانب سے جنوب کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں تو ان کی پیٹھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی طرف ہوتی ہے اس طرح اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے آپ کی قبر کو نہ پوجے جانے، اور مسلمانوں کو شرک میں مبتلا نہ ہونے کا ایک راستہ بنا دیا۔

اسی طرح جن جن باتوں میں اس بات کا وہم وگمان بھی ہو سکتا تھا کہ کوئی انسان آپ کو خدا بنا لے گا، ان کا خود اللہ تعالیٰ نے اسلام کی سچی اور پاک تعلیم میں ایسا بندوبست کر دیا کہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی مسلمان اس امر کا مرتکب ہو، مگر چونکہ احسان کرنے والے سے محبت کرنا، اور محسن کا گرویدہ اور فریفتہ ہونا انسان کی فطرت کا تقاضا تھا، اس واسطے اس کی ایک راہ کھول دی کہ ہم آپ کے لئے دعا کیا کریں، اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجے اور رتبے میں ترقی ہوتی رہے، چنانچہ ہر مسلمان نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کا سلام پیش کرتا ہے، اور تہہ دل سے شکر گزار ہو کر گویا کہ آپ کے احسانات اور مہربانیوں کے خیال سے

آپ کی ایسی محبت پیدا کر لیتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے موجود ہیں، آپ کے اعلیٰ احسانات کے نقشہ سے آپ کا وجود حاضر کی طرح سامنے لا کر، حقیقۃً حاضر جان کر خطاب کے رنگ میں عرض کرتا ہے، جس میں حقیقۃً اللہ تعالیٰ سے آپ کے لئے دعا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

''اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو آپ کے دین کے سچے خادم یعنی صحابہؓ، اولیاء اللہ، اصفیاء، اتقیاء اور ابدال آئے ان کے واسطے بھی ان کی اعلیٰ خدمات اور عظیم احسانات کی وجہ سے دعا کی تعلیم دی گئی یعنی ''اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ''۔ (احکام اسلام: ۶۹-۷۰)

تشہد کی مقدار بیٹھنا

آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنا فرض ہے، اور تشہد پڑھنا واجب ہے۔(۱)

تشہد کے بعد خاموش رہا

اگر کوئی شخص قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد کم سے کم تین مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہنے کی

(۱) لان القعدة الاخيرة لما كانت فرضا كانت قراءة التشهد فيها واجبة، حلبی کبیر، ص: ۴۵۷، باب سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، (ومنها القعود الاخير) مقدار التشهد ،هندية: ۱/۷۰، والقعدة الاخيرة فرض في الفرض والتطوع ، هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. والقعود الاخير قدر التشهد وهي فرض باجماع العلماء. البحر الرائق: ۱/۲۹۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، شامی: ۱/۴۴۸، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی. او التشهد في احدى القعدتين الاولىٰ او الاخيرة فانه واجب فيهما في اظهر الروايات وهو الصحيح، حلبی کبیر،ص: ۳۹۳، فصل في سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه.

مقدار خاموش بیٹھا رہا، یا درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ''
تک پڑھ لیا یا دعا مانگ لی، تو ان تمام صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ اس
میں تشہد پر اکتفاء کرنا اور درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد کے بعد فوراً کھڑا ہونا واجب ہے۔(۱)

تشہد کے بعد درود پڑھ لیا

☆......اگر فرض، واجب اور سنت موکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں بیٹھ کر تشہد پڑھنے کے
بعد درود شریف پڑھ لیا، یا کم سے کم ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ'' تک پڑھ لیا تو آخر میں
سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، کیونکہ قعدۂ اولیٰ میں تشہد پر اکتفاء کرنا، درود شریف نہ پڑھنا اور تشہد
پڑھ کر فوراً کھڑا ہو جانا واجب ہے، اور واجب ترک کرنے سے سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والمختار انه يلزمه السهو ان قال: "اللّٰهم صل على محمد" قال البزازي لانه أدى سنة وكيدة فيلزم تاخير الركن اى وبتاخير الركن يجب سجود السهو، حلبي كبير، ص: ۳۳۰۔ ۳۳۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه، (قوله وتاخير قيام الخ) اشار الى ان وجوب السجود ليس لخصوص الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بل لترك الواجب وهو تعقيب التشهد للقيام بلا فاصل، حتى لو سكت يلزمه السهو، كما قدمناه في فصل اذا اراد الشروع، شامي: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۵۱۰، ط: سعيد كراچي.

(۲) وفي الدر المختار: (ولايزيد) في الفرض (على التشهد في القعدة الاولى) اجماعا (فان زاد عامدا كره) فتجب الاعادة (او ساهيا وجب عليه سجود السهو، اذا قال: اللّٰهم صل على محمد) فقط (على المذهب) المفتى به لا لخصوص الصلاة بل لتاخير القيام، وفي الشامية: (قوله ولا يزيد في الفرض) اى وما الحق به كالوتر والسنن الرواتب الخ، شامي: ۱/۵۱۰۔ ۵۱۱، آداب الصلاة، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي، و: ۲/۱۶، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. و: ۲/۸۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۳۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۹۷، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۳۶۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۵۶۔ ۴۶۰، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

☆......سنت غیر مؤکدہ کے قعدۂ اولیٰ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا چاہیئے، اس لئے سنت غیر موکدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنے سے سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر چار رکعت یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا تو تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ لازم ہوگا۔ اور یہ حکم فرض، واجب اور سنت موکدہ کے لئے ہے،(۲) چار رکعت والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد بیٹھ کر تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا بہتر ہے۔(۳)

تشہد کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر کسی نمازی نے دو رکعت کے بعد یا آخری قعدہ میں بیٹھ کر پہلے تشہد پڑھا پھر اس کے بعد بھولے سے فاتحہ پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱) وفي البواقي من ذوات الاربع يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم، الدر المختار على هامش رد المحتار: ۱۶/۲، ط: سعيد كراچي.
(في السنن الرواتب لا يصلي ولا يستفتح) (قوله في السنن الرواتب) وهي ثلاثة رباعية الظهر ورباعية الجمعة القبلية والبعدية وهو الاصح لانه تشبه الفرائض، واحترز به عن الرباعيات المستحبات والنوافل ،فانه يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم في القعدة الاوليٰ ثم يقرأ دعاء الاستفتاح، شامي: ۷۳۲/۲، مسائل شتيٰ، ط: سعيد كراچي.
(۲) انظر الى الحاشية السابقة.
(۳) وكذا ترك الزيادة على التشهد، اى في الفرض والسنةالمؤكدة لانها في النفل مطلوبة، شامي: ۴۶۵/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، انظر الى الحاشية السابقة. رقم(۱)ايضاً.
(۴) واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه واذا قرأ الفاتحة مكان التشهد فعليه السهو وكذالك اذا قرأ الفاتحة ثم التشهد كان عليه السهو، كذا روى عن ابي حنيفة رحمه الله في الواقعات الناطفية، وذكر هناك اذا بدأ في موضع التشهد بالقراء ة ثم تشهد فعليه السهو، ولو بدأ بالتشهد ثم بالقراء ة، فلا سهو عليه..... هكذا في المحيط، هندية: ۱۲۷/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

تشہد مقتدی نے پڑھ لیا

اگر مقتدی نے تشہد پڑھ لیا تو وہ سلام نہیں پھیر سکتا بلکہ سلام میں امام کی پیروی کرے گا یعنی جب تک امام سلام نہیں پھیرے گا انتظار کرے گا، جب امام سلام پھیرے گا تو مقتدی بھی امام کے ساتھ سلام پھیرے گا۔(۱)

تشہد مقرر ہونے کی وجہ

☆......نماز کی ہر دو رکعت کے بعد التحیات مقرر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں نماز دو ہی رکعت مقرر ہوئی تھی، اور باقی رکعتیں ان کی تکمیل کے واسطے ہیں، اس واسطے ہر دو رکعت کے بعد تشہد مقرر ہوا، تا کہ اصل اور فرع میں تمیز ہو جائے، اور اسی تمیز کے لئے فرض کی پہلی دو رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا بھی واجب ہے، اور آخری دو رکعتوں کے ساتھ سورت ملانا واجب نہیں بلکہ ملانا سنت ہے۔(احکام اسلام ص ٦٦)(۲)

(۱) والحاصل ان المتابعة في ذاتها ثلاثة انواع: مقارنة لفعل الامام مثل ان يقارن احرامه لاحرام امامه، ورکوعه لرکوعه، وسلامه لسلامه، شامی: ۱/۴۷۱، باب صفة الصلاة، مطلب مهم في تحقيق متابعة الامام، ط: سعيد كراچي.

(قوله ولو اتمه الخ) اى لو اتم المؤتم التشهد، بأن اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فأتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز......... وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر الخ، شامی: ۱/۵۲۵، آداب الصلاة، مطلب في الدعاء المحرم، ط: سعيد (قوله وكره تحريما) اى قيامه بعد قعود امامه قدر التشهد لوجوب متابعته في السلام، شامی: ۱/۵۹۸، قبيل باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

(۲) فاصل الصلاة هو ركعة واحدة، ولم يشرع اقل من ركعتين في عامة الصلاة وضمت كل واحدة بالاخرى وصارتا شيئا واحدا، قالت عائشة رضي الله عنها: "فرض الله تعالىٰ الصلاة حين فرضها ركعتين ركعتين في الحضر والسفر فاقرت صلوة السفر وزيد في صلاة الحضر" وفي رواية الا المغرب فانها كانت ثلاثا، حجة الله البالغة: ۲/۷، مبحث في الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ۱/۲۸۲، باب كيف فرضت الصلوة في الاسراء، ط: شركة مكتبه و مطبعه مصطفىٰ البابي الحلبي مصر.

☆...... جب اللہ تعالیٰ کا حکم نامہ پڑھنے سے فراغت ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں بیٹھ جانے کی اجازت عطا ہوئی، اب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ ہمارے دربار میں کیا تحفہ لائے ہو تو اس وقت دوزانو مؤدب بیٹھ کر اس بات کا اظہار کیا جاتا ہے کہ اے اللہ! قلبی تعظیم اور بدنی اور مالی عبادات کا مستحق تو ہی ہے، اور یہ تیرے ہی حضور کے لائق ہے، لہذا میرا سارا مال اور جسم و جان اس بات کے لئے آپ کے حضور میں ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص:۲۶)

تشہد میں سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے بھی سلام مقرر کیا گیا تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد دل سے نہ بھلائیں، اور ان کی رسالت کا اقرار کرتے رہیں، اور اسلام کی نعمت اور آپ کی رسالت کی تبلیغ کی قدردانی کریں، اور اس کے شکریہ میں آپ پر سلام بھیجیں۔

مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ

جو لوگوں کا شکر گزار نہ ہو وہ اللہ کا کب شکر کر سکتا ہے۔

---

(۱) ولما كان القليل من الصلاة لا يفيد فائدة معتدا بها والكثير جدا يعسر اقامته اقتضت حكمة الله ان لا يشرع لهم اقل من ركعتين فالركعتان اقل الصلوة ولذلک قال " فی كل ركعتين التحية" ، حجة الله البالغة: ۲/۲ ، مبحث في الامور التي لا بد منها في الصلوة ، ط: كتب خانه رشيديه دهلی.

ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذكار قال" ثم ليتخير من الدعاء اعجبه اليه" وذلک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشى بغاشية عظيمة من الرحمة وحينئذ يستجاب الدعاء،...... ثم تقرر الامر على ذلک وجعل التشهد ركنا لانه لولا هذه الامور لكان الفراغ من الصلاة مثل فراغ المعرض او النادم ، حجة الله البالغة: ۲/۲ ، ط: رشيديه كتب خانه دهلی، ومن يريد التفصيل فليراجع الى الفتوحات المكية لابن العربی: ۱/ ۴۲۸ـ۴۳۲ تشهد عمر رضی الله عنه.

اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حق ادا ہو جائے گا، لہذا تشہد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مقرر ہوا۔ (احکام اسلام ص ٦٦)(۱)

تشہد میں نیک لوگوں پر سلام مقرر ہونے کی وجہ

نماز میں ''اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ'' میں سلام کو عام کر دیا گیا، یعنی ہم پر سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندے کی زبان سے یہ نکلا تو ہر ایک نیک بندے کو جو کہ آسمان و زمین میں ہے سلام پہنچ جائے گا، اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے حق کے لئے سلام کو عام کیا ہے۔ (۲)

(احکام اسلام ص ٦٦)

تشہد نہیں پڑھا مقتدی نے

''مقتدی نے تشہد نہیں پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) وکان الصحابة استحبوا ان یقدموا علی السلام قولهم : السلام علی الله قبل عباده ، السلام علی جبرائیل، السلام علی فلان ، فغیر رسول الله صلی الله علیه وسلم ذلک بالتحیات ، وبین سبب التغییر حیث قال: "لا تقولوا السلام علی الله فان الله هو السلام " یعنی ان الدعاء بالسلامة انما یناسب من لا تکون السلامة من العدم ولوا حقه ذاتیا له، ثم اختار بعده السلام علی النبی تنویها بذکره واثباتا للاقرار برسالته واداء لبعض حقوقه، حجة الله البالغة: ۱/٦، الامور التی لا بد منها فی الصلاة،التحیات والسلام، ط: رشیدیه دهلی.و: ۲/۱۳، ۱۴،ط:قدیمی.

(۲)السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین فانه اذا قال ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض قال الطیبی أعلمهم النبی صلی الله علیه وسلم ان الدعاء للمؤمنین ینبغی ان یکون شاملا لهم وعمهم ما یعمهم،مرقات : ۲/ ۳۳۱، ط: امدادیه ملتان. ثم عمم بقوله" السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین قال: فاذا قال ذلک اصاب کل عبد صالح فی السماء والارض ، حجة الله البالغة: ۲/ ٦، الامور التی لا بد منها فی الصلاة، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی.

تصویر

☆......کسی جاندار کی تصویر کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، خواہ اس کی طرف توجہ جاتی ہو یا نہ جاتی ہو دونوں صورتوں میں مکروہ ہے۔(۱)

☆......جاندار کی تصویر نمازی کے سر کے اوپر ہو یا آگے پیچھے یا دائیں بائیں یا برابر میں ہو ہر صورت میں مکروہ ہے۔(۲)

☆......نمازی کے سامنے تصویر ہونے کی صورت میں سب سے زیادہ اور شدید کراہت ہے۔ سر کے اوپر تصویر ہونے میں اس سے کم کراہت ہے، پھر دائیں جانب، پھر اس کے بعد بائیں جانب، اور پھر پیچھے ہونے میں ہے۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر اتنی چھوٹی سی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی

(۱،۲) (ولبس ثوب فيه تماثيل ذى روح وان يكون فوق رأسه او بين يديه او) بحذائه يمنة او يسرة او محل سجوده (تمثال) ولو في وسادة منصوبة لا مفروشة (واختلف فيما اذا كان) التمثال (خلفه، والاظهر الكراهة، الدر مع الرد: ۱/۶۴۷ - ۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) قوله والاظهر الكراهة ...... وفي البحر قالوا واشدها كراهة ما يكون على القبلة امام المصلي ثم ما يكون فوق رأسه ثم ما يكون عن يمينه ويساره على الحائط ثم مايكون خلفه على الحائط او الستر، شامي: ۱/۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۰۷، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، واما ما في الفتح عن شرح عتاب من انها لو كانت خلفه او تحت رجليه لا تكره الصلاة، ولكن تكره كراهة جعل الصورة في البيت للحديث، شامي: ۱/۶۴۹ مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

جیسا کہ سکہ پر ہوتی ہے، تو وہ مکروہ نہیں ہے۔ لہذا اگر نمازی کے پاس سکے ہیں تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۱)

☆......اگر بڑی تصویر سرکٹی ہوئی ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی۔ (۲)

☆......اگر نمازی کے سامنے شناختی کارڈ وغیرہ ہوں اور ان میں انسان کی تصویر ہو، تو نماز مکروہ ہوگی، اس لئے نماز سے پہلے شناختی کارڈ وغیرہ کو جیب میں اچھی طرح حفاظت سے رکھیں تا کہ نماز کے دوران جیب سے نکل کر سامنے نہ

---

(۱) (قوله الا ان تكون صغيرة) لان الصغار جداً لا تعبد فليس لها حكم الوثن فلا تكره في البيت والكراهة انما كانت باعتبار شبه العبادة......... والمراد بالصغيرة التي لا تبدو للناظر على بعد ...... وفي الخلاصة من كتاب الكراهة: رجل صلى ومعه دراهم وفيها تماثيل ملك لا بأس به لصغرها، البحر: ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(او كانت صغيرة) لاتتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، (قوله لا تتبين الخ) هذا اضبط مما في القهستاني حيث قال بحيث لا تبدو للناظر الا بتبصر بليغ كما في الكرماني، او لا تبدوله من بعيد، شامي: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبيل الفروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

ولو كانت الصورة صغيرة كالتي على الدرهم او كانت في اليد او مستترة او مهانة مع ان الصلاة بذلك لا تحرم، بل ولا تكره، شامي: ۶۴۷/۱، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله او مقطوع الرأس اى سواء كان من الاصل او كان لها رأس ومحي، وسواء كان القطع بخيط خيط على جميع الرأس حتىٰ لم يبق لها اثر او يطليه بمغرة ونحوها، او بنحته او بغسله، وانمالم يكره، لانها لا تعبد بدون الرأس عادة......وأماقطع الرأس عن الجسد بخيط مع بقاء الرأس على حاله فلا ينفي الكراهة لان من الطيور ما هو مطوق فلا يتحقق القطع بذلك، البحر: ۲۸/۲، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمي كراچي.

آجائے۔(۱)

☆......آج کل روپے میں بڑی اور واضح تصویر ہوتی ہے، اس لئے نماز شروع کرنے سے پہلے روپے کو حفاظت سے رکھیں تاکہ نماز کے دوران جیب سے گر کر سامنے نہ آجائے۔(۲)

☆......جاندار کے علاوہ غیر جاندار کی تصویر سامنے ہونے سے نماز مکروہ نہیں ہوتی، خواہ وہ کتنی ہی خوبصورت اور جاذب نظر ہو۔(۳)

☆......آج کل لوگ کعبۃ اللہ اور حرم پاک کی تصویر گھر میں لٹکاتے ہیں، اگر صرف کعبۃ اللہ یا حرم پاک کی تصویر ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، (۴) اور اگر اس میں یا اس کے ساتھ انسان یا نمازیوں کی تصویر ہے، اور وہ واضح طور پر نظر آتی ہے، غور سے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی تو اس کو سامنے یا دائیں بائیں لیکر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۵)

(۱، ۲) .... ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۸، وفي الشامية: (قوله لا المستتر بكيس او صرة) بأن صلى ومعه صرة او كيس فيه دنانير او دراهم فيها صور صغار فلا تكره لاستتارها ومقتضاه انها لو كانت مكشوفة تكره الصلاة، شامي: ۱/ ۶۴۸، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/ ۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي.

(۳، ۴) (او لغير ذی روح لا) يكره لانها لاتعبد (قوله او لغير ذی روح) لقول ابن عباس فان كنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر ومالا نفس له رواه الشيخان، ولا فرق في الشجر بين المثمر وغيره خلافا لمجاهد، الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۹، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۱۰۷، الفصل الثانی فيما يكره في الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه، البحر: ۲/ ۲۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوی على المراقی، ص: ۳۶۲، فصل في المكروهات، ط: قديمی كراچي.

(۵) انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة.

☆......جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆......ایسے مقام میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جہاں چھت پر یا دائیں بائیں جانب جاندار کی تصویر ہو۔(۲)

☆......اگر فرش پر جاندار کی تصویر ہے اس پر کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہے لیکن اس پر سجدہ نہیں کر رہا ہے تو نماز مکروہ نہیں ہوگی ورنہ نماز مکروہ ہوگی۔(۳)

☆......اگر جاندار کی تصویر ہے لیکن کسی چیز سے چھپا کر رکھی ہے، تو نماز مکروہ

---

(۱) (قوله ولبس ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفي الخلاصة: وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل آه، وهذه الكراهة تحريمية الخ، البحر: ۲۷/۲،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. الدر مع الرد: ۶۴۷/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي هندية: ۱۰۷/۱، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) وان يكون فوق رأسه او بين يديه او بحذائه الخ، قوله فوق رأسه اى في السقف، شامي: ۶۴۸/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير،ص: ۳۵۹، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، انظر الى الحاشية رقم ۱، ۲ في الصفحة السابقة.

(۳) ولو كانت الصورة على وسادة ملقاة او على بساط مفروش لا يكره لانها تداس وتوطأ، شامي: ۶۴۸/۱،ط: سعيد كراچي. (او على بساط فيه تصاوير) .... ولا بأس بأن يصلي على بساط فيه تصاوير (و) الحال انه (لا يسجد على التصاوير) والمراد ما كان منها لذى روح فان الخلاف انما هو فيها فاطلق في الاصل الكراهةسواء سجد عليها او لم يسجد، وقيد في الجامع الصغير بأن تكون في موضع السجود، فاذا كانت في موضع القيام او القعود لا يكره لما فيه من الاهانة.......... (ويكره ان يسجد عليها) اى على التصاوير لذى الروح لان فيه تعظيما لها وتشبها بعبادتها، حلبي كبير، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ومع هذا لو صلى على ذلك البساط وسجد عليها تكره، لان فعله ذلك تعظيما لها، شامي: ۶۴۹/۱، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲۷/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط : سعيد كراچي.

نہیں ہوگی ۔(۱)

☆......اگر جاندار کی تصویر اس قدر چھوٹی ہے کہ اگر زمین پر رکھدی جائے ، اور کوئی شخص اس کو کھڑے ہوکر دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں ، یا تصویر کا سر یا چہرہ کاٹ دیا گیا ہو، یا مٹا دیا گیا ہو، یا تصویر جاندار کی نہ ہو تو نماز مکروہ نہیں ہوگی ۔(۲)

تصویر چھپا کر رکھی ہے

جس کمرے میں نماز پڑھ رہا ہے اگر اس میں جاندار کی تصویر چھپا کر رکھی گئی ہے

---

(۱) انه يكره لو كانت على الستر .... هذا اذا كانت التصاوير مكشوفة، اما اذا كانت مستورة فلا بأس به ، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/۵۶۳ ، كتاب الصلاة، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي الخ، ط: ادارة القرآن كراچي.

ولا يكره (لو كانت تحت قدميه) .... (او على خاتمه) بنقش غير مستبين ، قال في البحر: ومفاده كراهة المستبين لا المستتر بكيس او صرة او ثوب آخر قال في الرد: (قوله او ثوب آخر) بأن كان فوق الثوب الذى فيه صورة ثوب ساتر له فلا تكره الصلاة فيه لاستتارها بالثوب ، بحر ، شامي: ۱/۶۴۸ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مكروهات الصلاة، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي. حلبى كبير ،ص: ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲)ويكره ان يصلي وبين يديه او فوق رأسه...... تصاوير ...... وهذا اذا كانت الصورة كبيرة...... ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره وان قطع الراس فلا باس به...... ولا يكره تمثال غير ذى الروح كذا في النهاية، هندية: ۱/۱۰۷ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه.

(و) لا يكره(لو كانت تحت قدميه) ...... او كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل اعضائها للناظر قائما وهي على الارض ذكره الحلبي او مقطوعة الرأس او الوجه او ممحوة عضو لا تعيش بدونه (او لغير ذى روح لا) يكره لانها لا تعبد، الدر المختار مع الرد: ۱/۶۴۸ - ۶۴۹، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة ، ط: سعيد كراچي. البحر :۲/۲۸ - ۲۹ ، باب مايفسد الصلاة، وما يكره فيها،(قوله الا ان تكون صغيرة او مقطوعة الرأس) ط: سعيد كراچي. حلبى كبير ، ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تو نماز مکروہ نہیں ہے،(۱) البتہ جاندار کی تصویر چھپا کر بھی نہیں رکھنی چاہیئے۔

تصویر چھوٹی ہے

اگر تصویر اتنی چھوٹی ہے کہ غور سے دیکھے بغیر نظر نہیں آتی، تو اس کی موجودگی میں نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

تصویر والا کپڑا

جاندار کی تصویر والا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

تصویر والا کمرہ

جس کمرے میں کسی جاندار کی تصویر لگی یا لٹکی ہو اس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم : ۱ . فی الصفحة. السابقة.

(۲) ولو كانت صغيرة بحيث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا يكره ، هندية: ۱/ ۱۰۷ ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره في الصلاة، وما لا يكره، ط: رشيديه كوئٹه، شامى: ۱/ ۶۴۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير ،ص: ۳۵۹، كراهية الصلاة، قبل فروع فى الخلاصة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) (قوله ولبس ثوب فيه تصاوير) لانه يشبه حامل الصنم فيكره وفى الخلاصة وتكره التصاوير على الثوب صلى فيه او لم يصل آه وهذه الكراهة تحريمية ، البحر: ۲/ ۲۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچى. شامى: ۱/ ۶۴۷، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، قبيل مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچى. خانية على هامش الهندية: ۱/ ۱۱۹، باب الحدث فى الصلاة، وما يكره فيها، ومالا يكره، ط: رشيدية كوئٹه، هندية: ۱/ ۱۰۷، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، الفصل الثانى ،ط: رشيدية كوئٹه.

ہے۔(۱)

تصویر والے مصلے

اگر جائے نماز پر خانۂ کعبہ کی تصویر یا مسجد نبوی کی تصویر ہے، تو ان پر نماز پڑھنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے،(۲) نہ ان پر کپڑا چڑھانے کی ضرورت ہے، نہ ان کو فروخت کرنے کی ضرورت ہے، اس تصویر سے خانۂ کعبہ اور مسجد نبوی کی تعظیم میں بھی کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ کعبۃ اللہ اور مسجد نبوی کی تصویر کا حکم عین کعبہ اور عین مسجد نبوی کا حکم نہیں۔(۳)

---

(۱) (و) یکره ایضا (ان تکون فوق رأسه ای رأس المصلی (فی السقف او) ان یکون (بین یدیه) ای قدامه قریبا منه (او) ان یکون (بحذائه) ای فی مقابله ...... (تصاویر) مرسومة فی جدار او غیره (او صورة) موضوعة (او معلقة) لان فیه تعظیما وتشبها بعبادتها، حلبی کبیر، ص: ۳۵۹، کراهیة الصلاة، قبل فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۶۴۸/۱، باب مایفسد الصلاة وما یکره فیها، قبیل مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط: سعید کراچی. البحر: ۲۷/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، فتح القدیر: ۳۶۲/۱-۳۶۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، فصل ویکره للمصلی الخ، ، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، لبنان.

(۲) (او لغیر ذی روح لا) یکره لانها لا تعبد (قوله او لغیر ذی روح) لقول ابن عباس فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له، رواه الشیخان الخ، الدر مع الرد: ۶۴۹/۱، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۹، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱۰۷/۱، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه، البحر: ۲۸/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، طحطاوی علی المراقی، ص: ۳۶۲، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کراچی، واما صورة غیر ذی الروح فلا خلاف فی عدم کراهة الصلاة علیها او الیها، حلبی کبیر، ص: ۲۵۹، کراهیة الصلاة، قبیل الفروع، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) فتاوی رحیمیہ میں ہے" کعبہ وغیرہ کا مصلی پر جو نقشہ ہوتا ہے چونکہ وہ اصل نہیں ہے بلکہ اس جیسا ایک مصنوعی نقشہ ہے لہذا اس کا احترام ضروری نہیں اور مسلمانوں کے دلوں میں اس کی عظمت ہوتی ہے اہانت کا خیال بھی نہیں ہوتا اس لئے اگر نادانستہ اتفاقا پیر پڑ جائے تو گناہ نہیں ہوگا، الخ، فتاوی رحیمیہ: ۳۲/۶، متفرقات صلاۃ، ط: دارالاشاعت کراچی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور کعبۃ اللہ کے اندر نماز پڑھنے کی صورت میں کعبۃ اللہ کی زمین نماز پڑھنے والے کے پیروں کے نیچے ہوتی ہے، جب یہ جائز ہے تو تصویر کے اوپر بھی نماز پڑھنا جائز ہوگی۔(۱)

تعجب کی خبر سن کر

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر جواب میں ''سُبْحَانَ اللّٰهِ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

تعدیل ارکان

''تعدیل ارکان'' کا مطلب یہ ہے کہ نماز کی ادائیگی کے دوران ہر رکن کے وقت اس طرح اطمینان حاصل ہو کہ تمام اعضاء سے اضطراب دور ہو جائے اور اس کی کم

---

(۱) وفی الدر : (یصح فرض و نفل فیها وفوقها) (قوله یصح فرض ونفل فیها) ای فی جوفها ، شامی: ۲/ ۲۵۴، باب الصلاة فی الکعبة، ط: سعید کراچی، البحر: ۲/ ۲۰۰، باب الصلاة فی الکعبة ، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۶۱۲، فصل فی مسائل شتیٰ ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۷، باب الصلاة فی الکعبة، ط: قدیمی کراچی.

ولو صلی فی جوف الکعبة او علی سطحها جاز الی ای جهة توجه ولو صلی علی جدار الکعبة فان کان وجهه الی سطح الکعبة یجوز والا فلا ، هندیة: ۱/ ۶۳، الفصل الثانی فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه کوئٹه، تاتارخانیة: ۱/ ۴۳۵، باب الصلاة فی الکعبة، ط : ادارة القرآن کراچی.

(۲) واذا اخبر بما یعجبه فقال سبحان الله او لا اله الا الله او الله اکبر ، ان لم یرد به الجواب لا تفسد صلاته عند الکل وان اراد به الجواب فسدت عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله تعالیٰ، هندیة: ۱/ ۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: رشیدیة کوئٹه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/ ۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

سے کم مقدار ایک تسبیح کی مقدار ہے۔(۱)

اور تعدیل ارکان امام ابو یوسفؒ، امام مالکؒ، شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک فرض ہے، امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک فرض نہیں ہے۔(۲)

اگر تعدیل ارکان قصداً فوت ہو جائے تو نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہے، اور اگر سہو اور غلطی سے تعدیل ارکان فوت ہو گیا ہے تو سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، وكذا فى الرفع منهما، الدر المختار (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما، شامى: ۱/۴۶۳، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد، ط: سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئته، البحر: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) (وتعديل الاركان) فانه (عند ابى يوسف فرض لما ذكرنا من الحديث) اى حديث ابن مسعود المتقدم فى اول ذكر الفرائض (وعندهما) تعديل الاركان (من الواجبات) لا من الفرائض، حلبى كبير، ص: ۲۹۴، الثامن تعديل الاركان، قبل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

وقال ابو يوسف بفرضية الكل، واختاره فى المجمع والعينى، ورواه الطحاوى عن ائمتنا الثلاثة وقال فى الفيض انه الاحوط، آه، وهو مذهب مالك والشافعى واحمد، الخ، شامى: ۱/۴۶۴ - ۴۶۵، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى، هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته، البحر: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳) حتىٰ لو تركها او شيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمداً يكره اشد الكراهة ويلزمه ان يعيد الصلاة، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱/۲۹۹ - ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۲۹۵، الثامن تعديل الاركان، قبيل واجبات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

تعدیل ارکان نہیں کیا

جو فرض اور وتر کی نمازیں تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہیں کی گئی ہیں اگر چہ وہ ہوگئی ہیں لیکن ان کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، البتہ سنتوں کا اعادہ نہیں اس لئے سنت اور نوافل کا اعادہ نہ کرے۔(۱)

تکبیر

نماز میں تکبیر تحریمہ فرض ہے،(۲) اس کے علاوہ نماز کی باقی تکبیرات سنت ہیں(۳) اس لئے تکبیر تحریمہ کے بغیر نماز نہیں ہوگی، اور باقی تکبیرات بھول کر نہ کہنے کی صورت میں نماز ہو جائے گی۔اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۴)

(۱) (ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو، ان لم يسجد له وان لم يعدها يكون فاسقا آثما ....(وهي) .... قراءة فاتحة الكتاب.....وتعديل الاركان، الدر مع الرد: ۱/۴۵٦،و: ۱/۴٦۴، باب صفة الصلاة،مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلك في كل زمان، فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلاة، الا بتكبيرة الافتتاح، حلبي كبير،ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) ..... ان المراد به تكبيرة الافتتاح ولأن الأمر للايجاب وما وراءها ليس بفرض ، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، وثاني عشرها (التكبيرات التي يؤتى بها في خلال الصلاة) عند الركوع والسجود والرفع منه والنهوض من السجود او القعود الى القيام وكذا التسميع ونحوه ، حلبي كبير،ص: ۳۸۲، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۴) وبترك السنة لا يجب سجود السهو، نص على ذلك في عمدة المصلي، منحة الخالق على هامش البحر الرائق: ۲/۹۵، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

ترك السنة لا يوجب فسادا ولا سهوا، بل اساءة لو عامدا غير مستخف ، حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۵٦، فصل في بيان سننها ، ط: قديمي كراچي، الدر مع الرد: ۱/۴۷۳-۴۷۴، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ

☆......تکبیر تحریمہ اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے کے بارے میں تین قول ہیں۔

۱......تکبیر یعنی "اللّٰہ اکبر" کہنا اور دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا ایک ساتھ شروع کرے، اور ایک ساتھ ختم کرے،

۲......پہلے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر "اللّٰہ اکبر" کہنا شروع کرے اور "اللّٰہ اکبر" ختم ہوتے ہی ہاتھ باندھ لے۔ یہ دونوں صورتیں افضل اور بہتر ہیں۔

۳......پہلے تکبیر شروع کر کے فوراً ہاتھ اٹھا کر ایک ساتھ ختم کر دے، یہ صورت بھی جائز ہے، لیکن بہتر نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير وهو المروى عن ابى يوسف قولا والمحكى عن الطحاوى فعلا واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتىٰ قال البقالي...... هذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروى عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض ورفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير وفسر قاضي خان المقارنة بان تكون بداء ته عندبداء ته وختمه عند ختمه ، القول الثاني وقته قبل التكبير ونسبه فى المجمع الى ابى حنيفة و محمد وفى غاية البيان الى عامة علمائنا،وفى المبسوط الى اكثر مشايخنا ، وصححه فى الهداية، ويشهد له ما فى الصحيحين عن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يكونا حذو منكبيه ثم كبر.
القول الثالث: وقته بعد التكبير فكبر اولا ثم يرفع يديه ويشهد له ما فى صحيح مسلم انه صلى الله عليه وسلم كان اذا صلى كبر،ثم رفع يديه ،ورجح فى الهداية ما صححه بان فعله نفي الكبرياء عن غيره تعالىٰ ، والنفي مقدم على الايجاب ككلمة الشهادة الخ، البحر: ۱/۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.و: ۱/۵۳۲،ط:رشيدية،حلبي كبير،ص:۲۹۸ صفة الصلاة،ط:سهيل. طحطاوى على المراقى. ص: ۲۷۹، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى. الدر مع الرد: ۱/۴۸۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچى. المحيط البرهاني: ۲/۳۱، الفصل الثانى فى الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچى.

☆……جوهره میں ہے کہ اصح یہ ہے کہ پہلے نمازی دونوں ہاتھ اٹھائے، جب دونوں ہاتھ کان کے برابر میں پہنچ جائیں تب "اللّٰہ اکبر" کہنا شروع کرے۔(۱)

☆……دونوں ہاتھ کان تک اٹھانے کے بعد جب ناف تک پہنچیں اس وقت تکبیر تحریمہ کہنا، یا ہاتھ ناف تک پہنچتے وقت تکبیر تحریمہ کا ایک جز "اللّٰہ" کہنا اور ہاتھ باندھنے کے بعد دوسرا جز "اکبر" کہنا مکروہ اور غلط عادت ہے،(۲) یہ ثناء ("سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" آخر تک) پڑھنے کی جگہ ہے تکبیر کہنے کی جگہ نہیں ہے، اور تکبیر تحریمہ ہاتھ باندھنے تک ختم ہو جانی چاہیے۔ ہاتھ باندھ کر یا باندھنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی صورت میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اونچا سننے والا بہرا مقتدی امام کے ہاتھ اٹھانے کو دیکھ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لے گا تو امام سے پہلے تکبیر کہنے کی بنا پر مقتدی کی اقتداء اور نماز صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ اگر تکبیر کا پہلا لفظ "اللہ" کہنے میں مقتدی سبقت کرے گا یا لفظ "اللہ" امام کے ساتھ شروع کر کے "اکبر" کا لفظ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کر دے گا، تب بھی اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

(۱،۲) والاصح انه يرفع اولا فاذا استقرتا في موضع المحاذات كبر لان الرفع بمنزلة النفي كأنه نبذ ما سوى الله تعالىٰ وراء ظهره ،الجوهرة النيرة: ۱/۶۴، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. المحيط البرهاني: ۲/۳۰۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۳) فلو قال"الله" مع الامام و"اكبر" قبله او ادرك الامام راكعا فقال" الله" قائما " واكبر" راكعا لم يصح في الاصح كما لو فرغ من "الله" قبل الامام الخ، الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تأليف الصلاة الي انتهائها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۰۷، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر ، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۵۳۵، ط: رشيديه كوئٹه، المحيط البرهاني، : ۲/۳۴، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات، والسنن، ط: ادارة القرآن كراچي، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، واما وقته فوقت التكبير مقارنا له لانه سنة التكبير شرع لاعلام الاصم الشروع في الصلاة، ولا يحصل هذا المقصود الا بالقران، بدائع: ۱/۱۹۹، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

☆......رکوع اور سجود کی تکبیرات کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ رکوع کے لئے جھکنے کے ساتھ تکبیر شروع کرے اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے، اسی طرح سجدہ میں جاتے وقت بھی تکبیر شروع کرے اور سجدے میں پہنچتے ہی تکبیر ختم کرے۔(۱)

رکوع اور سجود میں پہنچ کر تکبیر کہنا سنت کے خلاف اور مکروہ ہے، اور اس میں دو کراہت لازم آتی ہیں: ایک کراہت تکبیر کے محل کو ترک کرنے کی ہے کیونکہ یہ تکبیرات انتقال کہلاتی ہیں یعنی رکوع کے لئے جھکنے اور سجدے میں جانے کے وقت ان کو کہنا چاہیئے تھا، یہ ان کا محل ہے جس کو ترک کر دیا، دوسری کراہت بے محل ادائیگی ہے، یعنی جس وقت تکبیر کہہ رہا ہے وہ رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" اور سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنے کا وقت تھا، تکبیر کہنے کا وقت نہیں تھا، اس لئے یہ بے محل تکبیر ہے، اس لئے

---

(۱) ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عند ابتداء انتقالات وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، (فلما) ... فرغ من القراءة يخر راكعا...... يكبر تكبيرا... وهو يفيد مقارنة التكبير، الركوع ثم صرح به فقال (وينبغي ان يكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ منه عند الاستواء راكعا، حلبي كبير، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

فاذا اطمأن بعد رفع راسه من الركوع حال كونه قائما وسكن اضطراب اعضائه الحاصل من الرفع (كبر) حال كونه ملتبسا اى تكبيرا ملتبسا (بالخرور) او الباء بمعنى "مع" وذلك بان يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤها عند انتهائه، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۱/۴۹۳، و: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، كبر، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیے، اور خلاف سنت طریقے کو چھوڑ دینا چاہیے۔(۱)

سنت یہ ہے کہ جب ایک رکن کے بعد دوسرا رکن شروع کیا جائے، اس وقت شرعی طریقہ سے اللہ کا نام لیا جائے، جب ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہو گیا تو تکبیر وغیرہ بھی ختم ہو جانی چاہیے۔مثلاً رکوع کے لئے جھکنے کی ابتداء میں "اللہ اکبر" کی ابتدا ہو اور رکوع میں جھک جانے کے بعد "اللہ اکبر" کی انتہا ہو۔(۲)

☆......رکوع کی تکبیر رکوع میں جانے کے بعد کہنا مکروہ ہے، اسی طرح رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا چاہیے، اگر کوئی شخص رکوع سے پورے طور پر کھڑے ہونے کے بعد "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتا ہے تو یہ مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) (وان يـأتـي بـالاذكـار المشروعة في الانتقالات) ...... (بعد تمام الانتقال) متعلق بياتي اى ان ياتي بعد تمام الانتقالات بالاذكار التي شرعت في حال الانتقالات بأن يكبر للركوع بعد الانتهاء الى حد الركوع ويقول" سمع الله لمن حمده "بعد تمام القيام ونحو ذلك ، لان السنة ان يكون ابتداء الذكر عند ابتداء الانتقال وانتهاؤه عند انتهائه كما تقدم فمخالفة ذلك مخالفة للسنة فيكره(وفيه) اى في الاتيان المذكور كراهتان احداهما (تركها) اى ترك الاذكار (في موضعه) اى في موضع الذكر وهو حال الانتقال والاخرى(تحصيلها) اى تحصيل الاذكار (في غير موضعه) اى في غير موضع الذكر وهو بعد تمام الانتقال الخ، حلبي كبير،ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، و: ۳۱۰، مكروهات الصلاة،ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) ويكبر مع الانحطاط كذا في الهداية قال الطحطاوي وهو الصحيح كذا في معراج الدراية ، فيكون ابتداء تكبيره عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للركوع كذا في المحيط ، هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلاة،باب صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها ، ط: رشيديه كوئٹه، المحيط البرهاني: ۲/۳۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن ، ط: ادارة القرآن كراچی. انظر الى الحاشية رقم ۲،۱ في الصفحة السابقة ايضا.

(۳) سئل يوسف بن محمد عن من رفع راسه من الركوع ولم يقل عند الرفع سمع الله لمن حمده قال لا ياتي به بعد ما استوىٰ قائما ، هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلوة، الباب الرابع في صفة الصلوة، الفصل الثالث في سنن الصلوة، ط: رشيدية كوئٹه، انظر الى الحاشية رقم ۲،۱ في الصفحة السابقة.

خلاصہ یہ ہے کہ تکبیر وغیرہ ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کے درمیانی عرصہ کے اندر ادا کی جائے، رکن میں منتقل ہونے سے پہلے یا رکن میں منتقل ہونے کے بعد نہیں۔(۱)

تکبیر امام سے پہلے نہ کہے

مقتدی امام سے پہلے تکبیر نہ کہے بلکہ امام جب تکبیر شروع کرے اس کے بعد مقتدی تکبیر کہے۔(۲)

تکبیر اولیٰ فوت ہونے پر افسوس

حاتم اصمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میری جماعت کی نماز فوت ہوگئی، اس کے افسوس کرنے کے لئے میرے پاس صرف ابواسحاق بخاریؒ ہی تشریف لائے، حالانکہ اگر میرا بچہ مرجاتا تو میرے پاس افسوس کرنے کے لئے ایک ہزار سے زیادہ آدمی آتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے نزدیک دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں دین کی مصیبت کوئی وقعت اور اہمیت نہیں رکھتی ہے۔ اور ہم سے پہلے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ جب ان سے تکبیر

---

(۱) وکذا کل ذکر یوتی به فی حال الانتقال لا یوتی به فی غیر محله کالتکبیر الذی یوتی به عند الانحطاط من القیام الی الرکوع او من الرکوع الی السجود وکذا لا یأتی ببقیة تسبیحة السجود بعد رفع رأسه بل الواجب ان یراعی کل شئی فی محله کذا فی التاتارخانیة ناقلا عن الیتیمة، هندیة: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیه کوئٹه، حلبی کبیر، ص: ۳۵۷، صفة الصلاة، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) لاتبادروا الا مام اذا کبر فکبروا، مسلم: ۱/۱۷۷، باب ائتمام المأموم، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: انما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا، ابن ماجه، ص: ۶۱، باب اذا قرأ الامام، ط: اصح المطابع وکارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی.

اولیٰ فوت ہو جاتی، تو اس کے افسوس اور سوگ کے لئے تین دن تک دوست احباب اور رشتہ دار آتے تھے اور اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات روز تک سوگ اور غم منایا کرتے تھے۔(۱)

تکبیر اولیٰ کا ثواب

پہلی رکعت کے رکوع تک شامل ہو جانے سے تکبیر اولیٰ کا ثواب ملے گا۔(۲)

تکبیر اولیٰ کی فضیلت

تکبیر اولیٰ کی فضیلت اس شخص کے لئے ہے جو امام کی تکبیر تحریمہ کے وقت موجود ہو۔ بعض نے اس سے زیادہ وسعت دی ہے کہ جو شخص قرأت شروع ہونے سے پہلے نماز میں شریک ہو جائے اس کو تکبیر اولیٰ کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔ اور بعض نے مزید وسعت دی ہے کہ جو قرأت ختم ہونے سے پہلے شریک ہو جائے گا اس کو بھی تکبیر اولیٰ

---

(۱) وقال حاتم الاصم رحمه الله تعالیٰ فاتتني صلاة الجماعة مرة فعزاني ابو اسحق البخاری وحده، ولو مات لي ولد لعزاني اكثر من عشرة آلاف لان مصيبة الدين عندهم اهون من مصيبة الدنيا ، وكان السلف رضي الله تعالیٰ عنهم يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولیٰ وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف في كل فن مستظرف لاحمد الاشبهي، : ۱/ ۱۰، الفصل الثاني في الصلاة، وفضلها، ط: دار كرم بدمشق سوريه.

(۲) واما فضيلة تكبيرة الافتتاح فتكلموا في وقت ادراكها والصحيح ان من ادرك الركعة الاولیٰ فقد ادرك فضيلة تكبيرة الافتتاح كذا في الحصر في باب ابي يوسف ، هندية: ۱/ ۶۹، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، شامي: ۱/ ۵۲۶، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها ، مطلب في وقت ادراك فضيلة الافتتاح ، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۵۸، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي.

کی فضیلت حاصل ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ

☆……نماز شروع کرتے وقت ''اللہ اکبر'' کہنا۔(۲) چونکہ اس تکبیر کے بعد نماز شروع ہو جاتی ہے، کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات چیت کرنا اور اکثر وہ چیزیں جو نماز سے باہر جائز تھیں وہ حرام ہو جاتی ہیں اس لئے اس کو ''تکبیر تحریمہ'' کہتے ہیں۔(۳)

☆……تکبیر تحریمہ خاص لفظ ''اللہ اکبر'' سے کہنا واجب ہے، اگر اس کے ہم

---

(۱) واختلف في ادراک فضل التحريمة على قولهما فقيل بعضهم الى الثناء كما في الحقائق وقيل الى نصف الفاتحة كما في النظم وقيل في الفاتحة كلها وهو المختار كما في الخلاصة، وقيل الى الركعة الاولىٰ وهو الصحيح كما في المضمرات، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۱۴۰، فصل في بيان سننها، ط: قديمي كراچي. وص: ۲۵۸ ط: قديمي كراچي.

(۲) التكبير: هو ان يقول '' الله اكبر'' التعريفات الفقهية مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۳۵، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(۳) (قوله التحريمة) المراد بها جملة ذكر خالص مثل الله اكبر، …… والتحريم جعل الشئى محرما، سميت بها لتحريمها الاشياء المباحة قبل الشروع، شامي: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، فاذا كبر رفع يديه ايذانا بأنه أعرض عما سوى الله تعالىٰ، ودخل في حيز المناجاة، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذكار الصلاة وهيآتها المندوبة اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(قوله لتحريمه الاشياء المباحة خارج الصلاة) من اكل و شرب و كلام، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۱۷، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي.

معنیٰ کسی لفظ سے مثلاً " اللہ اعظم" وغیرہ سے ادا کرے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اگر تکبیر تحریمہ امام سے پہلے کہی گئی تو اقتداء درست نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اور اگر امام کے ساتھ ساتھ کہی تو بھی اقتداء درست نہیں ہوئی (۲) بلکہ امام کے شروع کرنے کے بعد شروع کرنا چاہیئے اور اگر امام کے تکبیر تحریمہ فارغ ہونے کے بعد

---

(۱) (واذا اراد الشروع في الصلاة كبر) لو قادرا(للافتتاح) اى قال وجوبا " الله اكبر" الدر مع الرد: وفي الشامية: فان الاصح انه يكره الافتتاح بغير " الله اكبر" عند ابى حنيفة كما في التحفة والذخيرة والنهاية وغيرها وتمامه في الحلية ، وعليه فلو افتتح باحد الالفاظ الاخيرة لا يحصل الواجب فافهم، شامي: ۱/ ۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي.

ثم غاية ما هنا ان الثابت بالنص ذكر الله تعالىٰ على سبيل التعظيم ولفظ التكبير ثبت بالخبر فيجب العمل به حتىٰ يكره افتتاح الصلاة بغيره لمن يحسنه كما قلنا في قراء ة القرآن مع الفاتحة.........وهذا يفيد الوجوب وهو الاشبه للمواظبة التي لم تقترن بترك، فعلى هذا ما ذكره في التحفة والذخيرة والنهاية من ان الاصح انه يكره الافتتاح بغير الله اكبر ، عند ابى حنيفة ، فالمراد كراهة التحريم لانها في رتبة الواجب من جهة الترك، البحر: ۱/ ۳۰۶،باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. و ۱/ ۵۳۳، ط: رشيديه و دار الكتب العلميه بيروت لبنان، بدائع: ۱/ ۱۳۰ ، فصل في شرائط الاركان، ومنها التحريمة، ط: سعيد كراچي. طحطاوى على المراقي، ص: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب ،ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو كبر قبل امامه لا تجوز صلاته ما لم يجد د، لانه اقتدى بمن ليس في الصلاة، فلا يدخل في صلاته ولا في صلاة نفسه، على الصحيح، لانه قصد المشاركة وهي في غير صلاة الانفراد ، البحر: ۱/ ۲۹۱، ، باب صفة الصلاة، قوله فرضها التحريمة، ط:سعيد كراچي.

ان كبر قبل امامه فالصحيح انه ان نوى الاقتداء به لا يصير شارعا ، هندية: ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

المقتدى اذا سبق الامام بالافتتاح لم يصح اقتداؤه لان معنى الاقتداء وهو البناء لا يتصور ههنا ، لان البناء على العدم محال،وقال النبي صلى الله عليه وسلم : انما جعل الامام ليؤتم به فلا تختلفوا عليه ، وما لم يكبر الامام لا يتحقق الائتمام به، وكذا اذا كبر قبله الخ، بدائع : ۱/ ۱۳۸، فصل في شرائط الاركان، واما شرائط الركن فانواع ، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۳۴۹، شرائط جواز الاقتداء ، ط: دار احياء التراث العربي بيروت.

تاخیر سے کہی تو اقتداء درست ہو جائے گی اور نماز بھی صحیح ہو جائے گی، لیکن تاخیر کی وجہ سے افضل اور بہتر وقت فوت کر دیا۔(۱)

تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی

☆......اگر کوئی شخص مسجد میں آیا اور امام رکوع میں تھا، تو آنے والے آدمی نے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ نہیں کہی بلکہ رکوع میں جاتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء اور نماز دونوں صحیح نہیں ہوں گی، کیونکہ نماز میں داخل ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا شرط ہے، جب شرط نہیں پائی گئی تو وہ نماز میں داخل نہیں ہوا، جب نماز میں داخل نہیں ہوا تو آخر تک نماز بھی نہیں ہوئی، اس آدمی پر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

---

(۱) والافضل ان ینوی الاقتداء بعد ما قال الامام، " الله اکبر" حتیٰ یکون مقتدیا بالمصلی هندیة: ۱/ ۶۶، الفصل الرابع فی النیة، ط: رشیدیه کوئٹه.

ومنها ان یکبر المقتدی مقارنا لتکبیر الامام فهو افضل باتفاق الروایات عن ابی حنیفة رحمه الله ، الخ، بدائع: ۱/ ۲۰۰، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی، و: ۱/ ۱۲۸، فصل فی شرائط الارکان ، ومنها النیة، ط: سعید کراچی.

(۲) ثم شرط صحة التکبیر ان یوجد فی حالة القیام فی حق القادر علی القیام ...... ولو وجد الامام فی الرکوع او السجود او القعود ینبغی ان یکبر قائما ثم یتبعه فی الرکن الذی هو فیه ولو کبر للافتتاح فی الرکن الذی هو فیه لا یصیر شارعالعدم التکبیر، قائما مع القدرة علیه ، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۳۳۷، شرط جواز الوقتیة، وبیان الترتیب، ط: دار احیاء التراث العربی.

ویشترط کونها (قائما) فلو وجد الامام راکعا فکبر منحنیا: ان الی القیام اقرب صح ولغت نیة تکبیرة الرکوع ، الدر المختار وفی الشامیة: (قوله قائما)ای فی الفرض مع القدرة علی القیام ، (قوله ان الی القیام اقرب)بان لا تنال یداه رکبتیه کما مر ، شامی: ۱/ ۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/ ۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

فلو ادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته، شامی: ۱/ ۴۵۲، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحریمة، ط: سعید کراچی. البحر :۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

☆......اسی طرح اگر کسی نے کھڑے ہوکر تکبیر تحریمہ کے لفظ "اللہ" کو کھڑے ہونے کی حالت میں کہا اور "اکبر" کے لفظ کو رکوع کی حالت میں کہا تو بھی یہ شخص نماز میں داخل نہیں ہوگا، اور اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

تکبیر تحریمہ رکن ہے یا شرط

تکبیر تحریمہ فرض ہے، لیکن یہ نماز کا رکن ہے یا شرط اس میں اختلاف ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ نماز کے لئے شرط ہے رکن نہیں ہے۔(۲)

تکبیر تحریمہ صحیح ہونے کی آٹھ شرطیں ہیں

۱......تکبیر تحریمہ کا نیت کے ساتھ ملا ہوا ہونا، یعنی ایک ہی وقت میں نیت اور تکبیر تحریمہ دونوں ہوں یا نیت اور تکبیر تحریمہ کے درمیان ایسی چیز فاصل اور حائل نہ ہو جو نماز کے منافی ہو مثلاً نیت کرنے کے بعد کسی سے بات چیت کی پھر اس کے بعد تکبیر تحریمہ کہا تو

(۱) ومنها انه ينبغي فيما اذا ادرک الامام في الرکوع فقال" الله اکبر" الا ان قوله " الله" کان في قيامه وقوله " اکبر" کان في رکوعه انه يکون شارعا علی رواية الحسن لا علی الظاهر ، لکن الذی في الخانية والخلاصة انه لا يکون شارعا، البحر الرائق: ۱/۵۳۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلوة، ط: دار الکتب العلميه بيروت، لبنان.، و: ۱/۳۰۷، ط: سعيد کراچی. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد کراچی.

(۲) ثم اختلفوا هل هی شرط او رکن ففی الحاوی هی شرط فی اصح الروايتين ، وجعله في البدائع قول المحققين من مشايخنا ، وفي غاية البيان قول عامة المشايخ وهو الاصح ، واختار بعض مشايخنا منهم عصام بن يوسف والطحاوی انها رکن الخ، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی، و: ۱/۵۰۶، ط: دار الکتب العلميه بيروت، المحيط البرهانی: ۲/۳۰، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات والسنن، ط ادارة القرآن کراچی، بدائع : ۱/۱۳۰، فصل في شرائط الارکان ، ومنها التحريمة ط: سعيد کراچی. و: ۱/۳۲۴، بيان صفة الذکر ، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، خانية علی هامش الهندية: ۱/۸۵، باب افتتاح الصلاة، ط: رشيدية کوئٹه. هندية: ۱/۶۸، صفة الصلاة، ط: رشيديه کوئٹه. الدرمع الرد: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد کراچی.

یہ درست نہیں۔(۱)

۲......جن نمازوں میں کھڑا ہونا فرض ہے ان کی تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اور باقی نمازوں میں جس طرح چاہے کہہ سکتا ہے۔(۲)

(۱، ۲) فالاول من شروط صحة التحريمة ان توجد مقارنة للنية حقيقة او حكما (بلا فاصل) بينها وبين النية بأجنبي يمنع الاتصال للاجماع عليه ، كالاكل والشرب والكلام ،فاما المشي للصلاة والوضوء فليسا ما نعين ، طحطاوى على المراقي، ص: ۲۷۹، بدائع: ۱/۱۲۹، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۳۳۲، بيان وقت النية في الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، المحيط البرهاني: ۲/۲۸، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات ، ط: ادارة القرآن كراچي.
(و) الثاني من شروط صحة التحريمة (الاتيان بالتحريمة قائما) او منحنيا قليلا (قبل) وجود (انحنائه) بما هو اقرب(للركوع) قال في البرهان : لو ادرک الامام راكعا فحني ظهره ، ثم كبر ان كان الى القيام اقرب صح الشروع .... وان الى الركوع اقرب لا يصح الشروع ، طحطاوى على المراقي،ص:۲۱۷ ـ ۲۱۹، بدائع: ۱/۱۳۱، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۳۳۷، شرط جواز الوقتية ،ط : دار احياء التراث العربي بيروت، المحيط البرهاني:۲/۳۷، ط: ادارة القرآن كراچي.
(و) والثالث منها(عدم تاخير النية عن التحريمة) لان الصلاة عبادة وهي لا تتجزأ فما لم ينوها لا تقع عبادة ولا حرج في عدم تأخيرها بخلاف الصوم وهو صادق بالمقارنة وبالتقدم، والافضل المقارنة الحقيقية للاحتياط خروجا من الخلاف وايجادها بعد دخول الوقت مراعاة للركنية ، طحطاوى على المراقي، ص:۲۱۸ ـــ ۲۱۹، وفي نسخة،ص: ۲۷۹، باب شروط الصلاة واركانها،ط: قديمي كراچي، بدائع : ۱/۱۲۹، ط: سعيد كراچي، و: ۱/۳۳۳، فصل في شرائط الاركان، ط: دار احياء التراث العربي بيروت، لبنان، المحيط البرهاني: ۲/۲۹، الفصل الثاني في الفرائض والواجبات، ط: ادارة القرآن كراچي.
(و) الرابع منها (النطق بالتحريمة بحيث يسمع نفسه) بدون صمم ولا يلزم الاخرس تحريک لسانه على الصحيح، وغير الاخرس يشترط سماعه نطقه(على الاصح) كما قاله شمس الائمة الحلواني واكثر المشائخ على ان الصحيح ان الجهر حقيقة ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه.......... مراقي الفلاح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۱۷ ـ ۲۱۹، باب شروط الصلاةواركانها ، ط: قديمي كراچي، و: ۲۷۹، فصل في كيفية ترتيب ، ط: قديمي كراچي، الدر مع الرد: ۱/۴۸۲ ، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

البتہ رکوع کی حالت میں یا رکوع کے قریب جھک کر تکبیر تحریمہ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اور اگر جھکا ہوا ہے لیکن رکوع کے قریب نہیں بلکہ قیام کے قریب ہے تو صحیح ہو جائے گی۔

بعض ناواقف لوگ جب مسجد میں آکر امام کو رکوع کی حالت میں دیکھتے ہیں تو جلدی سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور ایسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوتی، اس لئے کہ تکبیر تحریمہ نماز صحیح ہونے کے لئے شرط ہے، جب وہ صحیح نہیں ہوئی تو نماز بھی نہیں ہوئی۔(۱)

۳......تکبیر تحریمہ نیت سے پہلے نہ ہو، اگر تکبیر تحریمہ پہلے کہی اور نیت اس کے بعد کی تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۴......تکبیر تحریمہ اتنی آواز سے کہنا ضروری ہے کہ اس کی آواز خود سنے بشرطیکہ بہرا نہ ہو گونگے کو تکبیر تحریمہ کے لئے زبان ہلانا ضروری نہیں۔(۳)

۵......تکبیر تحریمہ ایسی عبارت سے ادا کرنا جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بزرگی سمجھی جاتی ہو۔(۴)

۶......"اللہ اکبر" کے ہمزہ یا با کو لمبا نہ کرے، اگر کوئی شخص ء أللّٰہ اکبر، یا اللّٰہ

(۱، ۲، ۳) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۴) فقال ابو حنیفة و محمد رحمهما الله تعالیٰ یصح الشروع فی الصلوة بکل ذکر هو ثناء خالص لله تعالیٰ یراد به تعظیمه لا غیر، مثل ان یقول: الله اکبر، الله الاکبر، الله الکبیر، الله اجل، الله اعظم، او یقول: الحمد لله او سبحان الله او لااله الا الله، الخ، بدائع الصنائع: ۱/۳۳۵، کتاب الصلاة، بیان صفة الذکر، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و: ۱/۱۳۰، ط: سعید کراچی. البحر: ۱/۳۰۶، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی. فی المحیط البرهانی: ۲/۳۲، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فی الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القرآن کراچی، الحادی عشر ان یکون بذکر خالص لله تعالیٰ، مراقی الفلاح، طحطاوی علی المراقی، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

اکبار" کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہ ہوگی۔(۱)

۷..... "اللہ اکبر" کے لفظ "اللہ" میں لام کے بعد الف کہنا، اگر کوئی شخص لام کے بعد الف نہیں کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۸..... بسم اللہ وغیرہ سے تکبیر تحریمہ ادا نہ کرنا، اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کی جگہ پر "بسم اللہ الرحمن الرحیم" وغیرہ کہے گا تو اس کی تکبیر تحریمہ صحیح نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) وعن مدهمزات وباء باكبر (قوله عن مدهمزات) اى همزة الله وهمزة اكبر اطلاقا للجمع على ما فوق الواحد لانه يصير استفهاما، وتعمده كفر، فلا يكون ذكرا فلا يصح الشروع به وتبطل الصلاة به لو حصل في اثنائها في تكبيرات الانتقالات، الدر المختار مع حاشية رد المحتار: ۴۵۳/۱، كتاب الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۳۱۴/۱، فصل واذا أراد الدخول ط: سعيد كراچي. وص: ۵۴۸/۱ - ۵۴۹، ط: دار الكتب العلميه بيروت لبنان، التاسع ان لا يمد همزاً فيها، ولا باء اكبر، مراقى الفلاح، وفى الطحطاوى فيه لا يكون شارعا فى الصلاة، وتبطل الصلاة بحصوله فى اثنائها لو صحت اولا، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچي.

(۲) الرابع عشر ان يأتى بالهاوى وهو الالف فى اللام الثانية فاذا حذفه لم يصح مراقى الفلاح وفى الطحطاوى على المراقى، والمراد بالهاوى الالف الناشى بالمد الذى فى اللام الثانية من الجلالة فاذا حذفه الحالف او الذابح، او المكبر للصلاة او حذف الهاء من الجلالة اختلف فى انعقاد يمينه وحل ذبيحته وصحة تحريمته، فلا يترك ذلك احتياطا، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۴، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچي، شامى: ۴۵۳/۱، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي.

(۳) الثانى عشر ان لا يكون بالبسملة (قوله ان لا يكون بالبسملة الخ) من انها للتبرک فكانه قال: بارک الله لى وهو الاصح، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۳، باب شروط الصلاة، ط: قديمى كراچي.

(وبسملة) اى وخالص عن بسملة فلا يصح الافتتاح بها فى الصحيح، شامى: ۴۵۲/۱، باب صفة الصلاة، بحث شروط التحريمة، ط: سعيد كراچي.

ولو قال بسم الله الرحمن الرحيم ففى المبتغى والمجتبى يجوز وفى الذخيرة لا يجوز معللا بأن التسمية للتبرک فكانه قال بارک فى هذا الامر، البحر: ۵۳۷/۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان. و: ۳۰۸/۱ فصل وإذا أرادالدخول فى الصلوٰة، ط: سعيد كراچي.

تکبیر تحریمہ کہتے ہی رکوع میں چلا گیا

اگر مقتدی نے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہی، اور اس کے بعد کچھ دیر مزید کھڑے ہوئے بغیر فوراً رکوع میں چلا گیا، اور امام کو رکوع میں پالیا، تو نماز ہو جائے گی۔ قیام کی فرضیت ادا ہونے کے لئے کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنا ہی کافی ہے، تکبیر کے بعد فرض ادا ہونے کے لئے مزید کھڑا رہنا لازم نہیں۔(۱)

تکبیر تحریمہ کہنے کا مسنون طریقہ

۱......تکبیر تحریمہ کہتے وقت قبلے کی طرف رخ کر کے سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے،(۲)

---

(۱) ولو ادرک المقتدی الامام فی الرکوع فانه یکبر للافتتاح قائما ویترک الثناء ویکبر ویرکع قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱/۸۸، باب افتتاح الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.

ولو وجد الامام فی الرکوع او السجود او القعود ینبغی ان یکبر قائما ثم یتبعه فی الرکن الذی هو فیه، بدائع: ۱/۲۳۱، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی. و: ۱/۳۳۷، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، البحر: ۱/۳۰۷، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. و: ۱/۵۳۵، ط: دار الکتب العلمیه بیروت لبنان. الدر مع الرد: ۱/۴۸۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۶۹، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲)(قوله والقیام) لقوله تعالیٰ وقوموا لله قانتین ای مطیعین والمراد به القیام فی الصلاة، البحر: ۱/۲۹۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۴۴،

ومن حیث خرجت فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره، بقره: ۱۵۰.

اما الشرائط المجمع علیها فستة...... والرابع استقبال القبلة التی امر الشرع بالتوجه الیها، حلبی کبیر، ص: ۱۴، شرائط الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع: ۱/۱۱۷، فصل فی شرائط الارکان، ط: سعید کراچی، (من فرائضها) التی لا تصح بدونها (التحریمة قائما) الدر مع الرد: ۱/۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۹۰-۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۲۸۳، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(قوله فللمکی فرضها اصابة عینها)...... ومن لم یکن بمعاینتها فالشرط اصابة جهتها، البحر: ۱/۲۸۴، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی، البحر: ۱/۳۰۵، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة، کبر، ط: سعید کراچی.

سر اور گردن کو جھکا کر ٹھوڑی کو سینے سے لگا کر کھڑا ہونا درست نہیں۔(۱)

۲..... نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے۔(۲)

۳..... پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلے کی جانب ہونا چاہیئے، اور دونوں پاؤں بھی قبلہ رخ ہونے چاہئیں دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے۔

۴..... دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔(۳)

۵..... تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے مرد حضرات دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اس طرح اٹھائیں کہ ہتھیلیوں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو، اور انگوٹھوں کے سرے کان کی لو سے یا تو بالکل مل جائیں یا اس کے برابر آجائیں، اور باقی انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور انگلیوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ بھی نہ ہو اور بالکل بہت زیادہ ملا ہوا بھی نہ ہو بلکہ نارمل حالت پر رکھیں اور خواتین دونوں ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھائیں، دوپٹے سے باہر نکال کر نہیں، اور عذر کی حالت میں جہاں تک اٹھا سکتے ہوں اٹھائیں کافی

---

(۱)(وان لا يطأطئ رأسه عند التكبير) فانه بدعة، الدر المختار ،(قوله وان لا يطاطئ رأسه) اى لا يخفضه ، شامي: ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲)نظره الى موضع سجوده حال قيامه ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (قوله ومنها القيام .... وينبغي ان يكون بينهما مقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع هكذا روى عن ابي نصر الدبوسي انه كان يفعله كذا في الكبرىٰ ، شامي: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة،بحث القيام ط: سعيد كراچي.

ہوجائے گا۔(۱)

۶......بعض لوگ کانوں کو ہاتھوں سے بالکل ڈھک لیتے ہیں، اور بعض لوگ ہاتھ پوری طرح کانوں تک اٹھائے بغیر ہلکا سا اشارہ کردیتے ہیں اور بعض لوگ کان کی لو کو ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں، یہ سب طریقے غلط اور سنت کے خلاف ہیں، ان کو چھوڑنا ضروری ہے اور سنت کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔(۲)

۷......مذکورہ بالا طریقے پر ہاتھ اٹھاتے وقت "اللہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱)وقال الشيخ الامام الفقيه ابو جعفر : يستقبل ببطون كفيه القبلة وينشر اصابعه ويرفعهما،فاذا استقرتا في موضع المحاذات يعني محاذات الابهامين من شحمة الاذنين يكبر ...... وعن بعضهم: انه لا يفرج اصابعه كل التفريج ولا يضمها كل الضم، بل يتركها على ما عليه العادة وهو المعتمد المحيط البرهاني: ۲/ ۳۰، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فى الفرائض والواجبات والسنن، ط: ادارة القران كراچی. واما المرأة ترفع يديها كما يرفع الرجل في رواية الحسن...... وقال بعضهم حذاء ثدييها وقال بعضهم حذاء منكبيها وهو الاصح، لان هذا استرفي حقها ومايكون استر لها فهو اولىٰ ، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۱، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق: ۱/ ۵۳۰، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: دار الكتب العلميه بيروت، لبنان.و: ۱/ ۳۰۵، ط: سعيد كراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، و : ۱/ ۴۸۲، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی، البحر : ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير،ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۸ فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمی كراچی.

(۲) ايضا

(۳) (قوله ورفع يديه حذاء اذنيه) ...... وفيه ثلاثة اقوال: القول الاول انه يرفع مقارنا للتكبير،وهو المروی عن ابی يوسف قولا ،والمحكی عن الطحاوی فعلا، واختاره شيخ الاسلام وقاضيخان وصاحب الخلاصة والتحفة والبدائع والمحيط حتىٰ قال البقالی هٰذا قول اصحابنا جميعا ويشهد له المروی عنه عليه الصلاة والسلام انه كان يكبر عند كل خفض و رفع وما رواه ابو داؤد انه صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه مع التكبير ، الخ، البحر : ۱/ ۳۰۵، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة كبر، ط: سعيد كراچی، حلبی كبير،ص: ۲۹۸، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، طحطاوی على المراقي،ص: ۲۷۹، فصل فی كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمی كراچی، الدر مع الرد: ۱/ ۴۸۲، فصل فی بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچی.

۸......تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھ باندھ لینا چاہیے، مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینے پر باندھیں۔(۱)

۹......"اللّٰہ اکبر" کہہ کر تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوگیا

کسی شخص نے تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز شروع کی اور قرأت بھی کر لی، اس کے بعد اس کو تکبیر تحریمہ کے بارے میں شک ہوا، تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہیں تو اس نے دوبارہ تکبیر تحریمہ کہی اور قرأت پھر دوبارہ شروع کی، اس کے بعد خیال آیا کہ تکبیر تحریمہ تو شروع میں کہہ لی تھی، تو اس آدمی پر اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما عند نا حلبي كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(ثم وضع يمينه على يساره) وتقدم صفته (تحت سرته عقيب التحريمة بلا مهلة) لانه سنة القيام في ظاهر المذهب قوله (بلا مهلة) بفتح الميم اى تراخ، طحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۰، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي كراچي.

ووضع الرجل يمينه على يساره تحت سرته،...... كما فرغ من التكبير، بلا ارسال في الاصح وهو سنة القيام، الدر مع الرد: ۴۸۶/۱ـ۴۸۷، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) اما في تكبيرة الافتتاح بأن تفكر في حالة القيام او بعده انه هل كبر للافتتاح ام لا؟ فطال فكره فيه وعلم انه قد كبر فبنى او ظن انه لم يكبر فكبر وقرأ وبنى عليه فعليه سجدتا السهو، فيهما، المحيط البرهاني: ۳۰۹/۲، كتاب الصلاة، الفصل السابع عشر في سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي. رجل افتتح الصلاة فقرأ ثم شك في تكبيرة الافتتاح وأعاد التكبير والقراءة ثم علم انه كان كبر، فعليه سجود السهو، المبسوط للسرخسي: ۳۹۹/۱، باب سجود السهو، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

تکبیر تحریمہ کے بعد دوسری تکبیر کے بغیر رکوع میں چلا گیا

''امام رکوع میں ہے تو آنے والا کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر تحریمہ کے بعد فوراً ہاتھ باندھ لے

تکبیر تحریمہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر ہاتھ نیچے چھوڑے نہیں بلکہ دونوں ہاتھوں کو چھوڑے بغیر باندھ لے۔(۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے

جب کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں آکر شامل ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھنا مسنون ہے، اگر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور ویسے ہی رکوع میں چلا گیا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۳ فى الصفحة السابقة.

(۲) ولو ادرک الامام راكعا فكبر قائما وهو يريد تكبيرة الركوع جازت صلاته، لان نيته لغت، فبقى التكبير حالة القيام، البحر: ۱/ ۲۹۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى، وسننها رفع اليدين للتحريمة...... ووضع يمينه على يساره تحت سرته وتكبيرة الركوع (قوله وتكبيرة الركوع) لما روى انه عليه الصلاة والسلام كان يكبر عند كل رفع و خفض، البحر: ۱/ ۳۰۲۔ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

فلو كبر قائما فركع ولم يقف صح لان ما أتى به القيام الى ان يبلغ الركوع يكفيه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۴ ـ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد كراچى، حلبى كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع: ۱/ ۱۲۹ ـ ۱۳۱، فصل فى شرائط الاركان، ط: سعيد كراچى.

ترک السنة لا يوجب فساداً ولا سهوا بل اساءة لو عامدا غير مستخف، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب فى سنن الصلاة،ط: سعيد كراچى.

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھ لے اور ثناء پڑھے۔ تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہ باندھنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

☆......تکبیر تحریمہ کے بعد مرد حضرات ناف کے نیچے اور خواتین سینہ پر ہاتھ باندھ لیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ نہیں باندھا اور رکوع میں چلا گیا

''تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھنا سنت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ووضع يده اليمنىٰ على اليسرىٰ تحت السرة كما فرغ من التكبير، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئته، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۷٦، باب صفة الصلاة، مطلب في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي. : ۱/۴۸٦، مطلب في حكم القراءة بالشاذ، ط: سعيد كراچي.

ثم (يقول سبحانك اللّٰهم وبحمدك الخ) اى وتبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولا اله غيرك، فقد روى البيهقي عن انس وعائشة وابى سعيد الخدرى وجابر وعمر و ابن مسعود الخ، حلبي كبير، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيديه كوئته، الدر مع الرد: ۱/۴۸۸، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۸۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(ثم يقول سبحانك اللّٰهم وبحمدك) ولهما رواية انس رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح الصلاة كبر وقرأ سبحانك اللّٰهم وبحمدك الخ، وقوله وجل ثناؤك لم يذكر في المشاهير، البناية في شرح الهداية: ۱/۲۱۵، ط: رشيديه كوئته.

(۲) (ثم يضع يمينه على يساره) بعد التكبير ولا يرسلهما .... (ويضعهما) الرجل (تحت السرة...... (و اما المرأة) فانها (تضعهما تحت ثديها) بالاتفاق، لانه استرلها، حلبي كبير، ص: ۳۰۰ــ ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، وآدابها، ط: رشيدية كوئته، الدر مع الرد: ۱/۴۸۷، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، البنايه: شرح الهداية: ۲/۲۱۰، ط: رشيديه كوئته.

بخلاف المرأة فانها تضع على صدرها لانه استرلها فيكون في حقها اولىٰ، البحر: ۱/۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھاتے وقت

اگر کوئی عذر اور سردی وغیرہ نہیں تو تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو اپنے دونوں ہاتھوں کو آستین یا چادر وغیرہ سے باہر نکال کر "اللہ اکبر" کہنا چاہیئے۔(۱)

اور خواتین تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کو چادر یا دوپٹہ وغیرہ سے باہر نہ نکالیں بلکہ دوپٹے اور چادر کے اندر ہی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔(۲)

تکبیر تحریمہ کے وقت سر کو نہ جھکانا اور سائنس

تکبیر تحریمہ میں اگر سر کو نیچے جھکایا جائے یا دائیں بائیں جھکایا جائے تو وہ فوائد جو ہاتھوں کے کانوں تک اٹھانے کے ضمن میں واضح ہوئے ہیں(۳) کامل میسر نہیں ہوتے اور نماز کا مقصد کہ یہ دنیا اور آخرت کی شفا ہے، فوت ہو جاتا ہے۔(۴)

(سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۵۱)

---

(۱) فصل من آدابها ....فمنها (اخراج الرجل كفيه من كميه عند التكبير للاحرام لقربه من التواضع الا لضرورة كبرد والمرأة تستر كفيها حذرا من كشف ذراعها و مثلها الخنثى (قوله للاحرام)فيه اشعاربانه لايندب منه ذلك في غيرحالة الاحرام،ولكن الاولىٰ اخراجهما في جميع الاحوال، كمافي مجمع الانهر ،قوله(حذرا من كشف ذراعها)اى فانه عورة على الصحيح، وهذا في الحرة لا في الامة، حاشية الطحطاوى على المراقي،ص: ۲۷٦ ، فصل من آدابها، ط: قديمي كراچي، حلبي كبير،ص: ۲۹۸ ـ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.
(قوله واخراج كفيه من كميه عند التكبير) لانه اقرب الى التواضع وابعد امنالتشبه بالجبابرة، وامكن من نشر الاصابع الا لضرورة برد ونحوه، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.(قوله وحررنا في الخزائن الخ) ....ترفع يديها حذاء منكبيها ولا تخرج يديها من كميها ، شامي: ۱/ ۵۰۴، فصل في بيان تأليف الصلاة، الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/ ۱۹۹ ، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.
(۲) انظر الى الحاشية السابقة.
(۳) جب ہم ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے ہیں تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں اور شانے کے پٹھوں کی ورزش ہوتی ہے، دل کے مریض کے لئے ایسی ورزش بہت مفید ہے جو کہ نماز پڑھتے ہوئے خود بخود ہو جاتی ہے اور یہ ورزش فالج کے خطرات سے محفوظ رکھتی ہے، سنت نبوی اور جدید سائنس:۱/۵۰، ط: دارالکتاب، لاہور۔
(۴)ومن السنن ان لا يطاطئ راسه عند التكبير، البحر: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد

تکبیرِ تحریمہ مقتدی نے پہلے کہہ دی

اگر مقتدی نے امام سے پہلے تکبیرِ تحریمہ کہہ دی تو اقتداء صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، ایسے مقتدی کو چاہیئے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔

مثلاً امام کے تکبیرِ تحریمہ یعنی "اللہ اکبر" کہنے سے پہلے مقتدی "اللہ اکبر" کہہ دے یا امام کا لفظ "اللہ" ختم ہونے سے پہلے ہی "اللہ" کہہ دے، تو ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور ایسے مقتدی پر ضروری ہے کہ دوبارہ "اللہ اکبر" کہہ کر امام کے پیچھے نماز کی نیت باندھے۔(۱)

تکبیرِ تحریمہ میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانے کا راز

تکبیرِ تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں، اے اللہ! سب چیزیں تیری ہیں، ان کا تو ہی

=کراچي. الدر مع الرد: ۴۷۵/۱، سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۷۳/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۱) (واذ اراد الشروع في الصلاة كبر) ..... فلو قال "الله" مع الامام و"اكبر" قبله او ادرك الامام راكعا فقال "الله" قائما و"اكبر" راكعا لم يصح في الاصح كما لو فرغ من الله قبل الامام (قوله في الاصح) اى بناء على ظاهر الرواية، وافاد انه كما لا يصح اقتداؤه لا يصير شارعا في صلاة نفسه ايضا وهو الاصح، (قوله قبل الامام) اى قبل شروعه، الدر مع الرد: ۴۸۰/۱-۴۸۱، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲۹۱/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۶۶/۱، الفصل الرابع في النية، ط: رشيديه كوئٹه. حلبي كبير، ص: ۳۰۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و: ۲۲۰، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

مالک ہے، میں خالی ہاتھ محتاج وفقیر تیری عطاو بخشش کا طالب اور امیدوار بن کر تیرے حضور میں حاضر ہوتا ہوں۔ اس میں یہ اشارہ بھی ہے کہ میں ہر قسم کی طاقت اور قوت سے خالی ہوں ساری طاقتوں اور قوتوں کا تو ہی مالک ہے، پس اس نیک کام یعنی عبادت میں میری مدد فرما۔

حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فیرفع یدیہ الی اللّٰہ معترفاان الا قتدار لک لالی وان یدی خالیۃ من الاقتدار. اللہ تعالیٰ کی طرف دونوں ہاتھ اس بات کا اعتراف کرتا ہوا اٹھائے کہ طاقت وقوت تیرا حق ہے، مجھے کوئی قدرت وطاقت نہیں۔

پس جب آدمی "اللہ اکبر" کہے تو دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے تا کہ معلوم ہو کہ اللہ کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے وہ دست بردار ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں آ گیا۔(۱)

---

(۱) اذا وقفت بین یدی فقف فقیرا محتاجا لا تملک شیئا وکل شئی ملکتک ایاہ فارم بہ، فقف صفر الیدین واجعلہ خلف ظھرک ، فانی فی قبلتک ، ولھذا یستقبل بکفیہ قبلتہ قائمۃ لیعلم انہ صفر الیدین مما کان فیھما ثم انہ اذا احطھما رجعت بطون الاکف تنظر الی خلف وھو موضع ما رمتہ من یدھا ، ثم ان اللہ یعطیہ فی کل حال من الاحوال احوال الصلاۃ ما یقتضیہ جزاء ذلک الفعل فاذا ملکہ ترکہ، واعلم الحق برفع یدیہ انہ قد ترکہ فی الموضع الذی ینبغی لہ ان یترکہ وقد توجہ طالبا فقیرا صفر الیدین الی الوھب الالھی فیعطیہ ایضا فیرجع یدیھا فھی خالیۃ ھکذا فی جمیع المواطن التی علمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یرفع فیھا یدیہ وقد یرفعھا من باب الحول والقوۃ اذا کانت محل القدرۃ الایدی ، فیرفع یدیہ الی اللہ معترفا ان الاقتداء لک لا لی وان یدی خالیۃ من الاقتداء الخ، الفتوحات المکیۃ لابن العربی : ۱/۴۳۷، فصول بل وصول فی افعال الصلاۃ، فصل بل وصل فی رفع الایدی فی الصلاۃ، ط: دار صادر بیروت.

تکبیر تحریمہ میں عورت کا کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی وجہ

تکبیر تحریمہ میں عورت کا مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورت کا مرتبہ مرد سے نیچے ہے، اور اسی حد تک ہاتھ اٹھانا ستر کے اعتبار سے مناسب بھی ہے۔ (احکام اسلام ص ۵۸)

تکبیر تشریق

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. (۱)

☆..... نویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز سے لیکر تیرہویں ذی الحجہ کی عصر کی نماز تک فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) اما عدده وماهيته فهو ان يقول مرة الله اكبر ، الخ، عالمگيرى: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين ، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/ ۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعيد كراچى، بدائع: ۱/ ۱۹۵، ، ط: سعيد كراچى.

(۲) واما صفته فانه واجب ، عالمگيرى: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين،ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/ ۱۶۵، باب العيدين ، ط: سعيد كراچى، بدائع: ۱/ ۱۹۵، فصل فى وجوب التكبير ايام التشريق ، ط: سعيد كراچى. الدر مع الرد: ۲/ ۱۷۷، باب العيدين، مطلب فى تكبير التشريق، ط: سعيد كراچى.

واما وقته فاوله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره في قول ابى يوسف و محمد رحمهما الله تعالىٰ عقيب صـــلاة العصر من آخر ايام التشريق هكذا فى التبيين والفتوىٰ، والعمل فى عامة الاعصار و كافة الامصار على قولهما كذا فى الزاهدى، هندية: ۱/ ۱۵۲، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين،ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/ ۱۶۵ ، باب العيدين، ط: سعيد كراچى. و: ۱/ ۳۶۰، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/ ۱۹۵، فصل اما محل ادائه ، ط: سعيد كراچى.

☆......مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں۔اور خواتین آہستہ پڑھیں سلام پھیرنے کے بعد فوراً تکبیرات تشریق ادا کرنی چاہئیں، یہاں تک کہ اگر بات چیت کی یا جان بوجھ کر وضو توڑ ڈالا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائیں گی۔(۱)

☆......اگر ایام تشریق کے دوران کوئی نماز فوت ہوگئی، اور اسی سال ایام تشریق کے دوران ادا کی گئی، تو اس صورت میں بھی فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا لازم ہے۔(۲)

☆......تکبیر تشریق کہنا مقیم پر لازم ہے، اسی طرح مسافر پر بھی اقتداء کی وجہ

---

(۱) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافرا او امرأة لانه تبع للمكتوبة (الى) عصر اليوم الخامس (آخر ايام التشريق وعليه الاعتماد) والعمل والفتوىٰ على عامة الامصار وكافة الاعصار، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹-۱۸۰، لكن المرأة تخافت، الدر مع الرد: ۲/۱۸۰، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۵۲، ط: رشيدية كوئٹه.

وينبغي ان يكبر متصلا بالسلام حتىٰ لو تكلم او احدث متعمدا سقط كذا في التهذيب، عالمگيرى: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/۱۶۵، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۹۲، فصل اما محل أدائه، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۴۶۰، ط: رشيدية كوئٹه. شامي: ۲/۱۷۹، باب العيدين قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) وان فاتته في هذه الايام وقضاها في هذه الايام من هذه السنة يكبر، لان التكبير سنة الصلاة الفائتة وقد قدر على القضاء لكون الوقت وقتا لتكبير الصلوات المشروعات فيها، بدائع: ۱/۱۹۸، فصل في بيان حكم التكبير، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئٹه، البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. شامي: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي.

سے تکبیر کہنا لازم ہے۔(۱)

☆......باجماعت نماز پڑھنے والے اور تنہا نماز پڑھنے والے اسی طرح مرد وعورت دونوں پر تکبیرات تشریق کہنا واجب ہے۔(۲)

(قربانی کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا ص۴۹-۵۰)

تکبیر تشریق کی قضاء

اگر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد تکبیر کہنا بھول گیا تو پھر بعد میں اس کی قضاء نہیں ہے توبہ کرنا لازم ہوگا تاکہ گناہ معاف ہوجائے۔(۳)

---

(۱) ولو اقتدى المسافر بالمقيم وجب عليه التكبير، لانه صار تبعا لامامه، الا ترى انه تغير فرضه اربعا فيكبر بحكم التبعية، بدائع: ۱/۱۹۸، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۴۶۳، ط: رشيديه كوئته، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، قبيل باب الكسوف، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيدية كوئته.

ويجب على مقيم اقتدى بمسافر. الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچي، البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۱۵۲، ط: رشيديه كوئته.

(۲) (وقالا بوجوبه فور كل فرض مطلقا) ولو منفردا او مسافراً او امرأة لانه تبع للمكتوبة، الدر مع الرد: ۲/۱۷۹، باب العيدين، ط: سعيد كراچي. بدائع: ۱/۱۹۷، فصل في بيان من يجب عليه التكبير، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۱۵۲، الباب السابع عشر في صلاة العيدين، ط: رشيديه كوئته. البحر: ۲/۱۶۶، باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۳) واما محل ادائه فدبر الصلوة وفورها من غير ان يتخلل ما يقطع حرمة الصلوة حتىٰ لو ضحك ...... او تكلم عامدا او ساهيا او خرج من المسجد...... لا يكبر لان التكبير من خصائص الصلوة حيث لا يؤتى به الا عقيب الصلوة فيراعى لا تيانه حرمتها وهذه العوارض تقطع حرمتها، البحر الرائق: ۲/۱۶۵، باب العيدين ط: سعيد كراچي، بدائع: ۱/۱۹۶، فصل اما محل ادائه، ط: سعيد كراچي.

تکبیر کہنا بھول گیا

☆ ......تکبیر تحریمہ کہنا بھول جانے سے نماز نہیں ہوتی ۔(۱)

☆ ......ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت مثلاً رکوع یا سجدہ میں جاتے وقت یا سجدہ سے اٹھتے وقت جو تکبیرات یعنی ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہی جاتی ہیں۔ان تکبیروں میں سے کوئی تکبیر کہنا بھول گیا،تو نماز ہو جائے گی،اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، (۲) البتہ عیدین کی نمازوں میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب ہوگا،مگر چونکہ عیدین کی نمازوں میں مجمع زیادہ ہوتا ہے،اس لئے سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا بلکہ معاف ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) (ولا دخول في الصلاة الا بتكبيرة الافتتاح) لاجماع الامة على ذلك في كل زمان فانهم قد اجمعوا على ان لا دخول في الصلوة الا بتكبيرة الافتتاح ، حلبي كبير، ص: ۲۵۸، الاول تكبيرة الافتتاح، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۱۶، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي.

منها التحريمة وهي تكبيرة الافتتاح وانها شرط صحة الشروع في الصلاة، عند عامة العلماء ، بدائع: ۱/۱۳۰، فصل في شرائط الاركان، ط: سعيد كراچي.

(قوله فرضها التحريمة) اى ما لا بد منه فيها، فان الفرض شرعا ما لزم فعله بدليل قطعي..... بخلاف سائر التكبيرات ، البحر: ۱/۲۹۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۲۹۰، ط: رشيديه كوئٹه.

ولو ترك فرضا فانه لا ينجبر بالسجود بل تبطل الصلاة اصلا، البحر: ۲/۹۸، باب سجود السهو، ط:سعيد كراچي.

(۲) ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولىٰ والثناء وتكبيرات الانتقالات الا في تكبيرة ركوع الركعة الثانية من صلاة العيد ولا يجب بترك رفع اليدين وغيرهما. هندية: ۱/۱۲۶، الفصل الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۲/۹۶، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۳) السهو في الجمعة والعيدين والمكتوبة والتطوع واحد ، الا ان مشايخنا قالوا لا يسجد للسهو في العيدين والجمعة لئلا يقع الناس في فتنة ، هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

تکبیر کہنے کا سنت طریقہ

تکبیرات میں کامل سنت اسی وقت ادا ہوتی ہے جب کہ ایک رکن سے دوسرے رکن کی طرف منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ شروع کرے اور جیسے ہی دوسرے رکن میں پہنچے تو تکبیر کی آواز بند ہو جائے۔(۱)

تکبیر کے بعد دوسری نماز شروع کرنا

''اقامت کے بعد دوسری نماز شروع کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تکبیر کے تکرار کی وجہ

☆...... ہر مرتبہ جھکنے اور سر اٹھانے کے وقت '' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'' کہنے میں یہ راز ہے کہ نفس کو ہر مرتبہ اللہ کی عظمت اور اس کی بڑائی اور کبریائی پر آگاہی اور تنبیہ ہوتی رہے، اور اس کو اپنی ذلت اور مسکنت پر توجہ پڑتی رہے۔(۲)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائها عند استواء الظهر وقيل: انه يكبر قائما والاول هو الصحيح، شامي: ۱/۴۹۳، (قوله مع الخرور) بأن يكون ابتداء التكبير عند ابتداء الخرور وانتهاؤه عند انتهائه، شرح المنية، شامي: ۱/۴۹۷، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۲۰، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،

ان المسنون في هذه الاذكار ابتداؤها عند ابتداء انتقالات وانتهاؤها عند انتهائه. حلبي كبير، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر: ۱/۳۱۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) واما الاذكار فترجع على معان: منها ايقاظ النفس لتتبه للخضوع الذى وضع له الفعل كأذكار الركوع والسجود ومنها الجهر بذكر الله ليكون تنبيها للقوم بانتقال الامام من ركن الى ركن كا لتكبيرات عند كل خفض ورفع، حجة الله البالغة: ۲/۸، اذكار الصلاة وهيآتها المندوب إليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

☆......دوسری حکمت یہ ہے کہ جماعت کے لوگ تکبیر سن کر امام کا ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا معلوم کرتے ہیں ۔ (احکام اسلام ص۶۳)(۱)

تکیہ پر سجدہ کرنا

☆......معذور کے لئے سجدہ کرنے کے لئے تکیہ وغیرہ کوئی اونچی چیز رکھ لینا، اوراس پر سجدہ کرنا ٹھیک نہیں ہے، جب سجدہ کی قدرت نہ ہو تو بس اشارہ کرلیا کرے، کافی ہے، تکیہ کے اوپر سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر مریض زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اشارے سے رکوع اور سجدہ کرکے نماز پڑھے، اور سجدہ کے لئے اشارہ سے جتنا سر جھکا سکتا ہے اتنا سر جھکانا ضروری ہے، اگراتنی مقدار پر اس مریض کے لئے تکیہ رکھ دیا جائے اور وہ اس پر سجدہ کرے تو نماز ہوجائے گی، اور اگر تکیہ اس سے اونچا رکھا گیا ہے، تو جھکنا پورا نہیں پایا گیا، تکیہ مخل اور مانع ہوا، نماز درست نہیں ہوگی، (۳) اس لئے مریض کے لئے تکیہ رکھنے کی صورت میں ان

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) (ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه فان فعل وهو يخفض رأسه صح والا لا) اى وان لم يخفض رأسه لم يجز ، لان الفرض في حقه الايماء ولم يوجد ، فان لم يخفض فهو حرام لبطلان الصلاة المنهي عنه بقوله ولا تبطلوا اعمالكم ، واما نفس الرفع المذكور فمكروه صرح به في البدائع وغيره لما روى ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على مريض يعوده فوجده يصلي كذلك ، فقال ان قدرت ان تسجد على الارض فاسجد والا فأوم براسك الخ، البحر: ۱۱۳/۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچی.

ويكره للمومي ان يرفع اليه عوداً أو وسادة يسجد عليه الخ، هندية: ۱۳۶/۱، الباب الرابع عشر في صلاة المريض، ط: رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۹۸/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

(۳)(ولا يرفع الى وجهه شيئا يسجد عليه) فانه يكره تحريما(فان فعل وهو يخفض برأسه لسجوده اكثر من ركوعه صح) على انه ايماء لا سجود الا ان يجد قوة الارض(والا)يخفض(لا) يصح لعدم الايماء ، الدر مع الرد: ۹۸/۲ - ۹۹، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچی.

باتوں کا خیال رکھیں۔

تکیۂ کلام

''کلام کی پانچ قسمیں''عنوان کے تحت''تیسری قسم''کو دیکھیں۔

تلحین

☆......**تلحین** ایسی راگنی اور سریلی آواز کو کہتے ہیں جس سے اذان وغیرہ کے کلمات میں تغیر آجائے یعنی حروف، حرکات، سکنات اور مد وغیرہ کی ادائیگی میں کمی بیشی واقع ہو، اور گانے والوں کی طرح ادا کرنا، اور کچھ پست آواز اور کچھ بلند آواز سے کہنا یہ سب مکروہ ہیں، البتہ ایسی خوش آوازی سے اذان کہنا یا قرآن پڑھنا جس سے کلمات وغیرہ میں تغیر نہ آئے بہتر اور افضل ہے، اور خوش آوازی کے لئے تغیر لازمی نہیں ہے۔(۱)

تمباکو

تمباکو ناپاک نہیں ہے، لہٰذا اگر کسی نے تمباکو کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھ لی تو نماز

---

(۱)(قوله ولحن) ای ليس فيه لحن ای تلحين ، وهو كما في المغرب التطريب والترنم،يقال لحن في قراء ته تلحينا طرب فيه وترنم ...... وفي الصحاح: اللحن الخطاء في الاعراب، والتلحين، التخطئة ...... ولهٰذا فسره ابن الملك بالتغني بحيث يؤدى الى تغيير كلماته وقد صرحوا بأنه لا يحل فيه وتحسين الصوت لا بأس به من غير تغن كذا في الخلاصة، وظاهره ان تركه اولىٰ لكن في فتح القدير:وتحسين الصوت مط[illegible] ولا تلازم بينهما، البحر: ۱/ ۲۵۶، باب الاذان، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۴۴۶، ط: رشيديه كوئته. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۷، باب الاذان، ط:سعيد كراچي، هندية: ۱/ ۵۶، الفصل الثاني في كلمات الاذان والاقامةو كيفيتهما ، ط: رشيدية كوئته.

ہو جائے گی۔(۱)

تنہا صف میں کھڑا ہونا

تنہا ایک آدمی کا صف کے پیچھے کھڑا ہونا مکروہ ہے، ایسی حالت میں اگلی صف سے کسی آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لینا چاہیئے، تا کہ کراہت باقی نہ رہے ہاں اگر یہ خطرہ ہے کہ اگلی صف سے آدمی کو کھینچنے کی صورت میں وہ نماز توڑ دے گا تو ایسا نہ کرے بلکہ تنہا صف میں کھڑا ہو جائے۔(۲)

تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے جماعت کھڑی ہوگئی

☆......اگر کوئی شخص تنہا فرض نماز پڑھ رہا ہے، اور جماعت کھڑی ہوگئی، تو اگر اس نے ابھی تک سجدہ نہیں کیا، تو مستحب یہ ہے کہ اس نماز کو ایک سلام پھیر کر توڑ دے اور

---

(۱) والتتن" الذی حدث و کان حدوثه بدمشق فی سنة خمسة عشر بعد الالف یدعی شاربه انه لا یسکر .... وفی الاشباه فی قاعدة : الاصل الاباحة او التوقف ، ویظهر اثره فیما اشکل حاله کالحیوان المشکل امره ، والنبات المجهول سمته الخ، الدر مع الرد: ۲/ ۴۵۹ ـ ۴۶۰، .وفی الشامیة: قلت : والف فی حله ایضا سیدنا العارف عبد الغنی النابلسی رسالة سماها (الصلح بین الاخوان فی اباحة شرب الدخان ....فهو داخل تحت قاعدة الاصل فی الاشیاء الاباحة الخ، شامی: ۶/ ۴۵۹، کتاب الاشربة،ط: سعید کراچی.

(۲) ویکره للمنفرد ان یقوم فی خلال صفوف الجماعة فیخالفهم فی القیام والقعود وکذا للمقتدی ان یقوم خلف الصفوف وحده اذا وجد فرجة فی الصفوف ، وان لم یجد فرجة فی الصفوف روی محمد بن شجاع وحسن بن زیاد عن ابی حنیفة رحمه الله تعالیٰ انه لا یکره، فان جرا حدا من الصف الی نفسه وقام معه فذلک اولیٰ کذا فی المحیط ، وینبغی ان یکون عالما حتیٰ لا تفسد الصلاة علی نفسه ، هندیة: ۱/ ۱۰۷ ، الفصل الثانی فی ما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه.وفی القنیة: والقیام وحده اولیٰ فی زماننا لغلبة الجهل علی العوام ، البحر: ۱/ ۳۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۵۶۸، باب الامامة، ط: سعید کراچی. و: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعةالخ،ط : سعید کراچی.

جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے، تا کہ جماعت کی نماز میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل ہو۔ اور اگر سجدہ کر لیا تو نماز کو توڑے نہیں بلکہ مکمل کرے۔(۱)

☆...... ہاں اگر کوئی شخص تنہا قضاء نماز، نذر کی نماز یا نفلی نماز پڑھ رہا ہے اور اس وقت جماعت کھڑی ہوگئی تو ایک طرف سلام پھیر کر نماز نہ توڑے بلکہ اس نماز کو مکمل کرے۔(۲)

تنہا نماز پڑھنے والا قرأت کیسے پڑھے

☆...... تنہا نماز پڑھنے والے کو دن کی نماز میں قرأت آہستہ پڑھنی چاہیے (۳)

(۱) باب ادراک الفریضة: (شرع فیها اداء) خرج النافلة والمنذورة والقضاء فانه لا یقطعها (منفردا ثم اقیمت) ای شرع فی الفریضه فی مصلاه، لا اقامة الموذن ولا الشروع فی مکان وهو فی غیره (یقطعها) لعذر احراز الجماعة کما لو ندت دابته او فارقدرها او خاف ضیاع درهم من ماله، او کان فی النفل فجئی بجنازة وخاف فوتها قطعه لا مکان قضائه، ویجب القطع لنحوا نجاء غریق او حریق ......(قائما) لان القعود مشروط للتحلل، وهذا قطع لا تحلل ویکتفی (بتسلیمة واحدة) هو الاصح "غایة" (ویقتدی بالامام) وهذا (ان لم یقید الرکعة الاولیٰ بسجدة او قیدها) بها (فی غیر رباعیة او فیها) لکن (ضم الیها) رکعة (اخریٰ) وجوبا ثم یأتم احراز اللنفل والجماعة (وان صلی ثلاثا منها) ای الرباعیة (اتم) منفردا (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا، ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) (الا فی العصر) الدر مع الرد: ۲/ ۵۰ - ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. (قوله او قیدها) عطف علی لم یقید: ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا ما لم یقید الثانیة بسجدة، فان قیدها اتم، ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، و بالثلاث فی المغرب وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامی: ۲/ ۵۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۴۸، باب ادراک الفریضة، ط: قدیمی کراچی. هندیة: ۱/ ۱۱۹، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر: ۲/ ۷۰، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۱، فصل الامامة، الثالث فی استدراک فضل الجماعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (ویخیر المنفرد فی الجهر) وهو افضل ویکتفی بأدناه (ان أدی) وفی السریة یخافت حتما

تاہم اگر کسی نے دن کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی ہے تو نماز ہو جائے گی اور سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور رات کی نماز میں بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۲)

☆......اگر تنہا نماز پڑھنے والا فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء دن میں پڑھے تو ان میں اس کو آہستہ آواز سے قرأت کرنی چاہیے، اور اگر فجر، مغرب اور عشاء کی قضاء رات کو پڑھے تو اس کو آہستہ یا بلند آواز سے پڑھنے کا اختیار ہے۔(۳)

=على المذهب كمتنفل بالليل منفردا ......(ويخافت) المنفرد (حتما) اى وجوبا(ان قضى) الجهرية في وقت المخافتة كأن صلى العشاء بعد طلوع الشمس. الدر المختار مع الشامي: ١/٥٣٣، فصل في القراء ة، ط:سعيد كراچي. (قوله والجهر للامام)...... واحترز به عن المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار ، (قوله والاسرار للكل) اى الامام اوالمنفرد ، شامي: ١/٤٦٩، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط: سعيد كراچي. البحر: ١/٣٠٢، باب صفة الصلاه، ط: سعيد كراچي، هندية: ١/٧٢، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ١/١٦٦، ط: سعيد كراچي.

(١) (قوله على المذهب) كذا في البحر راداً على ما في العناية من ان ظاهر الرواية انه مخير ، اقول: ما في العناية صرح به ايضا في النهاية والكفاية والمعراج ونقل في التاتارخانية عن المحيط انه لا سهو عليه اذا جهر فيما يخافت لانه لم يترك واجبا وعلله في الهداية في باب سجود السهو بأن الجهر والمخافتة من خصائص الجماعة .... (قوله في وقت المخافتة) قيد به لانه ان قضى في وقت الجهر خير كما لا يخفى ،شامي: ١/٥٣٣، فصل في القراء ة، ط: سعيد كراچي.

والمنفرد لا يجب عليه السهو بالجهر والاخفاء لانهما من خصائص الجماعة، هندية: ١/١٢٨، الباب الثاني عشر في سجود السهو، (ومنها الجهر والاخفاء) ط: رشيديه كوئٹه. بدائع: ١/١٦٦ ، فصل في بيان سبب الوجوب، ط: سعيد كراچي.

(٢) انظر الى الحاشية السابقة رقم ١ .

(٣) ايضاً.

تنہا نماز پڑھنے والے کی آواز کی مقدار

سری نماز میں تنہا نماز پڑھنے والا قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔(۱)

تنہا نماز پڑھنے والے نے جہری نماز میں آہستہ قرأت کی

''منفرد نے سری نماز میں جہر کردی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تنہا نماز پڑھنے والے نے سری نماز میں جہر کیا

''منفرد نے سری نماز میں جہر کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

توبہ سے فرائض معاف نہیں ہوتے

''توبہ'' سے گناہ معاف ہوتا ہے، فرائض معاف نہیں ہوتے، جیسے اگر کسی نے حج کیا یا توبہ کرلی، تو حج ہو جائے گا، اور گناہ معاف ہو جائے گا، لیکن حج اور توبہ کرنے سے پہلے لوگوں سے جو قرض لیا تھا اس کو توبہ کے بعد بھی اسی طرح ادا کرنا لازم ہے جس طرح توبہ سے پہلے ادا کرنا لازم تھا، اسی طرح نماز روزہ وغیرہ یہ بھی اللہ کا حق ہے اور قرض ہے، [illegible] یہ ادا کرنے سے ادا ہوتا ہے۔ [illegible] کرنے سے یہ حقوق ادا نہیں ہوتے، ہاں نماز فرض [illegible] بعد [illegible] پر وقت کے اندر اندر ادا کرنا لازم تھا، وقت کے اندر ادا نہ کرنے کی [illegible]رت میں تاخیر کی وجہ سے جو گناہ ہوا یہ توبہ سے معاف ہو جائے گا لیکن نماز ترک کرنے

---

(۱) وأدنى المخافتة ان يسمع نفسه، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۵۳۴ - ۵۳۵، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

کا گناہ معاف نہیں ہوگا جب تک کہ نماز خود ادا نہیں کرے گا۔(۱)

اگر کوئی شخص فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنے میں تاخیر کرے گا تو تاخیر کی وجہ سے مزید گنہگار ہوگا۔(۲)

توبہ سے قضاء نماز معاف نہیں ہوتی

قضاء نماز اور فوت شدہ روزے صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ قضاء

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل نعم كحربى اسلم وقيل غير المتعلقة بالادمى كذمى اسلم وقال عياض: اجمع اهل السنةان الكبائر لا يكفرها الا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقالله تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم اثم المطل وتاخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهذا معنى التكفير على القول به. الدر المختار مع الرد: ۶۲۲/۲، وفي الشامية: وقال الترمذي : هو مخصوص بالمعاصي المتعلقة بحق الله تعالىٰ لا العباد، ولا يسقط الحق نفسه بل من عليه صلاة يسقط عنه اثم تاخيرها لانفسها ، فلو أخرها بعد تجدد اثم آخر . آه نحوه وفي البحر : وحقق ذلك البرهان اللقاني في شرحه الكبير على جوهرة التوحيد بأن قوله صلى الله عليه وسلم خرج من ذنوبه "لايتناول حقوق الله تعالىٰ وحقوق عباده لانها في الذمة ليست ذنبا وانما الذنب المطل فيها فالذى يسقط اثم مخالفة الله تعالىٰ. والحاصل ان تاخير الدين وغيره وتاخير نحو الصلاة والزكاة من حقوقه تعالىٰ، فيسقط اثم التاخير فقط عما مضى دون الاصل ودون التاخير المستقبل قال في البحر: فليس معنى التكفير كما يتوهمه كثير من الناس ان الدين يسقط عنه ، وكذا قضاء الصلاة والصوم والزكاة اذ لم يقل احد بذلك. شامي: ۶۲۳/۲، باب الهدى ، مطلب في تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد كراچي. شرح مسلم للنووى : ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

(۲) اذ التاخير بلا عذر كبيـــرة لا تزول بالقضاء بل بالتوبة او الحج، الدر المختار مع الرد: ۶۲/۲، (قوله لا تزول بالقضاء) وانما يزول اثم الترك، فلا يعاقب عليها اذا قضاها واثم التاخير باق (قوله بل بالتوبة) اى بعد القضاء اما بدونه فالتأخير باق ، فلم تصح التوبة منه لان من شروطها الاقلاع عن المعصية ، شامي: ۶۲/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. البحر: ۷۹/۲، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد كراچي. نووى على المسلم: ۳۵۴/۲، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

نمازوں کو پڑھنا اور فوت شدہ روزوں کو رکھنا لازم ہے۔ اس کے بغیر معاف نہیں ہوگا۔(۱)

توبہ کی نماز

☆......اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس آدمی کے لئے دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کے معاف کرانے کے لئے دعا کرنا مستحب ہے۔ یعنی اس گناہ کو چھوڑ دے اور جو گناہ ہوا ہے اس پر شرمندہ ہو کر معافی مانگے، اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے۔(۲)

☆......حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے اور اس کے بعد فوراً وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے گناہ کی معافی مانگے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا۔

---

(۱) عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي صلوة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها .مشكوة المصابيح،ص: ۶۱۰، باب تعجيل الصلوة، ط: قديمي كراچي.
في حكم الواجب بالامر وهو نوعان: اداء وهو تسليم عين الواجب بسببه الى مستحقه وقضاء وهو اسقاط الواجب بمثل من عنده ،حسامي: ص: ۳۷، فصل في حكم الواجب، البحر: والقضاء فرض في الفرض واجب في الواجب سنة في السنة، ثم ليس للقضاء وقت معين بل جميع اوقات العمر وقت له، البحر: ۸۰/۲، باب قضاء الفوائت ، ط: سعيد كراچي، الدر المختار مع الرد: ۶۲/۲ ،باب قضاء الفوائت،ط: سعيد كراچي.
(۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لاَ تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعاً إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (الزمر الآية: ۵۳) وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدٰى، (طٰه الآية: ۸۲) ایک حدیث شریف میں ہے. عن ابي بكر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية ، وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً، الخ، ابو داؤد : ۲۱۳/۱، باب الاستغفار، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. الترغيب والترهيب: ۲۳۶/۱، كتاب النوافل ، الترغيب في صلاة التوبة، ط: مصطفىٰ البابي الحلبي ببولاق مصر.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سند کے طور پر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ. (الآية)(۱)

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے پھر وہ اللہ کا ذکر کرے، اور اپنے گناہ کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے، اور نماز اللہ تعالیٰ کا ایک عمدہ ذکر ہے، اس لیے توبہ کی نماز کو اس آیت سے سمجھا گیا۔

توحید کا اشارہ

"التحیات" میں شہادت کی انگلی اٹھانے سے توحید کا اشارہ ہوتا ہے۔ جس طرح زبان سے "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ کر توحید کا اقرار کیا جاتا ہے اسی طرح عملی طور پر بھی انگلی کے اشارہ سے اس کو ظاہر کیا جاتا ہے۔ (۲)

---

(۱) والأصل فيها ان الرجوع الى الله لا سيما عقيب الذنب قبل ان يرتسخ في قلبه رين الذنب مكفر يزيل عنه السوء، حجة الله البالغة: ۲/ ۱۹، النوافل، ومنها صلاة التوبة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

المراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب وقد سبق في كتاب الايمان ان لها ثلاثة اركان: الاقلاع والندم على فعل تلك المعصية، والعزم ان لا يعود اليها ابدا فان كانت المعصية لحق آدمي فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذلك الحق، شرح مسلم للنووي: ۲/ ۳۵۴، باب التوبة، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن ابن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد في التشهد ،وضع يده اليسرىٰ على ركبته اليسرىٰ ووضع يده اليمنىٰ على ركبته اليمنى وعقد ثلثة و خمسين واشار بالسبابة الخ، رواه مسلم. مشكوٰة : ۱/ ۸۴ ــ ۸۵، باب التشهد، ط: قديمي كراچي. والسر في رفع الاصبع الاشارة الى التوحيد، ليتعاضد القول والفعل، ويصير المعنى متمثلا متصورا ،حجة الله البالغة: ۲/ ۲۹ اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، القعدة بعد السجود، ط: قديمي كراچي.

تولیہ

تولیہ کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۱)

تہبند

۱......کرتے کے بغیر صرف تہبند اور بنیان پہن کر نماز پڑھنے سے مردوں کی نماز کراہت کے ساتھ درست ہو جائے گی بشرطیکہ ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ننگا نہ ہو ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۲)

۲......نماز کی حالت میں دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھنے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والعصابة بالكسر ما عصب به كالعصابة والعمامة ، القاموس المحيط: ۱/۱۰۵ ، فصل العين باب الباء ،ط: المطبعة الحسنية المصرية.

(۲) واما اللبس المكروه ،فهو ان يصلي في ازار واحد او سراويل واحد لما روى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى ان يصلي الرجل في ثوب واحد ليس على عاتقه منه شئي. اخرجه البخاري في صحيحه ، بدائع الصنائع: ۱/۵۱۵ ، بيان اللباس في الصلاة، ط: بيروت.

(وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته(ومحنة) اى خدمة ان له غيرها والا لا، الدر المختار: وفي الشامية(قوله وصلاته في ثياب بذلة) ..... قال في البحر: وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر، والظاهر ان الكراهة تنزيهية ، شامي: ۱/۶۴۰ - ۶۴۱ ، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى، وان صلى في ازار واحد يجوز ويكره ، البحر: ۲/۲۵ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى.

(۳) (و) يكره ايضا في الصلوة (نزع القميص) ونحوه (والقلنسوة) ..... وكذا يكره (لبسهما) اذا كان النزع او اللبس بعمل يسير ، لانه عمل اجنبي من الصلوة لا يحصل به تتميم شئي من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بان احتاج الى اليدين او كان مما لو رآه الناظر

۳......اگر نماز کی حالت میں ایک ہاتھ سے تہبند باندھنا یا درست کرنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑ کر دونوں ہاتھوں سے تہبند باندھ کر پھر جماعت میں شریک ہوجائے۔(۱)

تہجد ثابت ہے

تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت وتر کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اکثر یہ عادت تھی۔(۲)

= ظنه ليس في الصلوة ، حلبي كبير، ص: ۳۵٦، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، و ص: ۴۴۱، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۰۳/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۶۲۵/۱، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب، ط: سعيد كراچي.

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة.

(۲) عن ابي سلمة بن عبد الرحمٰن انه أخبره انه سأل عائشة ام المؤمنين كيف كانت صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم في رمضان قالت : ماكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا غيره على احدى عشرة ركعة ، يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ، ثم يصلي اربعا فلا تسأل عن حسنهن و طولهن ثم يصلي ثلاثا.الخ، نسائي: ۲۴۸/۱،كتاب قيام الليل وتطوع النهار، باب كيف الوتر بثلث، ط: قديمي كراچي. ما كان رسول اللهﷺصلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على احدى عشرة ركعة، بخاري: ۱۵۴/۱، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم بالليل في رمضان وغيره ، كتاب التهجد،ط: قديمي كراچي.

عن مسروق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل، فقالت : سبع وتسع واحدى عشرة سوى ركعتي الفجر، بخاري: ۱۵۳/۱ ،كتاب التهجد،باب كيف صلاة الليل وكيف كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي بالليل، ط: قديمي كراچي.

اقول: فينبغي القول بأن اقل التهجد ركعتان واوسطه اربع واكثره ثمان، شامي: ۲۵/۲، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. عروة بن الزبير عن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصلي بالليل احدى عشرة ركعة يوتر منها بواحدة، فاذا فرغ منها اضطجع على شقه الايمن، بخاري: ۱۵۱/۱ ، باب التهجد، باب طول السجود في قيام الليل، ط: قديمي كراچي، مسلم : ۲۵۳/۱ ،كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم الخ، ط: قديمي كراچي. واللفظ له.

تہجد کا وقت

تہجد کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق سے پہلے پہلے تک رہتا ہے، بہتر یہ ہے کہ آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کی نماز پڑھی جائے باقی عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے کسی بھی وقت تہجد کی نماز پڑھنے سے تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۱)

تہجد کی رکعات

تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت منقول ہے(۲) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر آٹھ رکعت پڑھتے تھے، اور دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، یعنی ایک نیت سے دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیتے پھر دوبارہ دو رکعت کے لئے نیت باندھتے۔

---

(۱) عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي فيما بين ان يفرغ من صلوة العشاء الى الفجر احدى عشرة ركعة، الخ، مشكوة المصابيح،ص:۱۰۵، باب صلاة الليل، الفصل الاول ،ط: قديمي كراچي. صلاة الليل وروى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيدان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم آه، شامي: ۲/ ۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل ، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة السابقة.

لما ذكره الامام محمد بن اسماعيل البخارى : ان ابن عباس رضي الله عنه اخبره انه بات عند ميمونة وهي خالته.......... وقمت الى جنبه فوضع يده اليمنىٰ على رأسي وأخذ بأذني يفتلها ثم صلى ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين،ثم ركعتين ثم اوتر ثم اضطجع حتىٰ جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين ثم خرج فصلى الصبح ، صحيح البخارى: ۱/ ۱۳۵، باب ما جاء في الوتر ، ط: قديمي كراچي.

هكذا في السنن الكبرىٰ :۳/۷، باب عدد ركعات قيام النبي صلى الله عليه وسلم وسننها، ومثله في امداد الفتاوىٰ: ۱/ ۳۰۹، نماز وتر۔

بعض کتابوں میں تہجد کی نماز کی انتہائی تعداد آٹھ رکعتیں لکھی ہے اور فقہاء حنفیہ نے آٹھ رکعت پر مواظبت اور مداومت کو مستحب فرمایا ہے، اور اگر گنجائش نہیں تو دو چار رکعت بھی کافی ہیں۔ مگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی کتاب ''شرح سفر السعادات'' میں بہت عمدہ تفصیل لکھی ہے۔

تہجد کی قرأت

تہجد کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرے یا بلند آواز سے دونوں صورتیں صحیح ہیں، البتہ بلند آواز سے قرأت کرنا مستحب ہے۔ (۱)

تہجد کی قضاء

تہجد کی نماز کی قضاء نہیں ہے، البتہ جو لوگ بارہ مہینے تہجد پڑھتے ہیں، اگر کسی وجہ سے کسی رات آنکھ نہیں کھلی تو تلافی کے لئے دوپہر سے پہلے پہلے اتنی رکعات نماز پڑھ لیا

---

(۱) (ويخير المنفرد في الجهر) وهو افضل ويكتفي بادناه (ان ادى). الدر مع الرد: ۱/۵۳۳، آداب الصلاة، فصل في القراءة، ط: سعيد كراچي.

(قوله بعد طلوع الشمس) لان ما قبلها وقت جهر فيخير فيه، شامي: ۱/۵۳۳، ط: سعيد كراچي. (قوله والجهر للامام) ...... واحترز به عن المنفرد فانه يخير بين الجهر والاسرار، شامي: ۱/۴۶۹، باب صفة الصلاة، مطلب لا ينبغي ان يعدل عن الدراية، الخ، ط: سعيد كراچي، البحر: ۱/۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع: ۱/۱۶۲، ط: سعيد كراچي.

کریں، امید ہے کہ ثواب سے محروم نہیں رہیں گے۔(۱)

تہجد کی نماز

☆......تہجد کی نماز سنت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام کو تہجد کی نماز پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب دیتے تھے۔(۲) احادیث میں اس کے بہت زیادہ فضائل وارد ہیں۔(۳)

---

(۱) عن عبد الرحمٰن بن عبدالقاری قال سمعت عمر بن الخطاب رضی الله عنه يقول: قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم : من نام عن حزبه او عن شئی منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل ، مسلم : ۱/۲۵۶، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم ، ط: قديمي كراچي. سنن ابي داؤد : ۱/۱۸۶ ، باب من نام عن حزبه ، ط: سعيد كراچي. سنن ابن ماجه، ص: ۹۵ ، كتاب الصلاة، باب ماجاء فيمن نام عن حزبه من الليل، ط: قديمي كراچي. مشكوة،ص: ۱۱۰ ، باب القصد في العمل، ط: قديمي كراچي. احياء علوم الدين : ۲/۳۶، فضيلة قيام الليل، ط: دار الخير دمشق.

(۲) (قوله وصلاة الليل) اقول: هي افضل من صلاة النهار، كما في الجوهرة ونور الايضاح وقد صرحت الآيات والاحاديث بفضلها والحث عليها ، قال في البحر: فمنها ما في صحيح مسلم مرفوعا افضل الصلاة بعد الفريضة صلاة الليل، وروى الطبراني مرفوعا " لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل" وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، قلت: قد صرح بذلک في الحلية، ثم قال فيها بعد كلام : ثم غير خاف ان صلاة الليل المحثوث عليها هي التهجد ، شامي: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. حجة الله البالغة: ۲/۱۶ ، النوافل، ط: مكتبه رشيديه دهلي.

(۳) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : افضل القيام بعد رمضان شهر الله الحرام وافضل الصلاة بعد الفريضة، صلاة الليل، سنن الترمذي: ۱/۹۹، باب ما جاء في فضل صلاة الليل، ط: سعيد كراچي. صحيح البخاري: ۱/۱۵۲ ، باب قيام النبي صلى الله عليه وسلم حتىٰ تورم قدماه، ط: قديمي كراچي. مسند الامام احمد بن حنبل: ۲/۵۸۲، لكن صريح ما في مسلم و غيره عن عائشةؓ انه كان فريضة ثم نسخ، هذا خلاصة ما ذكره ومفاده اعتماد السنية في حقنا لا نه صلى الله عليه وسلم واظب عليه بعد نسخ الفرضية، ولذا قال في الحلية: والاشبه انه سنة، شامي: ۲/۲۴ ـ ۲۵ ، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد تہجد کی نماز کا مرتبہ ہے۔ بعض فقہاء کرام نے تہجد کی نماز کو مستحب لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ سنت ہے۔(۱)

☆......صوفیاء کرامؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص تہجد کی نماز کے بغیر ولی نہیں بن سکتا۔(۲)

☆......صحابۂ کرام سے لے کر تمام نیک لوگ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اور پڑھتے آرہے ہیں بلکہ حدیث میں ہے کہ پچھلی امت والے بھی تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔(۳)

☆......تہجد کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد ہے، سنت یہ ہے کہ عشاء کی نماز پڑھ کر سو جائے پھر اس کے بعد نیند سے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے۔(۴)

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم ۲، ۳ في الصفحة السابقة.

(۲) حكى ان الجنيد قدس سره رئى في المنام بعد موته فقيل له : ما فعل الله بك فقال: طاحت تلك الاشارات وفنيت تلك العبارات وابيد ت تلك الرسوم ، وغابت تلك العلوم ، وما نفعنا الا ركيعات كنا نركعها وقت السحر ، حكايا الصوفية: للطبيب الشيخ محمد ابو اليسر عابدين رحمه الله تعالىٰ، ص: ۱۶۹ ، ركعات السحر هى المفيدة ، ط: دار البشائر ، دمشق شارع ۲۹ ، ايارجاده كرجيه حدا د، سوريه،

روى الطبراني مرفوعا لا بدمن صلاة الليل ولو حلب شاة ، شامي: ۲/۲۳، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

(۳) قال النبي صلى الله عليه وسلم " اقرب ما يكون الرب من العبد في جوف الليل الآخر وقال "ان في الليل لساعة لا يوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه". وقال:" عليكم بقيام الليل فانه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم مكفرة للسيات ، منهاة عن الاثم " حجة الله البالغة ۲/۱۶ ، النوافل ، ط: كتب خانه رشيديه دهلي، احياء علوم الدين: ۲/۳۵، فضيلة قيام الليل، ط: دار الخير دمشق.

(۴) ان صـــــلاة الليل المحثوث عليها هي التهجد، وقد ذكر القاضي حسين من الشافعية انه في الاصطلاح التطوع بعد النوم، وأيد بما في معجم الطبراني من حديث الحجاج بن عمرو رضي الله عنه قال" يحسب احدكم اذا قام من الليل يصلي حتىٰ يصبح انه قد تهجد، انما التهجد المرأ يصلي بعد رقده" الخ، شامي: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل ،ط : سعيد كراچي.

☆...... جو شخص نیند سے اٹھ کر تہجد کی نیت سے نماز پڑھنے پر قادر نہیں وہ عشاء کی نماز کے بعد وتر کی نماز سے پہلے تہجد کی نیت سے نماز پڑھ لے اور آخر میں وتر کی نماز پڑھ لے، اور اگر وتر کی نماز کے بعد بھی تہجد کی نیت سے نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے۔(۱)

تہجد کی نماز کا فائدہ

مایوسی یعنی ڈپریشن (Depression) کے امراض کا علاج مغربی ڈاکٹروں نے ایک اور دریافت کیا ہے۔ یہ بات مجھے خیبر میڈیکل کالج کے ماہر نفسیات نے بتائی۔ مغربی ممالک کے ڈاکٹروں نے دیکھا کہ جو مسلمان تہجد کے وقت جاگتے ہیں مایوسی کا مرض انہیں نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہوں نے سوچا کہ تہجد کے وقت جاگنا مایوسی کے مرض کا علاج ہے۔

علم نفسیات (Pcshycology) کے ماہرین نے مایوسی کے مریضوں پر یہ تجربہ کیا۔ انہوں نے مایوسی کے مریضوں کو تہجد کے وقت جگانا شروع کیا۔ یہ مریض جاگ کر کچھ پڑھ لیتے تھے اور پھر سو جاتے تھے۔ یہ معمول جب کئی مہینے تک مسلسل جاری رکھا گیا تو مایوسی کے مریضوں کو بہت فائدہ ہوا اور دواؤں کے بغیر ٹھیک ہو گئے۔ چنانچہ اس مغربی ڈاکٹر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ آدھی رات کے بعد جاگنا مایوسی کے مریضوں کا علاج ہے۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۰)

---

(۱) روى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة الليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل ، وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء ، قبل النوم، شامي: ۲/۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب في صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

تہجد کی نیت

☆......تہجد کی نماز کی نیت اس طرح کرے: ''نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ رَكْعَتَيْ صَلٰوةِ التَّهَجُّدِ سُنَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.''(۱)

☆......یا اپنی زبان میں یوں نیت کرے کہ ''میں دو رکعت تہجد کی نماز پڑھ رہا ہوں ''اللّٰہ اکبر''۔(۲)

☆......اگر رات کو صرف نفل نماز کی نیت سے نماز پڑھے گا تب بھی تہجد کی نماز ہو جائے گی۔(۳)

تہجد کے بعد سونا

تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونا جائز ہے، اس سے تہجد کے ثواب میں کمی نہیں آتی، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ تہجد کی نماز پڑھنے کے بعد سونے سے تہجد کا ثواب ختم ہو جائے گا ان کی بات صحیح نہیں ہے، البتہ اس بات کا خیال رکھے کہ تہجد کے بعد سونے کی وجہ سے فجر کی نماز قضاء نہ ہو جائے۔(۴)

(۱، ۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح هو الصحيح، هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) روى الطبراني مرفوعا لا بد من صلاة بليل ولو حلب شاة، وما كان بعد صلاة العشاء فهو من الليل، وهذا يفيد ان هذه السنة تحصل بالتنفل بعد صلاة العشاء قبل النوم، رد المحتار: ۲/ ۲۴، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الليل، ط: سعيد كراچي.

(۴) عن ابن عباس قال: بت عند خالتي ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهله ساعة ثم رقد ...... ثم قام الى القربة فاطلق شناقها ثم صب فى الجفنة ثم توضأ وضوء حسنا ......فتتامت صلاته ثلث عشرة ركعة ثم اضطجع فنام حتىٰ نفخ وكان اذا نام نفخ فأذنه بلال بالصلوة مشكوة، ص: ۱۰۶، باب صلاة الليل، الفصل الاول، ط: قديمي كتب خانه كراچي. فتح القدير: ۲/ ۳۲۰، باب النوافل، ط: رشيديه كوئٹه. اغلاط العوام، للتهانوى رحمه الله، ص: ۵۵، ط: زمزم پبلشرز.

تہجد کے لئے اذان دینا

ابتداءِ اسلام میں تہجد کے لئے اذان دی جاتی تھی، لیکن بعد میں صحابۂ کرام نے چھوڑ دی اس لئے احناف کے نزدیک تہجد کی اذان منسوخ ہے، اور دینا سنت کے خلاف ہے۔ (۱)

تہجد کے لئے جب اٹھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی آدھی رات کو، کبھی اس سے کچھ پہلے، کبھی اس کے بعد تہجد کے لئے اٹھتے تو یہ دعا پڑھتے، اور دعا پڑھتے وقت دونوں ہاتھ منہ پر ملتے تاکہ نیند کا اثر جاتا رہے۔

وہ دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ. (۲)

اس کے علاوہ اور بھی مختلف دعائیں منقول ہیں۔

---

(۱) اخرج الامام الطحاوی رحمه الله عن ابراهیم قال شیعنا علقمة الی مکة فخرج بلیل فسمع مؤذنا یؤذن بلیل فقال اما هذا فقد خالف سنة اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم لو کان نائما کان خیرا له فاذا طلع الفجر اذن فاخبر علقمة ان التاذین قبل طلوع الفجر خلاف لسنة اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم . شرح معانی الآثار: ۱/۱۰۴، باب التأذین للفجر ای وقت هو بعد طلوع الفجر او قبل ذلک، ط: مکتبه حقانیه ملتان.

(سن للفرائض) ای سن الاذان للصلوات الخمس والجمعة سنة موکدة..... فلا اذان للوتر ولا للعید ولا للجنائز ولا للکسوف والاستسقاء والتراویح والسنن الرواتب لانهااتباع للفرائض، البحر الرائق: ۱/۲۵۵، باب الاذان، ط: سعید کراچی.. الاذان والاقامة عند الجمهور...... سنة مؤکدة...... للصلوات الخمس والجمعةدون غیرها کالعید والکسوف والتراویح وصلاة الجنازة...... ،الفقه الاسلامی وادلته: ۱/۵۳۵، الفصل الثالث الاذان والاقامة،حکم الاذان. ط: دار الفکر بدمشق.و: ۱/۶۹۳، ط: رشیدیة کوئته.

(۲) صحیح البخاری: ۲/۹۳۴، کتاب الدعوات ،باب ما یقول اذا نام ،ط: قدیمی کراچی . الصحیح لمسلم: ۲/۳۴۸، باب الدعاء عند النوم، ط: قدیمی کراچی.و: ۱/۲۶۰، باب صلوة النبی صلی الله علیه وسلم ودعائه باللیل، ط: قدیمی کراچی، مشکوٰة المصابیح،ص: ۱۰۶، باب صلوة اللیل، ط: قدیمی کراچی.

اس کے بعد اچھی طرح مسواک کرتے، پھر وضو فرماتے، بعض روایات میں ہے کہ مسواک اور وضو کرتے وقت، اور بعض روایات میں ہے کہ اس سے پہلے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھتے، اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں جن کی ابتداء "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" سے ہے تلاوت فرماتے، اور بعض روایات میں ہے "رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا" سے "لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ" تک پڑھتے اس کے بعد نماز شروع کرتے۔(۱)

تہجد وتر کے بعد پڑھنا

☆...... وتر کی نماز کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں اگر کوئی شخص عشاء اور وتر کی نماز پڑھ کر سو گیا، پھر رات کو بیدار ہونے کے بعد تہجد کی نماز پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، تہجد کی نماز بھی صحیح ہوگی، اور ثواب بھی ملے گا، جو لوگ یہ کہتے ہیں وتر کی نماز پڑھنے کے بعد تہجد اور نوافل پڑھنا صحیح نہیں ہے، ان کی بات غلط ہے۔

☆...... جن لوگوں کو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین نہیں ہے ان

---

(۱) فصل: کیفیت قیام لیل چونکہ نیمۂ شب بگذشتی برخاستی، وگاہی بیشتر از نیمۂ شب برخاستی، وگاہ چون خروس درخروش آمدی چنانچہ درحدیث بخاری ومسلم وابوداؤد ونسائی آمدہ "کان یقوم إذا سمع الصارخ" الحدیث وآن یعنی خروش خروس غالباً بعد از انتصاف شب بلکہ بعد از ثلث وربع اخیر شب میباشد واصل دریں باب آیت کریمہ "یا أیها المزمل" ست کہ از ان تخییر میان قیام ثلثین ونصف ثلث وربع بوجہی کہ مفسران بیان کردہ اند معلوم میشود، وچوں بیدار شدی دعائیکہ دروقت استیقاظ ورود یافتہ است بخواندی، ودستہاے مبارک را بر چشم مبارک مالیدی لفظ حدیث ایں چنین است کہ خواب را از روی مبارک مسح کردی ومراد ہمین ست کہ گفتہ شد، ومسواک بمبالغہ کردی، ودر حدیث بخاری آمدہ کہ دروقت مسواک کردن آواز ہاغ ہاغ ودر روایتی آخ آخ آمدی، ونیز آمدہ کہ چندان مبالغہ در مسواک کردی کہ لثہ یعنی گوشت بیخہاے دندان سودہ گشتی، پس وضو تمام ساختی ودر حال مسواک ووضو، چنانچہ درحدیث کہ از ابن عباس نقل کنند بیاید واز بعض احادیث معلوم گردد کہ بعد از استیقاظ پیش از وضو ودر وقتیکہ از خواب برخاستی ونظر بجانب آسمان کردی وآیت از آخر سورۂ آل عمران خواندی از "إن فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لأولی الألباب" تا آخر سورۃ بخواندی ودر روایت ابی داؤد از فضل ابن عباس آمدہ کہ پنج آیت خواندی ودر روایت نسائی از "ربنا ما خلقت هذا باطلا إنک لاتخلف المیعاد" وافتتاح نماز را، الخ۔ شرح سفر السعادت ص: ۱۳۲، ط: نول کشور

کو چاہیئے کہ وتر کی نماز پڑھ کر سویا کریں، پھر جب رات کو بیدار ہوں تو تہجد بھی پڑھ لیں۔(۱)

تھوکنا

اگر نماز کے دوران کسی وجہ سے تھوکنے کی ضرورت ہو، اور نگلنا مشکل ہو، تو ایک ہاتھ سے رومال یا ٹشو وغیرہ میں لے لے اور جیب میں رکھ دے، نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

تیسری رکعت میں امام بیٹھ گیا

اگر امام بھول کر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بیٹھ گیا، پیچھے سے کسی

=لکھنو ۱۹۰۳ء، بخاری ۱/۱۵۳ کتاب التہجد، ط: قدیمی۔

(۱) (و) تاخير الوتر الى آخر الليل لواثق بالانتباه) والا فقبل النوم، فان فاق وصلى نوافل والحال انه صلى الوتر اول الليل فانه الافضل وفي الشامية:(قوله فان فاق الخ)اى اذا اوتر قبل النوم ثم استيقظ يصلي ما كتب له ولا كراهة فيه بل هو مندوب، ولا يعيد الوتر لكن فاته الافضل المفاد بحديث الصحيحين. شامي: ١/ ٣٦٩، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي. ، (قوله وتاخير الوتر الخ) اى يستحب تاخيره لقوله صلى الله عليه وسلم من خاف ان لا يوتر من آخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم آخره فليوتر آخر الليل ، فان صلاة آخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم والترمذى وغيرهما وتمامه في الحلية وفي الصحيحين " اجعلوا آخر صلاتكم وترا والامر للندب بدليل ما قبله، ردالمحتار: ١/ ٣٦٩، كتاب الصلاة، مطلب في طلوع الشمس من مغربها ، ط: سعيد كراچي. مشكوة المصابيح،ص: ١١١ ،باب الوتر، ط: قديمي كراچي، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ١٨٥ ، قبيل فصل فى الاوقات المكروهة ، ط: قديمي كراچي، البحر: ١/ ٢٣٨، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

وقد ثبت انه عليه الصلوة والسلام شفع بعد الوتر ، روى الترمذى عن ام سلمة انه عليه السلام كان يصلي بعد الوتر ركعتين ، وزاد ابن ماجة خفيفتين، وهو جالس ، وروى الدارمي عن ثوبان عنه عليه الصلاة والسلام قال: ان هذا الشهر جهد و ثقل فاذا اوتر احدكم فليركع ركعتين ، فان قام من الليل والا كانتا له ، وروى الامام احمد عن ابى امامة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصليهما بعد الوتر وهو جالس يقرأ فيهما اذا زلزلت وقل ياايها الكافرون، حلبي كبير،ص: ٤٢٤، فروع اوتر قبل النوم ،ط : سهيل اكيڈمي لاهور، و : ٣٦٧، ط: نعمانيه كوئٹه.

(٢)عن انس بن مالك ان النبى صلى الله عليه وسلم رأى نخامة فى القبلة فحكها بيده ورأى منه كراهية ......قال ان احدكم اذا قام في صلوته فانما يناجي ربه او ربه بينه وبين قبلته فلا يبزقن في قبلته ولكن عن يساره او تحت قدمه ثم اخذ طرف ردائه فبزق فيه ورد بعضه على بعض، صحيح البخارى: ١/ ٥٩، باب اذا بدره البزاق ،مشكوٰة المصابيح. ص: ٧١،باب المساجد ،ط: قديمي كراچي.

ويكره ان يرمي بزاقه الا ان يضطر ،فياخذ بثوبه او يلقه تحت رجله اليسرى اذا صلى خارج

مقتدی نے لقمہ دیا یا خود ہی یاد آیا تو امام کو کھڑے ہوتے وقت تکبیر (اللّٰہ اکبر) کہتے ہوئے کھڑا ہونا چاہیئے (۱)۔ اور اخیر میں سہو سجدہ کرنا بھی لازم ہوگا۔ (۲)

تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا

اگر چار رکعت والی نماز کی تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا، اور کم سے کم ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار بیٹھا رہا، (۳) پھر چوتھی رکعت کے لئے

=المسجد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۹۱، و ص: ۳۴۸، فصل فی المکروهات، ط: قدیمی کتب خانه کراچی. بدائع الصنائع: ۲۱۶/۱، کتاب الصلاة، فصل واما بیان ما یستحب وما یکره، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یکره فعله فی الصلاة وما لا یکره، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) وفی روضة الناطفی ویکبر فی حالة الانتقال فی کل خفض و رفع، وفی شرح الآثار للطحاوی ان النبی صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر وعلیا وابا هریرة کانوا یکبرون عند کل خفض و رفع، قال الطحاوی فکانت هذه الاقوال المرویة فی التکبیر فی کل خفض رفع قدتوا تر العمل بها من بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم الی یومنا لا ینکره منکر ولا یدفعه دافع الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۱۹، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) (ولو قام) فی الصلوة الرباعیة (الی) الرکعة (الخامسة او قعد) بعد رفع راسه من السجود (فی) الرکعة (الثالثة) او قام الی الرابعة فی المغرب او الثالثة فیه او فی الفجر او قعد بعد رفعه من الرکعة الاولیٰ فی جمیع الصلوات (یجب) علیه سجود السهو بمجرد القیام فی صورة (و) بمجرد (القعود) فی صورة لتاخیر الواجب وهو التشهد أو السلام فی صورة القیام وتأخیر الرکن وهو القیام فی صورة القعود، حلبی کبیر، ص: ۴۵۸، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۳۳۴/۱ ـ ۳۳۵، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه.

" واما بیان سبب الوجوب فسبب وجوبه ترک الواجب الاصلی فی الصلوة ......فان کان من الافعال بأن قعد فی موضع القیام او قام فی موضع القعود سجد للسهو لوجود تغییر الفرض وهو تاخیر القیام عن وقته، بدائع الصنائع: ۱۶۴/۱، فصل واما بیان سبب الوجوب، ط: سعید کراچی.

(۳) ان یعتبر الرکن... وهو مقدر بثلاث تسبیحات، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۵۸، باب سجود السهو، قبیل فصل فی الشک فی الصلاة ط: قدیمی کراچی. و: ۷۶/۲، ط: المکتبة الغوثیة. البحر: ۱۷۳/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۹۴/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

کھڑا ہوا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر اخیر میں سہو سجدہ کرلیا تو نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر ایک رکن کی مقدار نہیں بیٹھا تو سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

تیسری رکعت میں بیٹھ گیا

اگر کوئی شخص چار رکعت والی نماز میں بھول کر تیسری رکعت میں بیٹھ گیا بعد میں یاد آنے پر کھڑا ہوگیا، تو اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

تیسرے سجدے میں امام چلا گیا

''امام تیسرے سجدے میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

تیمّم سے نماز پڑھنے والے کو پانی مل گیا

☆......اگر پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم سے نماز پڑھنے والے کو نماز کے دوران آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل جائے، اور وہ پانی استعمال

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) وتاخیر القیام للثالثة بزیادة قدر اداء رکن ولو ساکتا، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۶۲، باب سجود السهو، ط: قدیمی کراچی. ولا یجب السجود الا بترک واجب او تاخیر رکن، عالمگیری: ۱۲۶:۱، باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۵۵، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، المحیط البرهانی: ۳۰۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.

(۳) ایضا.

کرنے پر قادر بھی ہو تو نماز باطل ہو جائے گی، (۱) وضو کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

☆......اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے، اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں، اور امام کو آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا اور وہ استعمال پر قادر بھی ہے تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، (۲) امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی (۳) اور مقتدی کی فرض نماز نفل ہو جائے گی، اور اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمّم کب کر سکتا ہے

☆...... جب تک وضو کر سکتا ہے اور وضو کرنا نقصان دہ نہیں ہوتا تب تک تیمّم کرنا جائز نہیں ہاں اگر وضو سے بیمار ہو جاتا ہے، یا بیماری میں اضافہ ہو جاتا ہے،

---

(۱) (وینقضه) التیمم (رؤیة الماء) ان قدر علی استعماله...... (وان رأه فی خلال الصلاة فسدت) لانتقاض الطهارة، حلبی کبیر، ص: ۸۴، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۱/ ۱۱۷، باب التیمم، ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة: ۱/ ۲۴۹، باب التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۶، فصل واما بیان ما ینقض التیمم، ط: سعید کراچی. هکذا فی خلاصة الفتاوی: ۱/ ۳۷، جنس آخر فی نقض التیمم، ط: رشیدیه کوئٹه. هدایة: ۱/ ۱۳۰، باب الحدث فی الصلاة، ط: شرکة علمیه ملتان.

(۲) ایضا.

(۳) فسادصلوٰة الامام یوجب فساد صلاة القوم، المحیط البرهانی: ۱/ ۳۳۲، کتاب الطهارات، الفصل الخامس فی التیمم، ط: ادارة القرآن کراچی. رد المحتار: ۱/ ۵۹۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب المواضع التی تفسدفیها صلاة الامام، دون المؤتم، ط: سعید کراچی. واما مسالة رؤیة المتوضی المؤتم بمتیمم الماء ففیها خلاف زفر فقط وتنقلب نفلا، الدر مع الرد: ۱/ ۶۰۷، المسائل الاثنا عشریة، ط: سعید کراچی.

اس صورت میں تیمّم کرنا جائز ہوتا ہے۔(۱)

☆.....کوئی مریض ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ وضو کرنا چاہے کرسکتا ہے، اور وضو سے اس کا کوئی نقصان بھی نہیں ہوتا، اس کے باوجود تیمّم کر کے نماز پڑھتا ہے یا بعض مرتبہ مریض کی خدمت کرنے والے یا دوسرے خیر خواہ وضو کرنے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شریعت میں آسانی ہے تیمّم کرلیں، یہ سخت نادانی، جہالت اور دین سے ناواقفیت ہے، جب تک وضو کرنا مضر نہ ہو تیمّم کرنا جائز نہیں ہے،(۲) اسی لئے وضو پر قدرت ہونیکی صورت میں تیمّم کر کے جو نماز ادا کی جائے گی وہ صحیح نہیں ہوگی، وضو کر کے ان نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو كان يجد الماء الا انه مريض يخاف ان استعمل الماء اشتد مرضه يتيمم، فتح القدير: ۱/۱۰۸، باب التيمم، ط: رشيديه كوئته، هندية: ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية كوئته.

فالمرض المبيح للتيمم وهو ان يخاف زيادة المرض باستعمال الماء. جامع الفصولين: ۲/۱۶۳، كتاب الطهارة، ط: اسلامى كتب خانه كراچى.

ان المريض اذا خافت زيادة المرض بسبب الوضوء او بالتحرك او باستعمال الماء ...... جاز له التيمم، حلبى كبير، ص: ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيلمى لاهور.

(۲) لو لم يضره الماء لا يجزئه التيمم، جامع الفصولين: ۲/۱۶۳، ط: اسلامى كتب خانه كراچى.

(۳) اغلاط العوام، ص: ۱۹۹۔ مریض اور تیمم، ط: زمزم پبلشر۔

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے وضو کر کے نماز پڑھنے والوں کی اقتداء درست ہے۔(۱)

تیمّم کر کے نماز پڑھانے والے کو پانی مل گیا

اگر امام تیمّم کر کے نماز پڑھا رہا ہے اور مقتدی وضو کر کے نماز پڑھ رہے ہیں اور امام کو آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنے سے پہلے پانی مل گیا(۲) اور وہ استعمال پر قادر بھی ہوا، تو امام کی نماز باطل ہو جائے گی، امام کی نماز باطل ہونے کی وجہ سے مقتدی کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔(۳) اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔

تیمم کرنا وقت کی تنگی کے وقت

اگر کوئی شخص تندرست اور صحت مند ہے، اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا وقت تنگ ہے، غسل کرنے کی صورت میں نماز کا وقت باقی نہیں رہے گا، تو وقت کی تنگی کی وجہ سے غسل کی جگہ تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا، اگر اس نے تیمم کر کے نماز پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی،

---

(۱) واما اقتداء المتوضئی بالمتیمم فیجوز خلافا لمحمد بناء علی انه طهارة ضروریة عنده وعندهما بمنزلة الماء عند عدمه فی حق جواز الصلاة، حلبی کبیر، ص: ۵۱۸، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۵۸۸/۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۸۴/۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) وان رأی الماء فی خلال صلاته یتوضأ ویستقبل الصلاة، تاتار خانیة: ۲۴۹/۱. کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی التیمم، نوع آخر فی بیان ما یبطل به التیمم الخ، ط: ادارة القرآن، وانظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۳) ولو کان الامام متیمما عن الحدث فسدت صلاة الکل لفساد صلاة الامام، فتاوی تاتارخانیة: ۲۵۴/۱، کتاب الطهارة، الفصل الخامس فی التیمم، نوع آخر فی بیان ما یبطل به التیمم. ط: ادارة القرآن کراچی.

غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔(۱)

تیمم کرنے والا امام

☆......شرعی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل کے لئے تیمم کرنے والے امام کے پیچھے وضو اور غسل کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست ہے کیونکہ تیمم، وضو اور غسل کا حکم طہارت اور پاکی کے سلسلے میں ایک ہے، کوئی کسی سے کم یا زیادہ نہیں ہے۔(۲)

☆......شرعی عذر کے بغیر تیمم کر کے نماز پڑھنے یا پڑھانے سے نماز نہیں ہوگی، پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وكذا اذا خاف فوت الوقت لو توضأ لم يتيمم ويتوضأ ويقضي ما فاته لان الفوات الى خلف وهو القضاء، فتح القدير: ۱/۱۲۳، باب التيمم، ط: رشيدية كوئٹه. ولا يتيمم بفوت جمعة ووقت ولو وتراً لفواتها الى بدل، شامي: ۱/۲۴۶، ط: سعيد كراچي. والاصل ان كل موضع يفوت فيه الاداء لا الى خلف فانه يجوز له التيمم وما يفوت الى خلف، لا يجوز له التيمم كالجمعة كذا في الجوهرة النيرة. هندية: ۱/۳۱، الباب الرابع في التيمم، الفصل الثالث في المتفرقات، ط: رشيدية كوئٹه.

(ولو خاف خروج الوقت) لو اشتغل بالوضوء (في سائر الصلوات) ما عدا صلوة الجنازة والعيد (لا يتيمم) عندنا بل يتوضأ ويقضي الصلوة ان خرج الوقت، حلبي كبير، ص: ۸۳، فصل في التيمم، قبل فرع تيمم لجنازة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، النهر الفائق: ۱/۱۱۱، باب انتيمم، ط: بيروت شامي: ۱/۲۳۲، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) قوله وصح اقتداء متوضئ بمتيمم اى عندهما بناء على ان الخليفة عندهما بين الآلتين وهما الماء والتراب، والطهارتان سواء. شامي: ۱/۵۸۸، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۸۴، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: ماجديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۵۱۸، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فتح القدير: ۱/۳۱۹، باب الاذان. ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ولو تيمم للسلام او لرد السلام لا يجوز اداء الصلاة بذلك التيمم كذا في فتاوىٰ قاضيخان هندية: ۱/۲۶، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيديه كوئٹه، وشرطه ستة: النية ...... وفقد الماء، الدر مع الرد: ۱/۲۳۰، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

تیمّم کرنے والے کو وضو پر قدرت حاصل ہوئی

اگر تیمم کر کے نماز پڑھنے والے کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھی وضو پر قدرت حاصل ہوگئی ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

تیمّم نہ کرنا

کوئی مریض ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس پر کیسی ہی مصیبت گزرے، خواہ کیسا ہی مرض بڑھ جائے، جان نکل جائے مگر تیمم نہیں کرتے، مرجائیں گے مگر وضو ہی کریں گے، یہ ''غلو'' ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی سہولت کو قبول نہ کرنا ہے، جو سخت گستاخی اور بے ادبی ہے، جس طرح وضو کرنا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اسی طرح وضو کرنے سے نقصان ہونے کی صورت میں تیمم کرنا بھی اسی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، بندہ کا کام اللہ کے حکم کو ماننا ہے، دل کی چاہت اور صفائی کو دیکھنا نہیں، بندگی تو اسی کا نام ہے کہ جس وقت جو حکم ہو دل وجان سے اس کو مانے اور اطاعت کرے۔(۲)

---

(۱))وان رآه فی خلال الصلوة فسدت) لانتقاض طهارته الخ، حلبی کبیر،ص: ۸۲۔۸۴، فصل فی التیمم، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(واعلم انه ان تعمد عملا ینافیه بعد جلوسه قدر التشهد ولو بعد سبق حدثه (تمت) لتمام فرائضها ، نعم تعاد لترک واجب السلام(ولو) وجد المنافی (بلا صنعة)قبل القعود بطلت اتفاقا ولو (بعده بطلت) فی المسائل الاثنی عشرية، عنده، وقالا: صحت ورجحه الكمال ، وفی الشرنبلالية والاظهر قولهما بالصحة فی الاثنی عشرية، وهی ما ذكره بقوله (كما تبطل...... (بقدرة المتيمم على الماء)الدر مع الرد: ۱/۶۰۶۔۶۰۷،(قوله وفی الشرنبلالية والاظهر قولهما الخ) ...... ومن المقرر طلب الاحتياط فی صحة العبادة لتبرأ ذمة المكلف بها وليس الاحتياط الا بقول الامام الاعظم انها تبطل ، آه، قلت ، وعليه المتون، شامی: ۱/۶۰۷، باب الاستخلاف، المسائل الاثنا عشرية، ط: سعيد كراچی.

(۲) وَما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم، ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضللا مبينا، الاحزاب، الآية: ۳۶، دوسری جگہ ارشاد باری ہے:

وان كنتم مرضیٰ او علی سفر او جاء احد منكم من الغائط او لٰمستم النساء فلم تجدوا ماءً

تین سجدے کر لئے

''سجدے تین کر لئے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

= فتیمموا صعیداً طیباً فامسحوا بوجوھکم وایدیکم منه ما یرید الله لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمته علیکم لعلکم تشکرون. المائدة: ۵، اغلاط العوام ص: ۲۰۰، ط: زمزم پبلشرز.

ٹ

ٹائی کے ساتھ نماز پڑھنا

واضح رہے کہ ''ٹائی'' عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے، اور مسلمانوں کے لئے دوسری اقوام کا مخصوص لباس اور وضع قطع اختیار کرنا ہر حالت میں ناجائز اور حرام ہے،(۱) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ.(۲)

نماز میں ٹائی جیسا لباس پہننا اور بھی بری بات ہے، اس میں نماز مکروہ تحریمی ہے۔

ٹخنے چھپانا

۱.....مردوں کے لئے نماز میں ٹخنوں سے نیچے پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۳) ثواب اور اللہ کی رحمت سے محروم رہے گا، مردوں کے لئے نماز کے علاوہ بھی پاجامہ، شلوار اور لنگی وغیرہ کو ٹخنے سے اوپر رکھنا ضروری ہے، ٹخنے چھپانا

---

(۱) لقوله عليه السلام من تشبه بقوم فهو منهم قال الطيبي: قوله من تشبه بقوم هذا عام في الخلق والخلق والشعار، واذا كان الشعار اظهر في التشبه ذكر في هذا، طيبي: ۲۱۹/۸، كتاب اللباس، الفصل الثاني ،ط: ادارة القرآن كراچي.

قال علي القاري:" اى من شبه نفسه بالكفار مثلا : في اللباس وغيره أو بالفساق او الفجار او باهل التصوف والصلحاء الابرار ، فهو منهم اى في الاثم او الخير عند الله تعالىٰ. مرقات : ۲۵۵/۵، كتاب اللباس ، الفصل الثاني ،ط: امداديه ملتان.

فتاویٰ حقانیہ میں ہے۔'' ٹائی عیسائیوں کی دینی اور مذہبی نشانی ہے اور ٹائی باندھنے سے ان کی مذہبی نشانی کی تائید ہوتی ہے، اور اس میں کافروں کے ساتھ مشابہت بھی ہے اس لئے ٹائی باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ فتاویٰ حقانیہ بتغیر: ۲۰۷/۳، ط: مکتبہ حقانیہ پشاور۔

(۲) ابوداود: ۵۵۹/۲، كتاب اللباس، باب في لبس الشهرة، ط: مير محمد كتب خانه كراچي.

(و) عن ام سلمة انها سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلى المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطي ظهور قدميها ، رواه ابوداود، مشكوة المصابيح، ص: ۷۳، باب الستر، ط: قديمي كراچي.

(۳) وفي سنن ابي داود باسناد صحيح: على شرط الشيخين عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى رجلا يصلي مسبلا ازاره فامره ان ينصرف ويتوضأ وقال: انه كان يصلي مسبلا ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل، اعلاء السنن: ۳۶۶/۱۷، كتاب الحظر والاباحة،

عظیم اور سنگین گناہ ہے، حدیث شریف میں ایسے شخص کے لئے سخت وعید آئی ہے۔(۱)

۲......عورتوں کے لئے ٹخنے چھپانا ضروری ہے، لہٰذا عورتوں پر ضروری ہے کہ ہر حال میں ٹخنوں کو چھپائیں۔(۲)

ٹخنے ڈھانکنا

عورتوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنے کا حکم ہے اور

=باب النهي عن الثوب المزعفر للرجال، فوائد شتیٰ، ط: ادارة القرآن كراچي. ويكره للرجال السراويل التي تقع على ظهر القدمين، شامي: ۶/۳۵۱، كتاب الحظر والاباحة، فصل في اللبس، ط: سعيد كراچي. ابو داؤد: ۲/۲۱۰، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط: حقانيه ملتان.

قال في عون المعبود تحت هذ الحديث المذكور: (اذهب فتوضا) قيل انما امره بالوضوء ليعلم انه مرتكب معصية .... (مالك امرته ان يتوضا) اى والحال انه طاهر والحديث يدل على تشديد امر الاسبال، وان اللّٰه تعالىٰ لا يقبل صلاة المسبل وان عليه ان يعيد الوضوء والصلاة، عون المعبود لحل مشكلات سنن ابي داؤد. ۴/۱۰۰، كتاب اللباس، باب ماجاء في اسبال الازار، ط: نشر السنة، ملتان.

(۱) عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما اسفل من الكعبين من الازار في النار، بخاري: ۲/۸۶۱، باب ما اسفل من الكعبين، ط: قديمي كراچي. سنن ابي داود: ۲/۵۶۶، كتاب اللباس، باب في قدر موضع الازار، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. سنن ابن ماجه، ص: ۲۵۵، كتاب اللباس، باب موضع الازار، ط: قديمي كراچي. هندية: ۱/۵۹، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول في الطهارة الخ، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۱/۲۷۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (ويمنع) حتىٰ انعقادها (كشف ربع عضو) قدر اداء ركن بلا صنعه (من) عورة غليظة او خفيفة على المعتمد (والغليظة قبل ودبر وما حولهما والخفيفة ما عدا ذلك) من الرجل والمرأة، الدر المختار، (قوله بلا صنعه) .... وفي الخانية: اذ اطرح المقتدى في الزحمة امام الامام، او في صف النساء او مكان نجس، او حولوه عن القبلة او طرحوا ازاره او سقط عنه ثوبه او انكشفت عورته، ففيما اذا تعمد ذلك فسدت صلاته وان قل ...... (قوله ما عداذلك) ....[تتمة] ......وفي الحرة هذه الثمانية ويزاد فيها ستة عشرة، الساقان مع الكعبين .... والاذنان والعضدان مع المرفقين الخ، شامي: ۱/۴۰۸-۴۰۹، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۱۰، شرائط الصلاة، الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فمن جملتها: ستر العورة ....واما المرأة يلزمها ان تستر نفسها من قرنها الى قدمها ...... وفي الجامع الصغير: امرأة صلت وربع ساقها او ثلث ساقها مكشوف لم تجز صلاتها تاتار خانية: ۱/۴۱۲-۴۱۳، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها وسننها وآدابها، ط: ادارة القرآن كراچي.

مردوں کے لئے نماز اور غیر نماز دونوں حالتوں میں ٹخنے ڈھانکنا ناجائز اور گناہ ہے۔ حدیث شریف میں اس پر جہنم کی وعید آئی ہے، (۱) نماز کے اندر گناہ کا ارتکاب اور بھی زیادہ برا ہے، نماز میں ٹخنے ڈھانکنے سے اگرچہ نماز ہو جائے گی، مگر متکبرین کا شعار ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ (۲) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹخنے ڈھانکنے، داڑھی کٹانے اور گانے بجانے کو ان بداعمالیوں کی فہرست میں شمار فرمایا ہے جن کی وجہ سے قوم لوط علیہ السلام پر عذاب آیا۔ (۳)

ٹخنے عورت کے نماز میں کھلے رہے تو......

عورتوں کو نماز کے دوران ٹخنے کھلے نہیں رکھنے چاہئیں، تاہم اگر کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی، کیونکہ ٹخنے پنڈلی کے ساتھ مل کر ایک عضو ہے اور ٹخنہ ایک چوتھائی حصہ سے کم

---

(۱) عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ماأسفل من الکعبین من الازار فی النار، رواہ البخاری، مشکوٰة المصابیح، ص: ۳۷۳، کتاب اللباس، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی، وعن ابن عمر أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامة، مشکوة المصابیح، ص: ۳۷۳، کتاب اللباس الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی۔

(۲) ویکرہ للمصلی کل ما ھو من اخلاق الجبابرة عموما لان الصلاة مقام التواضع والتذلل والخشوع وھو ینافی التکبر والتجبر، حلبی کبیر، ص: ۳۴۸، کراھیة الصلاة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور۔

(۳) اخرج ابن عساکر عن أبی أمامة الباھلی قال: کان فی قوم لوط عشر خصال یعرفون بھا: لعب الحمام ورمی البندق والمکاء والخذف فی الإنداء وتسبیط الشعر وفرقعة العلک وإسبال الإزار وحبس الأقبیة وإتیان الرجال والمنادمة علی الشراب وستزید ھذہ الأمة علیھا، الدر المنثور للسیوطی۔ الأنبیاء ۷۷، ۵/ ۶۴۴ ط: دار الفکر بیروت۔

ہے اس لئے نماز ہو جائے گی۔(۱)

ٹکڑا

نماز کے دوران سونا، چاندی یا پتھر وغیرہ کا ٹکڑا منہ میں رکھ لینا مکروہ تنزیہی ہے(۲) بشرطیکہ قرأت میں مخل نہ ہو، اور اگر قرأت میں مخل ہو تو پھر نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

ٹوپی

۱......جس ٹوپی کو پہن کر آدمی شرفاء کی محفل میں جا سکے، اس کے ساتھ نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے۔(۳)

(۱)قال فی العلائية(ويمنع كشف ربع عضو قدر اداء ركن بلا صنعه) وقال ابن عابدين رحمه الله" فلوبه فسدت فی الحال عندهم قنية قال: ح: ای وان كان اقل من اداء ركن، وفی الخانية اذا طرح المقتدی فی الزحمة امام الامام او فی صف النساء...... او طرحوا ازاره، او سقط عنه ثوبه، او انكشفت عورته ففيما اذا تعمد ذلک فسدت صلوته وان قل والا فان ادی ركنا فكذلک والا فان مكث بعذر لا تفسد فی قولهم والا ففی ظاهر الرواية عن محمد تفسد، رد المحتار: ۱/ ۴۰۸، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر الی وجه الامرد، ط: سعيد كراچی.

(۲) (ويكره لان يضع فی فيه دراهم ودنانير) او غيرهما من لؤلؤ نحوه هذا اذا كان بحيث لا يمنعه من القراءة، حلبی كبير، ص: ۳۵۲، ولا يصلی وفی فيه دراهم اودنانير لا يمنعه عن القراءة وان منعه لم تجز صلاته، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۵، الفصل الرابع فی بيان ما يكره للمصلی ان يفعل فی صلاته الخ، ط: ادارة القرآن كراچی. الدر مع الرد: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب فی الخشوع، ط: سعيد كراچی.

(۳)"يبنی آدم خذوا زينتكم عند كل مسجد" الاعراف: ۳۱، قوله تعالیٰ " خذوا زينتكم عند كل مسجد" يدل علی انه مندوب فی حضور المسجد الی اخذ ثوب نظيف مما يتزين به، وقد روی عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال:" ندب الی ذلک فی الجمع والاعياد. احكام القرآن للجصاص: ۳/ ۵۱، الاعراف، مطلب فی ستر العورة فی الصلاة، ط: قديمی كراچی.

(و)تكره(الصلاة فی ثياب البذلة)بكسر الباء وسكون الذال العجمة ثوب لا يصان عن الدنس ممتهن. وقيل: ما لا يذهب به الی الكبراء ورأی عمر رضی الله عنه رجلا فعل ذلک فقال: أرايت لو كنت ارسلتک الی بعض الناس اكنت تمر فی ثيابک هذه فقال: لا، فقال عمر رضی الله عنه : الله احق ان تتزين له،حاشية الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۵۹،كتاب الصلاة،فصل فی المكروهات،ط: قديمی كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۴۹، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۶۴۰۔ ۶۴۱، كتاب الصلاة،باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها،مطلب مكروهات الصلاة،ط:سعيد كراچی.

۲......چمڑے کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، اور عام حالات میں بھی چمڑے کی ٹوپی پہننا جائز ہے۔(۱)

۳......مسجدوں میں جو ٹوپیاں رکھی جاتی ہیں اگر وہ صاف اور عمدہ ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا بلا کراہت صحیح ہے، اور اگر وہ پھٹی پرانی یا میلی کچیلی ہیں تو ان کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۲) کیونکہ ایسی ٹوپی پہن کر کوئی شخص کسی سنجیدہ محفل میں نہیں جاتا، تو اللہ رب العزت کے دربار میں ایسی ٹوپی پہن کر حاضری دینا کیسے مناسب رہے گا؟(۳)

۴......کاغذ کی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن اگر کاغذ کی ٹوپی ایسی ہے کہ اس کو پہن کر برادری خاندان اور بازار وغیرہ میں جاتے ہوئے شرم آتی ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہوگا۔(۴)

۵......تولیہ اور رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھنا اور اس حالت میں نماز پڑھنا جائز ہے، اور ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب بھی ملے گا۔(۵)

---

(۱) ولا بأس بلبس القلانس) غير حرير و كرباس عليه ابريسم فوق اربع اصابع ، سراجية ، الدر المختار(قوله غير حرير الخ)رد على مسكين حيث قال: لفظ الجمع يشمل قلنسوة الحرير والذهب والفضة والكرباس والسوداء والحمراء ، شامی: ۶/ ۷۵۵، مسائل شتیٰ، ط: سعيد كراچی.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳)انظر الى الحاشية رقم ۱ في الصفحة الآتية.

(۴)انظر الى الحاشية رقم ۲ في الصفحة الآتية. والقلنسوة هي التي يدخل فيها الرأس، شامی: ۴/ ۲۰۸، فصل في الجزية، مطلب في تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچی.

(۵) وبعضهم يتعممون بمناديل اكتافهم فالظاهر انه يحصل به ثواب اصل التعمم على مقتضى اللغة وظاهر الشريعة وان لم يعتبر في عرف العام، (الكلام الجليل فيما يتعلق بالمنديل، ص: ۱۰، مجموعه رسائل اللكهنوی: ۵/ ۲۷۶، ط: ادارة القرآن كراچی، فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۴/ ۵۶، ط: دار الاشاعت كراچی، والعمامة ما يدار عليها من منديل ونحوه، شامی: ۴/ ۲۰۸، فصل في الجزية ، مطلب في تمييز اهل الذمة، ط: سعيد كراچی.

۶......صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا اور امامت کرنا افضل ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔(۱)

۷......جالی دار ٹوپی سے اگر چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے سر نظر آتا ہو تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۸......ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، (۳) اس لئے نماز کے دوران، ٹوپی، یا عمامہ، یا دونوں پہننے چاہئیں تاکہ نماز مکروہ نہ ہو۔

ٹوپی پہننا

نماز کی حالت میں ٹوپی جیب سے نکالنا اور پہننا اگر ایک ہاتھ سے اس طور پر ہو کہ دیکھنے والا اس نمازی کو دیکھ کر یہ خیال نہ کرے کہ یہ نماز میں نہیں ہے تو مکروہ ہے۔ اور

---

(۱) وفي الخلاصة والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، حلبي كبير، ص: ۲۱۶، فروع في الستر، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۵۹، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۱/۵۶۵، كتاب الصلاة، ط: ادارة القرآن كراچي. وقد ذكروا ان المستحب ان يصلي الرجل في قميص وازار و عمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية: ۱/۱۹۸، ط: ملتان. فتاویٰ محموديه: ۶/۲۲، ط: فاروقيه كراچي. كفايت المفتي: ۳/۸۷، ط: دار الاشاعت كراچي.

(۲) والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة حلبي كبير، ص: ۲۱۶، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/۵۶۵، ط: ادارة القرآن كراچي. فتاویٰ محموديه: ۶/۱۲۲، ط: فاروقيه كراچي، كفايت المفتي: ۳/۲۹، ط: دار الاشاعت كراچي. (والقلنسوة)......وهي ما تلبس في الرأس، حلبي كبير، ص: ۳۵۶، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، والقلنسوة هي التي تدخل فيها الرأس: شامي: ۴/۲۰۸، فصل في الجزية، ط: سعيد كراچي.

(۳) وتكره الصلاة حاسرا راسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلك تكاسلا او تهاونا بالصلاة، عالمگيري: ۱/۱۰۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حلبي كبير، ص: ۳۴۸، فصل في بيان ما يكره، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتار خانية: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع في بيان ما يكره للمصلي، ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۱/۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۶، ط: رشيديه كوئٹه.

دونوں ہاتھوں سے ٹوپی نکال کر دونوں ہاتھ سے پہننا عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

ٹوپی سے امامت

عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی پہن کر امامت کرنا بلا کراہت درست ہے، البتہ امام کا عمامہ پہن کر نماز پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب زیادہ ہے۔(۲)

ٹوپی گر گئی

☆......اگر نماز کے دوران ٹوپی گر گئی تو افضل اور بہتر یہ ہے کہ اسی حالت میں اسے ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لے، لیکن اگر ٹوپی پہننے میں عمل کثیر کی ضرورت پڑے تو پھر نہ پہنے۔

---

(۱) ویکرہ......نزع القمیص و نحوه والقلنسوة وكذا یکرہ لبسهما اذا كان النزع او اللبس بعمل یسیر لانه عمل اجنبي من الصلوة لا يحصل به تتميم شئي من اعمالها ولهذا كان مفسدا اذا حصل بعمل كثير بأن احتاج الى اليدين او كان مما لو رآه الناظر ظنه ليس في الصلاة، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، فصل في المكروهات، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۴، كتاب الصلاة، باب ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. ويفسدها (كل عمل كثير) ليس من اعمالها ولا لاصلاحها، وفيه اقوال خمسة اصحها (ما لا يشك) بسببه (الناظر) من بعيد (في فاعله انه ليس فيها) وان شك انه فيها ام لا فقليل الخ، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وفيه اقوال خمسة الخ) القول الثاني ان ما يعمل عادة باليدين كثير وان عمل بواحدة كالتعميم وشد السراويل وما عمل بواحدة قليل وان عمل بهما كحل السراويل ولبس القلنسوة ونزعها الخ، شامي: ۱/ ۶۲۴ - ۶۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في التشبه بأهل الكتاب. ط: سعيد كراچي.

(۲) الثاني: قال الامام المحقق في الهدى: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبس العمامة فوق القلنسوة ويلبس القلنسوة بغير عمامة، ويلبس العمامة بغير قلنسوة، وكان اذا اعتم ارخى طرف عمامته بين كتفيه كما في حديث عمرو بن حريث "غذاء الالباب" للشيخ محمد السفاريني الحنبلي، ۲/ ۲۴۶ مطلب: صفة عمامته عليه السلام، ط: موسسة قرطبة، وانظر الحاشية السابقة.

☆......نماز میں قیام یا رکوع کی حالت میں گری ہوئی ٹوپی اٹھا کر پہننا جائز نہیں ہے، عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہوجائے گی، البتہ سجدہ اور قعدہ کی حالت میں سر کے سامنے گری ہوئی ٹوپی ایک ہاتھ سے اٹھا کر پہن لینا بہتر ہے، اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۱)

ٹیپ ریکارڈ کی اذان

''ریڈیو سے اذان دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹی وی سے اذان دینا

''ریڈیو سے اذان دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

ٹیلی ویژن دیکھنے والے کی امامت

ٹیلی ویژن آلہ معصیت ہے، اس کو دیکھنا ناجائز ہے، اور ایسے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، مگر نماز پڑھنے سے نماز ہوجائے گی، لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

(۱) ولو سقطت قلنسوته فاعادتها افضل الا اذا احتاجت لتكوير او عمل كثير، شامي: ۱/ ۶۴۱، باب ما يفسد الصلاة، قبيل مطلب في الخشوع، ط: سعيد كراچي. تاتار خانية: ۱/ ۵۶۴، وفي الحجة سئل صاحب الكتاب عمن سقطت قلنسوته او عمامته في الصلاة كيف يصنع، فقال: رفع القلنسوة بعمل قليل بيد واحدة افضل من الصلاة مع كشف الرأس، تاتار خانية: ۱/ ۵۶۴، الفصل الرابع في بيان ما يكره الخ، ط: ادارة القرآن كراچي. هكذا في فتاوىٰ رحيميه: ۴/ ۳۷۸. وفي الخلاصة: أنه لو تمكنه العمامة من السجود فرفعها بيد واحدة أو سواها بيد واحدة لايكره؛ لأنه حق تتمات الصلاة. حلبي كبير، ص: ۳۴۵، فصل في المكروهات، ط: سهيل. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۵۷، مكروهات الصلاة، ط: رشيدية. وحاشية الطحطاوي، ص: ۱۸۹، ط: قديمي. هندية: ۱/ ۵۹، باب شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ط: رشيدية.

(۲) وكره امامة العبد والاعرابي والفاسق والمبتدع الخ. وفي الفتاوىٰ لو صلى خلف فاسق او مبتدع ينال فضل الجماعة لكن لاينال كما ينال خلف تقي ورع لقوله صلى الله عليه وسلم من صلى خلف عالم تقي فكانما صلى خلف نبي، البحر: ۱/ ۳۴۹، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۱/ ۵۶۰، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.

ٹیلی ویژن سے اقتداء کرنا

موجودزمانہ میں حرمین کی جماعت کی نمازیں ٹی وی میں دکھاتے ہیں، اگر کوئی شخص گھر میں ٹی وی کھول کر حرم کے امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی، اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

ٹی وی والا کمرہ

ٹی وی معصیت اور گناہ کا آلہ ہے، اس لئے اس کو گھر میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ تاہم اگر کسی کمرہ میں ٹی وی ہے، اور وہ نماز کے دوران بند ہے تو اس کمرہ میں نماز بلاکراہت صحیح ہے، اور اگر ٹی وی چل رہا ہے تو اس کمرہ میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ جو جگہ لہولعب، کھیل کود اور گناہ کے لئے خاص ہے اس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

ٹیک لگا کر اٹھنا

''ہاتھ ٹیک کر اٹھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)فان کان بینه وبین الامام نهر کبیر یجری فیه السفن والزوارق یمنع الاقتداء وان کان صغیراً لا تجری فیه لا یمنع الاقتداء هو المختار هکذا فی الخلاصة...... وکذا لو کان فی المسجد الجامع الخ، هندیة: ۸۷/۱، الفصل الرابع فی بیان ما یمنع صحة الاقتداء وما لا یمنع، ط: رشیدیة کوئٹه. ، ان اتصلت الصفوف جاز والا فلا، حلبی کبیر، ص: ۵۲۵، شروط المحاذات، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) وکذلک یکره فی ثوب فیه تصاویر وفی التهذیب، ولو کانت علی وسادة منصوبة بین یدیه یکره ...... الهدایة، انه یکره لو کانت علی الستر ...... هذا اذا کانت التصاویر مکشوفة اما اذا کانت مستورة فلا بأس به، تاتارخانیة: ۵۲۳/۱، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی ان یفعل فی صلاته وما لا یکره، ط: ادارة القرآن کراچی. شامی: ۶۴۸/۱، کتاب الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، هندیة: ۱۰۷/۱، الباب السابع، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة وما لا یکره، ط: رشیدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۳۵۹-۳۶۰، کراهیة الصلاة، قبل فروع فی الخلاصة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

ث

ثناء

☆......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء پڑھنا سنت ہے اور ثناء یہ ہے: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ.(۱)

☆......اور مقتدی بھی امام کے پیچھے نیت باندھ کر ثناء پڑھے، ہاں اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کر دی تو خاموش ہو جائے، جہاں تک پڑھ لی اس پر اکتفاء کرے اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنے۔(۲)

☆......جو لوگ جماعت کی نماز شروع ہونے کے بعد آ کر نماز میں شامل ہوتے

---

(۱) عن عائشة رضي الله عنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة قال: سبحانک اللّٰهم وبحمدک (الى آخره) ابو داؤد: ۱/۱۱۳، باب من رای الاستفتاح بسبحانک، كتاب الصلاة، ط: دار الحديث ملتان.

ثم يقول: سبحانک اللّٰهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالىٰ جدک ولا اله غيرک، كذا في الهداية، اما ما كان او مقتديا او منفردا كذا في التاتارخانية، هندية: ۱/۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱/۵۴۰، ط: رشيدية كوئٹه. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۵۴، فصل في سنن الصلاة، ط: مصطفى الباز، الجوهرة النيرة: ۱/۶۵، ط: نور محمد كتب خانه كراچي. (الدر مع الرد: ۱/۳۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۱، ۳۰۲، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. حاشية الطحاوی علی المراقی، ص: ۲۸۰، ۲۸۱، فصل في كيفية ترتيب، ط: قديمي. بدائع: ۱/۲۰۲ فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد.

(۲) انه ياتي به كل فصل امام ا كان او ماموما او منفردا لكن قانو المسبوق لا ياتي به اذا كان الامام يجهر بالقراءة للاستماع وصححه في الذخيرة، البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

اعلم انه اذا افتتح المؤتم الصلاة بعد ما شرع الامام في القراءة فلاياتي بالثناء بل يسمع وينصب، الجوهرة النيرة: ۱/۶۶، ط: نور محمد كتب خانه كراچي. تاتارخانية: ۱/۵۳۳، ط: ادارة القرآن كراچي. هنديه: ۱/۹۰ - ۹۱، الفصل السابع في المسبوق واللاحق، ط: رشيديه كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۰۲، فصل في السنن الصلاة، ط: سعيد كراچي، شامي: ۱/۳۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

ہیں، ان کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع کردی تو خاموش رہیں اور اگر امام نے بلند آواز سے قرأت شروع نہیں کی، یا امام نے قرأت شروع کردی لیکن بلند آواز سے نہیں جیسا کہ ظہر اور عصر کی نماز میں یا مغرب اور عشاء کی آخری رکعتوں میں تو ثناء پڑھ لیا کریں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص مثلاً ایک رکعت ہونے کے بعد جماعت کی نماز میں شامل ہوا ہے تو وہ نیت باندھنے کے بعد دیکھے کہ امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے یا نہیں اگر امام بلند آواز سے قرأت کررہا ہے تو خاموش رہے اور قرأت سنے اور اس صورت میں امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز کے لئے کھڑے ہونے کے بعد پہلے ثناء پڑھ لے پھر اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور سورت ملاکر نماز مکمل کرے، اور اگر نیت باندھنے کے بعد دیکھا کہ امام بلند آواز سے قرأت نہیں کررہا ہے تو ثناء پڑھ کر خاموش رہے۔(۲)

---

(۱) أنه اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیها لا یاتی بالثناء کذا فی الخالصة هو الصحیح کذا فی التجنیس وهو الاصح کذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا او بعیدا او لا یسمع لصممه ، ...... وفی صلاة المخافة یاتی به هکذا فی الخلاصة، هندیة: ۱/۱۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ، ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۸، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۰۴، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۱/۳۰۹، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۲)(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد)حتیٰ یثنی ویتعوذ ویقرأ وان قراء مع الامام لعدم الاعتداء بها لکراهتها، مفتاح السعادة، الدر مع الرد: ۱/۵۹۶، باب الامامة، مطلب فیما لو اتیٰ بالرکوع او السجود او بهما الخ، ط: سعید کراچی. واذا أدرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجهر فیهالایأتی بالثناء......فاذا قام الی قضاء ماسبق یأتی بالثناء ویتعوذ للقراءة کذا فی فتاویٰ قاضی خان والخلاصة،والظهیریة......ویسکت المؤتم عن الثناء اذا جهر الامام هو الصحیح کذافی التاتارخانیة،هندیة: ۱/۹۰ـ۹۱،الفصل السابع فی المسبوق،ط: رشیدیة کوئٹه. شامی: ۱/۴۸۸،باب صفة الصلاة،آداب الصلاة،ط:سعید کراچی.البحر: ۱/۳۰۹، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاة .ط:سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۳۶،باب کیفیة الصلاة، ط:ادارة القرآن کراچی.

☆......جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ پہلی رکعت میں رکوع میں شریک ہوا اس سے "ثناء" ساقط ہوگئی اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں امام کے قرأت شروع کرنے کے بعد شریک ہوا تو وہ نیت باندھنے کے بعد ثناء نہ پڑھے بلکہ خاموش رہے۔(۲)

☆......مدرک اور مسبوق امام کی جہری قرأت شروع ہونے کے بعد ثناء نہ پڑھے اگر مسبوق ہے تو امام کے سلام کے بعد جب بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوگا اس وقت ثناء پڑھے، اور سری نماز میں امام کے ساتھ بھی پڑھے اور بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو کر دوبارہ پڑھے۔(۳)

---

(۱)واذا ادرک الامام في الركوع او السجود ان كان اكبر رايه انه لو اتىٰ به ادركه في شئي من الركوع او السجود ياتي بها قائما والا يتابع الامام ولا ياتي به، هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق،ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۴۸۹، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة.

(۳) الا اذا كان مسبوقا وامامه يجهر بالقراءة فلا ياتي به وفي الشماية: وينبغي التفصيل ان الامام يجهر لا يثني وان كان يسر يثني ...... فكان المعتمد ما مشىٰ على المصنف. الدرمع الرد: ۱/ ۴۸۸ـ ۴۸۹، باب صفة الصلاة،آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق،ط: رشيدية كوئته.

والمسبوق ياتي بالثناء اذاادرک الامام حالة المخافتة ثم اذاقام الى القضاء ما سبق به ياتي به ايضاً كذا ذكره في الملتقط ووجهه ان القيام الى قضاء ما سبق كتحريمة اخرىٰ للخروج به من حكم الاقتداء الى حكم الانفرد،حلبي كبير،ص: ۳۰۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد) حتىٰ يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداء بها لكراهتها، مفتاح السعادة، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتىٰ بالركوع او السجود او بهما الخ، ط: سعيد كراچي.

ثناء آہستہ پڑھے

ثناء آہستہ پڑھنی چاہیئے، یہی سنت ہے، اگر کسی نے زور سے ثناء پڑھی ہے اور اس سے قریب والے نمازیوں کو حرج ہوتا ہے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور سہو سجدہ بھی واجب نہیں ہوگا، لیکن ایسا آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

ثناء پڑھنے کی وجہ

۱......"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" اللہ کے دربار کے "سلام" کے مقام میں ہے۔

۲......بنی آدم میں یہ فطری امر ہے کہ جب کسی عالی شان بڑے امیر سے سوال کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجت پوری کروانا چاہتا ہے تو پہلے اس کی تعریف اور ثنا خوانی کرتا ہے، اس کی بزرگی عظمت اور شان وشوکت کو بیان کرتا ہے، اور اپنی ذلت اور عاجزی وانکساری کو بیان کرتا ہے، پھر اپنی حاجت اور ضرورت کو ظاہر کرتا ہے، یہی طریقہ نماز میں بھی سکھایا گیا ہے تاکہ انسان کو اللہ کی عظمت وبزرگی اور اپنی پستی پر آگاہی ہو، اور دل میں

---

(۱) واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء والتعوذ والاخفاء به، تاتارخانية: ۱/ ۵۱۱، سنن الصلاة، ط:ادارة القرآن کراچي. ويكره للمصلي ايضا(ان يجهر بالتسمية والتامين) وكذا بالثناء والتعوذ لمخالفة السنة على ما مر في صفة الصلاة، حلبي كبير، ص: ۳۵۲، كراهية الصلاة، ط: سهيل اکيڈمي لاهور.

(سننها) .... والثناء والتعوذ والتسمية والتامين سرا ،هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيديه کوئٹة.

(قوله والثناء والتعوذ والتسمية والتامين سرا) للنقل المخفيض على ما ياتي بيانه قوله سرا راجع الى الاربعة، البحر: ۱/ ۳۰۳، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي، و: ۱/ ۳۱۱، فصل واذا ارد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱/ ۴۸۹، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط:سعيد كراچي. وقدتقدم أنه سنة لرواية الجماعة أنه كان صلى الله عليه وسلم يقول اذا افتتح الصلاة، البحر: ۱/ ۵۴۰، باب صفة الصلاة، ط:رشيدية كوئٹه. و: ۱/ ۳۰۹، ط:سعيد كراچي.

واقعی عاجزی انکساری پیدا ہو اور مکمل توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے والا ہو۔ (احکام اسلام ص۵۹)(۱)

ثناء چھوڑ دی

اگر کسی نے نماز کی پہلی رکعت میں ''ثناء'' چھوڑ دی تو سہو سجدہ واجب نہیں ہے۔ (۲)۔
واضح رہے کہ پہلی رکعت کی نیت باندھنے کے بعد، امام، مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ثناء پڑھنا سنت ہے۔ (۳)

ثناء سے پہلے '' بسم اللّٰہ '' نہ پڑھے

ثناء یعنی ''سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ '' سے پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' نہ پڑھے بلکہ ثناء کے بعد '' اَعُوْذُ بِاللّٰهِ''اور پھر '' بِسْمِ اللّٰهِ''پڑھے۔ (۴)

ثناء مسبوق کب پڑھے

''مسبوق ثناء کب پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ودعا دعا الاستفتاح، تمهيد لحضور القلب وازعاجا للخاطر الى المناجاة، حجة اللّٰه البالغة: ۲/ ۸، اذكار الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۲) وكذا ان كبر وبدأ بالقراة ونسي الثناء والتعوذ والتسمية ،لفوات محلها ولا سهو عليه، شامي: ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة. ط: سعيد كراچي. واما الاذكار كل ذكر لم يقصد لنفسه وانما ليقصد لكونه تبعا لغيره بتركه لا يلزمه السهو كقوله سبحانك اللّٰهم لانه قصد بن افتتاح الصلاة لانفسه. تاتار خانية: ۱/ ۵۱۵. باب ما يجب السهو وما لا يجب. ط: ادارة القرآن كراچي. واما سنن الصلاة فمن جملتها الثناء، تاتارخانية: ۱/ ۵۱۱. ط: ادارة القرآن كراچي. ولا يجب بترك التعوذ والبسملة في الاولىٰ والثناء الخ. هنديه: ۱/ ۱۲۶. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ''ثناء'' کے عنوان کے حاشیہ نمبر ۱ کو دیکھیں۔

(۴) واشار المصنف الى ان محل التعوذ بعد الثناء ومقتضاه انه لو تعوذ قبل الثناء اعاده بعد لعدم وقوعه في محله ،البحر الرائق: ۱/ ۳۱۱. فصل واذا اراد الدخول في الصلاة ، هندية: ۱/ ۷۳. الفصل الثالث في سنن الصلاة ،ط: رشيدية كوئٹه. ،الدر مع الرد : ۱/ ۴۸۹. فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.